

یہ کتاب

اپنے بچوں کے لیے scan کی بیرون ملک مقیم ہیں
مومنین بھی اس سے استفادہ حاصل کرسکتے ہیں۔



منجانب۔

سبیل سکینہ

یونٹ نمبر ۸ لطیف آباد حیدر آباد پاکستان



۷۸۶

۹۲۱۱۰

یا صاحب الزماں اور سکتی



لیک یا حسینؑ

نذر عباس
خصوصی تعاون: رضوان رشیدی

اسلامی کتب (اردو) DVD

ڈیجیٹل اسلامی لائبریری -

SABIL-E-SAKINA

Unit#8,

Latifabad, Hyderabad

Sindh, Pakistan.

www.sabeel-sakina.page.tl

sabeel-sakina@gmail.com

www.sabeel-sakina.com

NOT FOR COMMERCIAL

امالى الشيخ المقيّد

محدث و متحقق منہا علماء مشین و غیر مشین و انجلیہ

علامہ سید خیر حسین شرمی

محمد اسماعیل بن علی بن ابی طالب
قانون

الامام شيخ الفلاحين

امالی الشیخ المفید

تالیف:
محدث و محقق محضرت علامہ شیخ مفید رحمہ اللہ

ترجمہ:
نجمۃ الاسلام و المسلمین علامہ رشید مجتبیٰ حسین رضوی
مدرس جامعۃ المصطفیٰ

تصحیح و نظر ثانی:
نجمۃ الاسلام ریاض حسین جعفری
قاضی قس

— ناشر —

احلامہ بیج الصالحین لاہور

جناح ہاؤس، شوگر نیاز بک لاہور
فون: 042-8425372

- 122 اپنے بارے میں لوگوں سے بھوکا نہ کھاؤ
- 123 ہاسکی طاعت ہر چیز کی چالی ہے
- 124 حضرت عمار کا سر پر ظلم
- 129 حضرت رسول خدا کا علیؑ کو شہادت کی خبر دینا
- 130 ظلو اور زیادتے بدت کا تارا
- 130 رسول خدا سے پیسے کسی نبی کو جنت میں
- 131 انسان نہ ظلم پر قیاس ہے
- 132 دشمن چلی چوتھی موت مرتا ہے
- 132 اٹھتے جنت کو گئے والوں کو مقام
- 134** **بی مجلس نمبر 9**
- 134 جو چیزوں میں جنت کی طاعت ہے
- 135 علیؑ سب اسلام کی موت میں نہ دھکے کا حکم
- 139 امام حسن اور حسینؑ سیدہ اسرار کے بارے میں
- 141 حضرت عائشہؓ میں احادیث اور ان کی روایات
- 146 امام علیؑ کا بعض کے لیے اہل بیت ہیں
- 147 جنت کے سارے اعداد ان کے لیے ہے
- 149** **بی مجلس نمبر 10**
- 149 اللہ کے تقاضے دوست کی بھائی
- 150 اہل بیت کا فائدہ کون ہیں؟
- 152 جو کچھ دین میں رکھا ہو وہ دین ہے
- 152 اوجھ بھرا فائدہ سب سے زیادہ انسان پر
- 153 عمر علیؑ اور عید بنی فاطمی کے لیے مغفرت
- 154 حضرت علیؑ کا علیؑ کا سب سے افضل ہیں
- 155 ابو بکر کے والدہ اور فاطمہؓ کا خلافت کے بارے
- 156 حضرت علیؑ کا علیؑ کا سب سے اولاد
- 158** **بی مجلس نمبر 11**
- 158 حضرت علیؑ کا علیؑ کا سب سے اولاد
- 159 حضرت موسیٰ بن عمرانؑ علیؑ کا سب سے اولاد
- 160 حضرت علیؑ کا علیؑ کا سب سے اولاد
- 161 حضرت فاطمہؓ کا علیؑ کا سب سے اولاد
- 84 ہماری محبت و دوستی کو از سر نو دہو
- 85 سروٹ کی اور تھیں ہیں
- 85 علیؑ ان میں سے سیدہ العرب ہیں
- 87 حضرت امام محمدؑ کی علیؑ کا سب سے اولاد
- 88 رسول خدا کی اس بات پر عمل کی غرض سے
- 90 بن عباسؓ کا ہمدردی والوں سے ظلم
- 91 شخص ظالم سے بھاگنا چاہیے
- 92 جناب سیدہؓ کے گھر پر ان کو ان کا بھوکہ دینا
- 94 عمر بن خطابؓ کی آخری رات کے حالات
- 95 جو خیر ان کی نصیب کیا ہے ان کے لئے
- 95 اس کو سب کا سب سے اولاد
- 97 اہل بیت کی سادات
- 98 خبر ان کی کئی قسم کے پاس آخری رات میں آئی
- 99 مدینہ طویل آ کر سب سے پہلے تھیں ہوئے
- 101** **بی مجلس نمبر 12**
- 101 ہمارے ہاں ہر شے میں اللہ کی رحمت ہے
- 102 علیؑ کا سب سے اولاد سب سے اولاد ہے
- 108 ہمارے ہاں ہر شے میں اللہ کی رحمت ہے
- 111 مستحب دین کے انسان پاک ہے
- 112 علیؑ کا سب سے اولاد سب سے اولاد ہے
- 113 حضرت جنت میں سب سے اولاد ہے
- 114 ہمارے ہاں ہر شے میں اللہ کی رحمت ہے
- 115 رسول خداؐ کے بارے میں اصحابؓ کی روایت
- 117 رسولؐ کے بھائی کون ہیں؟
- 118 علیؑ کا سب سے اولاد سب سے اولاد ہے
- 119 اللہ کی رحمت میں سب سے اولاد ہے
- 120 ہم چاہتے ہیں کہ سب سے اولاد ہو
- 120 رسول خداؐ کے سب سے اولاد ہو
- 121** **بی مجلس نمبر 8**
- 121 قرآن کے متبرک سے سب سے سب سے سب سے
- 122 اپنے گناہ پر رونے والے کے لیے عفو ہے

200	حضرت عثمان کا حضرت ابوذر کو جان وطن کرنا	162	نزدان جس سے نہ روکونی نہ ہو
202	لوگ اپنے آپ کو بدارت قرار دیتے ہیں۔	162	حق وہ ہے جو ہم اہل بیٹ سے لایا جائے
205	○ مجلس نمبر 15	163	شہداء میں اسی کا ہر مہر وہ یہ میں خطبہ
205	مجھے امیر بنی کھن چاہیے	167	تین افعال جنہیں عقوبت دینا میں جاتی ہے
206	نبی کے چار محبوب ہیں	168	○ مجلس نمبر 12
207	حضرت عائشہ اور حضرت عثمان کا انکساف	168	اندھوں کے لئے ایک سب سے افضل شخص
208	جو آل نبوی کی عداوت و بغض میں مرتے گئے	169	اپنے دین کی حفاظت اقلہ کے لئے نہ
210	ویرالمومنین کا بھروسے والی پانچویں خطبہ	170	ابن عمر وہ سب مسلمان ہیں تو ان سے بچنا کیوں
214	جناب سید امیر المومنین کا مکتبہ	172	فصل نبی و مہتمم حضرت عیسیٰ کے ساتھ کن
216	اسے شیعوں اور فرقوں کی مانند ہو	173	حضرت اصفہان علیہ السلام کا میر المومنین کو خطبہ
217	مذہب بن ویرا کے اشعار	176	عہد نبی اکرم علیہ السلام میں
219	○ مجلس نمبر 16	177	راہ بنی توحید اور ذراعت کے درمیان مسافرو
219	دن میں جیسے کرتے والوں کے لیے جوتی ہے	181	اللہ کی عزت اور اللہ کی عزت
221	امیر المومنین نے صلوات لکھانے سے انکار فرمایا	182	جناب ملک خود اپنے لیے دعا لکھیں گے
222	نبی اکرم کو آخری خطبہ	183	○ مجلس نمبر 13
224	حضرت سلمان فارسی اور وفات کا ایسا جوان	183	تین بی بیوں کے لئے دینی
225	لہذا کے حقوق کی روایت کے لئے	184	مصلحتان اہل کلمہ کی خدمت
226	علی بن ابراہیم	184	نہ سے وہاں کی بغض سے
226	حق سے کبھی نہ کہے گئے ہیں	186	لہذا سے یہ حق ہے
228	○ مجلس نمبر 17	187	علی کی خدمت وہاں کی اطاعت ہے
228	خوف اور امید کا یہ ال میں کلمہ	188	سب انہوں سے پہلے روح علی نے لکھے سلام کیا
229	مواہل علیہ السلام میں سے اس کا حکم ہے	188	شوری اور وفد اہل اسلام لکھی رتبہ علیہ
230	انہوں نے ولایت کو تسلیم کر لیا ہے	190	اس وقت کی روحی کے لئے کوئی شوق نہیں ہوگا
231	بندے سے جب اعمال ہماری رحمت کے طے	191	زیادہ بن علی بن حسین امیر المومنین کی ولایت
232	حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام کی ولایت	192	بادشاہوں کی ولایت
232	ایک مرد کی اس ریت سے	194	○ مجلس نمبر 14
234	نعمت و امید والی سے وہاں پہنچ جنت میں	194	والد کے بعد اس کا حساب ہوئی ہے
234	مومنین کے عیب حرام کرنے والے وہاں	195	ایک شخص کا کلمہ وہاں
235	تمام کیا باقی کی ولایت کے ساتھ	195	جس سے علی علیہ السلام کا بازار بھر دیا
236	عبد الملک بن مروان کے اشعار	198	علی علیہ السلام پر دست کر کے کوہِ جہنم میں جاتے گئے

- 280 جو دشمن آل محمد ہے وہ گمہ حاسبے
- 281 جناب مقداد بن اسود عبد الرحمن کے درمیان مکالمہ
- 283 معاویہ اور چار بیٹن قدامہ سعدی کے درمیان
- 284 نصیحت کا کفارو
- 285 مجلس نمبر 22
- 285 رزق حلال طریقہ سے حاصل کرو
- 285 تین بندوں کی تمنا قبول نہیں ہوگی
- 286 معراج کی بات محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آواز
- 287 اسے علی آپ دنیا و آخرت میں میرے بھائی ہیں
- 289 آل محمد کے غم میں رونے کا ثواب
- 289 لوگوں کا معاویہ کی طرف فرار کر کے جانا
- 292 مومن کی تدبیریں کرنے سے بچو
- 292 مومن کا اللہ تعالیٰ کے نزدیک مقام و عزت
- 295 نماز فجر کے بعد کی دعا کے ماحول علیہ السلام
- 297 مجلس نمبر 23
- 297 علیہ صبر سے گفتگو
- 300 جو آپ پر ختم کرے اس کو معاف کرو
- 300 نبی مہربان کو کم شمار نہ کرو
- 301 لوگوں سے انصاف کرو
- 302 ایڑھیاں کو نکھرت
- 303 مقبول کون ہے؟
- 304 وہی ہے کہ قوم کے لیے
- 305 خدا کی نافرمانی سے بچو
- 305 جو واجبات پورا کرے وہی لوگوں سے بہتر ہے
- 306 منافق کے ساتھ زبانی تعلق رکھو
- 306 جوڑنے کی مصیبت پر خبر نہ کرو
- 307 نماز مسجد میں ادا کرنا اپنے لیے لازم قرار دو
- 308 تین چیزوں میں خیانت نہ کرو
- 309 افضل ترین بدایت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے
- 310 قورات میں چاہتی ہیں
- 311 بچی وقت کی گزروں کی کشن نمبر کی ہے

- 238 مجلس نمبر 18
- 238 خوف خدا میں رونے والی آنکھ
- 239 علامات امام زمانہ کے ظہور کی
- 240 علی کے بارے میں شک کرنے والے کا مشر
- 240 میں مردار ہوں
- 241 وَتَلَوْا شَاهِدَ يَتَفَعَّيْ مِنْ مَرَاتِلِ يَتَفَعَّيْ
- 242 امیر المومنین کا اپنے اصحاب کو خطبہ دینا
- 247 پرہیزگاری اور زہد جنت کا باعث ہے
- 248 تمام مومنین بھائی ہیں
- 248 مجلس نمبر 19
- 249 ایمان کا مضبوط ترین ستون
- 249 جو جس سے محبت کرے گا وہ اس کے ساتھ ہوگا
- 251 تین قرآن کی ہر آیت کے بارے میں چار تہیوں
- 252 میرزا محمد علی کا امام صادق سے سوال
- 253 امیر المومنین علیہ السلام کا خطبہ
- 254 جبکہ حمل سے پہلے آپ کا لوگوں سے خطبہ
- 260 انیس کا جلیب موسیٰ بن عمران علیہ السلام
- 262 نیک اعمال کو زیادہ قرار دو
- 262 اللہ جب احسان کرتا ہے تو عظیم و بزرگ عطا کرتا ہے
- 264 مجلس نمبر 20
- 264 اللہ کی جہود سے تمنا نہ کرو
- 265 اس دنیا میں بڑا اختیار کرو
- 267 سعید حقیقی کون ہے؟
- 268 حضرت ابو ذرؓ کی جہود و فنی کے دوران تبلیغ
- 274 احسان کے بدلے میں برائی کرنا
- 274 مولانا امیر المومنین علی علیہ السلام کی دعا
- 276 مجلس نمبر 21
- 276 ایمان کا ذوقی ہونا
- 278 نفس کا حساب ہوگا
- 278 نبی اکرمؐ سے ان کے موصی کے بارے میں سوال

344	جلس نمبر 24	312	ہو رہی تھی اللہ تعالیٰ عن کوئی چیز پسند نہیں
344	سب سے افضل کو م اللہ کی کتاب ہے	313	فصل و جہوت جوہر کو ملی سیرت جبار بنا ہے
345	تم میرے بعد نہ رو ہو جو کوئی	314	ایک سنت کا ذکر کرنے والے کو عالم کے برابر
346	ایک فرقہ نجات حاصل کرنے والا ہے	314	مذکورہ سے والدین کی خدمت بہتر ہے
347	اگر آپ نہ ہوتے تو میرے بعد مومنین کی	315	شراب نوشی اور سیرت حق سے اللہ نے روک دیا ہے
348	ہو جھوٹ ہیں	316	امین سے کرم کا راز اخلاق سے ساتھ خاص ہیں
349	جن کا اندرون قوی ہو گا تو خدا پر خود بخود قوی	317	تین خلت ترین اعمال ہیں
350	جلس نمبر 25	318	تقویٰ کے ساتھ عمل قلیل نہیں ہوتا
350	حضرت ابو ذر غفاری کا گوشت کو کھانا	318	زیادہ مصائب رسول اللہ پر وارد ہوئے ہیں
352	ہر سے نبی مصطفیٰ ہیں	319	نیک عمل جنت میں بہتر لگائے گا
352	مومن کے قلب پر راسخ ہونے والے جنہی ہیں	320	مومن کا قلب اور اس کے وارثوں کو
353	ہم ارکان دین کا اسلام کے ستون ہیں	320	فرمان الہی کی تعمیر
354	حق کو باطل کے ساتھ نہ دے	321	رسول اللہ اللہ پر پیشین گوئی
356	مہلی دوزخ بھی محمد وآل محمد کا واسطہ دے کر	322	اسحب رسول اللہ کی حالت
357	ایک سفر دار عالم علی بن حسین علیہ السلام	323	کوٹنے سے تاجروں کو دھوا کی دھوا
358	حضرت علی علیہ السلام کی آخری وصیت	324	امیر المومنین کا وفد و اہل کو مدد کرنا
360	جلس نمبر 26	325	علی بن حسین کی دنیا پر مشفق نظر
360	نبی اکرمؐ نے آخری حج کے بعد فرمایا	332	میں اپنی زوجہ کے قتل سے خود غم و غم
364	لوگ مہفت کرتے ہیں	333	قول اللہ الیٰ نعیم
367	مکرم اخلاق وہ ہیں	334	ایک ہی جگہ عیش کے عذاب سے محفوظ
370	چھوٹے سے کوئی ایک بھی انسان میں ہو	335	کوئی ایک روز بھی عیش کے لیے عذاب سے
371	بچہ الہی کا ہے	335	یقیناً بچہ سے
372	حضرت سلیمان فارسی کی صبح و شام کی دعا	336	موت و کرب سے
374	جلس نمبر 27	337	علاقہ کفر
374	بیاری اور فقر سے نجات حاصل کرنے کے لیے دعا	338	میں آسمان سے زمینوں کے درمیان میں رہتا ہوں
375	ماہ رمضان کی فضیلت	338	دن و شریف
376	امیر المومنین علیہ السلام نے محبت کرنے	339	میں علیہ السلام کا اپنے اصحاب کو دھکا کرنا
381	ہم جہنم بیت رحمت خدا ہیں	341	شہرت سے بچو
383	اصحاب اور علیہ السلام کے علم کا توازن	341	دائرہ دہلی کا ملنا
385	ابو یوسفؒ کی انھوں کے آئینہ	342	موسیٰ بن عمران علیہ السلام کی مناجات
		343	اللہ تعالیٰ سے

- 453 ایمان اسلام اور ان کے ارکان کیا ہیں؟
456 حکمت پر بہت جلدی کتاب لکھی ہے
457 محی طیب اسلام کے لیے رسول خدا کی دعا
458 عبدالملک بن مروان کا خطبہ اور ایک مرد
461 جناب سیدہ خواتین کے وقتوں کیا ہیں
465 دین پر ایمانی ہے

○ مجلس نمبر 34

- 466 جو مال فروش ہو جائے وہ مال نہیں ہوتا
466 راقی کوئی طرح کو کھڑے رہے؟
467 اللہ کا زمین پر فیصلہ کیا ہے؟
469 حضرت ابن عباس کا بصرہ والوں کے لیے خطبہ
470 محی طیب اسلام نے عیسیٰ مسیحؑ کی کتبت تحریر
471 رسول کی ہر آنکھ کا اثر
473 سنی آپ پر کتنے جہنموں نے متا بلے
476 قیامت کے دن نہ تو مخلوق کو ایک میدان
478 سب سے بڑی چیز

○ مجلس نمبر 35

- 490 اللہ کے لیے قربان ہو جائے
481 حضرت عثمان کا اپنے بیٹے کو خط لکھا
481 میرا اور تمہاری کامیابی کا تعلق خدا سے ہے
482 علی علیہ السلام سے محبت کرو
483 اللہ کا ہے؟
484 نبی کی ہر بات کا مطلب
490 اس بات سے مراد کیا لوگ ہیں؟
492 نبی کے پیروں پر ہاتھ رکھیں میں چھوڑ
493 جو بچہ میں نہیں ہوئی اس کا ایمان کامل ہے
496 مولوی کا ہے؟

○ مجلس نمبر 36

- 497 حقوق و منافع ہست اور
498 شیطان کا کام کیا ہے

○ مجلس نمبر 28

- 389 تمہیں کائنات کا علم اب جلدی ملتا ہے
390 نبیؐ کی بادشاہ کا خطاب حضرت کوہ کے بارے
392 حضرت امام سید علیہ السلام کی دعا
404 ہر جہت طلب کرنے والا خدا کی کے لیے
405 شہر دولت میں وہ فاطمہؑ کی شان ہے

○ مجلس نمبر 29

- 406 سورہ کا عنوان کی وجہ نراں
406 لوگوں کی عمریں کتنی ہیں
412 دین کا عقد میرا ہے ساتھ میرا
412 ماری کے لیے شعاع

○ مجلس نمبر 30

- 414 اللہ کی ہر رحمت اپنے مالوں کے لیے موزنی ہے
414 دشمن اس کے لئے نہیں جو کے کا
415 لافانی اور ایمان دہنا کے بیان انھیں
416 دعوت امام رضاؑ کا وسیع فائدہ ایمان

○ مجلس نمبر 31

- 423 شکر میں ہر طرف سے عاقبت ہے
423 فاطمہؑ پر اسلام پر انھوں نے
424 امیر المؤمنین کا محمدؐ کی کرامات میں مسکن
441 اپنی ناکامی کو طعنے نہ لگو

○ مجلس نمبر 32

- 443 تم سب اللہ تعالیٰ کے دین پر
443 روچا کی کہنے آپ سے موزنی پر
446 قیامت کے دن صرف چار مردوں کے
448 امام حسینؑ کا یہ اسلام کی دعا
450 دو چیزیں ماضی میں ہر کس کو تھیں

○ مجلس نمبر 33

- 451 قیامت کا وہی چچاں پر اس کا دعا
452 ایمان اور حق پر ہیں

548	انج کے تمام بول سے آمیزگی کا اثر ہو	498	محبت کی ابتدا دہم سے ہوتی ہے
549	عبداللہ بن عباس کی اسے بیٹے کا احسان	504	نئی آنکھ صلی اللہ علیہ وسلم کا تجرہ
552	اسحق کی شادی سے ان کے بچے سے آئے ہیں	508	مخاطب کا سر سے لڑائی کا لڑائی کا
554	یہ مکتبہ کے صاحب نے عجبت کرتے تھے	509	میں جاپہ نام سے ثابت دیکھا میں نے
555	نئی قمیض کے پیرہنے کی یہاں کو روایت	509	بھلائی کا لائق میں ہے تیرے دل میں
557	ابو موسیٰ کا اسطفا میں مکتبہ پر ہوتا ہے	510	تو اس کی لکھی ۱۵۱۵ کے لئے ہے
558	ابو موسیٰ کے مکتبہ	512	○ مجلس نمبر 37
560	○ مجلس نمبر 40	512	مکتبہ کا لکھنے کا لکھنے کا لکھنے کا
560	ابو موسیٰ کے مکتبہ میں ہے ہاں میں	513	مکتبہ کا لکھنے کا لکھنے کا
561	مکتبہ کا لکھنے کا لکھنے کا	513	ابو موسیٰ کے مکتبہ کا لکھنے کا
561	مکتبہ کا لکھنے کا لکھنے کا	514	ابو موسیٰ کے مکتبہ کا لکھنے کا
562	مکتبہ کا لکھنے کا لکھنے کا	515	ابو موسیٰ کے مکتبہ کا لکھنے کا
563	مکتبہ کا لکھنے کا لکھنے کا	521	ابو موسیٰ کے مکتبہ کا لکھنے کا
564	مکتبہ کا لکھنے کا لکھنے کا	522	ابو موسیٰ کے مکتبہ کا لکھنے کا
565	مکتبہ کا لکھنے کا لکھنے کا	523	ابو موسیٰ کے مکتبہ کا لکھنے کا
570	مکتبہ کا لکھنے کا لکھنے کا	525	○ مجلس نمبر 38
572	○ مجلس نمبر 41	525	ابو موسیٰ کے مکتبہ کا لکھنے کا
572	مکتبہ کا لکھنے کا لکھنے کا	526	ابو موسیٰ کے مکتبہ کا لکھنے کا
573	مکتبہ کا لکھنے کا لکھنے کا	526	ابو موسیٰ کے مکتبہ کا لکھنے کا
576	مکتبہ کا لکھنے کا لکھنے کا	527	ابو موسیٰ کے مکتبہ کا لکھنے کا
578	مکتبہ کا لکھنے کا لکھنے کا	527	ابو موسیٰ کے مکتبہ کا لکھنے کا
582	○ مجلس نمبر 42	529	ابو موسیٰ کے مکتبہ کا لکھنے کا
582	مکتبہ کا لکھنے کا لکھنے کا	530	ابو موسیٰ کے مکتبہ کا لکھنے کا
583	مکتبہ کا لکھنے کا لکھنے کا	532	ابو موسیٰ کے مکتبہ کا لکھنے کا
584	مکتبہ کا لکھنے کا لکھنے کا	536	ابو موسیٰ کے مکتبہ کا لکھنے کا
587	مکتبہ کا لکھنے کا لکھنے کا	538	ابو موسیٰ کے مکتبہ کا لکھنے کا
588	مکتبہ کا لکھنے کا لکھنے کا	544	ابو موسیٰ کے مکتبہ کا لکھنے کا
589	مکتبہ کا لکھنے کا لکھنے کا	545	ابو موسیٰ کے مکتبہ کا لکھنے کا
591	مکتبہ کا لکھنے کا لکھنے کا	548	ابو موسیٰ کے مکتبہ کا لکھنے کا
		548	○ مجلس نمبر 39

امالی شیخ مفید اور نشر اخبارِ معصوم علیہم السلام

امالی لغت عرب کا لفظ ہے جو اردو زبان و ادب میں شاذ و نادر ہی مستعمل ہے اور نہ ہی اردو میں اس کا نعم البدل موجود ہے۔ ہاں البتہ انگریزی زبان کا ایک لفظ جو آبِ اردو لغت کا بھی حصہ بن چکا ہے امالی کا ہم معنی ہے اور وہ ہے نوٹس (Notes)۔ بزرگ علمائے اعلام کا وطیرہ تھا کہ اپنی تالیفات و تصنیفات کی اساس کے طور پر اپنی یادداشتوں کو محفوظ رکھنے کے لیے لکھے گئے نوٹس ملتے رہا کرتے تھے جن پر بعد ازاں ان پر اپنی تحریروں کی بنیاد رکھتے اور ان سے بھرپور استفادہ کرتے۔ یہ نوٹس معلومات کا خزانہ ہوا کرتے تھے۔

امالی شیخ صدوق کے بعد امالی شیخ مفید اور امالی شیخ طوسی خصوصی اہمیت کی حامل ہیں۔ شیخ مفید عالم تشیع کے عالم بے بدل تھے اور شیخ صدوق کے تلامذہ میں سے تھے۔ چنانچہ انہوں نے اپنے استاد محترم کے اندازِ نظری کو اپنایا۔ البتہ امالی شیخ مفید اور امالی شیخ صدوق میں ایک بنیادی فرق ہے۔ امالی شیخ صدوق مجاہد کے ذیلی موضوعات پر مبنی ہے جس میں شیخ صدوق نے فرموداتِ معصومین کے علاوہ دیگر علمی و عملی نکات کو بھی محفوظ کیا گیا ہے جبکہ امالی شیخ مفید محض احادیث (اخبار) پر مبنی ہے۔ ہر باب مجلس سے شروع ہوتا ہے۔ ہر مجلس میں حدیثِ رسول مقبول اور اقوالِ معصومین علیہم السلام مندرج ہیں۔ علامہ کا اسلوب مجلس آج کے قاری کو دلچسپ دیتا ہے کہ ہمارے بزرگ علماء اسلام کا مجلس عزا پڑھنے کا انداز و روش کیا تھا۔ سنی صحابہ کا مقصد و ہدف اصلاحِ معاشرہ اور تطہیرِ نفس کی طرف دعوت دینا مقصود و مطلوب تھا کہ لوگ انی اطاعت کے کردار و سیرت کو دیکھ کر اپنا تزکیہ نفس کریں۔

امالی شیخ صدوق کے بعد اس معتبر اور مستند اہل کی اشاعت کا بیڑا اٹھانا حجۃ الاسلام
والسلمین آقائے مکرم ریاض حسین جعفری فارغ التحصیل اسکالر قریب یورپی اور ناشر علوم آل محمد
کا ایک عظیم کارنامہ ہے۔ عربی زبان سے اس کتاب کو اردو زبان میں منتقل کروایا گیا۔ اس
کے مترجم حجۃ الاسلام سید منیر حسین رضوی صاحب نے خوب محنت کی ہے جبکہ ان کی اس
کاوش کو چار چاند لگانے کا کام علامہ ریاض حسین جعفری صاحب نے کیا۔ مجھے کتاب ہذا کی
ادبی و معنوی تصحیح کے لیے مقرر فرمایا گیا ہے۔

دورانِ مطالعہ کتاب کے مشتملات نے بہت متاثر کیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ کتاب
عملی تشیع کے ایک چارٹرڈ حیثیت رکھتی ہے اور تمام مومنین کو اس کا مطالعہ کرنا چاہیے۔ میں
ہشوق سے کہہ سکتا ہوں کہ یہ کتاب اپنے برقاری کو متاثر کرے گی اور نہ صرف یہ بلکہ اس کی
زندگی کو بدل کر رکھ دے گی۔ مومنین کو اپنے مقام و منزلت اپنے حقوق و فرائض اپنے عقائد
و اعمال کی کامل تفہیم ہو سکے گی۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہماری اس بحث و تمحیص سے زیادہ اہم
بکد اہم ترین دو معلومات اور تعلیمات ہیں جو اہل میں محفوظ ہیں۔ موقع محل کی مناسبت
سے ایک روایت صم کے بارے میں ملاحظہ کیجیے کہ حصول علم اور شریعت کی کیا حقیقت اور
منزلت ہے۔

حضرت امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: ”یا رسول اللہ! علم کیا ہے؟ آپ
نے فرمایا: علم انصاف اور میانہ روی ہے۔ اس نے پھر عرض کیا: اس کے بعد کیا ہے؟ آپ
نے فرمایا: علم کو یاد کرنا۔ اس نے پھر عرض کیا: اس کے بعد کیا ہے؟ آپ نے پھر فرمایا: اس
علم کو نشر کرنا۔“

امام علیہ السلام نے فرمایا: علما سے مراد وہ لوگ ہیں جن کا قول ان کے عمل کے
مطابق ہو اور جن کا قول ان کے عمل کے مطابق نہیں ہے وہ علم نہیں ہیں۔

چونکہ اہالی کی اشاعت ایک علمی خدمت ہے۔ چنانچہ ہم نے علم کی حقیقت اور حقیقی علماء کی بات کی۔ اس کے بعد اس علم کے متحمل شیعیان حیدر کزار کے بارے میں ایک روایت کا مفہوم عرض ہے۔ صادقین علیہا السلام کا فرمان ہے کہ ”شیعہ تین طرح کے ہیں: ایک وہ جو ہم پر (مخلص) فخر کرنے کے لیے شیعہ کہلاتے ہیں۔ دوسرے وہ جو شیعیت کو اپنا ذریعہ روزگار بنائے ہوئے ہیں۔ تیسرے وہ جو ہم میں سے ہیں اور ہم ان میں سے ہیں۔“

اس فرمان کی روشنی میں دو حاضر کے مداخلت و مومنین اور خطباء و ذاکرین نیز دوسرے اہل علم و حساب کریں ورنہ برائے نام شیعہ ہونے کا کچھ فائدہ نہیں۔ اس سخن حقیقت کے بیان کے بعد اپنی روش کے مطابق دل چاہ رہا ہے کہ اس عظیم کتاب اخبار سے ماخوذ چند معلوماتی نکات پیش کیے جائیں جو دل میں اترتے چلے جاتے ہیں اور جن کو جان کر کوئی بد قسمت اور شرعی انقباض ہی حقیقی مومن بننے کی کوشش نہیں کرتا ورنہ ہر باشعور مومن اپنی زندگی کو بدل سکتا ہے۔

اللہ ہم سب کو اہل نعت کے بچے اعلیٰ عمر بننے کی توفیق عطا فرمائے۔

حاجہ ذہا!

پروفیسر مظہر عباس چودھری

عرض مترجم

تمام حمد ہے اس خالق بے مثل و بے مثال کی جو وحدہ لاشریک ہے اور اس نے
 بے مثل و بے مثل ہوتے ہوئے ایسی چودہ ہستیاں خلق فرمائیں جو اپنی مثال آپ ہیں۔
 آدم سے لے کر عیسیٰ تک کوئی نبی اس جیسا نہیں اور آدم سے قیامت تک کوئی خاتون
 ان میں شامل خاتون کی مثل نہیں۔ ان میں شامل آخر اور اوصیاء جیسا کوئی امام دہی اور ولی
 نہیں ہے۔ یہ ہستیاں خالق کی تخلیق کا شکار ہیں۔ اتنی عظیم ہستیاں خلق کرنے کے بعد ان کو
 اپنی معرفت کا وسیلہ قرار دیا ہے۔ گویا اگر خالق کی معرفت ان کے ذریعے سے حاصل ہوئی
 تو وہ برحق ہوگی۔ ورنہ معرفت توحید ممکن نہیں ہے۔ گویا ان کو دیکھ کر خالق کی معرفت
 حاصل کرو۔ ان کا علم دیکھو تو جب تم کو ان کے علم کا کمال نظر آئے تو پھر تمہیں معلوم ہوگا
 جس نے ان کو علم عطا کیا ہے کہ جس کی کوئی حد ہمیں نظر نہیں آتی تو وہ خود کتنا بڑا عالم ہے۔
 یعنی ان کے اوصاف کو دیکھو اور اس کی معرفت حاصل کرو کہ وہ کتنا بڑا خالق ہے جس نے
 ان عظیم ہستیوں کو خلق فرمایا ہے اور پھر ان کو اس منزل پر فائز کیا ہے کہ یہ ماتشاؤن الا
 ان یشاء اللہ کے مصداق بن گئے ہیں یعنی یہ وہی چاہتے ہیں جو سمجھو وہ چاہتا ہے اور کبھی
 میں نے یہ بھی دیکھا ہے کہ پہلے یہ چاہتے ہیں پھر وہ بھی چاہتا ہے۔ جیسا کہ جناب سیدہ
 نے بچوں سے فرمایا تھا کہ آپ کے کپڑے درزی کے پاس ہیں۔ تو ان کی چاہت کو اس
 نے اپنی چاہت قرار دے کر پانیہ تکمیل تک پہنچایا اور ان کو اس عظیم کردار کا مالک بنایا کہ ان
 کی اطاعت کو اس نے اپنی اطاعت قرار دے کر فرمایا:

من يطاع الرسول فقد اطاع الله اور ایسے ہی ان کی نافرمانی کو اپنی نافرمانی قرار دیا۔ سب کے سب اجسام میں الگ الگ ہیں لیکن کردار و سیرت سب کی ایک ہے۔ کردار و سیرت کے اتحاد کو دیکھ کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اولنا محمد و آخرنا محمد و کلنا محمد کہ ہم کردار میں سیرت میں ہم سب ایک ہیں۔ ان کے نہ اوصاف میں فرق نہ سیرت و کردار میں فرق ہاں منصب و فہرہ میں فرق تھا۔ ان میں ایک نبی ہے تو باقی نبی کے اوصیاء و خلیفہ ہیں۔ چونکہ اس نبی اکرم کے بعد نبوت ختم ہو چکی تھی اور کوئی نبی آ نہیں سکتا تھا ورنہ ان کے کردار و اوصاف میں کوئی کمی نہیں تھی اور ان کو خالق یہ منصب عطا فرماتا کہ اگر کوئی نبی ان کی ولایت کے بغیر مبعوث نہیں ہوا۔

تفسیر برہان میں یہ روایت موجود ہے کہ سارے نبیوں نے ان کی ولایت کو قبول کرتے ہوئے جو کلمہ پڑھا (لا الہ الا اللہ محمد رسولہ و علی ولی اللہ) تو گویا سارے نبی میرے نبی کے اہم ہیں اور ہمارا نبی سب کا سردار نبی ہے۔ اس نبی کا حکم سارے نبیوں پر واجب الاتباع ہے اور میرا نبی سب نبیوں پر گواہ ہے۔ گویا سب انسانیت پر ان کی نبوت و ولایت اور وصایت نافذ ہے۔ اور کوئی ان کی ولایت سے خارج نہیں ہے۔ ان کی ولایت اللہ کی ولایت ہے۔ فرق اتنا ہے اللہ کی ولایت ذاتی ہے اور ان کی ولایت اللہ کی عطا کردہ ہے ورنہ وہ ہی رب العالمین ہے اور یہ رحمۃ للعالمین ہیں۔ مثل خدا کی ان کی نافرمانی جہنم کو واجب قرار دیتی ہے اور ان کی اطاعت جنت کو واجب قرار دیتی ہے اور ان کی اطاعت کرنا اور ان کی نافرمانی سے بچنا اس وقت ممکن ہے جب ہمیں ان کے فرمان کا علم ہو اور ہم ان کے فرمان کو سمجھ سکیں کیونکہ یہ عرب میں تھے اور ان کے سارے فرامین عربی زبان میں تھے اور ہمارے معاشرے کے ہر فرد کے لیے عربی کو سمجھنا ممکن نہیں تھا۔ اس لیے میں نے اللہ تعالیٰ کی توفیق اور ان کی مدد سے ان کے فرامین کو اردو زبان میں پیش کرنے کی کوشش کی۔ اس سے پہلے میں امامی شیخ صدوق رحمۃ اللہ علیہ کو

قارئین کی خدمت میں پیش کرنے کا شرف حاصل کر چکا ہوں۔ اور پھر مشکوٰۃ الانوار بھی پیش کی ہے اور اب امالیٰ شیخ منیر رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے قارئین محترم کی خدمت میں پیش کرنے کا شرف حاصل کر رہا ہوں۔ اس میں بھی میری پوری کوشش رہی ہے کہ آسان اور سلیس انداز میں مطلب کو پیش کروں اور اگر کوئی کوتاہی ہوگئی ہو تو قارئین سے گزارش ہے یا تو وہ متوجہ کریں یا پھر صرفہ نظر کریں۔ بہتر ہے کہ متوجہ کریں تاکہ دوسرے ایڈیشن میں اس کوتاہی کو دور کیا جاسکے۔

اس کوشش میں میرا حوصلہ ادارہ کے سربراہ علامہ قہد ریاض حسین جعفری فاضل قم نے بڑھایا ہے اور ان کی کاوش اور زحمت کی وجہ سے میرے اندر اتنی ہمت ہوئی ہے کہ میں تیسری کتاب آپ کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں۔ میری دعا ہے کہ موصوف کی توفیقات میں اللہ تعالیٰ بحق محمد و آل محمد بہت زیادہ اضافہ فرمائے اور ان کو ترویج وین میں اور ہمت عطا فرمائے۔

قارئین محترم! میں نے پوری امانت داری سے ترجمہ کرنے کی کوشش کی ہے۔ میں فقط ترجمہ کرنے والا ہوں اس کتاب کی ہر حدیث و روایت کا معتقد ہونا ضروری نہیں ہے۔ لہذا اگر کسی حدیث یا روایت میں قارئین اختلاف کریں تو اس کا مترجم پر الزام نہ لگائیں کیونکہ میرا کام فقط ترجمہ کرنا ہے۔ ویسے میں کوشش کرتا ہوں کہ اگر کوئی روایت ہمارے شدید نظریات کے خلاف ہے تو اس کی وضاحت کرنے کی کوشش کی ہے۔ میری دعا ہے کہ خداوند کریم اپنے کرم و عطف کے ذریعے اس کتاب کو میری اور میرے والدین کی بخشش کا ذریعہ قرار دے اور قارئین کے لیے بھی اس کو مفید قرار دے اور ناشر علامہ جعفری صاحب کے لیے بھی خداوند کریم اس کو بخشش کا وسیع قرار دے اور ہم سب کو خداوند کریم محمد و آل محمد کی قیامت کے دن شفاعت نصیب فرمائے۔

میری دعا ہے کہ خداوند کریم مجھے اور توفیق عطا فرمائے تاکہ میں محمد و آل محمد کے

فرائین کو اپنے قارئین کی خدمت میں پیش کر سکوں۔ میں نے اس (کتاب) میں ہر حدیث کا سلسلہ سند کو حذف کر دیا ہے، سو اپنے افق بروقی کے۔ اور یہ اس لیے کیا گیا ہے تاکہ کتاب کا حجم زیادہ نہ ہو تاکہ قارئین پر بوجھ نہ پڑے اور خیر و ادارے کے لیے زیادہ حجم والی کتاب کی اشاعت بوجھ بن جاتی ہے۔

حسبِ دعا

سید منیر حسین رضوی

مدائن چھاپخانہ، لاہور

مجلس نمبر 1

[بروز ہفتہ یکم رمضان المبارک سال ۱۴۰۴ھ قمری]

الحمد لله رب العالمين المرحومين المرحومين، وانصلاة والسلام على
السيد الكريم، محمد بن عبدالله عاتق النبي وآله الصراف
المستقيم، الأئمة المعصومين صلوات الله عليهم اجمعين!

فرشتہ عمل بندہ پر موکل ہوتا ہے

مجلس يوم السبت مستهل شهر رمضان سنة اربع وار بمائة
بمدينة السلام في الزيارين في درب رباح منزل ضمرة أبي الحسن على بن
محمد بن عبد الرحمن الفارسي أدام الله عزه باملائه من كتبه ﴿حدثنا﴾
الشيخ الأجل المفيد ابو عبدالله محمد بن محمد بن الحسن أدام الله حراسته
وتوليته في هذا اليوم ﴿قال أخبرني﴾ أبو الحسن احمد بن محمد بن الويد،
عن أبيه محمد ابن الحسن، عن محمد بن الحسن الصفار، عن احمد بن
محمد بن عيسى، عن محمد بن خالد عن ابن حماد، عن أبي جميلة، عن
جابر بن يزيد، عن أبي جعفر محمد الباقر عليه السلام، عن أبيه قال ان
الملك الموكل بالعبد يكتب في صحيفة اعماله فاملوا في أولها خيراً وفي
آخرها خيراً يفقر لكم ما بين ذلك (روى هذا الحديث السيد علي بن طاووس في
كتاب محاسبة النفس نقلاً عن هذا الكتاب، ورواه أيضاً في الفصل الثاني والعشرين من
كتاب فلاح السائل)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے اپنے والد محترم سے نقل فرمایا ہے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے ہر بندے پر ایک فرشتہ مومل فرمایا ہے جو اُس کے اعمال کو نامہ اعمال کے صحیفہ میں تحریر کرتا ہے۔ تم اُس کے ابتداء اور آخر میں نیک تحریر کرو تو درمیان عرصے کو خدا معاف کر دے گا۔“

اہل بیتؑ میں شک کرنے والے کا عمل قبول نہیں ہوگا

﴿قال أخبرني﴾ أبو الحسن علي بن محمد بن زبير الكوفي اجازة ﴿قال حدثنا﴾ أبو الحسن علي بن الحسن بن فضال ﴿قال حدثنا﴾ علي بن أسباط عن محمد بن يحيى أخى مفلس عن العلاء بن رزين عن محمد بن مسلم عن أحدهما عليهما السلام قال قالت له أتا نرى الرجل من المخالفين عليكم له عبادة واجتهاد وخشوع فهل يتفعه ذلك شيئاً قال يا محمد ان مثلنا أهل البيت مثل أهل بيت كانوا في بني اسرائيل وكان لا يجتهد أحد منهم أربعين ليلة الادعاء فأجيب وان رجلاً منهم اجتهد أربعين ليلة ثم دعا فلم يستجب له فأتى عيسى بن مريم عليه السلام يشكو اليه ما هو فيه ويسأله الدعاء له فتطهر عيسى وصلى ثم دعا فأوحى الله اليه يا عيسى ان عبدى أتانى من غير الباب الذى أوتى منه انه دعانى وفى قلبه شك منك فلو دعانى حتى يقطع عتقه وتنتثر انامله ما استجبت له فالتفت عيسى عليه السلام فقال تدعوا ربك وفى قلبك شك من نبيه ، قال يا روح الله وكلمته قد كان والله ما قلت فأسال الله ان يذهب به عنى فدعا له عيسى عليه السلام فتقبل الله منه وصار فى حد أهل بيته كذلك نحن أهل البيت لا

يقبل الله عمل عبد وهو يشك فينا-

صحیہ نمبر 2: (بخاری اسناد)

حضرت محمد بن مسلم نے حضرت امام محمد باقر اور حضرت امام جعفر صادق علیہما السلام میں سے ایک سے روایت کی ہے۔ راوی کہتا ہے میں نے امام علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا: مولاً! میں نے آپ کے مخلصین میں سے ایک شخص کو دیکھا ہے کہ اُس کی عبادتِ راہِ خدا میں کوشش اور خشوع بہت زیادہ ہے۔ کیا یہ چیزیں اُس کو کوئی فائدہ پہنچائیں گی؟ آپ نے فرمایا: اے محمد! ہم اہل بیت کی مثال ایسے ہی ہے جیسے بنی اسرائیل میں اہل بیت کی تھی۔ آپ نے فرمایا: بنی اسرائیل میں ایک مرد ایسا تھا جو چالیس راتیں عبادت کرتا رہا اور دعا کرتا رہا۔ چالیسویں رات کے بعد اُس کی دعا قبول ہوئی۔ ایک اور شخص تھا جو چالیس راتیں عبادت و ریاضت میں مشغول رہا اور دعا کرتا رہا لیکن اُس کی دعا قبول نہ ہوئی۔ وہ ایک دن جنابِ عیسیٰ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور آپ سے دعا کے قبول نہ ہونے کا شکوہ کیا اور عرض کی: اے اللہ کے نبی! خدا سے آپ میرے لیے دعا کریں۔ جنابِ عیسیٰ نے ہاتھارت ہو کر نماز ادا کی اور اُس شخص کے لیے دعا مانگی۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ پر وحی نازل فرمائی:

”اے عیسیٰ! یہ بندہ میرے متعین کردہ راستے سے ہٹ کر دوسرے راستے سے میرے پاس آنا چاہتا ہے۔ تمہارے بارے میں اس کے دل میں شک ہے۔ اگر یہ شخص مجھے پکارنے اور پکارتے پکارتے اُس کی گردن ٹوٹ جائے اور اُس کے ہاتھوں کی انگلیاں سکڑ کر بکھر جائیں میں اُس کی دعا کو تب بھی قبول نہیں کروں گا۔“

جنابِ عیسیٰ اُس کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے بندہ! تو خدا کو پکارتا ہے جبکہ اُس کے نبی کے بارے میں تیرے دل میں شک پایا جاتا ہے۔ اس شخص نے عرض کی:

اے روح اللہ اور کلمۃ اللہ! واقعاً آپؐ نے سچ فرمایا ہے۔ آپؐ میرے لیے خدا کی بارگاہ میں دعا کریں تاکہ وہ مجھے اس حالت سے باہر نکال دے اور آپؐ سے متعلق میرے دل کو آپؐ کے بارے میں شک سے پاک کر دے۔ جناب عیسیٰ علیہ السلام نے اُس کے بارے میں دعا کی اور اُس کی حالت شک ختم ہوئی اور پھر اُس نے دعا کی اور خداوند متعال نے اُس کی دعا کو قبول فرمایا اور وہ ان کی اہل بیت کی حد میں داخل ہو گیا۔

آپؐ نے فرمایا (اے محمد) ہم اہل بیت بھی ایسے ہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُس شخص کے اعمال کو قبول نہیں کرے گا جو ہمارے بارے میں شک کرتا ہے۔

مولانا علیؒ کی وجہ سے تین شخص ہلاک ہوں گے

﴿قال أخبرني﴾ أبو الحسن علي بن محمد بن الزبير ﴿قال حدثنا﴾ محمد ابن علي بن مبدی ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن علي بن عمرو ﴿قال حدثنا﴾ ابی جمیل بن صالح عن ابی خالد الکابلی عن الاصبغ بن نباتة قال دخل الحارث الهمدانی علی امیر المؤمنین علیہ السلام فی نفر من الشیعة ، وکنت فیهم فجعل الحارث یتأود فی مشیتہ ویخطط الارض بمصحنہ وکان مریضاً فاقبل علیہ امیر المؤمنین علیہ السلام وکانت له منه منزلة فقال کیف تجدک یا حارث فقال نال الدهر یا امیر المؤمنین منی ، وزادنی اواراً وغلیلاً اختصام اصحابک بیابک ، قال وقیہم خصومتہم ، قال فیکل فی الثلاثہ من قبلک فمن مفرط متهم غالی ، ومقتصد قال ومن متردد مرتاب لا یدری یقدم ام یحجم فقال حسبتک یا اخا همدان الا ان خیر شیعتی النمط

۱- [قال فی شأنک والبیلة من قبلک] کذا یدل عن العبارة مذکورة فی اکثر نسخ

اللاوسط اليهم يرجع الغالى وبهم يلحق التالى، فقال له الحارث لو كشفت فداك ابى وامى الرين عن قلوبنا وجعلتنا فى ذلك على بصيرة من امرنا، قال عليه السلام فدك فانك امرؤ ملهوس عليك - ان دين الله لا يعرف بالرجال بل بآية الحق فاعرف الحق تعرف اهله، يا حارث ان الحق احسن الحديث والصادق به مجاهد وبالحق اخيرك فارعنى سمعك ثم خبر به من كان له حصافة من اصحابك، الا انى عبد الله واخو رسوله وصديقه الاول الاكبر خ لـ صدقته وآدم بين الروح والجسد ثم انى صديقه الاول فى امتكم حقا ، فنحن الاولون ونحن الآخرون ونحن خاصته يا حارث وخالسته - وانا صنوه ووصيه ووليه وصاحب نجواه وسره - أوتيت فهم الكتاب ولصل الخطاب وعلم القرون والاسباب واستودعت الف مفتاح يفتح كل مفتاح الف باب يفضى كل باب الى الف الف عهد، وأيدت واتخذت وامددت بليلة القدر نفلأوان ذلك بحرى لى ولن استحفظ من ذريتى ما جرى الليل والنهار حتى يرث الله الارض ومن عليها، وابشرك يا حارث لتعرفنى عند السمات وعند الصراط وعند انحوض وعند المقاسمة - قال الحارث وما المقاسمة قال مقاسمة النار اقسامها قسمة صحيحة اقول هذا ولى فاتركيه وهذا عدوى فحذيه - ثم اخذ امير المؤمنين عليه السلام بيد الحارث فقال يا حارث اخذت بيدك كما اخذ رسول الله [ص] بيدي فقال لى وقد شكوت اليه حسد قريش والمنافقين لى انه اذا كان يوم القيمة اخذت بحبل الله وبهجزته - يعنى عصمته من ذى العرش تعالى - واخذت انت يا على بهجزتي واخذ ذريتك بهجزتك واخذ شيعتكم بهجزتكم فماذا يصنع الله بنبيه وما يصنع نبيه بوصيه ، خذها اليك يا حارث قصيرة من

طويلة^۱ أنت مع من احببت ولك ما اكتسبت يقولها ثلاثا، فقام الحارث
بيجررده، وهو يقول ما ابالي بعدها متى لقيت الموت او لقيني، قال جميل
بن صالح واتشدني ابوهاشم السيد الحميري رحمه الله فيما تضمنه هذا
الخبير:

قول على لحارث عجب	كم ثم اعجوبة له حملا
يا حار همدان من يمت يروى	من مؤمن او منافق قبلا
يعرفني طرفه واعرفه	بعتته واسمه وما عملا
وانت عند الصراط تعرفني	فلا تتخف عشرة ولا زلا
اسقيك من بارد على ظمأ	تخاله في الحلوة العسلا
اقول للنار حين توقف	للمرض دعيه لا تقربى الرجالا
دعيه لا تقربيه ان له	حبلا بهيل الوصى متصلا

تھاہیت نمبر 3: (تخف لسان)

اصح بن نباد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت بیان کی ہے کہ ہم سب خدمت
امیر المؤمنین علی علیہ السلام میں موجود تھے کہ حادثہ بھائی (جو آپ کے شیعوں میں سے
تھے) وہ آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ اُن کے لیے چلتا مشکل تھا اور وہ
بیمار تھے، چنگہ امیر المؤمنین کی نگاہ میں اُن کی
عزت تھی، آپ اُن کی طرف متوجہ ہوئے اور آپ نے فرمایا:

اے حادثہ! تمہارا کیا حال ہے؟ انہوں نے عرض کیا: امیر المؤمنین! زمانہ مجھ سے
مذہ موڑ چکا ہے اور میرے بارے میں نفرت اور کینہ ہے اور غیر مہذب رویے اختیار کر چکا ہے

۱- وفي الشئ قصيرة من طويلة اي شرة من نخلة، يضرب في اختصار الكلام قاله

الفيروز آبادي في التماس من [م ص]

اور آپؐ کے اصحاب میں سے بھی کچھ میرے ساتھ آپؐ کے بارے میں معاندانہ کردار ادا کرتے ہیں۔ میری یہ کیفیت اور مصیبت آپؐ کی وجہ سے ہے۔

آپؐ نے فرمایا: اے حارث! میری وجہ سے تین قسم کے افراد ہلاک ہوں گے: ایک وہ شخص جو میرے بارے میں غلو اور افراط کا شکار ہوا۔ دوسرا وہ شخص ہے جو میری شان و عظمت میں مغر ہے۔ تیسرا وہ شخص ہے جو مردود و پریشان ہے۔ وہ مجھے باقیوں پر مقدم رکھے یا موخر کرے۔ آپؐ نے فرمایا: اے حارث! تمہارے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ تمہیں یہ معلوم ہو کہ میرے شیعوں میں سے سب سے افضل و بہتر وہ شخص ہے جو درمیانی راہ اختیار کرے اور اُن کی طرف غالی بھی رجوع کریں اور دوسرے بھی ان کی اتباع کریں۔

حارث نے کہا: اے مولّا! میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہوں! آپؐ ہمارے دلوں سے اس مشکل کو دور کر دیں اور آپؐ ہمیں اس امر میں معرفت عطا کریں۔

آپؐ نے فرمایا: اے حارث! ایسا لگتا ہے کہ تمہارے لیے یہ معاملہ خلط ملط ہو چکا ہے۔ اے حارث! اللہ کے دین کو لوگوں کی وجہ سے مت پہچاننا بلکہ واضح اور حق آیت و دلیل کے ساتھ دین کی معرفت حاصل کرو۔ حق کی معرفت حاصل کرو اور اُس حق سے اہل حق کی پہچان کرو۔

اے حارث! حق ہی بہترین حدیث ہے اور اُس کی طرف مائل اور متوجہ ہونا جہاد ہے اور میں تمہیں حق کے بارے میں خبر دیتا ہوں کہ تم اُس کی طرف توجہ کرو۔ اور جو تمہارے سمجھ دار دوست ہیں اُن کو حق کے بارے میں خبر دو۔ آگاہ ہو جاؤ! میں اللہ تعالیٰ کا بندہ اور اُس کے رسول کا بھائی ہوں اور اُن کی سب سے پہلے تصدیق میں نے کی تھی۔ میں نے آپؐ کی اُس وقت تصدیق کی جب آدم روح اور جسد کے درمیان تھے۔ پھر اس امت میں سے سب سے پہلے آپؐ کی حقانیت کی تصدیق کرنے والا تھا۔ ہم اوّل ہیں اور ہم ہی آخری ہیں اور ہم آپؐ کے خاص ہیں۔

اے حادثہ! ہم ہی اس کے خالص ہیں۔ میں آپ کا بھائی، آپ کا دھی، آپ کا
 ولی، آپ کا رازدان اور آپ کے اسرار کا مالک ہوں۔ مجھے کتاب کا فہم، فصل الخطاب
 (یعنی حق و باطل کو جدا کرنے والا خطاب) اشیاء کے حقائق اور اسباب کا علم عطا کیا گیا
 ہے۔ مجھے ایک ہزار چابی عطا کی گئی ہے اور ہر چابی سے ایک ہزار دروازے کھلتے ہیں اور
 ہر دروازے سے میرے لیے ہزار ہزار عہد کھلتے ہیں اور میری تائید کی گئی ہے اور مجھے منتخب
 کیا گیا ہے اور شب قدر میں نوافل کے ساتھ میری مدد کی گئی ہے۔ یہ سارے اوصاف
 میرے لیے ہیں اور میری نسل میں سے جو بھی شب و روز ان کی حفاظت کرے گا ان کے
 لیے میں جتنی کہ اللہ تعالیٰ زمین اور جو کچھ اس پر موجود ہے ان سب کا وارث بنایا گیا ہے۔
 اے حادثہ! میں تمہیں بشارت دیتا ہوں کہ تو مجھے موت کے وقت صراط پر
 حوض کوثر پر اور مقام سے کے وقت پہچانے گا۔

حادثہ نے عرض کی: مولانا! مقام سے آپ کی کیا مراد ہے؟
 آپ نے فرمایا: جہنم کی تقسیم کے وقت میں جہنم کو ٹھیک ٹھیک تقسیم کروں گا اور اس
 سے کہوں گا کہ یہ میرا دوست اور محب ہے اس کو چھوڑ دے اور یہ میرا دشمن ہے اس کو پکڑ
 لے۔ اس کے بعد امیر المومنین نے حادثہ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا:

اے حادثہ! جس طرح میں نے آپ کا ہاتھ پکڑا ہوا ہے اسی طرح رسول خدا نے
 میرا ہاتھ پکڑا ہوا تھا اور میں قریش اور منافقین کا آپ سے شکوہ کر رہا تھا۔ آپ نے فرمایا:
 جب قیامت کا دن ہوگا اس وقت میرے ہاتھوں میں اللہ تعالیٰ کی رتی اور اس کا دامن
 (یعنی دامن سے مراد اللہ تعالیٰ کی طرف سے عصمت اور حفظ و امان ہے) ہوگا۔

اے حادثہ! میرا دامن تمہارے ہاتھ میں اور تمہاری ذریت و نسل کے ہاتھوں میں
 تمہارا دامن ہوگا اور آپ کے شیعوں کے ہاتھوں میں تیری ذریت و نسل کا دامن ہوگا۔ جو
 سلوک اللہ تعالیٰ اپنے نبی سے کرے گا وہی سنوک اس کا نبی اپنے دھی سے کرے گا۔

اے حارث! یہ ایک طولانی گفتگو میں سے چھوٹا سا کھڑا ہے اس کو اپنے پاس محفوظ کرو۔ پھر آپ نے تین دفعہ فرمایا:

اے حارث! جس سے تو محبت کرے گا قیامت کے دن تو اس کے ساتھ مشہور ہوگا اور اس دنیا میں جو تو کسب کرے گا وہی آخرت میں تیرا مقدر ہوگا۔ اس کے بعد حارث کھڑے ہوئے اور ان کی چار زمین پر کھینچی جا رہی تھی۔ ان کی زبان پر یہ الفاظ جاری تھے کہ ”اب مجھے کوئی فکر نہیں ہے خواہ موت مجھ سے ملاقات کرے یا میں موت سے ملاقات کروں۔“

جیل بن صالح بیان کرتے ہیں کہ ابو ہاشم سید میری خدا اس پر اپنی رحمت نازل کرنے نے اس روایت کے مضمون کے مطابق یہ اشعار پڑھے:۔

- ① ”علیٰ کا فرمان حارث کے لیے عجیب تھا اور اس پر جتنا بھی تعجب کیا جائے وہ کم ہے۔“
- ② ”اے حارث ہمدانی! جو بھی مرے گا خواہ وہ مومن ہو یا منافق ہو وہ مجھے دیکھ کر مرے گا۔“

③ ”وہ مجھے جلدی پہچان لے گا اور میں اس کے اسم اس کے اوصاف اور جو کچھ وہ انعام دیتا رہا ہوگا ان سب کو چھٹا ہوں گا۔“

- ④ ”اور تو مجھے پل صراط پر موجود پائے گا تو اس کی نعتی اور دشواری سے نہ گھبراؤ۔“
- ⑤ ”میں تجھے حوض کوثر کے ٹھنڈے پانی سے سیراب کروں گا جو پانی ٹھنڈا اور ٹھنڈا ہوگا۔“

⑥ ”میں جہنم سے کہوں گا جب میں اس کے کنارے پر کھڑا ہوں گا کہ یہ میرا ہے اس کے قریب مت جا۔“

⑦ ”اس کو چھوڑ دے اس کے قریب نہ جا کیونکہ یہ وہی رسول کی رتی سے دنیا میں متصل رہا ہے۔“

نیکی کا خزانہ چار چیزیں ہیں؟

﴿قال أخبرني﴾ الشريف الزاهد ابو محمد الحسن بن حمزة العلوي الحسيني الطبري رحمه الله ﴿قال حدثنا﴾ ابو جعفر محمد بن الحسن بن الوليد عن محمد بن الحسن الصفار عن احمد بن محمد بن عيسى عن يكر ابن صالح عن - الحسن بن علي عن عبد الله بن ابراهيم عن ابي عبد الله الصادق جعفر بن محمد عليه السلام عن أبيه عن جده قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم اربعة من كثور البركتان الحاجة وكتمان الصدقة وكتمان المرض وكتمان المعصية -

تفسیر نمبر 4: (بخلاف استاد)

عبداللہ ابن ابراہیم نے حضرت ابو عبد اللہ امام صادق جعفر ابن محمد علیہ السلام سے اور انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے اپنی جد سے روایت کی ہے کہ رسول خدا نے فرمایا:

چار چیزیں نیکی کا خزانہ ہیں: ① حاجت کو پوشیدہ رکھنا ② صدقہ کو پوشیدہ رکھنا ③ بیماری کو پوشیدہ رکھنا ④ معصیت کو پوشیدہ رکھنا۔

○

﴿قال أخبرني﴾ ابو القاسم جعفر بن قولويه رحمه الله عن أبيه عن سعد بن عبد الله عن احمد بن محمد بن عيسى عن حماد عن ابراهيم بن عمر اليماني عن ابي حمزة الثمالي رحمه الله عن زين العابدين علي بن الحسين عليهما السلام قال من اطعم مؤمنا من جوعه اطعمه الله من ثمار الجنة ومن سقى مؤمنا من ظمأ سقاه الله من الرحيق المختوم ومن كسا مؤمنا ثوبا كساه الله من الثياب الخضر ولا يزال في ضمان الله عز وجل

مادام علیہ من سلك -

حدیث نمبر 5: (بخاری اسناد)

ابو حمزہ ثمالی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت امام زین العابدین علی ابن حسین علیہما السلام سے روایت نقل کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا:

جو شخص کسی بھوکے مومن کو کھانا کھلائے گا اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے پہلوں میں سے رزق عطا کرے گا۔ جو شخص کسی پیاسے مومن کو سیراب کرے گا خداوند متعال اس کو جنت سے ریشم مخموم سے سیراب کرے گا اور — جو شخص کسی محتاج مومن کو لباس عطا کرے گا تو خداوند متعال اس کو جنت کے سبز لباسوں میں سے لباس عطا کرے گا۔ جب تک وہ اس راستے پر چلتا رہے گا خداوند متعال اس کا ان چیزوں کا سامن ہوگا۔

علیؑ شادی کرنے والا ہے

﴿قال أخبرني﴾ ابو جعفر محمد بن علی بن الحسین بن بابويه رحمه الله عن أبيه عن محمد بن الحسن الصفار عن أحمد بن محمد بن عيسى عن علي بن النعمان عن خانم بن مهفل عن أبي حمزة الثمالي قال قال ابو جعفر محمد ابن علي الباقر عليهما السلام يا ابا حمزة لا تضعوا عليا دون ما رفعه الله ولا ترفعوا عليا فوق ما جعله الله كفى عليا ان يقاتل اهل الكفرة وان يزوج اهل الجنة-

حدیث نمبر 6: (بخاری اسناد)

ابو حمزہ ثمالی نے حضرت امام ابو جعفر محمد بن علی باقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا:

اے ابو حمزہ ثمالی! خداوند متعال نے جو مرتبہ و مقام امیر المومنین علی علیہ السلام کو عطا

فرمایا ہے اس سے کم وجہ پر علی کو مت قرار دو اور جس مرتبہ و مقام پر علی علیہ السلام کو قرار دیا ہے اس سے بڑھانے کی کوشش مت کرو۔ علی کی فضیلت میں یہی کافی ہے کہ علی پہلی بغاوت کو قتل کرنے والے اور جنتی لوگوں کی شادی کروانے والے ہیں۔

○

﴿قال أخبرني﴾ ابو الحسن علی بن محمد بن خالد ﴿قال حدثنا﴾ ابو بکر محمد بن الحسین السیسی ﴿قال حدثنا﴾ عباد بن یعقوب ﴿قال حدثنا﴾ ابو عبد الرحمن السعودی عن کثیر النواء عن ابی مریم الخولانی عن مالک بن ضمرۃ قال قال امیر المؤمنین علی بن ابی طالب علیہ السلام اخذ رسول الله "ص" بيدي فقال من تابع هؤلاء الخمسة ثم مات وهو يحبك فقد قضى نحبہ ومن مات وهو يبغضك فقد مات ميتة جاهلية يحاسب بما عمل في الاسلام، ومن عاش بعدك وهو يحبك ختم الله له بالاسم والایمان حتی یرد علی الحوض -

تھاہیث نعیمو 7: (بخلف استاد)

مالک بن ضمرۃ نے امیر المؤمنین حضرت علی علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا:

رسول خدا نے میرے ہاتھ کو پکڑا اور اس کے بعد فرمایا: جو شخص ان پانچ ہستیوں کا اتباع کرے تو وہ مر جائے اس حالت میں وہ آپ سے محبت کرتا ہو۔ پس اُس شخص نے آپ کی محبت میں موت پائی ہے۔

اور جو شخص آپ کے بعد زندہ رہے اور آپ سے محبت رکھتا ہوگا تو خداوند متعال اس کا خاتمہ ایمان اور آخرت میں امن سے قرار دے گا حتیٰ کہ وہ حوض کوثر پر وارد ہوگا۔ اور جو شخص اس حالت میں مر جائے کہ وہ آپ کے ساتھ بغض رکھتا ہو وہ جاہلیت کی موت

مر گیا۔ پس جو کچھ اُس نے (اسلام میں) اعمال انجام دیئے ہیں اُس کا حساب دینا ہوگا۔

○

﴿قال أخبرني﴾ ابوالحسن احمد بن محمد بن الحسن عن أبيه محمد ابن الحسن عن احمد بن محمد بن عيسى عن صفوان بن يحيى عن منصور بن حازم عن ابى حمزة عن على بن الحسين زين العابدين عليهما السلام قال قال رسول الله "ما من خطوة احب الى من خطوتين خطوة يسد بها مؤمن صفاً في سبيل الله وخطوة يخطوها مؤمن الى ذى رحم قاطع يصلها ، وما من جرعة احب الى الله من جرعتين جرعة غيظ يردّها مؤمن يحلم وجرعة جزع يردّها مؤمن بصبر، وما من [قطرة] احب الى الله من قطرتين قطرة دم في سبيل الله وقطرة دمع في سواد الليل من خشية الله -

تھابث شعبہ ۵: (مکذّب اسناد)

ابومرہ ثمالی نے حضرت امام زین العابدین علی بن حسین علیہ السلام سے روایت نقل کی۔ آپ نے فرمایا کہ رسول خدا نے فرمایا:

مجھے دو قدموں سے زیادہ کوئی قدم محبوب نہیں ہے: ایک وہ قدم جو راہ خدا میں جہاد کے لیے اٹھاتا ہے اور دوسرا وہ قدم جو کسی رشتہ دار کی ناراضگی ختم کرنے کے لیے اٹھاتا ہے۔ اور خدا کے نزدیک دو گھونٹوں سے زیادہ محبوب کوئی گھونٹ نہیں ہے: ایک وہ غصے کا گھونٹ جس کو ظلم و بردبار سے انسان پی جائے اور دوسرا وہ گھونٹ جو کوئی مومن مہر کرے ہوئے پی لے۔

اور خدا کے نزدیک دو قطروں سے زیادہ کوئی قطرہ محبوب نہیں ہے: ایک وہ خون کا قطرہ جو راہ خدا میں گرے اور دوسرا وہ آنسو کا قطرہ جو رات کی تاریکی میں خوفِ خدا میں گرے۔

○

﴿قال أخبرني﴾ أبو القاسم جعفر بن محمد عن أبيه عن سعد بن عبد الله عن أحمد بن محمد بن عيسى عن محمد بن سنان عن حماد بن عثمان عن ربيع ابن عبد الله والفضيل بن يسار عن أبي عبد الله جعفر بن محمد [ع] قال انظر قلبك فان أنكر صاحبك فقد أحدث أحدكما -

تہذیب نمبر 9: (بخلاف ابتداء)

فضیل بن یار نے حضرت امام ابو عبد اللہ جعفر بن محمد صادق علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے آپؑ نے فرمایا:
(اے شخص) تو اپنے دل کی طرف نظر کر۔ اگر وہ تیرے ساتھی کا انکار کرتا ہے تو سمجھ لے کہ تمہارے درمیان کوئی چیز حائل ہو چکی ہے۔

○

﴿قال أخبرني﴾ الشريف الزاهد أبو محمد الحسن بن حمزة ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن الحسن بن الوليد عن محمد بن الحسن الصفار عن أحمد بن محمد ابن عيسى عن محمد بن سنان عن عمر الاقرق وحذيفة بن منصور عن أبي عبد الله جعفر بن محمد عليهما السلام قال صدقة يحبها الله اصلاح بين الناس اذا تقاسدوا وتقربت بينهم اذا تباعدوا -

تہذیب نمبر 10: (بخلاف ابتداء)

حذیفہ بن منصور نے حضرت امام ابو عبد اللہ جعفر بن محمد علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا:
خدا کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب وہ صدقہ ہے جب مومنین کے درمیان فساد

واقع ہو جائے تو ان کے درمیان صلح کرانا اور جب وہ ایک دوسرے سے دور ہو جائیں تو اُن کو محبت سے ایک دوسرے کے قریب لانا۔

حج کا خرچہ

﴿قال أخبرني﴾ أبو الحسن أحمد بن محمد بن الحسن عن أبيه عن محمد بن الحسن الصفار عن أحمد بن محمد بن عيسى عن محمد بن خالد البرقي [قال] قال حماد بن عيسى قلت لأبي الحسن موسى بن جعفر عليهما السلام جعلت فداك أدع الله أن يرزقني ولداً ولا يحرمني الحج ما دمت حياً [قال] قال فداك الله أن يرزقني الله ابني هذا وربما حضرت أيام الحج ولا أعرف للنفقة فيه وجهاً فيأتني الله بها من حيث لا يحتسب -

تصحيح ۱۹: (بخلاف اسناد)

حماد بن عیسیٰ بیان کرتا ہے میں نے حضرت امام ابو الحسن موسیٰ بن جعفر علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا: اے مولیٰ! میں آپ پر قربان ہو جاؤں میرے حق میں دعا فرمائیں۔ خدا مجھے ایک فرزند عطا کرے اور جب تک میں زندہ رہوں ہر سال حج کی سعادت نصیب ہو۔

آپ نے میرے لیے دعا فرمائی۔ پس یہ فرزند خدا نے مجھے عطا فرمایا اور ہر سال جب حج کا وقت آتا ہے تو خداوند تعالیٰ مجھے حج کا خرچہ فراہم کرتا ہے اُس مقام سے جس کا مجھے کوئی گمان تک نہیں ہوتا۔

گناہ سے چھٹکارا حاصل کرنا

﴿قال أخبرني﴾ أبو القاسم جعفر بن محمد عن أبيه عن سعد بن عبد الله عن أحمد بن محمد بن عيسى عن الحسين بن سعيد عن محمد بن

ابی عمیر عن الحارث بن بہرام عن عمرو بن جمیع قال قال أبو عبد اللہ جعفر بن محمد (ع) من جاءنا يلتبس الفقه والقرآن والتفسير فدعوه ومن جاءنا يبدى عورة قدسترها الله فتحوه فقال له رجل من القوم جعلت فداك أذكر حالي لك قال ان شئت قال والله اني لمقيم على ذنب منذ دهر أريد ان أتحوّل متہ الى غیرہ فما اقدر علیہ قال لہ ان تکن صادقا فان اللہ یحبک وما یمنعک من الانتقال عنہ الا ان تخافہ -

حدیث نمبر 12: (بخلاف اسناد)

عمرو بن جمیع نے روایت کی ہے کہ امام ابو عبد اللہ جعفر بن محمد علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص ہمارے پاس آئے اور فقہ قرآن اور تفسیر کے بارے میں ہم سے سوال کرے تو ہم اس کو جواب دیتے ہیں۔ اور اگر کوئی شخص ہمارے پاس آئے اور ان چیزوں کو ظاہر کرے جن کے پوشیدہ رکھنے کا خدا نے حکم دیا ہے ہم اس سے منہ پھیر لیتے ہیں! پس ایک شخص نے آپ کی خدمت میں عرض کیا: میں آپ پر قریان ہو جاؤں۔ میں آپ کی خدمت میں اپنے حال کو بیان کرنا چاہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: اگر تو بیان کرنا چاہتا ہے تو بیان کر۔ اس نے عرض کی: میں ایک مدت سے ایک گناہ میں مبتلا ہوں اور میں اس سے چھٹکارا حاصل کرنا چاہتا ہوں، لیکن ابھی تک اس سے چھٹکارا حاصل نہیں کر سکا۔ آپ نے فرمایا: اگر تو سچ کہہ رہا ہے تو خدا تجھ سے محبت کرتا ہے اور تو اس گناہ سے فقط خوفِ خدا سے ہی چھٹکارا حاصل کر سکتا ہے۔

مجلس نمبر 2

[پرویز بدھ ۵ رمضان المبارک سال ۱۴۰۳ ہجری قمری]

آل محمد کی محبت کے بغیر کوئی عمل

﴿قال أخبرنا﴾ أبو جعفر محمد بن عمر الزيات ﴿قال حدثني﴾ علي ابن اسماعيل ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن خلف قال حدثنا الحسين الأشقر ﴿قال حدثنا﴾ قيس عن ليث بن أبي سليم عن عبد الرحمن بن أبي ليلى عن الحسين بن علي عليهما السلام قال قال رسول الله (ص) الزموا مودتنا اهل البيت فانه من لقي الله وهو يحبنا دخل الجنة بشفاعتنا ، والذي نفسى بيده لا ينتفع عهد بعمله الا بمعرفتنا-

تفسیر نعیمی ۹: (بخلاف اسناد)

عبدالرحمن بن ابی یحییٰ نے حضرت امام حسین ابن علی علیہ السلام سے روایت بیان کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: رسول خدا نے فرمایا: اہل بیت کی مودت کو اپنے لیے لازم قرار دو کیونکہ جو شخص خدا کی بارگاہ میں حاضر ہوگا اس حالت میں کہ وہ ہم سے محبت رکھتا ہوگا وہ ہماری شفاعت کی وجہ سے جنت میں ضرور داخل ہوگا۔ اور مجھے قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے ہماری معرفت کے بغیر کسی بندے کا عمل اس کو قائم نہیں دے گا۔

نظام اسلام

﴿قال حدثني﴾ أبو بكر محمد بن عمر الجعفي ﴿قال حدثني﴾ اسحاق ابن محمد ﴿قال حدثنا﴾ زيد بن المعدل عن سيف بن عمرو عن محمد بن كريب عن أبيه عن عبد الله بن عباس قال قال رسول الله (ص) اسمعوا واطيعوا لمن ولاء الله الأمر فانه نظام الاسلام

حدیث نمبر 2: (بخلف استاد)

حضرت عبداللہ ابن عباس نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے آپؐ نے فرمایا:

جس شخص کو اللہ تعالیٰ ولایت و حکومت عطا کرے اس کی بات کو غور سے سنو اور اس کی اطاعت کرو کیونکہ یہی نظام اسلام ہے۔

علیٰ اور انبیاء علیہم السلام

﴿قال حدثنا﴾ أبو بكر محمد بن عمر بن سلم ﴿قال حدثني﴾ أبو جعفر محمد بن عيسى الصجلي ﴿قال حدثنا﴾ مسعود بن يحيى النهدي ﴿قال حدثنا﴾ شريك عن أبي اسحق عن يئنا رسول الله (ص) جالس في جماعة من أصحابه إذ أقبل علي بن أبي طالب (ع) نحوه فقال رسول الله (ص) من أراد أن ينظر إلى آدم في خلقه وإلى نوح في حكمته وإلى إبراهيم في حلمه فليتنظر إلى علي بن أبي طالب -

حدیث نمبر 3: (بخلف استاد)

ابو اسحاق نے اپنے باپ سے نقل کیا ہے کہ میرے والد فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول خدا اپنے اصحاب کے ہمراہ تشریف فرما تھے کہ اچانک علی ابن ابی طالب تشریف

لائے۔ آپؐ نے فرمایا:

”جو شخص آدم کو اس کے اخلاق میں اور نوح کو اس کی حکمت میں اور ابراہیم کو حکم میں دیکھنا چاہتا ہے وہ اس علیٰ ابن ابی طالب کو دیکھ لے۔“

○

﴿قال أخبرني﴾ أبو عبدالله محمد بن عمران المرزبانی ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن الحسين النجاشی ﴿قال حدثنا﴾ علی بن سلیمان ﴿قال أخبرنا﴾ الزبير ابن بكار ﴿قال أخبرني﴾ علی بن صالح ﴿قال حدثني﴾ عبدالله بن مصعب عن أبيه ﴿قال﴾ حضر عبدالله بن عباس مجلس معاوية بن ابي سفيان فاقبل عليه معاوية فقال يا بن عباس انكم تريدون ان تحرروا الامامة كما اختصصتم بالنبوۃ والله لا يجتمعان ابداء ان حجتكم في الخلافة مشتبهة على الناس انكم تقولون نحن اهل بيت النبي فما بال خلافة النبوة في غيرنا، وهذه شبهة لانها تشبه الحق وبها مسحة من العدل، وليس الامر كما تظنون ان الخلافة تتقلب في احياء قريش برضى العامة وشورى الخاصة ولنا نجد الناس يقولون ليت بنی هاشم ولونا، ولو ولونا كان خير لنا في دنيانا وَاخِرانا ولو كنتم زهدتم فيها اس كما تقولون ما قاتلتم عليها اليوم والله لو ملكتموها يا بنی هاشم لما كانت ریح غاد ولا صاعقة شرد بأهلك للناس منكم فقال ابن عباس رحمه الله أما قولك يا معاوية انا نحتج بالنبوۃ في استحقاق الخلافة فهو والله كذلك فان لم يستحق الخلافة بالنبوۃ فهم يستحقون^١ وأما قولك ان الخلافة والنبوۃ لا يجتمعان لأحد فاین

١- تتقلب بتائين وفي نسخة الاصل يتاء ثم نون ونزل الصحيح الاول (٢ ص)

٢- يستحق بالبناء للمفعول في الموضعين فلا تفضل (٢ ص)

قول اللہ عزوجل "اُم یحسدون الناس علی ما آتاهم اللہ من فضله فقد آتینا آل ابراهیم الکتاب والحکمة وآتیناهم ملکاً عظیماً" فالکتاب هو النبوة والحکمة هی السنۃ والملك هو الخلافة فتحن آل ابراهیم والحکم جارفینا الی یوم القیامة وأما دعواک علی حجتنا أنها مشتبہة فلیس كذلك وحجتنا أضواء من الشمس وأنور من القمر کتاب اللہ معنا وسنة نبیه صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فینا وانک لتعلم ذلك ولكن شیء عطفک وصغرت قتلنا آخاک وجدک وخالک وعملک فلا تبک علی اعظم حادثة وأرواح فی النار هالکة ولا تفضیوا لدماء أراقها الشریک واحلها الکفر ووضعها الدین، وما ترک تقدیم الناس لنا فیما خلا وعدولهم عن الاجماع علینا فما حرموا اعظم مما حرمنا منهم وکل أمر اذا حصل حاصله ثبت حقہ وزال باطله واما افتخارک بالملك الزائل الذی توصلت الیه بالمحال الباطل فقد ملک فرعون من قبلک فاهلکہ اللہ، وما تملکون يوماً یابئنی أمیة الا وتملک بعدکم یومین ولا شهراً الا ملکنا شهرین ولا حولاً الا ملکنا حوالین، وانا قولک انا لوملکنا کان ملکنا اهلک للناس من ریح عادو صاعقة ثمود فقول اللہ یکذبک فی ذلك قال اللہ عزوجل "وما أرسلناک الا رحمة للعالمین" فمحن اهل بیتہ الادنون ورحمة اللہ خلقه کرحمته بنیه خلقه وظاهر العذاب بتملکک رقاب المسلمین ظاهراً للعیان وسیکون من بعدک تملک ولدک وولد ابنتک اهلک للخلق من الریح العقیم ثم ینتقم اللہ بأولیائه ویكون العاقبة للمتقین۔

تحدیث نمبر 4: (بخاری سنن)

عبداللہ ابن مصعب نے اپنے باپ سے بیان کیا ہے کہ میرے والد نے بیان کیا:
عبداللہ ابن عباسؓ معاویہ بن ابوسفیان کی مجلس میں حاضر ہوئے۔ معاویہ ان کی طرف متوجہ

ہوا اور کہا: اے ابن عباس! تم لوگ (یعنی بنو ہاشم) یہ چاہتے ہو کہ جس طرح نبوت تمہارے ساتھ خاص تھی ایسے ہی خلافت کو بھی تم اپنے لیے خاص قرار دینا چاہتے ہو لیکن خدا کی قسم یہ دونوں کبھی بھی جمع نہیں ہو سکتیں؛ کیونکہ خلافت کے بارے میں تمہاری دلیل عوام الناس پر واضح اور روشن نہیں ہے؛ کیونکہ تم لوگ یہ گمان کرتے ہو کہ ہم اہل بیت نبوت کے علاوہ کسی کو خلافت کرنے کا حق حاصل نہیں ہے؛ حالانکہ یہ وہ اشتباہ ہے جس کی وجہ سے حق مشتبه ہو گیا ہے اور اس گمان کی وجہ سے تم عدل و انصاف سے ہٹ چکے ہو؛ حالانکہ جیسا تم لوگ گمان کرتے ہو معاملہ ایسے نہیں ہے؛ کیونکہ جب تک قریش زندہ ہیں اس وقت تک عوام الناس کی مرضی اور خواص کے مشورہ سے خلافت تبدیل ہوتی رہے گی۔ ہم نے لوگوں میں کسی کو نہیں چاہا جو یہ کہتے ہوں کہ کاش بنی ہاشم ہمارے ولی و رہبر ہوتے۔ اگر یہ ہوتے تو دنیا و آخرت میں ہمارے لیے بہتر ہوتا۔ اور اگر تم بنو ہاشم جس طرح تم کل تک زاہد تھے اگر آج بھی ایسے ہی ہوتے تو اس خلافت دنیا کی خاطر تم لوگ جنگ و جدال نہ کرتے۔ خدا کی قسم اے بنی ہاشم! لوگوں کو خلافت کا مالک بنایا جاتا تو لوگوں کی ہلاکت کے لیے قوم عاذ کی زوردار ہوا اور مژدئی بجلی کی ضرورت نہیں ہوگی۔

ابن عباسؓ نے فرمایا: اے معاویہ! تیرا یہ قول کہ ہم نبوت کے استحقاق کو خلافت کے استحقاق کی دلیل قرار دیتے ہیں؛ خدا کی قسم ایسے ہی ہے کیونکہ اگر ہم نبوت کی خلافت کے مستحق نہ ہوتے تو خدا ہم میں نبوت کو نہ رکھتا۔ باقی تیرا یہ کہنا کہ خلافت و نبوت کبھی جمع نہیں ہو سکتے تو پھر خداوند متعال کا یہ فرمان کہاں جائے گا جس میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

اَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلَىٰ مَا آتَاهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهِ فَقَدْ آتَيْنَا

آلِ اِبْرٰهِيْمَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَآتَيْنَاهُمْ مَلَكًا عَظِيْمًا

”کیا یہ لوگ حسد کرتے ہیں اس پر جو اللہ نے ابن کو اپنے فضل سے

عطا فرمایا ہے پس ہم نے آل ابراہیم کو کتاب اور حکمت عطا فرمائی

اور ہم نے ان کو ایک عظیم ملک عطا فرمایا۔“

پس کتاب سے نبوت مراد ہے اور حکمت سے سنت مقصود ہے اور ملک سے مراد خلافت ہے۔ پس آل ابراہیم ہیں اور حکومت و خلافت قیامت تک کے لیے ہمارے ہی خاندان میں رہے گی۔

پھر تیرا یہ دعویٰ کرنا کہ ہماری دلیل واضح و روشن ہے۔ ایسے نہیں ہے بلکہ ہماری دلیل و حجت سورج سے زیادہ روشن اور چاند سے زیادہ واضح ہے۔ کتاب خدا ہمارے پاس اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت بھی ہمارے درمیان موجود ہے اور تو اس کو خوب جانتا ہے۔ لیکن جو چیز تیرے لیے باعث اذیت و رسوائی ہے وہ یہ ہے کہ ہم نے تیرے بھائی تیرے دادا تیرے خالو اور تیرے چچا کو قتل کیا ہے۔ ان کے قتل پر مگر مجھ کے آنسو نہ بہاؤ جن کی رو میں چشمہ کی آگ میں جل رہی ہیں۔ ان کے نجس و ناپاک خون پر غصہ نہ کھاؤ جن کا قتل مشرک اور کفر کی وجہ سے ہوا ہے اور ان کو دین نے بے قیمت قرار دیا ہے۔

باقی یہ رہا لوگوں نے ہمیں چھوڑ دیا ہے اور آگے لے کر نہیں آئے وہ صرف اور صرف ان لوگوں نے ہمارے ساتھ دشمنی پر اجماع کیا ہوا تھا لیکن جس چیز (یعنی عدل و انصاف) سے یہ لوگ محروم ہوئے ہیں وہ اس سے کہیں بلند و بالا ہے جس سے انہوں نے ہمیں محروم کیا ہے اور ہر امر جو حاصل ہو جائے گا اس کا حق ثابت ہو جاتا ہے اور اس کا بطلان زائل ہو جاتا ہے۔ باقی تیرا اس زائل ہونے والی حکومت پر فخر کرنا کہ جس حکومت کو تو نے غلط اور باطل طریقہ سے حاصل کیا ہے تیرے سے پہلے فرعون بھی حاکم بنا تھا اور اللہ تعالیٰ نے اسے بھی ہلاک کر دیا تھا۔ ایسے ہی تو بھی ہلاک ہو جائیگا۔ اے اُمیہ کی اولاد! تم ایک دن حکومت کرو گے تو تمہارے بعد ہم دو دن حکومت کریں گے اور اگر تو ایک شہر پر حکومت کرے گا تو ہم دو شہروں پر حکومت کریں گے اور اگر تو ایک سال حکومت کرے گا تو تیرے بعد ہم دو سال حکومت کریں گے۔ پھر تیرا یہ کہنا کہ اگر ہمیں حکومت مل جائے تو یہ

حکومت لوگوں کے لیے ایسا عذاب بن جاتی جس طرح قوم کے لیے تیز ہوا اور قوم شہود کے لیے کھڑک عذاب تھی۔ تیرے اس قول غلط و باطل ہونے کے لیے خداوند کریم کا وہ فرمان کافی ہے جس میں خدا نے فرمایا: مَا ارسلناك الا رحمة للعالمين۔ ہم اہل بیت رحمہ اللہ کے بہت زیادہ قریب ہیں جس طرح ہماری خلقت سب سے مقدم ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا نبی رحمت خدا کے قریب ہے اور اس کی تحقیق رحمت ہے اور تیری حکومت اس اُمت کے لیے واضح اور کھلم کھلا عذاب ہے اور تیرے بعد غرقِ تیرا بیٹا اور اس کا بیٹا حکومت کرے گا۔ ان کی حکومت تمام مخلوق کے لیے ہلاک کرنے والی پیدا ہوگی۔ پھر خداوند متعال اپنے اولیاء کے ذریعے تم سے اپنا انتقام لے گا اور خیر و بہتر انجام تقویٰ اختیار کرنے والوں کے لیے ہوگا۔

○

﴿قال أخبرني﴾ أبو الحسن علي بن محمد القرشي اجازة ﴿قال حدثنا﴾ علي بن الحسن بن فضال ﴿قال حدثنا﴾ الحسن بن نصير ﴿قال حدثني﴾ أبي ﴿قال حدثنا﴾ عبد الغفار بن القاسم ﴿قال حدثنا﴾ المنهال ابن عمرو "قال" سمعت أبا القاسم محمد بن علي ابن الحنفية رضى الله عنه يقول مالك من عيشك ألا لذة تزدلف بك إلى حرامك وتقربك إلى نومك فأية أكلة ليس معها غصص أو شربة ليس معها شرقة فتأمل أمرك لكانك قد صرت الحبيب المفقود والخيال المحترم أهل الدنيا أهل سفر لا يحلون عقد رحلتهم إلا في غيرها "وبهذا الاستناد" عن أبي القاسم محمد بن علي ابن الحنفية رحمه الله قال قال رسول الله (ص) ليس منا من لم يرحم صغيرنا ويوقر كبيرنا ويعرف حقه

منہاں ابن عمرو نے کہا: میں نے ابوقاسم محمد بن علی ابن حنفیہ رضی اللہ عنہ سے سنا ہے کہ انہوں نے فرمایا: تیری زندگی میں کوئی لذت نہیں کہ تو موت کے قریب ہو رہا ہے اس طرح جس طرح کہ تو تیند کے قریب ہو رہا ہے ورنہ کوئی لقمہ ایسا نہیں ہے جو انسان کے گلے میں پھندا بن جائے اور نہ کوئی پانی کا گھوٹ ہے جس سے گلا گھٹ جائے۔ پس تم اپنے معاملہ میں غور کرو کیونکہ ایک وقت آئے گا کہ تیرے دوست تجھے چھوڑ جائیں گے اور تیرا خیال لوگوں کے ذہنوں سے نکل جائے گا۔ تمام اہل دنیا یہاں مسافر ہیں کہ جس کا سامان سرفتیار ہے۔ اس سند کے ساتھ روایت ہے کہ ابوقاسم محمد بن علی ابن حنفیہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول خدا سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا:

”جو ہمارے چھوٹے پر دم نہ کرے اور ہمارے بزرگ کا احترام نہ کرے اور ہمارے حق کی معرفت حاصل نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔“

علی کو امیر کہہ کر شیخین نے بھی سلام کیا

﴿قال حدثنا﴾ أبو الحسن محمد بن مظفر الوراق ﴿قال حدثنا﴾ أبو بکر محمد بن ابی الثلج ﴿قال أخبرني﴾ الحسين بن ايوب من كتابه عن محمد بن غائب عن علي بن الحسين عن عبد الله بن جبلة عن ذريح المحاربي عن ابی حمزة الثمالي عن ابی جعفر محمد بن علي عليهما السلام عن أبيه عن جده قال ان الله جل جلاله بعث جبرئيل (ع) الي محمد صلى الله عليه وآله وسلم ان يشهد لعلي ابن ابی طالب عليه السلام بالولاية في حياته ويسميه بامرأة المؤمنين قبل وفاته فدعا شي الله تسعة رهط فقال

١- قد سقط من الحديث ذكر تسليم تاسعهم وهو سلطان الفارسي ولم بعد الاثمانية، وفي بعض نسخ الكتاب "قدعا بسبعة رهط" بدل (تسعة رهط) ومثله ما في البحار ج ٩ ص ٣٠٠ طبع تبريز سنة ١٢٩٤ فرأى الحديث [م ص]

انما دعوتکم لتكونوا شهداء الله فی الارض اقمتم أم کتتمتم ثم قال (ص) یا
 ابابکر قم فسلم علی علی بامرة المؤمنین فقال أعن أمر الله ورسوله ، قال
 نعم فقام فسلم علیه بامرة المؤمنین ثم قال (ص) قم یا عمر فسلم علی علی
 بامرة المؤمنین ، فقال أعن أمر الله ورسوله نسیحه أمير المؤمنین، قال نعم
 فقام فسلم علیه، ثم قال (ص) للمقداد بن أسود الکندی قم فسلم علی علی
 بامرة المؤمنین فقام فسلم ولم یقل مثل ما قال الرجلان من قبله، ثم قال (ص)
 لابی ذر الغفاری قم فسلم علی علی بامرة المؤمنین فسلم علیه، ثم قال (ص)
 لحذیفۃ الیمانی قم فسلم علی امیر المؤمنین فقال فسلم علیه ، ثم قال (ص)
 لعمار بن یاسر قم فسلم علی امیر المؤمنین فقام فسلم، ثم قال (ص) لعبد الله
 ابن مسعود قم فسلم علی علی بامرة المؤمنین فقام فسلم، ثم قال (ص) لمریدة
 قم فسلم علی امیر المؤمنین وكان بريدة اصغر القوم سنًا فقام فسلم فقال
 رسول الله (ص) انما دعوتکم لهذا الامر لتكونوا شهداء الله اقمتمهم ام ترکتم
تعبیث نمبر 8: (بخلاف اسناد)

ابو حمزہ ثمالی نے حضرت ابو جعفر محمد بن علی علیہما السلام سے اور انہوں نے اپنے والد
 سے اور انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا:
 اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیلؑ کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل فرمایا کہ
 وہ اپنی زندگی میں علی بن ابی طالبؑ کی ولایت پر لوگوں کو گواہ بنائیں اور امیر المؤمنینؑ کے
 نام سے اپنا نام اپنی موت سے پہلے قرأت کریں اور لوگوں سے امیر المؤمنینؑ کے نام کے ساتھ
 آپؑ کو سلام کر دلائیں۔ پس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے نو بڑے بڑے
 اصحاب کو بلایا اور فرمایا: اے میرے اصحاب! میں نے آپؑ کو اس لیے بلایا ہے تاکہ
 میں آپؑ لوگوں کو اس زمین پر اللہ تعالیٰ کے گواہ قرار دوں، خود تم اس پر قائم رہو یا اس پر

پردہ ڈالو یہ تم لوگوں کی مرضی ہے۔ اس کے بعد آپؐ نے حضرت ابوبکرؓ سے فرمایا:

اے ابوبکر! اٹھو اور علیؓ کو امیر المومنین کے نام سے پکار کر سلام کرو۔ پس جناب ابوبکر کھڑے ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا یہ حکم خدا اور اُس کے رسولؐ کی وجہ سے ہے؟ آپؐ نے فرمایا: ہاں۔ جناب ابوبکر کھڑے ہوئے اور آپؐ کو امیر المومنین کہہ کر سلام کیا۔

پھر آپؐ نے حضرت عمرؓ سے فرمایا: اے عمر! اٹھو اور علیؓ کو امیر المومنین کے نام سے سلام کرو۔ پس حضرت عمرؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا یہ خدا اور اُس کے رسولؐ کے حکم کی وجہ سے ہے؟ آپؐ نے فرمایا: ہاں۔ پس جناب عمر کھڑے ہوئے اور آپؐ کو امیر المومنین کے نام سے سلام کیا۔

پھر آپؐ نے حضرت مقداد بن اسودؓ سے فرمایا: اے مقداد! اٹھو اور علیؓ کو امیر المومنین کہہ کر سلام کرو۔ پس آپؐ بھی کھڑے ہوئے اور آپؐ کو امیر المومنین کہہ کر سلام کیا لیکن مقدادؓ نے وہ کلمات نہیں فرمائے جو پہلے شیخین نے فرمائے تھے۔ پھر رسول خداؐ نے حضرت ابوذر غفاریؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: اے ابوذرؓ! اٹھو اور علیؓ کو امیر المومنین کہہ کر سلام کرو۔ پس جناب ابوذر غفاریؓ کھڑے ہوئے اور آپؐ نے بھی آپؐ کو امیر المومنین کہہ کر سلام کیا۔ پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت حذیفہؓ یمانی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے حذیفہؓ! اٹھو اور علیؓ کو امیر المومنین کے نام سے سلام کرو۔ پس آپؐ بھی کھڑے ہوئے اور غنی علیہ السلام کو امیر المومنین کہہ کر سلام کیا۔ پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عمار بن یاسرؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: اے عمارؓ! اٹھو اور غنی کو امیر المومنین کہہ کر سلام کرو۔ پس آپؐ بھی کھڑے ہوئے اور علی علیہ السلام کو امیر المومنین کے نام سے پکار کر سلام کیا۔ پھر رسول خداؐ نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: اے عبداللہؓ! اٹھو اور علیؓ کو امیر المومنین کہہ کر سلام کرو۔ پس جناب عبداللہؓ بھی

کھڑے ہوئے اور آپؐ کو امیر المومنین کے نام سے پکار کر سلام عرض کیا۔ پھر رسولؐ خدا نے حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: اے بریدہ! اٹھو اور علیؑ علیہ السلام کو امیر المومنین کہہ کر سلام کرو۔ جناب بریدہ ان سب میں چھوٹی عمر کے تھے۔ پس جناب بریدہؓ بھی کھڑے ہوئے اور جناب علیؑ علیہ السلام کو امیر المومنین کہہ کر سلام کیا۔ پھر آپؐ نے حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: اے سلمان! اٹھو اور علیؑ کو امیر المومنین کہہ کر سلام کرو۔ پس جناب سلمانؓ بھی کھڑے ہوئے اور جناب علیؑ علیہ السلام کو امیر المومنین کہہ کر سلام کیا۔

اس کے بعد رسولؐ خدا نے فرمایا: اے میرے اصحاب! میں نے آپؐ سب کو اس لیے بلایا تھا تاکہ آپؐ سب میرے اس کار رسالت پر گواہ رہیں۔ تم سب اس امر پر اللہ کے گواہ ہو خواہ تم اس پر قائم رہو یا اس کو چھپا دو۔

مولانا علیؒ دنیا اور آخرت میں سردار ہیں

﴿قال أخبرني﴾ أبو الحسن محمد بن المظفر ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن جرير ﴿قال حدثني﴾ أحمد بن اسماعيل عن عبد الرحمن الوراق ابن همام ﴿قال أخبرنا﴾ معمر عن الزهري عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة عن عبد الله بن عباس رحمه الله قال نظر النبي (ص) الى علي بن ابي طالب (ع) فقال سيد في الدنيا وسيد في الآخرة -

ترجمہ نمبر 7: (بخلاف انداز)

حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت فرمائی ہے آپؐ نے فرمایا: جناب رسولؐ خدا نے علیؑ ابن ابی طالب علیہ السلام کی طرف دیکھ کر فرمایا: ”یہ دنیا اور آخرت دونوں میں سردار ہے۔“

تم لوگوں پر دعا کرنا واجب ہے

﴿قال أخيونی﴾ ابو غالب الزراری ﴿قال حدثنا﴾ جدی محمد بن سلیمان ﴿قال حدثنا﴾ عبد اللہ بن محمد بن خالد ﴿قال حدثنا﴾ عبد الرحمن بن ابی نجران ﴿قال حدثنا﴾ صفوان عن سیف الثمار عن ابی عبد اللہ جعفر بن محمد علیہما السلام ﴿قال﴾ سمعته یقول علیکم بالدعاء فانکم لا تتقربون بمثلہ ولا تتركوا صغیرۃ لصغیرها ان تسلوها فان صاحب الصغائر هو صاحب الکبائر -

ترجمہ نمبر 8: (بخلاف اسناد)

حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام ابن امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے آپؑ نے فرمایا:

آپ لوگوں پر دعا کرنا واجب ہے کیونکہ مثل دعا کوئی چیز تم لوگوں کو خدا کے قریب نہیں کر سکتی (یعنی جیسے دعا قریب خدا کا سبب ہے ایسے کوئی چیز نہیں) اور چھوٹے گناہوں کے بارے میں ان کے چھوٹے ہونے کی وجہ سے لاپرواہی نہ کرو اور اگر تم ان کو بھول گئے تو یاد رکھو چھوٹے گناہ کرنے والے ہی بڑے گناہ کرتے ہیں۔

مجلس نمبر 3

[بروز ہفتہ آٹھویں رمضان المبارک سال ۱۴۰۳ ہجری قمری]

علماء کے جانے سے علم اُٹھ جاتا ہے

مجلس یرم السبت لثمان خلون منه ﴿حدثنا﴾ الشيخ الجليل المفيد محمد ابن محمد بن النعمان أدام الله تأييده وتوفيقه في هذا اليوم ﴿قال حدثنا﴾ أبو بكر محمد بن عمر الجمالي ﴿قال حدثني﴾ عبد الله بن اسحاق ﴿قال حدثنا﴾ اسحاق بن ابراهيم البغوي ﴿قال حدثنا﴾ ابو قطن ﴿قال حدثنا﴾ هشام الدستواہی عن يحيى بن ابي كثير عن عروة عن عبد الله بن عمر ﴿قال﴾ قال رسول الله (ص) ان الله لا يقبض العلم انتزاعا ينتزعه بين الناس ولكن يقبض العلم بقبض العلماء واذا لم يبق عالم اتخذ الناس رؤساء جهالا فسألوهم فقالوا بغیر علم فضلو واضلوا -

تحدیث نمبر 1: (بخلاف اسناد)

جناب عبداللہ ابن عمر نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت نقل کی ہے آپؐ نے فرمایا:

تحقیق اللہ تعالیٰ لوگوں کے درمیان سے علم کو خود بخود نہیں اٹھاتا بلکہ علماء کے اٹھانے سے علم کو اٹھا لیتا ہے اور جب لوگوں کے درمیان علماء باقی نہ رہیں تو لوگ جاہلوں اور نادانوں کو اپنا رئیس بنا لیتے ہیں اور ان سے سوال کرتے ہیں۔ وہ جاہل بغیر علم کے فتوے

دیتے ہیں پس وہ خود بھی گمراہ ہوتے ہیں اور دوسروں کو بھی گمراہ کرتے ہیں۔

رسول خداؐ نے دوران سفر پانچ سجدے ادا کیے

﴿قال أخبرني﴾ ابو القاسم جعفر بن محمد بن قولويه رحمه الله
 ﴿قال حدثنا﴾ الحسن بن محمد بن عامر عن احمد بن علوية عن ابراهيم بن
 محمد الثقفى ﴿قال أخبرنا﴾ توبة بن الخليل ﴿قال أخبرنا﴾ عثمان بن
 عيسى ﴿قال حدثنا﴾ ابو عبد الرحمن عن جعفر بن محمد (ع) ﴿قال﴾ بينا
 رسول الله (ص) في سفر اذ نزل فسجد خمس سجعات فلما ركب قال له
 بعض اصحابه رأيتك يا رسول الله صعت ما لم تكن تصعه قال نعم أتاني
 جبرئيل (ع) فبشرني ان علياً في الجنة فسجدت شكراً لله تعالى فلما
 رفعت رأسي قال والحسن والحسين سيدي شباب اهل الجنة فسجدت
 شكراً لله تعالى فلما رفعت رأسي قال ومن يحبهم في الجنة فسجدت لله
 تعالى شكراً فلما رفعت رأسي قال ومن يحب من يحبهم في الجنة
 فسجدت شكراً لله تعالى۔

تحدیث نمبر 2: (بخلاف استاد)

جناب ابو عبد الرحمن نے حضرت امام جعفر الصادق علیہ السلام سے روایت نقل کی
 ہے کہ آپؐ نے فرمایا:

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک سفر پر تھے۔ دوران سفر آپؐ اپنی
 سواری سے نیچے تشریف فرما ہوئے اور پانچ دفعہ سجدہ ادا فرمایا۔ اس کے بعد جب آپؐ
 دوبارہ اپنی سواری پر تشریف فرما ہوئے تو بعض اصحاب نے آپؐ کی خدمت اقدس میں
 عرض کیا: یا رسول اللہ! آج آپؐ نے دوران سفر ایک ایسا کام کیا ہے جو اس سے پہلے آپؐ

نے کبھی نہیں انجام دیا؟ آپؐ نے فرمایا: ہاں۔ میرے پاس جبرائیلؑ آئے تھے اور انہوں نے مجھے بشارت دی کہ علیؑ علیہ السلام جنتی ہیں۔ پس میں نے خداوند تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے ایک سجدہ ادا کیا۔ جب میں نے اپنا سر اٹھایا۔ اس نے کہا: میری بیٹی فاطمہؑ بھی جنتی ہے۔ میں نے پھر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے اس کی بارگاہ میں سجدہ ادا کیا۔ پس جب میں نے پھر سجدے سے سر اٹھایا ہی تھا۔ جبرائیلؑ نے پھر کہا: حسن و حسینؑ علیہما السلام دونوں اہل جنت کے سردار ہیں۔ پس میں نے خداوند کریمؐ کا شکر ادا کرتے ہوئے پھر اس کی بارگاہ میں سجدہ ادا کیا۔ پس میں نے بھی سجدے سے سر اٹھایا ہی تھا اس نے پھر کہا: جو ان ہستیوں سے محبت کرے گا وہ بھی جنتی ہے۔ پس میں نے پھر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے اس کی بارگاہ میں سجدہ ادا کیا۔ پس ابھی میں نے سجدے سے سر اٹھایا ہی تھا اس نے پھر کہا: جو شخص ان سے محبت کرنے والے سے محبت کرے گا وہ بھی جنتی ہے۔ پس میں نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے اس کی بارگاہ میں سجدہ ادا کیا۔

امام علیہ السلام سے ایمان کے بارے میں سوال

﴿قال أخبرني﴾ ابو بکر محمد بن عمر النعماني ﴿قال حدثنا﴾ ابو العباس احمد بن محمد بن سعيد الهمداني ﴿قال حدثنا﴾ احمد بن يحيى بن زكريا و محمد بن عبد الله بن محمد بن سالم في آخرين ﴿قالوا حدثنا﴾ عبد الله بن سالم ﴿قال حدثنا﴾ هشام بن مهران عن خاله محمد بن زيد العطار من اكابر اصحاب الاعمش ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن احمد بن الحسن ﴿قال حدثنا﴾ منذر بن جعفر ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن يزيد الباني [قال] كنت عند جعفر بن محمد (ع) فدخل عليه عمر بن قيس العاصم وابو حنيفة وعمر بن ذر في جماعة من اصحابه فسأوه عن الايمان فقال قال رسول

اللہ (ص) لا یزنی الزانی وهو مؤمن ولا یسرق وهو مؤمن ولا یشرب الخمر وهو مؤمن فجعل بعضهم ینظر الی بعض فقال عمر بن ذر یم نسیمهم^۱ فقال (ع) بما سماهم اللہ وباعمانهم قال اللہ عزوجل "والسارق والسارقة فاقطعوا یدیہما" وقال "الزانیة والزانی فاجلدوا کل واحد منهما مائة جلدة" فجعل بعضهم ینظر الی بعض - فقال محمد بن یزید وأخبرنی بشر بن عمر بن ذر وکان معهم قال لما خرجنا قال عمر بن ذر لابی حنیفة الا قلت^۲ من عن رسول اللہ قال ما اقول لرجل یقول قال رسول اللہ (ص)

۱۔ حدیث نصیو ۳: (بخاری ص ۱۰۰)

(اس روایت کے بارے میں علامہ مخفی اپنی کتاب بحار الانوار جلد ۱۵ میں تحریر فرماتے ہیں: امام علیہ السلام سے سوال کرنے والوں کا متنی یہ تھا کہ وہ قائل تھے ایمان اور کفر کے درمیان کوئی واسطہ نہیں ہے یعنی بندہ یا مؤمن ہے یا کافر اور سب درمیانی کوئی چیز نہیں ہے۔ اس کے تحت وہ امام کی خدمت میں آئے اور سوال کیا اور امام نے فرمایا: مؤمن اور کافر کے درمیان واسطہ ہے)

جناب محمد بن یزید البالی نے روایت بیان کی ہے وہ فرماتے ہیں: میں حضرت امام جعفر بن محمد الصادق علیہما السلام کی خدمت اقدس میں موجود تھا کہ ابو حنیفہ کے ہم عصر عمر بن قیس

۱۔ قال العلامة المجلسی رحمه الله في البحار (ج ۱۵) بناء سؤال السائل على انه لا واسطة بين الايمان والكفر فاذا لم يكونوا مؤمنين فهم كفار، وبناء جواب الامام (ع) على الواسطة كما عرفت

۲۔ قوله من عن رسول الله قال العلامة المحدث المجلسی رحمه الله في البحار (ج ۱۵) من للاستفهام ای لم لم تسأله من الخبر بهذا الحديث عن رسول الله [ص] فاجاب بانه اذا ادعى لعلم ونسب القول اليه كيف استطاع ان أسأله من الخبرك - (م ص)

اور عمر بن ذر اپنے اصحاب کی ایک جماعت کے ساتھ امام علیہ السلام کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور آپ سے ایمان کے بارے میں سوال کیا۔

پس آپ نے فرمایا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

لا یزنی الزانی وهو مومن "کوئی بھی زنا کرنے والا حلیہ ایمان میں زنا نہیں کر سکتا" (یعنی زانی نہیں ہوتا)۔ وہ چوری نہیں کرے گا جبکہ وہ مومن ہوگا اور وہ شراب نہیں پیے گا جب کہ وہ مومن ہوگا۔ پس جب آپ نے یوں فرمایا تو وہ سب ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے۔

اس کے بعد عمر بن ذر نے عرض کیا: پھر ان کو ہم اس ۴م سے کیوں پکارتے ہیں۔ پس آپ نے ان کے جواب میں فرمایا: اللہ نے ان کو اس نام سے پکارا ہے اور ان اعمال سے اور اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے:

الزانیۃ والزانی فاجلدوا کل واحد منها مائة جلدة
 "زانی عورت اور زانی مرد میں سے ہر ایک کو سو کوڑے مارو۔"

والمسارق والمسارقة فاقطعوا ایدیہما
 "چور اور چورنی دونوں کے دونوں ہاتھوں کو کاٹ دو۔"

پس اس کے بعد پھر ان لوگوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھنا شروع کر دیا۔ محمد بن یزید بیان کرتا ہے مجھے بشر بن عمر بن ذر جو ان لوگوں کے ساتھ تھا اس نے بتایا کہ جب ہم وہاں سے باہر آئے تو عمر بن یزید نے ابوصیفہ سے کہا کہ تو نے کیوں نہیں ان سے سوال کیا کہ یہ آپ کس سے نقل کر رہے ہیں تو ابوصیفہ نے کہا: یہ میں کیسے سوال کر سکتا تھا آپ نے دیکھا نہیں ان کا علم اور وہ بہت کچھ رسول خدا سے نقل کر رہے تھے۔ بھلا میں اس شخص کے بارے میں کیا کہہ سکتا ہوں جو یہ کہہ رہا ہے کہ رسول خدا نے فرمایا ہے۔

یہ وہ فرشتہ تھا جو پہلے کبھی زمین پر نازل نہیں ہوا

﴿قال أخبرني﴾ ابوحنص عمر بن محمد التصيرفي ﴿قال أخبرنا﴾ محمد بن ادريس ﴿قال حدثنا﴾ الحسن بن عطية ﴿قال حدثنا﴾ الرجل -
يقال اسرائيل ابن ميسرة بن حبيب - عن المنهال عن ذر بن حبيش عن
حذيفة قال قال النبي (ص) انا رأيت الشخص الذي اعترض لي قلت بلى
يا رسول الله قال ذاك ملك لم يهبط قط الى الارض قبل الساعة استأذن الله
عز وجل في السلام على علي فاذن له فسلم عليه وبشرني ان الحسن
والحسين عز وجل في السلام على علي فاذن له فسلم عليه وبشرني ان
الحسن والحسين سيذا شباب اهل الجنة وان فاطمة سيدة نساء اهل الجنة
حديث شعبه 4: (بخلاف ابنه)

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا
ہے 'آپؐ نے فرمایا: اے حذیفہ! کیا آپؐ نے اس شخص کو دیکھا ہے جو ابھی میرے پاس آیا
تھا؟ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں یا رسول اللہ! میں نے دیکھا ہے۔ آپؐ نے فرمایا: یہ وہ
فرشتہ تھا جو اس سے پہلے کبھی زمین پر نازل نہیں ہوا۔ اس نے بارگاہِ خدا سے علیؑ کو سلام
کو سلام کرنے کے لیے اجازت طلب کی تھی اور اللہ نے اس کو اجازت عطا فرمائی پس اس
نے علیؑ کو سلام کیا اور پھر مجھے بشارت دی ہے۔ تحقیق حسن و حسین علیہما السلام دونوں
جو انانِ جنت کے سردار ہیں اور تحقیق فاطمہ سلام اللہ علیہا جنت کی عورتوں کی سردار ہے۔

یہ نبی اکرمؐ کی طرف سے میراث ہے

﴿قال أخبرني﴾ الحسين بن احمد بن المغيرة ﴿قال أخبرني﴾ ابو محمد حيدر بن محمد السمرقندي ﴿قال أخبرني﴾ ابو عمر و محمد بن

عمر الکشی ﴿قال حدثنا﴾ حمدویہ بن نصیر ﴿قال حدثنا﴾ یعقوب بن یزید عن ابن ابی عمیر عن ابن المغیرہ قال کنت انا ویحیی بن عبداللہ بن الحسن عند ابی الحسن علیہ السلام فقال نہ یحیی جعلت فداک انہم یزعمون انک تعلم الغیب فقال سبحان اللہ ضح یدک علی رأسی فواللہ ما بقیت شعرة فیہ ولا فی جسدی الا قامت ثم قال لا واللہ ما ہی الا وراثۃ عن رسول اللہ [ص]

تھاویث نمبر ۵: (بخلاف اشار)

جناب ابن ابی عمیر نے ابن مغیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابوالحسن عی علیہ السلام کی خدمت اقدس میں موجود تھا۔ جناب مکی نے آپ کی خدمت اقدس میں عرض کیا: میں آپ پر قربان ہو جاؤں یہ لوگ گمان کرتے ہیں کہ آپ فیہ کا علم رکھتے ہیں۔

پس آپ نے فرمایا: سبحان اللہ اور اس کے بعد آپ نے اپنا دست اقدس میرے سر پر رکھا۔ خدا کی قسم! میرے جسم کا ہر ایک بال ہیبت کی وجہ سے کھڑا ہو گیا۔ پھر آپ نے فرمایا: یہ علم غیب نہیں یہ تو وہ کچھ ہے جو میں رسول خدا سے میراث میں ملا ہے۔

کبھی غم گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے

﴿قال أخری﴾ ابوالحسن احمد بن محمد بن الحسن عن ابیہ عن محمد بن الحسن الصفار عن احمد بن محمد بن عیسیٰ عن محمد بن سنان عن ابراہیم والفضل الاشعریین عن عبداللہ بن بکیر عن زرارة عن ابی جعفر - او ابی عبداللہ "ع" قال اقرب ما یکون العبد الی الکفر ان یواخی الرجل علی الدین فیحصی علیہ عثراته وزلاته لیعبہ بہا یوما ﴿قال

أخبرني ﴿ابن الحسن أحمد بن محمد بن الحسن عن أبيه عن محمد بن الحسن الصفار عن أحمد بن محمد بن عيسى عن الحسين بن سعيد عن ابن أبي عمير عن اسماعيل بن إبراهيم عن الحكم بن عتيبة قال قال أبو عبد الله (ع) ان العبد اذا كثرت ذنوبه ولم يكن عنده ما يكفرها ابتلاه الله تعالى بالحزن فيكفر عنه ذنوبه -

تہذیب تصبو 6: (بخلاف اشار)

حضرت حکم بن حمید رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو عبد اللہ الصادق علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے آپ نے فرمایا: تحقیق جب کسی بندے کے گناہ زیادہ ہو جاتے ہیں اور اس کے پاس گناہوں کی بخشش و کفارہ کے لیے کوئی چیز نہیں ہوتی، اللہ تعالیٰ اس بندے کو غم میں مبتلا کر دیتا ہے تاکہ وہ غم اس کے گناہوں کا کفارہ بن جائے۔

اپنے آپ کو خود وعظ کرو

﴿قال أخبرني﴾ ابوبکر محمد بن عمر الجعابی ﴿قال حدثنا﴾ ابو العباس أحمد بن محمد بن سعيد ﴿قال حدثنا﴾ عبد الله بن أحمد بن مستورد ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن متير ﴿قال حدثني﴾ اسحاق بن وزير ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن الفضيل بن عطا مولى مزينة ﴿قال حدثني﴾ جعفر بن محمد (ع) عن أبيه عن محمد بن علي ابن الحنفية قال كان اللواء معي يوم الجمل وكان أكثر القتلى في بنى ضبة فلما انتهزم الناس اقبل امير المؤمنين (ع) ومعهم عمار ابن ياسر ومحمد بن ابي بكر رضي الله عنهما فانتهى الى اليهودج وكأنه شوك القنفذ مما فيه من النبل فضربه بعضا ثم قال هيه يا حميراء اردت ان تقتليني كما قتلت ابن عفان أبهذا امرك الله او عهد

به اليك رسول الله (ص) قالت ملكك فاسجح^١ فقال (ع) لمحمد بن ابي بكر انظر هل نالها شئ من السلاح فوجدنا قد سلمت لم يصل اليها الاسم خرق في ثوبها خرقا وخدشها خدشا ليس بشئ فقال ابن ابي بكر يا امير المؤمنين قد سلمت من السلاح الاسهما قد خلص الي ثوبها فخدش منه شئنا فقال علي (ع) احتملها فأنزلها دار ابن ابي خلف الخزاعي ثم امر مناديه فنادى لا يدقف علي جويج، ولا يتع مدبر، ومن اغلق بابها فهو آمن

تصحيح نعيم 7: (بخلف، اسناد)

حضرت امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام اپنے والد گرامی سے اور انہوں نے محمد بن علی بن حنفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے۔ جناب حنفیہ فرماتے ہیں: جنگ جمل کے دن لشکر کا پرچم میرے پاس تھا۔ جب باغیوں کے اکثر آدمی قتل ہو گئے اور لوگ شکست کھا چکے تو امیر المؤمنین علی علیہ السلام اور آپ کے ساتھ فارادین یا سررضی اللہ عنہ اور محمد ابن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے۔ آپ سب اس محل کی طرف تشریف لے گئے جو تیروں کے ٹکنے سے قلعہ کے کانٹوں کی طرح بن چکا تھا۔ پھر آپ نے بی بی کو مخاطب کر کے فرمایا: اے حمیراء زور ہو جاؤ میرے سامنے سے تو مجھے قتل کرنا چاہتی ہے جس طرح تو نے ابن عثمان کو قتل کروا دیا تھا؟ کیا اللہ تعالیٰ نے تجھے اس کام کا حکم دیا تھا اور رسول خدا نے جو میرے بارے میں تجھ سے عہد لیا تھا وہ یہ ہے؟

١- قال الزبيدي في تاج العروس شرح القاموس في مادة (سجج) الاسجاج حسن اللغو. ومنه المثل السائر في اعقابهم المقدرة (ملكك فأسجح) وهو مروي عن عائشة قالت لعلي رضي الله عنهما يوم الجمل حين ظهر علي الناس فدنا من هودجها ثم كلفها بكلام فاجابته (ملكك فأسجح) اي ظفرت فأحسن وقدرت فسهل وأحسن اللغو فجزها عنه ذلك فأحسن انجازا اي المديقة. ومنه ذكر ابن الجوزي في نهاية

بی بی نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! خدا نے آپ کو فتح عطا فرمائی ہے آپ مجھے معاف فرمادیں۔ آپ نے محمد بن ابی بکر سے فرمایا: اس کی حلاشی لو۔ اس کے پاس کوئی اسلحہ وغیرہ تو نہیں ہے۔ محمد بن ابی بکر نے بی بی کی حلاشی لی اور اس سے ایک حیرکان برآمد ہوئی جس کو اس نے اپنے کپڑوں میں چھپا رکھا تھا۔ محمد بن ابی بکر نے عرض کی: یا امیر المؤمنین اس سے یہ حیرکان برآمد ہوئی ہے اور باقی میں نے اس کی پوری حلاشی لے لی ہے اور کوئی چیز اس کے پاس نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا: اے محمد اس بی بی کو ابن ابی خلف خزاعی کے گھر لے جاؤ اور وہاں اس کو ٹھہراؤ۔ اس کے بعد آپ نے منادی کروادی کوئی بندہ کسی زخمی کو قتل نہ کرے اور کسی بھاگنے والے کا پیچھا نہ کرے اور جوان میں سے اپنا دروازہ بند کر لے وہ بھی امن میں ہے۔

حدیث غدیر اور ابوحنیفہ

﴿قال أخبرني﴾ ابوبکر محمد بن عمر الجمالی ﴿قال حدثنا﴾ ابوالعباس احمد بن محمد بن سعید ﴿قال حدثنا﴾ علی بن الحسین التیملی قال وجدت فی کتاب ابی [حدثنا] محمد بن مسلم الأشجعی عن محمد بن نوفل بن عائد الصیرفی قال كنت عند الهيثم بن حبيب الصيرفي فدخل علينا ابوحنيفة النعمان بن ثابت فذكرنا امير المؤمنين (ع) ودار بيننا كلام في غدیر خم فقال ابوحنيفة قد قلت لأصحابنا لا تقروا لهم بحديث غدیر خم فيخصمكم فتغير وجه الهيثم بن حبيب الصيرفي وقال لم لا تقرون به أما هو عندك يا نعمان قال هو عندي وقد روته، قال فلم لا تقرون به وقد حدثنا به حبيب بن ابي ثابت عن ابي الطفيل عن زيد بن ارقم ان علیاً (ع) نشد الله فی الرحبة من سمعه فقال ابوحنيفة أفلا ترون انه قد جرى فی

ذلك خوض حتى نشد على الناس لئلا يكذب علياً او نرد قوله فقال ابو حنيفة ما نكذب علياً ولا نرد قولاً قاله ولكذك تعلم ان الناس قد غلامتهم قوم فقال الهيثم يقوله رسول الله (ص) ويخطب به ونشفي نحن منه ونتقيه بفلوغال او قول قاتل، ثم جاء من قطع الكلام بمسألة سأل عنها ودار الحديث بالكوفة وكان معنا في السوق حبيب بن نزار بن حيان فجاء الى الهيثم فقال له قد بلغني عنك ما دار في علي (ع) وقوله وكان حبيب مولى لبني هاشم فقال له الهيثم الظير في اكثر من هذا فخفض الامر فحججنا بعد ذلك ومعنا حبيب فدخلنا على ابني عبدالله جعفر بن محمد (ع) فسلمنا عليه فقال له حبيب يا أبا عبدالله كان من الامر كذا وكذا فتبين الكراهية في وجه ابني عبدالله (ع) فقال له حبيب هذا محمد بن نوفل حضر ذلك فقال له ابو عبدالله (ع) اي حبيب كف خالقوا الناس باخلاقتهم وخالفوهم بأعمالكم فان لكل امرئ ما اكتسب وهو يوم القيامة مع من احب، لا تحملوا الناس عليكم وعلينا، وادخلوا في دهاء الناس فان لنا اياماً ودولة يأتي بها الله اذا شاء فمسكت حبيب، فقال (ع) افهمت يا حبيب لا تخافوا امرئ فتندموا، فقال لن اخالف امرئ، قال ابو العباس سألت علي بن الحسين عن محمد بن نوفل فقال كوفي، قلت ممن قال احببه مولى لبني هاشم وكان حبيب بن نزار بن حيان مولى لبني هاشم وكان الظير في جري بينه وبين ابني حنيفة حين ظهر امر بني العباس فلم يمكنهم اظهار ما كان عليه آل محمد (ع)

حديث نعيب 8: (بخلاف استاذ)

جناب محمد بن نوفل بن عاتق صيرفي فرماتے ہیں کہ میں ہشتم بن حبيب صيرفي کے

پاس موجود تھا۔ ہمارے پاس ابو حنیفہ نعمان بن ثابت المعروف امام اعظم تشریف لائے۔ ہم نے امیر المومنین علیہ السلام کا ذکر شروع کر دیا اور ہمارے درمیان غدرِ خیم کے بارے میں بحث چل نکلی۔ ابو حنیفہ نے ہشتم کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: آپ نے میرے ساتھیوں سے کہا ہے کہ حدیث غدرِ خیم دو لوگ اقرار نہ کریں۔ اور اس میں تم لوگ جھگڑا اور اختلاف قائم کرو۔ یہ سنتا تھا کہ ہشتم بن حبیب صرقی کے چہرے کا رنگ تبدیل ہو گیا اور کہا وہ کس وجہ سے اس کا اقرار کریں؟ اے نعمان! آپ کے پاس اس کے بارے میں کیا ثبوت ہے؟ جناب ابو حنیفہ نے کہا: میرے پاس اس کا ثبوت ہے اور میں نے اس کو روایت بھی کیا ہے۔ پھر ہم اس کا اعتراف و اقرار کیوں نہ کریں جب کہ ہمارے لیے حبیب بن ابی ثابت نے ابو طفیل سے اور انہوں نے زید بن ارقم سے روایت کی ہے۔ تحقیق علی علیہ السلام نے خود بہت بڑے میدان میں اس کے سننے والوں سے اپنے حق میں احتجاج بھی فرمایا تھا۔ پس ابو حنیفہ نے فرمایا کیا تم لوگوں نے نہیں دیکھا کہ آپ نے اس میں غور و خوض کے بعد اس کو لوگوں پر احتجاج کے طور پر پیش کیا۔ اس کے بعد ہشتم بن حبیب نے کہا: میں اس حدیث کا بھی انکار کرتا ہوں۔ خود علی کی بھی تکذیب کرتا ہوں اور اس کے قول کو بھی رد کرتا ہوں۔ پس جناب ابو حنیفہ نے فرمایا: میں نہ اس حدیث کا انکار کروں گا نہ ہی علی علیہ السلام کی تکذیب کروں گا اور ان کے اس احتجاج کو بھی قبول کرتا ہوں لیکن تمہیں جاننا چاہیے کہ لوگوں میں سے ایک قوم علی علیہ السلام کے بارے میں غلو کرتی ہے۔ پس ہشتم نے کہا: یہ رسولِ خدا نے بھی فرمایا تھا اور اس کے بارے میں خطبہ بھی پڑھا تھا اور ہم اس کی اصلاح کریں گے اور علی علیہ السلام کو غالیوں کے غلو سے پاک کریں گے (یعنی لوگوں کے غلو کو باطل کریں گے) اور جو کچھ کہنے والے علی علیہ السلام کے بارے میں کہتے ہیں ان کو اس سے روکیں گے۔ پھر اس دوران ایک ایسا شخص آیا جس نے ساری بحث کو ختم کر دیا اور ابو حنیفہ سے ایک مسئلہ پوچھا: پھر یہ حدیث کون ہے؟ موردِ بحث قرار پائی اور ہمارے ساتھ

بازار کوفہ میں حبیب ابن نزار بن حیان تھا کہ ہمارے پاس بیٹم آ گیا۔ پس حبیب بن نزار نے اس سے کہا جو تم لوگوں نے علیؑ کے بارے میں بحث کی ہے اس کے بارے میں مجھے سب کچھ معلوم ہو چکا ہے اور تمہارا قول بھی مجھے معلوم ہو چکا ہے۔ یہ حبیب بن نزار بنو ہاشم کا غلام تھا۔ پس بیٹم نے اس سے کہا: معاملہ اس سے بھی آگے جا چکا ہے۔ یہ معاملہ اسی مقام پر ختم ہو گیا۔ اس کے بعد ہم حج پر گئے اور ہمارے ساتھ حبیب بھی تھا۔ ہم حضرت ابو عبد اللہ امام صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سلام کیا اور آپؑ نے جواب سلام دیا۔ اس کے بعد حبیب نے عرض کی: اے ابو عبد اللہ! ہمارے درمیان یوں یوں بحث ہوئی ہے (ساری تفصیل بیان کر دی) ابو عبد اللہ علیہ السلام کے چہرہ اقدس پر ناراضگی کے واضح آثار ظاہر ہو گئے۔ پس حبیب نے عرض کی: یہ محمد بن نوفل ہے جو اس بحث میں موجود تھا۔ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس سے فرمایا:

اے حبیب! لوگوں کے برے اخلاق کو اپنے اچھے اخلاق کے ساتھ روکو اور اپنے اعمال میں لوگوں کی مخالفت کرو۔ پس ہر شخص کے لیے وہی تجھ ہے جو وہ کسب کرتا ہے اور قیامت کے دن ہر شخص اس کے ساتھ محشور ہوگا جس سے وہ محبت کرتا ہوگا۔ لوگوں کو اپنے اور ہمارے خلاف نہ اکساؤ اور لوگوں کی مصیبتوں میں شرکت کرو۔ تحقیق ان شاء اللہ ہماری حکومت بھی قائم ہوگی جس کا وقت اللہ لے کر آئے گا۔ حبیب خاموش رہا۔

آپؑ نے فرمایا: اے حبیب! کیا آپ میری باتوں کو سمجھ گئے ہیں۔ ہمارے امر و حکم کی مخالفت نہ کرو ورنہ ندامت کے علاوہ کچھ حاصل نہیں ہوگا۔

حبیب نے عرض کی: اے مولانا! میں آپ کے امر کی مخالفت پر گڑبگڑ نہیں کروں گا۔ ابو العباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت علی بن حسین علیہ السلام سے محمد بن نوفل کے بارے میں پوچھا: یہ کہاں کا ہے؟ آپؑ نے فرمایا: یہ کوئی ہے۔ پھر میں نے عرض کیا: یہ کن میں سے ہے؟ آپؑ نے فرمایا: یہ بنی ہاشم کا غلام ہے اور حبیب بن نزار

بن حیان یہ بھی ہوا ہاشم کا غلام ہے۔ اور ان کے اور ابوحنیفہ کے درمیان بحث و گفتگو اس وقت ہوئی جب بنی عباس کی حکومت تھی اور آل محمد کا حق جو ان پر تھا اس کا اظہار کرنا ان کے لیے ممکن نہیں تھا۔

اپنے آپ کو خود وعظ کرو

﴿قَالَ أَخْبِرْنِي﴾ ابو بکر محمد بن عمر الجعفی عن ابی العباس احمد بن محمد عن محمد بن سالم الازدی عن موسى بن القاسم عن محمد بن عمران البجلي قال سمعت ابا عبد الله (ع) يقول من لم يجعل نفسه له من نفسه واعظاً فان مواعظ الناس لن تغني عنه شيئاً

حدیث نمبر 9: (بخلاف استاد)

جناب محمد بن عمران بخلی نے روایت کی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا کہ آپ نے فرمایا:

”جو شخص اپنے آپ کو وعظ و نصیحت نہیں کرتا اس کو دوسرے لوگوں کی وعظ و نصیحت کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔“

مجلس نمبر 4

[بروز ہفتہ ۱۵ رمضان المبارک سال ۱۴۰۲ ہجری قمری]

طالب علم کے لیے ہر چیز دعا مانگتی ہے

﴿اُخبرنا﴾ الشيخ الاجل المفيد ابو عبد الله محمد بن محمد بن النعمان ادام الله تأييده وتوفيقه قراءة عليه في هذا اليوم ﴿قال أخبرني﴾ ابو بكر محمد بن عمرو الجعفي ﴿قال حدثنا﴾ ابو العباس احمد بن محمد بن سعيد الهمداني ﴿قال حدثنا﴾ ابو موسى هارون بن عمرو المجاشعي ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن جعفر بن محمد عن أبيه عن جده قال قال رسول (ص) العالم بين الجهال كالبحر بين الاموات، وان طالب العلم ليستغفر له كل شيء حتى حيتان البحر وهوام الارض وسباع البر وانعامه، فاطلبوا العلم فانه السبب بينكم وبين الله عز وجل، قال ضرب العلم فريضة على كل مسلم۔

تحدیث نمبر ۱: (بخلاف استاد)

جناب ابو موسیٰ ہارون بن عمرو المجاشعی نے روایت کی ہے کہ وہ فرماتے ہیں مجھے حضرت محمد بن جعفر بن محمد نے اپنے والد گرامی سے اور انہوں نے اپنے جدِ بزرگوار سے اور انہوں نے رسول خدا سے نقل کیا ہے آپؐ نے فرمایا:

”عالم جاہلوں کے درمیان ایسے ہے جیسے فردوں کے درمیان ایک زندہ ہو۔ تحقیق

طالب علم کے لیے ہر چیز حتیٰ کہ دریاؤں، سمندروں کی پھلیاں، زمین کے حشرات اور جنگل کے درندے سب ہی مغفرت طلب کرتے ہیں۔ پس علم حاصل کرو کیونکہ یہ علم ہی تمہارے اور اللہ کے درمیان وسیلہ و رابطہ ہے اور ہر مسلمان پر علم کا حاصل کرنا واجب ہے۔

عمل تقویٰ کے ساتھ قبول ہوتا ہے

﴿قال أخبرني﴾ ابوبکر محمد بن عمر الجعابی ﴿قال حدثنا﴾ ابو العباس احمد بن محمد بن سعيد ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن هارون بن عبد الرحمن الحجازي ﴿قال حدثنا﴾ ابی ﴿قال حدثنا﴾ عيسى بن ابی الورد عن احمد بن عبد العزيز عن ابی عبد الله (ع) قال قال امير المؤمنين (ع) لا يغفل التقوى عمل وكيف يغفل ما يتقبل -

تحدیث نمبر 2: (بخلاف ستار)

جناب احمد بن عبد الحزیز نے حضرت امام ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے آپ نے فرمایا کہ امیر المؤمنین علی علیہ السلام فرماتے ہیں: ”جو عمل تقویٰ کے ساتھ ہو اس کو کم شمار نہ کرو کیونکہ جو قبول ہو جائے وہ قلیل کیسے ہو سکتا ہے؟

اس اُمت کے لوگ تین قسم کے ہوں گے

﴿قال أخبرني﴾ الشريف ابو عبد الله محمد بن الحسين الجواني ﴿قال أخبرني﴾ ابو طالب المظفر بن جعفر بن المظفر العلوي العمري عن جعفر بن محمد بن مسعود ﴿قال حدثنا﴾ نصر بن احمد ﴿قال حدثنا﴾ علي بن حفص ﴿قال حدثنا﴾ خالد القطواني ﴿قال حدثنا﴾ يونس بن ارقم ﴿قال حدثنا﴾ عبد الحميد بن ابی الحسن عن زياد بن يزيد عن أبيه عن جده فروة الظفاري قال سمعت سلمان رحمه الله يقول قال رسول الله صلى الله عليه

وآلہ وسلم تفترق امتی ثلاث فرق فرقة على الحق لا يقص الباطل منه شيئا يحبوننى ويحبون اهل بيتى مثلهم كمثل الذهب الجيد كلما ادخلته النار فاوقدت عليه لم يزد الا جودة، وفرقة على الباطل لا يقص الحق منه شيئا يبغضوننى ويبغضون اهل بيتى مثلهم مثل الحديد كلما ادخلته النار فاوقدت عليه لم يزد الا شراً، وفرقة مدهدة على ملة السامري لا يقولون لا ماساس لكنهم يقولون لا قتال، امامهم عبدالله بن قيس الاشعري^٢

حدیث نمبر 3: (بخلاف اسناد)

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری امت کے تین گروہ ہوں گے:

- ① ایک فرقہ اور گروہ حق پر ہوگا اور باطل سے کوئی چیز کم نہیں کر سکے گا۔ یہ مجھ سے اور میرے اہل بیت سے محبت کرتے ہوں گے۔ ان کی شکل خاص سونے کی ہے جس کو آگ میں ڈالا جاتا ہے تو آگ اس کو گرم کر کے اس کو اور بہتر بنا دیتی ہے۔
- ② دوسرا فرقہ اور گروہ وہ ہیں جو باطل پرست ہیں۔ ان کو حق کسی چیز کا فائدہ نہیں دیتا۔ یہ وہ لوگ ہیں جو مجھ سے اور میرے اہل بیت سے عداوت و بغض رکھتے ہوں گے۔ ان کی مثال لوہے جیسی ہے جس کو آگ میں ڈالا جائے تو سوائے شر و فساد کے کسی چیز کا اضافہ نہیں کرتا۔

③ تیسرا گروہ وہ ہے جو دین میں پریشان ہیں اور حق پر قائم نہیں رہیں گے۔ وہ

۱- مدهدة ، يقال مدهد الحجر فتدهد دحرجه من علو الى سفلى فتدحرج - فكانه يريد صلى الله عليه وآله وسلم انها مضطربة في الدين لا تستقيم على أمر-

۲- عبدالله بن قيس الاشعري هذا هو ليوموسى الاشعري المشهور لقب القصة ايام التحكيم في صفين (۲ ص)

سامری کے پیروکار ہوں گے۔ یہ نہیں کہیں گے کہ (احساس) یعنی مخالفت حق نہ کرو لیکن یہ ضرور کہیں گے کہ جنگ نہ کرو۔ ان کا رہنما امام عبداللہ بن قیس اشعری ہوگا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی دعا

﴿قال أخبرني﴾ ابوبکر محمد بن عمرو الجعفی ﴿قال حدثنا﴾ ابو العباس احمد ابن محمد بن سعید ﴿قال حدثنا﴾ عمر بن عیسیٰ بن عثمان ﴿قال حدثنا﴾ ابی ﴿قال حدثنا﴾ خالد بن عامر بن عباس عن محمد بن سوید الاشعری - قال دخلت انا وفطر بن خليفة على جعفر بن محمد (ع) فلقرب الينا تمرأ فاكلنا وجعل يتناول فطراً منه ثم قال له كيف الحديث الذي حدثتني عن ابی الطفیل رحمه الله فی الابدال من اهل الشام والنجباء من اهل الكوفة یجمعهم الله لشر یوم نعدوناء فقال جعفر الصادق (ع) رحمکم الله بنا یبدأ البلاء ثم یکم وبنا الرخاء ثم یکم رحمہم الله من حبیبنا الی الناس ولم یکرهنا الیهم -

تبصیر نمبر 4: (بخلاف اسناد)

محمد بن سوید اشعری نے روایت بیان کی ہے وہ کہتے ہیں کہ فطر بن خلیفہ جعفر بن محمد علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ نے ہمارے سامنے کھجوریں پیش کیں ہم نے ان کو کھایا اور اس کے بعد اس نے کہا: وہ حدیث کیا تھی جس کو آپ نے میرے لیے ابو طفیل سے نقل کیا تھا جو اہل شام کے بزرگوں اور اہل کوفہ کے رئیسوں کے بارے میں ذکر کی گئی تھی جن کو خدا اس دن جمع کرے گا جس کا شر ہمارے دشمنوں کے لیے ہوگا پس امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے۔ مصیبت و بلا ہم سے شروع ہوتی ہے اور پھر تمہارے پاس آتی ہے اور نرمی و مہربانی پہلے ہم پر ہوتی ہے اور پھر

تمہارے پاس آتی ہے۔ خداوند تعالیٰ رحمت نازل کرے اس شخص پر جو ہمیں لوگوں کا محبوب بنائے اور لوگوں کو ہم سے دور نہ کرے۔

رسول خدا کا جنازہ کیسے پڑھا گیا؟

﴿قال أخبرني﴾ أبو الحسن علي بن محمد القرشي اجازة ﴿قال حدثنا﴾ أبو الحسن علي بن الحسن بن فضال ﴿قال حدثنا﴾ الحسين بن نصر ﴿قال حدثنا﴾ أبي ﴿قال حدثنا﴾ أحمد بن عبد الله بن عبد الملك ﴿قال حدثنا﴾ أبو عبد الله عبد الرحمن المسعودي عن عمرو بن حريث الأنصاري عن الحسين بن سلمة البنان عن أبي خالد الكاهلي عن أبي جعفر محمد بن علي الباقر (ع) قال لما فرغ أمير المؤمنين (ع) من تفسير رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم وتكفينه وتحنيطه أذن للناس وقال ليدخل منكم عشرة عشرة ليصلوا عليه فدخلوا وقام أمير المؤمنين (ع) بيته وبينهم وقال إن الله وملأناكمته يصلون على النبي يا أيها الذين آمنوا صلوا عليه وسلموا تسليماً وكان الناس يقولون كما يقول أبو جعفر (ع) وهكذا كانت الصلاة عليه (ص)

تخصیص نمبر 5: (بخلاف اثناء)

جناب ابو خالد کا بی بی رضی اللہ عنہ نے حضرت امام ابو جعفر محمد بن علی الباقر علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے آپ نے فرمایا:

جب امیر المؤمنین علی علیہ السلام رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غسل اور کفن و حنوط سے فارغ ہو گئے۔ آپ نے لوگوں کو اجازت عطا فرمائی اور فرمایا: تم میں سے دس دس آدمیوں کا گروہ داخل ہو جائے اور آپ پر درود پڑھے۔ پس لوگ دس دس گروہ کی

شکل میں نبی اکرمؐ کے حجرہ اقدس میں داخل ہوتے رہے اور امیر المومنین علیہ السلام و نبی اکرمؐ اور لوگوں کے درمیان کھڑے ہوتے اور آپؐ قرآن کی یہ آیت ”ان الله وملائكته يصلون على النبی یا ایہا الذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما“ کی تلاوت فرماتے اور لوگ بھی آپؐ کے ساتھ اس آیت کی تلاوت فرماتے اور درود پڑھتے جیسا کہ امام ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا ہے اور نبی اکرمؐ صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز جنازہ ایسے ہی ادا کی گئی۔

زید بن علی بن حسین علیہ السلام

﴿قال أخبرنی ابو غالب احمد بن محمد الزراری﴾ ﴿قال حدثنا﴾ ابو القاسم حمید بن زیاد ﴿قال حدثنا﴾ الحسن بن محمد عن محمد بن محمد بن الحسن بن زیاد الطمار عن أبيه الحسن بن زیاد قال لما قدم زید بن علی الكوفة دخل قلبي من ذلك بعض ما يدخل ، قال فخرجت الى مكة ومررت بالمدينة فدخلت علی ابی عبد الله (ع) وهو مریض فوجدته علی سرير مستلقیا علیہ وما بین جلدہ وعظمہ شیمی فقلت انی احب ان اعرض علیک دینی فاقبل علی جنبہ ثم نظر الی فقال یا حسن ما کنت احسبک الا وقد استغنیت عن هذا ثم قال هات فقلت اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمداً رسول الله ، فقال (ع) معی مثلها ، فقلت وانا مقر بجميع ما جاء به محمد بن عبد الله (ص) ، قال فسکت ، قلت واشهد ان علیاً اما بعد رسول الله (ص) فرض طاعته من شک فیہ کان ضالاً ومن جحدہ کان کافراً ، قال فسکت ، قلت واشهد ان الحسن والحسین (ع) بمنزلته حتی انتهیت الیہ (ع) فقلت واشهد انک بمنزلة الحسن والحسین (ع) ومن تقدم من الأئمة

(ع) فقال (ع) كف قد عرفت الذي تريد ما تريد الا ان اتو لك على هذا، قلت فاذا اتوليتني على هذا فقد بلغت الذي اردت ، قال توليتك عليه فقلت جعلت فداك اني قد حمت بالمقام قال ولم قلت ان ظفر زيد واصحابه فليس احداً سواً احداً عندهم منا وان ظفر يترأى فتحن بتلك المنزلة ، قال فقال لي انصرف ليس عليك بأمن اني ولا من اني -

حديث نمبر 6: (بخلاف اندر)

جناب محمد بن محمد بن حسن بن زید و عطار نے اپنے والد گرامی حسن بن زیاد سے روایت کی ہے وہ فرماتے ہیں: جب کوفہ میں زید بن علی کے قیام والا واقعہ رونما ہوا تو میرے دل میں کچھ خطور پیدا ہوئے۔ پس میں مکہ کی طرف چلا گیا۔ جب میں مدینہ کے قریب سے گزر رہا تھا میں حضرت ابو عبد اللہ جعفر صادق کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ آپ بیمار تھے۔ میں نے آپ کو بستر پر سیدھا لیٹے ہوئے پایا اور آپ کی جلد اور ہڈی کے درمیان کوئی چیز واضح نظر آ رہی تھی۔ پس میں نے آپ کی خدمت اقدس میں عرض کیا: اے میرے مولا! میں آپ کی خدمت میں اپنے عقائد کو بیان کرنا چاہتا ہوں تاکہ اگر وہ درست ہوں تو میں اس پر قائم رہوں۔ پس آپ نے میری جانب کمرٹ لی اور میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا:

اے حسن! میں گمان کرتا ہوں کہ اس کی ضرورت نہیں ہے۔ پھر آپ نے فرمایا: اچھا بیان کرو۔ پس میں نے کہا: اشہد ان لا اله الا الله واشہد ان محمداً رسول الله آپ نے بھی میرے ساتھ ان کلمات کو اپنی زبان پر جاری فرمایا اور اس کے بعد میں نے عرض کیا: اے مولا! جو کچھ حضرت محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوا ہے میں اس پر ایمان رکھتا ہوں۔ آپ اس پر خاموش رہے۔ پھر میں نے عرض کیا:

میں گواہی دیتا ہوں کہ علی علیہ السلام رسول خدا کے بعد امام ہیں کہ جن کی اطاعت

اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرض و واجب قرار دی گئی ہے اور جو اس کے بارے میں شک کرے گا وہ گمراہ ہے اور جو اس کا انکار کرے گا وہ کافر ہے۔ امام خاموش رہے۔ پھر میں نے عرض کیا کہ تحقیق حسن و حسین علیہما السلام بھی ایسے ہی ہیں یہاں تک کہ میں اقرار کرتا ہوں آپ کے اسم گرامی تک پہنچ گیا۔

میں نے عرض کیا: (اے فرزندِ رسول!) میں گواہی دیتا ہوں تحقیق اب بھی امام حسن و حسین علیہما السلام اور جو ان کے بعد گزرے ہیں ان سب کی مانند ہیں یعنی آپ بھی امام ہیں جن کی اطاعت خدا کی طرف سے واجب ہے۔ اس کے بعد آپؑ نے فرمایا: پس کرو جو کچھ تم بیان کرنا چاہتے تھے وہ میں جان چکا ہوں اور جو کچھ آپؑ نے بیان کیا ہے یہ اس وقت تک کافی نہیں جب تک ہمارے ساتھ آپؑ کی ولایت و محبت اور دوستی نہ ہو۔

میں نے عرض کیا: میں اس پر آپؑ سے ولایت و محبت رکھتا ہوں۔ پھر میں نے عرض کیا: جب آپؑ مجھ سے ولایت اس طرح رکھتے ہیں تو میں نے جس کا ارادہ کیا تھا اس تک میں پہنچ گیا ہوں۔ پھر آپؑ نے فرمایا: میں آپؑ سے ولایت و محبت رکھتا ہوں۔ پس میں نے عرض کیا: میں آپؑ پر قربان ہو جاؤں۔ تحقیق میں اس مقام پر بے چین و غمگین ہوں۔ پھر آپؑ نے فرمایا: (اگر ایسا ہے تو پھر تو نے) یہ کیوں کہا تھا۔ اگر زید اور اس کے ساتھی کامیاب ہو گئے تو ہمارا حال ان کے نزدیک اس سے بھی بُرا ہوگا اور اگر بنو امیہ کامیاب ہو گئے تو ہم جیسے ہیں دیسے ہی رہیں گے۔ حسن کہتا ہے اس کے بعد آپؑ نے مجھے فرمایا: جاؤ اب چلے جاؤ آپؑ پر کوئی حرج نہیں ہے۔

آلِ محمدؐ کی زبان سے مدد کرنے والے کا اجر

﴿قال أخبرني﴾!! شریف ابو محمد الحسن بن حمزة الطبري ﴿قال

قال حدثنا﴾ ابو الحسن علی بن حاتم القزويني ﴿قال حدثنا﴾ ابو العباس

محمد بن جعفر المغزومی ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن شمعون البصری عن عبد
الله بن عبد الرحمن ﴿قال حدثنی﴾ الحسین بن یزید عن جعفر بن محمد
عن أبیه (ع) قال من اعانتنا بلسانه على عدونا انطقه الله بحجته يوم موقفه
بین یدیه عزوجل -

حصہ بیٹ نمبر 7: (کذب استاد)

جناب حسین بن زید نے حضرت امام جعفر بن محمد علیہ السلام سے اور انہوں نے
اپنے والد گرامی علیہ السلام سے روایت بیان کی ہے آپؑ نے فرمایا:
جو شخص ہمارے دشمن کے مقابلے میں زبان سے ہماری مدد کرے گا قیامت کے
دن اللہ تعالیٰ اپنے سامنے اس کو اپنی دلیل و حجت پیش کرنے کی اور یولنے کی اجازت عطا
فرمائے گا۔

دل و زبان سے الائمتہ علیہم السلام کی مدد کرنے کا ثواب

﴿قال أخبرنی﴾ الشریف ابو محمد الحسن بن حمزہ ﴿قال حدثنا﴾
احمد بن عبد الله عن جده احمد بن عبد الله ﴿قال حدثنی﴾ ابی عن داؤد بن
النعمان عن عمرو بن ابی المقدام عن أبیه عن الحسن بن علی (ع)۔ انه قال
من احبنا بقلبه ونصرنا ببیده ولسانه فهو معنا فی الفرقة التي نحن فیها ومن
احبنا بقلبه ونصرنا بلسانه فهو دون ذلك بدرجة ، ومن احبنا بقلبه وكف
بیده ولسانه فهو فی الجنة -

حصہ بیٹ نمبر 8: (کذب استاد)

حضرت حسن بن علی علیہ السلام سے روایت ہے آپؑ نے فرمایا: جو شخص اپنے دل
میں ہماری محبت رکھتا ہو اور اپنے ہاتھ اور زبان سے ہماری مدد کرے گا پس وہ قیامت کے

دن ہمارے محل میں ہمارے ساتھ ہوگا اور جو شخص اپنے دل میں ہماری محبت رکھتا ہو اور زبان سے ہماری مدد کرتا ہوگا وہ ایک درجہ کم ہمارے نزدیک ہوگا اور جو شخص اپنے دل میں ہماری محبت رکھتا ہو اور اپنے ہاتھ اور انہن کو روک کر رکھتا ہوگا وہ جنت میں ہوگا۔

بے قصد گفتگو ترک کرنا مستحب ہے

﴿قال أخبرني﴾ ابو بکر محمد بن عمر بن سلم ﴿قال حدثنا﴾ ابو العباس احمد بن محمد بن سعيد ﴿قال حدثنا﴾ احمد بن يوسف ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن يزيد ﴿قال حدثنا﴾ احمد بن رزق عن ابی زیاد الفقیمی عن ابی عبد اللہ جعفر بن محمد عن أبیه عن علی بن الحسین (ع) قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم من حسن اسلام امره تركه الكلام فيما لا يعنيه

حدیث نمبر 9: (بخلاف اسناد)

حضرت علی زین العابدین بن حسین علیہ السلام نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت فرمائی ہے آپ نے فرمایا:

”جب کوئی شخص اسلام اچھے انداز میں قبول کر لیتا ہے تو پھر وہ بے ہودہ گفتگو کو چھوڑ دیتا ہے۔“

میرے مومن بندے) تجھے تیرا گناہوں سے پاک ہونا مبارک ہو۔ اب نئے سرے سے عمل کو انجام دو۔

ابن مسعود کا نبی اکرمؐ سے ابو بکرؓ کی خلافت کے بارے میں سوال

﴿قال أخبرني﴾ ابو حفص عمر بن محمد بن علی الصیرفی ﴿قال حدثنا﴾ ابوالحسن النعمان بن العقیق الجوهری ﴿قال حدثنا﴾ ابوبکر احمد ابن منصور الرمادی ﴿قال حدثنا﴾ عبدالرزاق ﴿قال أخبرنا﴾ ابی عن مینا مولیٰ عبدالرحمن بن عوف عن عبداللہ بن مسعودؓ قال خرجنا مع رسول اللہ (ص) لیلۃ وفد الجن قال فحط علیؓ ثم ذهب فلما رجع تنفس وقال نعت الی نفسی یا بن مسعود فقلت استخلف یا رسول اللہ۔ قال من قلت ابابکر قال فمشی ساعة ثم تنفس وقال نعت الی نفسی یا بن مسعود فقلت استخلف یا رسول اللہ۔ قال من قلت عمر فسکت ثم مشی ساعة وتنفس وقال نعت الی نفسی یا بن مسعود فقلت استخلف یا رسول اللہ، قال من قلت عثمان فسکت ثم مشی ساعة فقال نعت الی نفسی یا بن مسعود فقلت استخلف یا رسول اللہ قال من قلت علی بن ابی طالب فنفس ثم قال والذي نفسی بیده لئن اطاعوه لیدخلن الجنة اجمعین اکتمین۔

۱- اور هذا الحديث مؤيد لدين الخطيب. خوارزم الخوارزمي في كتاب المناقب باسنادہ الی عبداللہ بن مسعود ایضاً ولكن بتغيير يسير۔

۲- علی بضم الهمزة ثم لا م مفتوحة يريد مقصود موضع من ناحية وادی القرى نزله رسول اللہ (ص) فی طریقہ الی تیوک وفيه مسجد قاله الجزري فی النهاية والزبيدي فی التاج (۲ ص)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپؐ نے فرمایا کہ ہم ایک رات حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مدینہ سے باہر نکلے۔ ایک دن آپؐ کی خدمت میں قاصدین کرایا۔ راوی بیان کرتا ہے۔ آپؐ ایک مقام علی (یعنی گہرائی) کی طرف اتر گئے۔ جب آپؐ کوئے تو کچھ دیر آرام کرنے کے بعد آپؐ نے فرمایا: اے ابن مسعود! میں تجھے اپنی آخری وقت کے قریب ہونے کی خبر دیتا ہوں۔ پس میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپؐ اپنا خلیفہ مقرر فرمادیں۔ آپؐ نے فرمایا: کس کو اپنا خلیفہ مقرر کروں؟ میں نے عرض کیا: ابوبکر کو۔ آپؐ خاموش ہو گئے اور آپؐ نے چلنا شروع کر دیا۔ کچھ دیر کے بعد آپؐ نے پھر سانس لیا اور فرمایا: اے ابن مسعود! میں تجھے اپنے آخری وقت کے قریب ہونے کی اطلاع دیتا ہوں۔ پس میں نے پھر عرض کیا: یا رسول اللہ! آپؐ کسی کو اپنا خلیفہ مقرر فرمادیں۔ آپؐ نے فرمایا: کس کو؟ میں نے عرض کیا: عمر کو۔ آپؐ خاموش ہو گئے اور پھر خاموش ہو گئے اور پھر آپؐ نے چلنا شروع کر دیا۔ کچھ دیر چلتے کے بعد آپؐ نے پھر آرام کیا اور فرمایا: اے ابن مسعود! میں تجھے اپنے آخری وقت کے قریب ہونے کی خبر دے رہا ہوں۔ پس میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپؐ کسی کو اپنا خلیفہ مقرر فرمادیں۔ آپؐ نے فرمایا: کس کو؟ میں نے عرض کیا: عثمان کو۔ آپؐ خاموش ہو گئے اور چلنا شروع ہو گئے۔ کچھ دیر کے بعد آپؐ نے پھر آرام فرمایا اور فرمایا: ابن مسعود! میں تجھے اپنے آخری وقت کے قریب ہونے کی خبر دیتا ہوں۔ پس میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپؐ کسی کو اپنا خلیفہ مقرر کروں۔ آپؐ نے فرمایا: کس کو؟ میں نے عرض کیا: علی بن ابی طالب کو۔ میں بھی آپؐ نے سانس لیا پھر فرمایا: مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر تم لوگ میرے بعد اس کی اطاعت کرو گے تو وہ ضرور تم سب کو جنت میں لے جائے گا۔

میں جھگڑا ہو گیا۔ ان میں سے بعض دو لوگ جو یہ کہہ رہے تھے کاغذ و قلم لے کر آ جاؤ تاکہ نبی اکرمؐ تحریر لکھ دیں اور بعض وہ تھے جو عمر کے قول کو برا رہے تھے۔ جب شور و غل و اختلاف زیادہ ہو گیا۔ رسولؐ خدا نے فرمایا: قُومُوا عَنِّي (میرے قریب سے چلے جاؤ)۔

عبید اللہ بن عبد اللہ بن قتبہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے: ہر مصیبتوں سے بڑی مصیبت وہ تھی جو رسولؐ خدا اور ان کی تحریر کے درمیان حائل و مانع ہو گئی جو آپؐ ہمارے لیے لکھنا چاہتے تھے اور وہ لوگوں کے اختلاف اور شور و غل تھا۔

جن لوگوں کو حوضِ کوثر سے ہٹایا جائے گا وہ میرے اصحاب ہوں گے

﴿قَالَ أَخْبِرْنِي﴾ ابویکر محمد بن عمرو بن سلم الجعابی ﴿قَالَ حَدَّثَنَا﴾ ابو عبد اللہ جعفر بن محمد الحسنی ﴿قَالَ حَدَّثَنَا﴾ ابو موسیٰ عیسیٰ بن مہران المستعطف ﴿قَالَ أَخْبِرْنِي﴾ عفان بن مسلمہ ﴿قَالَ حَدَّثَنَا﴾ وہیب ﴿قَالَ حَدَّثَنَا﴾ عبد اللہ بن عثمان بن خثیم عن ابن ابی ملیکہ عن عائشة قالت سمعت رسول اللہ (ص) یقول انی خلی النحوض انظر من یرد علی منک۔ و یرقطعن ہر حال دونی فاقول یرب اصحابی اصحابی فیقال انت لا تدری ما عملوا بعدک انہم قالوا یرجعون علی اعقابہم التہقیری

حدیث نمبر 4: (بخلاف اسناد)

جناب نبیؐ نے انشاء اللہ موتین سے روایت ہے کہ جتنی میں نے رسولؐ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا۔

میں حوضِ کوثر پر کھڑا ہوں گا اور میں دیکھ رہا ہوں کہ تم میں سے کون میرے پاس حوضِ کوثر پر وارد ہوں گے اور ان لوگوں کو میرے سے دور ہٹایا جائے گا اور میں آواز دے کر پکاروں گا۔ اے میرے رب! یہ لوگ میرے اصحاب ہیں میرے اصحاب ہیں۔

پھر مجھے کہا جائے گا اے میرے نبی! آپ نہیں جانتے کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا کچھ کیا تھا۔ پس یہ سب آپ کے بعد بیٹھ کے لیے اپنے قدم پر قبر ادا ہوں پلٹ گئے تھے۔

کچھ اصحاب قیامت کو بھی رسول اکرم کی دوبارہ زیارت نہیں کر سکیں گے

﴿قال أخبرني﴾ ابویکر بن محمد بن عمر بن سلم ﴿قال حدثنا﴾

ابو عبد اللہ جعفر بن محمد الحسنی ﴿قال حدثنا﴾ عیسیٰ بن مہران ﴿قال

أخبرنا﴾ ابو معاویۃ النضریر ﴿قال حدثنا﴾ الأعمش عن شقیق عن ام سلمة

زوج النبی (ص) قال دخل علیہا عبدالرحمن بن عوف فقال یا أمة قد خفت

ان ینهلک کثرة مالی انا اکثر قریش مالا قالت یا بنی فأنفق فانی سمعت

رسول اللہ (ص) يقول من اصحابی من لا یروانی بعد ان افارقه - قال فخرج

عبدالرحمن فلقی عمر بن الخطاب فأخبره بالذی قالت أم سلمة فجاء یشد

حتى دخل علیہا ، فقال بالله یا أمة انا منهم فقالت لا اعلم ولن ابری بعدك

احداً-

تحدیث نمبر 5: (بخلاف اسناد)

جناب شفیق رضی اللہ عنہ نے جناب ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے

روایت بیان کی ہے وہ فرماتے ہیں: زوجہ نبی کی خدمت اقدس میں عبدالرحمن بن عوف

حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے ام المؤمنین مجھے ڈر لگتا ہے کہ یہ میرا زیادہ مال مجھے کہیں

ہلاک نہ کر دے اور قریش میں سب سے زیادہ مال دار بھی میں ہی ہوں۔ ام المؤمنین رضی

اللہ عنہا نے فرمایا: اس مال کو راہِ خدا میں خرچ کرو کیونکہ میں نے خود رسول خدا سے سنا ہے

آپ نے فرمایا: میرے بعض اصحاب ایسے ہوں گے جو مجھ سے ایک دفعہ جدا ہونے کے

بعد کبھی بھی میری زیارت نہیں کر پائیں گے۔ عبدالرحمن وہاں سے نکلے تو ان کی ملاقات

جناب عربین خطاب سے ہو گئی۔ آپ نے ابن خطاب کو ساری خبر سنادی جو اُم المؤمنین نے فرمائی تھی۔ حضرت عمر بھی بی بی رضی اللہ عنہا کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ یہ خبر آپ پر بہت گراں گزری۔ پس آپ نے کہا: اے اماں پاک۔ (رضی اللہ عنہا) کیا میں ان لوگوں میں سے ہوں جو دوبارہ نبی کی زیارت نہیں کر پائیں گے۔ بی بی رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: اے عمر! میں تو نہیں جانتی کہ تو ان میں سے ہے یا نہیں اور میں تیرے بعد بھی کسی کو اس سے بری نہیں کر سکتی۔

حضرت اسماعیلؑ نے حضرت امام حسینؑ کی اتباع کی

﴿قال أخبرني الشريف ابو عبد الله محمد بن محمد بن طاهر الموسوي﴾ ﴿قال أخبرني﴾ ابو العباس احمد بن محمد بن سعيد الهمداني ﴿قال حدثنا﴾ يحيى بن زكريا بن شيكان ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن سنان ﴿قال أخبرني﴾ احمد بن سليمان القمي الكوفي قال سمعت ابا عبد الله جعفر بن محمد (ع) يقول ان كان النبی من الانبياء ليبتلى بالجهوع حتى يموت جوعاً، وان كان النبی من الانبياء ليبتلى بالعطش حتى يموت عطشاً، وان كان النبی من الانبياء ليبتلى بالعماء حتى يموت عرياناً، وان كان النبی من الانبياء ليبتلى بالسقم والأمراض حتى تنطفئ، وان كان النبی لياتي قومه فيقرم فيهم بأمرهم بطاعة الله ويدعوهم الى توحيد الله وما معه مبيت ليلة فماتوا كونه يفرغ من كلامه ولا يستمعون اليه حتى يقتلوه، وانما يبتلى الله تبارك وتعالى عباده على قدر منازلهم عنده ﴿قال أخبرني﴾ ابو بكر محمد بن عمر الجعفي ﴿قال حدثنا﴾ ابو العباس احمد بن محمد بن سعيد ﴿قال حدثنا﴾ يحيى بن زكريا ﴿قال حدثنا﴾ عثمان بن عيسى عن احمد بن

سليمان وعمران ابن مروان عن سماعة ابن مهران قال سمعت ابا عبد الله جعفر بن محمد (ع) يقول ان الذي قال الله في كتابه "واذكر في الكتاب اسماعيل انه كان صادق الوعد وكان رسولا نبيا" سخط عليه قومه فكشطوا وجهه وغرّوه رأسه فبعث الله اليه ملكاً فقال له ان رب العالمين يقرئك السلام ويقول قد رأيت ما صنع بك قلني ما شئت فقال يا رب العالمين لي بالحسين بن علي بن ابي طالب (ع) أسوة قال ابو عبد الله (ع) ولعيس هو اسماعيل بن ابراهيم علي ذيننا وعليهما السلام۔

حدیث نمبر 6: (بخلاف اسوا)

جناب احمد بن سہیل انہی کوئی سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا:

انبیاء میں اگر کسی نبی کو اللہ بھوک میں مبتلا کر دے گا تو وہ اس میں رہے گا یہاں تک کہ وہ بھوک میں ہی مر جائے گا اور اگر کوئی نبی پیاس میں مبتلا ہوگا تو اس میں ہی مبتلا رہے گا یہاں تک کہ وہ پیاس میں ہی دنیا سے چلا جائے گا۔ اور اگر وہ کسی نبی کو تنگ دہلی اور عریانی میں مبتلا کر دے گا تو وہ اس میں مبتلا رہے گا یہاں تک کہ اس کو موت آجائے گا اور اگر نبیوں میں سے کسی نبی کو پھر میں مبتلا کر دے گا تو وہ اس میں مبتلا رہے گا یہاں تک کہ وہ بیماری اس کو تنگ کر دے گی۔ اور کوئی نبی اپنی قوم میں آئے اور وہ ان میں کھڑا ہو کر ان کو اللہ کی اطاعت کا حکم دے گا اور ان کو اللہ کی توحید کی دعوت دے گا اور اس کے پاس فقط ایک رات کا وقت ہی ہو۔ وہ قوم وانے اس کو اپنی مہلت نہیں دیں گے کہ وہ اپنی بات کو پورا کرے اور اس کے کام کو نہیں سنیں گے حتیٰ کہ اس کو قتل کر دیں گے اور سوائے اس کے نہیں ہے کہ اللہ اپنے تمام بندوں کو ان کی قدر و منزلت کے حساب سے کسی مصیبت میں مبتلا کرتا ہے تاکہ وہ اس وجہ پر فائز ہو سکیں جو ان کے لیے مقرر کیا گیا ہے۔

فاطمہ (ع) فذک والحوالی وایست من اجابتہ لہا عدلت الی قبرابیہا رسول
اللہ (ص) فالقت نفسہا وشکت الیہ ما فعلہ القوم بہا وبکت حتی بلت تربتہ
(ع) بدموعہا وندبتہ ثم قالت فی آخر ندبتہا -

قد کان بعدک أبناء وھنثہ	لو کنت شاعدھا لم تکر الخطب ^۱
انا فقد ناک فقد الأرض وابلہا	واخلت قومک فاشھدھم فقد نکبوا
قد کان جبریل بالآیات یؤنسنا	فقبہ عنا فکل الخیر محتجب
وکت بدرأ ونوراً یتضاء بہ	علیک یزل من ذی العزۃ الکتب
نجهتہا رجال واستخف بنا	بعد النبی وکل الخیر ملتصب
سيعلم المتولی ظلم حامتہا	یوم القیامۃ انی سوف یقلب
فقد لتینا الذی لم یلقہ احد	من البریۃ لأعجم ولا عرب
فسوف نبکیک ما عشت وما بقیت	لنا العیون بھمال لہ سکب

تفسیر نعبہ 7: (بحرف اسناد)

حضرت بی بی زینب بنت علی علیہ السلام فرماتی ہیں: جب ابو بکر کی رائے اس پر قائم ہوئی کہ وہ فدک اور اس کے آس پاس کا رقبہ فاطمہ بنت رسول اللہ کو نہیں دے گا اور بی بی بھی ان سے مایوس ہو گئیں۔ آپ اپنے والد محترم رسول اللہ کی قبر اطہر پر تشریف لائیں اور اپنے آپ کو قبر مطہر پر گرا دیا اور جو کچھ قوم نے آپ کے ساتھ سلوک کیا تھا اس کی آپ

۱- قال الزجری فی النہایۃ بمادۃ [ھنثہ] فیہ ان فاطمہ قالت بعد موت النبی (ص) "قد کان بعدک أبناء وھنثہ" الی آخر البیتین الأولین ولكن بتفسیر جملة "فقد نکبوا" الی قولہ [ولا تغب] ولا یخفی ما فیہ من التحریف المقصود وان جاز کسر القافیۃ للاقواء ، وعلى کل حال الھنثہ وحادۃ الھتابث وھی الامور الشدادۃ المختلفۃ ، والھنثۃ الاختلاط فی القول والعون زائدۃ -

ابوبکر محمد بن عمر جعفی نے کہا ہے کہ ابوالعباس احمد بن محمد بن سعید نے بیان کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ یحییٰ بن زکریا نے بیان کیا ہے یہ فرماتے ہیں کہ عثمان بن عیسیٰ نے احمد بن سلیمان اور عمران بن مروان انہوں نے سہۃ ابن مہران سے اور یہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے سنا ہے آپ نے فرمایا: وہ نبی کہ جس کے ہارے میں خداوند متعال نے قرآن کریم میں فرمایا ہے: **وَالذِّكْرُ فِي الْكِتَابِ اِسْمَاعِيلَ اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُولًا نَّبِيًّا** (کہ جس کو خدا نے وعدہ کا سچا اور رسول و نبی کہہ کر یاد فرمایا ہے) ان کی قوم نے ان پر غلبہ حاصل کر لیا اور آپ کے چہرے اور سر مبارک کو شدید زخمی کر دیا۔ پس اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتے کو آپ کی خدمت میں بھیجا اور اس فرشتے نے آپ سے عرض کیا: اے اسماعیل! تمام جہالوں کا پالنے والا آپ کو سلام کہہ رہا ہے اور فرما رہا ہے کہ جو آپ کی قوم نے آپ کے ساتھ کہا ہے میں نے سب سمجھ و دیکھ لیا ہے جو آپ چاہتے ہیں وہ مجھ سے سوال کریں (یعنی جس قسم کے مذاہب کا آپ سوال کریں گے وہی ان پر نازل کر دوں گا) آپ نے عرض کیا: اے خدا یا! میں نے حسین ابن علی علیہ السلام کے اسوہ کو اپنایا ہے اور ان کی پیروی کی ہے۔ (یعنی ان کی مثل اپنا معاہدہ تیرے سپرد کر دیا ہے) حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا: وہ کہیں سے مراد حضرت اسماعیل بن ابراہیم علیہما السلام ہیں۔

حضرت زینب علیہا السلام بخت علی کی روایت

﴿قَالَ اُخْبِرْنِي﴾ ابوبکر محمد بن عمر الجعفی ﴿قَالَ اُخْبِرْنَا﴾ ابو عبد اللہ محمد بن جعفر الحسینی ﴿قَالَ حَدَّثَنَا﴾ عیسیٰ بن مہران عن یونس عن عبد اللہ بن محمد بن سلیمان الهاشمی عن اُبیہ عن جدہ عن زینب بنت علی بن ابی طالب (ع) قَالَتْ لَمَّا اجْتَمَعَ رَأٰی اَبِی بَكْرٍ عَلٰی مَنَعِ

نجهتنا رجال واستخف بنا
بعد النسي وكل الخير مقتصب
”لوگوں نے ہم سے منہ موڑ لیے اور تجی کے بعد ہم کو خفیہ جانا ہے
اور تمام خیر ہم سے غصب کر لی گئی ہے۔“

سيعلم المتولى ظلم حامتنا
يوم القيامة اني سوف ينقلب
”غفریب ہم پر ظلم کرنے والے کو جان لیں گے کہ قیامت کے دن
ہم ان سے بدلہ لیں گے۔“

فقد لقينا الذي لم يلقه احد
من البرية لاعجم ولا عرب
”ہم آپ کے بعد ہم نے وہ سچہ دیکھا ہے جو دنیا میں عجم اور عرب
میں سے کسی نے نہیں دیکھا۔“

سوف نبكيك ما عشنا وما بقيت
لنا العيون بشمال له مكب
”ہم آپ پر گریہ کرتے رہیں گے جب تک ہم زندہ ہیں اور ہماری
آنکھیں ہیں ان سے آنسو جاری رہیں گے۔“

کبھی تھوڑی سی زحمت برداشت کرنے سے بھی خوشی نصیب ہوتی ہے

﴿قال أخبرني﴾ الشريف ابو عبد الله محمد بن محمد بن طاهر عن
ابى العباس احمد بن محمد بن سعيد عن احمد بن يوسف الجعفي عن
الحسين ابن محمد ﴿قال حدثنا﴾ ابى عن آدم بن عيسى بن ابي عمران

سے شکایت کرتے ہوئے گریہ کرتی رہیں یہاں تک کہ قبر اطہر آپ کے آنسوؤں سے تر ہوگئی اور آپ نے غم بہ کیا اور نوحہ پڑھا جس کے آخری اشعار کچھ یوں تھے:

قد كان بعدك أبناء وهنشة

لو كنت شاهدا لم تكثر الخطب

”اے میرے باپا! آپ کے بعد اتنے غم اور مصائب ہم پر وارد ہوئے ہیں اگر آپ ان کا شاہد کرتے تو آپ کی حالت غیر ہو جاتی۔“

انا فقد ناك فقد الأرض وابلها

واختل قومك فاشهدهم فقد نكبوا

”ہم نے آپ کو کھویا ہے گویا زمین اور جو کچھ اس میں ہے سب کھو گئے اور آپ کی قوم منحرف ہوگئی پس آپ گواہ رہیں کہ وہ ہم سے ہٹ گئے ہیں۔“

قد كان جهيل بالآيات يؤنسنا

فعبت عنا فكل الخير محتجب

”حقیق جبرائیل جو آیات کے ساتھ ہمارے لیے مونس تھا ہم سے غائب ہو گیا گویا ہر چیز نے ہم سے رخ موڑ لیا ہے۔“

وكنت بدراً ونوراً يستضاء به

عليك ينزل من ذي العزة الكتب

”آپ چودھویں کے چاند اور وہ نور جس کے ذریعے کائنات روشن تھی اور آپ پر صاحب غلبہ و قوت کی طرف سے کتاب نازل ہوئی ہے۔“

ہمارے لیے کوئی حدیث نقل فرمائیں تو ساتھ سند بھی ذکر فرمادیا کریں۔ پس آپؐ نے فرمایا: میرے باپا نے میرے دادا سے اور انہوں نے رسول خداؐ سے اور انہوں نے جبرائیلؑ سے اور انہوں نے اللہ رب العزت سے ذکر کیا اور میں جب بھی کوئی حدیث نقل کروں گا اسی سند سے ہوگی اور فرمایا: اے جاہل ایک حدیث جو کسی صادق سے آپؐ حاصل کریں ساری دنیا اور جو کچھ اس میں ہے اس سب سے بہتر ہے۔

بغیر بصیرت کے عمل کرنے والا

﴿قال أخبرني﴾ أبو الحسن أحمد بن محمد بن الحسن عن أبيه عن محمد ابن الحسن الصفار عن أحمد بن محمد بن عيسى عن محمد بن سنان عن موسى ابن بكير ﴿قال حدثني﴾ من سمع أبا عبد الله جعفر بن محمد عليهما السلام يقول العامل على غير بصيرة كالسائر على السراب بقيعة لا تزيد سرعة سيره إلا بعداً -

تھا حدیث نمبر 10: (بخلاف اسناد)

جناب موسیٰ ابن بکیر نے روایت کی ہے وہ فرماتے ہیں: مجھ سے ایک ایسے شخص نے بیان کیا ہے جس نے حضرت ابو عبد اللہ جعفر بن محمد الصادق علیہما السلام سے سنا ہے وہ فرماتے ہیں: جو شخص بغیر بصیرت و علم کے عمل کرے گا وہ اس کی مانند ہے جو راہ بھول کر سراب کے پیچھے چل رہا ہے جو جتنا تیز چلے گا اتنا ہی منزل سے دور ہوتا جائے گا۔

الہلالی الکوفی ، قال سمعت ابا عبد اللہ جعفر بن محمد علیہ السلام یقول کم من صبر ساعة قد اورشت فرحا طویلا وکم من لذة ساعة قد اورشت حزنا طویلا -

حدیث نمبر 8: (بخلاف اسناد)

جناب آدم بن حنیہ بن ابی عمران ہلالی الکوفی سے روایت ہے یہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے سنا ہے آپ نے فرمایا: تھوڑی مدت کا صبر کرنا (یعنی حرام پر صبر کرنا) ایک طویل خوشی کا موجب بنتا ہے اور قلیل موت کی لذت (یعنی حرام میں مبتلا ہونے کی وجہ سے جو کچھ لذت حاصل ہوتی ہے) طویل غم و حزن کا باعث بن جاتی ہے۔

صادق سے ایک حدیث حاصل کرنے کا اجر

﴿قال اظہرنی﴾ ابو القاسم جعفر بن محمد القمی رحمہ اللہ ﴿قال﴾ حدیث احمد بن محمد بن عیسیٰ ﴿قال حدیثی﴾ ہارون بن مسلم عن علی بن اسباط عن سیف بن عمیرہ عن عمرو بن شمر عن جابر قال قلت لابی جعفر (ع) اذا حدثتني بحديث فاستد لي، فقال حدیثی ابی عن جدی رسول اللہ (ص) عن جبرئیل (ع) عن اللہ عزوجل ، وکلما احدثک بهذا الاسناد وقال یا جابر لحدیث واحد تأخذہ عن صادق خیر لك من الدنيا وما فیہا -

حدیث نمبر 9: (بخلاف اسناد)

جناب جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں نے حضرت امام ابو جعفر محمد باقر علیہ السلام کی خدمت اقدس میں عرض کیا: (اے فرزند رسول!) جب آپ

مجلس نمبر 6

[بروز بدھ ۱۹ رمضان المبارک سال ۱۴۰۳ ہجری قمری]

امام سجاد علیہ السلام کے مواعظ

ومما أملاه في يوم الأربعاء التاسع عشر منه وسمعه أبو الفوارس
أبقاه الله ﴿أخبرنا﴾ الشيخ الجليل المفيد محمد بن محمد بن النعمان أدام
الله تأييده وتوفيقه قراءة عليه ﴿قال أخبرني﴾ أبو جعفر محمد بن علي بن
الحسين ﴿قال حدثنا﴾ عبد الله بن جعفر الحميري ﴿قال حدثنا﴾ أيوب بن
نوح عن محمد بن أبي عمير عن جميل بن دراج عن أبي حمزة الثمالي
رحمه الله عن علي بن الحسين زين العابدين (ع) أنه قال يوماً لأصحابه
إخواني أوصيكم بدار الآخرة ولا أوصيكم بدار الدنيا فانكم عليها حريصون
وبها متمسكون أما بلكم ما قال عيني من مريم (ع) للحواريين قال لهم الدنيا
قنطرة فاعبروها ولا تعمروها وقال ايكم يبنى على موج البحر داراً تلكم
الدار الدنيا فلا تتخذوها قواراً—

تھا۔ ایٹ نمبر ۹: (محذوف استاد)

حضرت ابو حمزہ ثمالی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت علی بن حسین زین العابدین علیہ السلام سے روایت بیان فرمائی ہے کہ آپ نے ایک دن اپنے اصحاب سے فرمایا:

میرے بھائی! میں آپ لوگوں کو آخرت کے گھر کی وصیت کرتا ہوں اور میں آپ

لوگوں کو اس دنیا کے گھر کی وصیت نہیں کرتا جبکہ آپ اس پر حریص ہیں اور اس کے ساتھ اپنا تعلق اور تمسک قائم کیے ہوئے ہیں۔ میں کیوں نہ آپ لوگوں کو اس چیز کے بارے میں بیان کروں جو حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے اپنے حواریوں سے فرمائی تھی کہ یہ دنیا ایک صحرا ہے۔ اس کو تم لوگوں نے عبور کرنا ہے۔ اس میں تم نے ہمیشہ نہیں رہنا اور پھر فرمایا: تم میں سے کون ہے جو دریا کی موج پر اپنا گھر بنائے۔ پس یہ دنیا کا گھر ایسے ہی ہے اس کو اپنے لیے قراگاہ محل سکونت مت قرار دو یعنی اس کے ساتھ دل نہ لگاؤ۔

ہماری محبت و مروت کو لازم قرار دو

﴿قال أخبرني﴾ ابو بکر محمد بن عمر الجعابی ﴿قال حدثني﴾ علی بن اسماعیل ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن خلف ﴿قال حدثنا﴾ حسین الاشقر ﴿قال حدثنا﴾ قیس عن لیث بن ابی سلیم عن عبدالرحمن بن ابی لیلی عن الحسین بن علی بن ابی طالب علیہما السلام قال قال رسول الله (ص) الزموا مودتنا اهل البيت فانه من لقي الله وهو يحبنا دخل الجنة بشفاعتنا والذي نفسی بيده لا ينتفع عبد بعمله الا بمعرفته بحقنا۔^۱

حدیث نمبر 2: (بخلاف استاد)

حضرت امام حسین بن علی بن ابی طالب علیہ السلام نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت نقل فرمائی ہے کہ آپؐ نے فرمایا:

میرے اہل بیت کی محبت و مروت کو اپنے لیے لازم قرار دو کیونکہ جو شخص اللہ سے ملاقات کرے اس حالت میں کہ اس کے دل میں ہماری محبت ہوگی وہ ہماری شفاعت سے جنت میں داخل ہوگا۔ مجھے قسم ہے اُس ذات کی کہ جس کے قبضہ قدرت میں میری جان

۱- تقدم مثل هذا الحديث في المجلس الثامن بطريق آخر ارجعه (۲ ص)۔

ہے کسی بندے کا کوئی عمل خیر اس کو فائدہ نہیں دے گا مگر ہمارے حق کی معرفت کے ساتھ اس کے لیے فائدہ مند ہوگا۔

مروت کی دو قسمیں ہیں

﴿قال أخبرني﴾ ابو جعفر محمد بن علی بن الحسین ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن الولید ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن الحسن الصفار عن یعقوب بن یزید عن ابن ابی عمیر عن غیر واحد عن ابی عبد اللہ جعفر بن محمد (ع) قال المروءة مروءتان مروءة الحضر ومروءة السفر، فاما مروءة الحضر، لتلاوة القرآن، وحضور المساجد وصحبة اهل الخير والنظر في الفقه واما مروءة السفر فبذل الزاد والمزاح في غير ما يسخط الله وقلة الخلاف على من يصحبه وترك الرواية عنهم اذا انت فارقتهم

تصانيف نمبر 3: (بخلاف استاد)

حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر بن محمد الصادق علیہما السلام فرماتے ہیں: مروت دو قسم کی ہے ایک وطن میں رہتے ہوئے مروت اور ایک سفر کے دوران مروت۔

وطن یعنی اپنے شہر و گھر میں ہوتے ہوئے مروت یہ ہے کہ قرآن کی تلاوت کرنا، مسجد میں نماز باجماعت کے لیے حاضر ہونا اور نیک لوگوں کی محفل میں جانا اور فقہ و دین میں غور و فکر کرنا۔ اور سفر کی مروت یہ ہے اپنے ساتھیوں پر زور سفر کو خرچ کرنا ان کے ساتھ ہنسی خوشی کا ایسا مزاج کرنا جو خدا کی ناراضگی کا موجب نہ ہو۔ ان کی باتوں میں اختلاف کم کرنا اور ان سے جھوٹی روایات نقل نہ کرنا۔

علی ابن ابی طالب سید العرب ہیں

﴿قال أخبرني﴾ ابو یکر محمد بن عمر بن سلم ﴿قال حدثني﴾ علی

ابن اسماعیل ابو الحسن الطبرانی **﴿قال حدثنا﴾** محمد بن خلف المقرئ **﴿قال حدثنا﴾** حسین الأشقر **﴿قال حدثنا﴾** قیس بن الربیع عن أبیه عن عبدالرحمن بن ابی لیلی عن الحسین بن علی بن ابی طالب (ع) قال قال رسول الله (ص) یا أنس ادع لی سید العرب، فقال یا رسول الله أنست سید العرب، قال أنا سید ولد آدم وعلی سید العرب فدعا علیاً فلما جاء علی (ع) قال یا أنس ادع لی الانصار فجاءوا فقال النبی (ص) یا معشر الانصار هذا علی سید العرب فأحبوه لحی واکرموه لکرامتی فان جبرئیل (ع) أخبرنی عن الله عزوجل ما اقول لکم-

تحدیث نمبر 4: (بخلاف استاد)

حضرت امام حسین ابن علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت نقل فرمائی ہے کہ آپؐ نے انس رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

اے انس! سید العرب کو میرے پاس لاؤ۔ پس اس نے آپؐ کی خدمت اقدس میں عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپؐ سید العرب نہیں ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: اے انس! میں سید اولاد آدم ہوں یعنی تمام اولاد آدم کا سردار ہوں اور علیؑ علیہ السلام عرب کے سردار ہیں۔ پس علیؑ علیہ السلام کو بلاؤ۔ میں نے علیؑ علیہ السلام کو بلایا جب آپؐ رسول خدا کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو رسول خدا نے فرمایا: اے انس! انصار کو میرے پاس بلاؤ۔ پس جب انصار بھی آپؐ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو گئے۔

اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اے گروہ انصار! یہ علیؑ علیہ السلام تمام عرب کے سردار ہیں۔ میری محبت کی وجہ سے ان سے بھی محبت کرو۔ میری عزت و اکرام کی وجہ سے ان کی عزت و اکرام کرو۔ یاد رکھو جو کچھ میں کہہ رہا ہوں اس کی جبرائیل نے مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے خبر دی ہے۔

حضرت امام مہدی علیہ السلام کے بارے میں خبر

﴿قال أخبرني﴾ أبو القاسم جعفر بن محمد بن قولويه رحمه عن أبيه عن سعد بن عبد الله عن أحمد بن محمد بن عيسى عن ابن أبي عمير عن عبد الله بن مسكان عن بشر الكعاسي عن أبي خالد الكاهلي قال قال لي علي الحسين (ع) بأنّها خالد لتأتين فتن كقطع الليل المظلم لا ينبغي إلا من أخذ الله ميثاقه، أولئك مصابيح الهدى وينابيع العلم ينجمهم الله من كل فتنة مظلمة، كأني بصاحبكم قد علا فوق نجفكم بظهر كوفان في ثلاثمائة وبضعة عشر رجلا جبريل عن يمينه وميكائيل عن شماله واسرئيل امامه معه راية رسول الله (ص) قد نشرها لا يهوى بها إلى قوم إلا اهلكهم الله عز وجل -

حدیث نمبر 5: (بخلاف استاد)

حضرت ابوالخالد الکاظمی نے حضرت امام حسین علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ

آپؑ نے مجھ سے فرمایا:

اے ابو خالد! اس دنیا میں تجھے آنے والے ہیں جو اندھیری رات کی طرح ہر چیز کو اپنی لپیٹ میں لے لیں گے اور ان سے کوئی نہیں بچ پائے گا مردہ جن سے اللہ نے عہد لیا ہوا ہے۔ یہ وہ لوگ ہوں گے جو اس تاریکی میں ہدایت کے چراغ اور علم کے سرچشمے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کو ہر فتنے اور تاریکی سے محفوظ رکھے گا۔ گویا میں اس تمہارے صاحب و امام و سردار کو دیکھ رہا ہوں جو نجف کے اوپر سے کوفہ و بصرہ کے درمیان بلند ہوگا اور اس کے ساتھ تین سو دس اور کچھ افراد ہوں گے (یعنی تین سو تیرہ) جبرائیل علیہ السلام آپؑ کے دائیں جانب اور میکائیل علیہ السلام بائیں جانب اور اسرافیل علیہ السلام آپؑ کے آگے آگے ہوں گے اور جن کو آپؑ بلائیں گے پس سید الانبیاء رسول اعظمؐ کا پرچم آپؑ کے دستِ اقدس میں ہوگا اور آپؑ اس پرچم کے ساتھ جس قوم کے مقابلے میں جائیں گے تو

اللہ تعالیٰ اس قوم کو ہلاک کر دے گا۔

رسول خدا کی اس دنیا میں آخری مجلس

﴿قال أخبرني﴾ أبوحنص عمر بن محمد بن علي الصيرفي ﴿قال حدثنا﴾ جعفر بن محمد الحسنی ﴿قال حدثنا﴾ عيسى بن مهران ﴿قال أخبرنا﴾ يونس بن محمد ﴿قال حدثنا﴾ عبدالرحمن بن الغسيل ﴿قال أخبرني﴾ عبدالرحمن بن خلاد الانصاري عن عكرمة عن عبداللہ بن عباس قال ان علي بن أبي طالب (ع) وانعاس بن عبدالمطلب والفضل بن العباس دخلوا علي رسول الله (ص) في مرضه الذي قبض فيه فقالوا يا رسول الله هذه الانصار في المسجد تبكي رجالها ونساؤها عليك فقال وما يبكيهم قالوا يخافون ان تموت فقال اعطوني ايديكم فخرج في ملحفة وعصابة حتى جلس علي المنبر فحمد الله وأثنى عليه ثم قال ، أما بعد ايها الناس فما تتكروون من موت نبيكم ثم انع اليكم وتنع اليكم انفسكم لو خلد احد قبلي ثم بعث اتيه خلدت فيكم -

ألا اني لاحق بربي وقد تركت فيكم ما ان تمسككم به لن تضلوا كتاب الله تعالى بين ايديكم تقرؤنه صباحا ومساء فلا تنافسوا ولا تحاسدوا ولا تباغضوا او كونوا اخوانا كما امركم الله ، وقد خلفت فيكم عترتي اهل بيتي وان اوصيكم بهم ثم اوصيكم بهذا الحي من الانصار فقد عرفتم بلامهم عندالله عزوجل وعند رسوله وعند المؤمنين ، ثم يوسعوا في الديار ويشاطروا الثمار ويؤثروا بهم الخاصة ، فمن ولي منكم امرا يضر فيه احداً وينفعه فليقبل من محسن الانصار وليتجاوز عن مسيئتهم وكان

آخر مجلس جلسہ (ص) حتی لقی اللہ عزوجل -

حدیث نمبر 6: (بخاری ص ۱۰)

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت یحییٰ ابن ابی طالبؑ، حضرت عباسؑ بن عبدالمطلبؑ اور فضال بن عباسؑ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں اس وقت حاضر ہوئے جب آپؐ کے وصال کا وقت قریب تھا۔ انھوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مسجد میں انصار مردہ اور عورتیں سب رو رہے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: یہ کیوں رو رہے ہیں؟ انھوں نے عرض کیا: ان لوگوں کو خوف ہے کہ آپؐ اس دنیا سے رحلت فرما رہے ہیں۔ پس رسول خداؐ نے فرمایا: مجھے اپنے ہاتھوں سے سہارا دو۔ پس آپؐ ان کے سہارے سے مسجد میں تشریف لائے اس حالت میں کہ سر پر پٹی بندھی ہوئی تھی اور باقی جسم مطہر پر چادر لٹکی ہوئی تھی۔ آپؐ منبر پر تشریف فرما ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کی مہر و شہادت کے بعد آپؐ نے فرمایا:

اما بعد! اے لوگو! تم اپنے نبی کی موت کا انکار کیوں کر رہے ہو؟ کیا میں نے تمہیں موت کے برحق ہونے کے بارے میں خبر نہیں دی اور کیا خود تمہارے نفس تم کو اس کے برحق ہونے کے بارے میں خبر نہیں دے رہے۔ کیا مجھ سے پہلے بھی کوئی اس دنیا میں ہمیشہ رہا ہے؟ کہ میں بھی تمہارے درمیان ہمیشہ رہ جاؤں۔ آگاہ ہو جاؤ! میں اپنے رب کے پاس جا رہا ہوں اور میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں۔ اگر تم اس سے تمسک رکھو گے تو تم ہرگز کمر اٹھیں ہو گے۔

اللہ تعالیٰ کی کتاب جو تمہارے سامنے ہے جس کی تم صبح و شام تلاوت کرتے ہو۔ پس تم فخر و تکبر نہ کرنا حسد نہ کرنا ایک دوسرے پر غضب نہ کرنا۔ تم ایک دوسرے کے بھائی بن کر رہو جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے تم کو حکم دیا ہے۔ اور میں تمہارے درمیان اپنی عزت و ابن بیت کو اپنا خلیفہ بنا کر جا رہا ہوں اور میں آپ لوگوں کو ان کے بارے میں وصیت کرتا

ہوں۔ پھر میں تم کو اپنے مددگاروں میں سے اس زندہ کے بارے میں وصیت کرتا ہوں۔ پس تم اللہ اور اس کے رسول اور مومنین کے نزدیک ان کے مقام عزت کو جانتے ہو۔ کیا تم اپنے گھر کو ان کے لیے وسیع نہیں کرو گے۔ کیا تم اپنے بچل آدھے آدھے تقسیم نہیں کرو گے۔ کیا تم تنگی اور محتاجی کو ان سے دور نہیں کرو گے۔ پس انصار میں سے جو نیکوکار ہیں ان کو قبول کرو اور جو گناہ گار ہیں ان سے دور رکرو۔ اور یہ آپ کی آخری مجلس تھی جس کے بعد آپ بارگاہ رب العزت میں چلے گئے تھے۔

ابن عباسؓ کا بصرہ والوں سے خطبہ

﴿قال أخبرني﴾ ابو حفص عمر بن محمد ﴿قال حدثنا﴾ ابو عبد اللہ جعفر بن محمد الحسنی ﴿قال حدثنا﴾ عیسیٰ بن مہران ﴿قال أخبرنا﴾ حفص بن عمر الفراء ﴿قال أخبرنا﴾ ابو معاذ الخزاز عن عبيد اللہ بن احمد الربعی قال بینا ابن عباس یخطب الناس بالبصرة اذ اقبل علیهم بوجه فقال ايتها الامة المتحيرة في دينها ما لو قدمتم من قدم الله واخرتم من اخر الله وجعلتم الوراثة والولاية حيث جعلها الله لما عال سهم من فرائض الله ولا عال ولي الله ولا اختلف اثنان في حكم الله ولا تنازعت الامة في شيء من كتاب الله، فذوقوا وبال ما فرطتم بما قدمت ايديكم وسيعلم الذين ظلموا اي مقلب ينقلبون -

- ۱- انمول عبارة عن قصور نثرکة عن سهام ذوی القروض وان تقصر الا بدخول الزوج والزوجة- وهو في الشرع ضد التعصیب الذي هو توريث العصبه ما فضل عن ذوی السهام يقال عالت العريضة وعانت عولا ارتفعت وهو ان ترتفع السهام وتزيد فيدخل النقصان على اهلها، وهو من السيل فعمل القريضة بالجور عليهم بنقصان سهامهم، وفي الحديث اول من عالت الفرائض عمر بن الخطاب - (۲ ص)

حصہ ہش نمبر 7: (بخلاف اسناد)

ابومحاذ خزاعی نے عبداللہ بن احمد ربیع سے روایت کی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہمارے درمیان بصرہ میں ابن عباس نے خطبہ دیا۔ پس آپ اہل بصرہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا:

اے اپنے دین میں پریشان و متحیر امت آگاہ ہو جاؤ اگر تم اس طرف اپنے قدم اٹھاتے جس طرف اللہ تم کو چلانا چاہتا ہے اور رخ موزے اس طرف سے جس طرف سے اللہ تمہارا رخ موڑنا چاہتا ہے اور تم خلافت و ولایت کو وہاں قرار دیتے جہاں ان دونوں کو اللہ نے قرار دیا ہے۔ تم اللہ کے فراموش میں تم کی کرتے اور نہ ہی اللہ کے ولی کو تم نقصان پہنچاتے۔ اور نہ ہی تم حکم خدا کے درمیان کوئی بندے اختلاف کرتے اور نہ ہی اللہ کی کتاب میں سے کسی چیز کے بارے میں نزاع اور جھگڑا کرتے۔ پس آپ اپنے کیے ہوئے کا مزہ چکھو اور جو کچھ تم اپنے ہاتھوں سے انجام دے چکے ہو اس میں تم نے کوتاہی کیا ہے اس کا مزہ چکھو اور عقرب وہ لوگ جو ظالم ہیں وہ جان لیں گے ان کو کس جگہ پلٹا دینا جائے گا۔

شیخین خلافت پر قابض ہوئے

﴿قال أخبرني﴾ ابو حفص عمر بن محمد ﴿قال حدثنا﴾ ابو عبد اللہ جعفر بن محمد ﴿قال حدثنا﴾ عیسیٰ بن مہران ﴿قال حدثنا﴾ مخول ﴿قال حدثنا﴾ الربیع بن المنذر عن أبيه قال سمعت الحسن بن علی علیہما السلام يقول ان اياهم وعمر عمدا الى هذا الامر وهو لنا كله فاخذاه دوننا وجعلنا فيه سهماكسهم الجدة، اما والله لتبعتها انفسهما يوم يطلب الناس فيه شفاعتنا۔

جناب ربیع بن منذر نے اپنے والد سے روایت بیان کی ہے وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت اہم حسن علیہ السلام سے سنا کہ آپؐ نے فرمایا:

تَحْقِيقُ الْيُؤَكِّرُ اور عمران دونوں نے اس امر (یعنی خلافت) کا قصد کیا حالانکہ یہ ہمارا حق تھا اور ان دونوں نے ہمیں چھوڑ کر اس کو اپنا لیا اور اس میں کچھ ہمارا حصہ بھی رکھا۔ آگاہ ہو جاؤ خدا کی قسم بہر ان دونوں کو مقہم کریں گے اس دن جس دن لوگ ہماری شفاعت طلب کریں گے۔

جناب سیدہ کے گھر پر ان لوگوں کا ہجوم کرنا

﴿قَالَ أَخْبَرَنِي﴾ ابوبکر محمد بن عمر الجعابی ﴿قَالَ حَدَّثَنَا﴾ ابو الحسن العباس بن المغيرة ﴿قَالَ حَدَّثَنَا﴾ ابوبکر احمد بن منصور الرمادی ﴿قَالَ حَدَّثَنَا﴾ سعيد بن عفیر ﴿قَالَ حَدَّثَنَا﴾ ابن أبيه عن خالد بن يزيد عن ابی ہلال عن مواف بن عثمان قال لما بايع الناس ابا بكر دخل على (ع) والزبير والمقداد بيت فاطمة (ع) وابوا ان يخرجوا فقال عمر ابن الخطاب اضرموا عليهم البيت نارا فخرج الزبير ومعه سيفه فقال ابوبكر عليكم بالكلب فقصدوا نحوه فزلت قدمه وسقط الى الأرض ووقع السيف من يده، فقال ابوبكر اضربوا به الحجر فضرب بسيفه الحجر حتى انكسر، وخرج على بن ابی طالب (ع) نحو العالية فلقية ثابت بن قيس بن شداس فقال ما شأنك يا ابا الحسن فقال ارادوا ان يحرقوا علي بيتي وابوبكر علي المنبر يبائع له ولا يدفع عن ذلك ولا ينكره فقال له ثابت ولا تفارق كفي يدك حتى اقتل دونك فانطلقا جميعا حتى عادا الى المدينة وان فاطمة (ع)

واقفة علی بابہا وقد خلت دارہا من احد من القوم وہی تقول لاعہدلی بقوم
اسوا محضراً منکم ترککم رسول اللہ جنازۃ بین یدینا وقطعتہ امرکم بینکم
لما تستامرونا وصنعتہم بنا ما صنعتہم ولم تروا لنا حقاً۔

تصحیث نمبر 9: (بخلاف اسناد)

مروان بن عثمان بیان کرتا ہے جب لوگوں نے ابوبکر کی بیعت کرنی تو علی علیہ
السلام زبیر اور مقداد رضی اللہ عنہ جناب سیدہ فاطمہ علیہا السلام کے گھر چلے گئے اور ان
لوگوں نے وہاں سے نکلنے سے انکار کر دیا۔ پس عمر بن خطاب نے کہا ان کے گھر کو آگ لگا
دی جائے۔ پس زبیر گھر سے باہر نکل آیا۔ اس کے ہاتھ میں تلوار تھی۔ پس ابوبکر نے کہا:
تیرے اوپر کتوں کو چھوڑا جائے۔ سب لوگ زبیر کی طرف لپکے تو اس کے قدم لڑکھڑا گئے
اور وہ زمین پر گر گیا اور اس کے ہاتھ سے تلوار گر گئی۔ ابوبکر نے کہا: اس کی تلوار کو پتھر پر
مارو۔ پس اس کی تلوار کو پتھر پر مارا گیا اور وہ ٹوٹ گئی۔

اس کے بعد حضرت علی بن ابی طالب مشرق کی جانب مدینہ سے باہر چلے گئے۔
پس وہاں پر آپ کی ملاقات ثابت بن قیس بن شماس سے ہوئی۔ اس نے عرض کیا: اے
ابوالحسن! کیا معاملہ ہے؟ آپ نے فرمایا: یہ میرے گھر کو آگ لگانا چاہتے ہیں جب کہ
ابوبکر منبر پر بیٹھ چکا ہے اور اس کی بیعت کی جا چکی ہے اور وہ بھی اس کو نہیں روک رہا اور
اس کا انکار بھی نہیں کرتا (جب کہ میرا حق غصب کیا جا چکا ہے) جناب ثابت نے آپ کی
خدمت میں عرض کیا: اے علی! ان لوگوں سے مخالفت ترک کر دو اور اپنے ہاتھ کو روکو۔ کہیں
ایسا نہ ہو کہ یہ آپ کو قتل کر دیں۔ پھر دونوں واپس مدینہ میں آ گئے۔ جناب فاطمہ علیہا
السلام اپنے دروازے پر کھڑی تھیں اور ساری قوم دروازہ چھوڑ کر جا چکی تھی اور بی بی پاک
فرما رہی تھیں: اس دن سے برا کوئی دن میں نے نہیں دیکھا کہ تم نے رسول خدا کے
جنازے کو ہمارے سامنے چھوڑ دیا اور تم نے امر خلافت کو اپنے درمیان بانٹنا شروع کر دیا

جبکہ ہم سے تم نے مشورہ بھی نہیں کیا اور ہمارے ساتھ جو کچھ کیا اس میں تم نے ہمارے حق کا لحاظ بھی نہیں کیا۔

(ظاہر اس روایت سے معلوم ہوتا ہے یہ مگر کو آگ لگانے سے پہلے کی ہے جس میں فقط وہ دھمکی دے کر چلے گئے تھے اور دوسرا اس کا راوی مروان بن عثمان ہے اس سے بھی لگتا ہے یا تو خندوش ہے یا پھر اس واقعہ عظیم سے پہلے یہ واقعہ رونما ہوا ہوگا ورنہ آگ لگانا یہ یقینی ہے اس سے انکار نہیں ہے۔ مترجم)

عمر بن خطاب کی آخری وقت حالت

﴿قال أخيرني﴾ ابوبکر محمد بن عمر الجعابی ﴿قال حدثنا﴾ الحسين العباس بن المغيرة ﴿قال حدثنا﴾ ابوبکر احمد بن منصور الرمادي ﴿قال حدثنا﴾ سليمان بن حرب ﴿قال حدثنا﴾ حماد بن زيد عن يحيى بن سعيد عن عاصم بن عبيد الله عن عبد الرحمن بن ايان بن عثمان عن أبيه عن عثمان بن عفان قال انا اخر الناس عهداً بعمر بن الخطاب دخلت عليه ورأسه في حجر ابنه عبد الله وهو مولود فقال له ضع خدي بالارض فأبى عبد الله فقال له ضع خدي بالارض لا أم لك فوضع خده بالارض فجعل يقول ويل أمي ويل أمي ان لم تغفر لي فلم يزل يقولها حتى خرجت نفسه -

تھا بیٹ نسب 10: (بخلاف اسناد)

حضرت عثمان بن عفان نے روایت بیان کی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب کا آخری وقت تھا اور سب لوگوں کے آخر میں اس کی عیادت کے لیے گیا جبکہ اس کا سر اس کے بیٹے عبد اللہ کی گود میں تھا اور وہ شدت تکلیف سے غم حال تھا۔ اپنے بیٹے سے کہہ رہا تھا: میرے سر و چہرے کو زمین پر رکھ دو اور عبد اللہ اس سے انکار کر رہا تھا۔ پھر اس نے کہا کہ میرا سر

زمین پر رکھ دو تیری ماں مر جائے یا تیری ماں کوئی نہیں ہے (بدو دعا کے الفاظ) پس اس نے اس کا چہرہ زمین پر رکھ دیا اور وہ زمین پر سر مارتا اور یہ کہتا کہ ہائے افسوس! (یعنی میرے پیدا کرنے والی ماں پر افسوس اس نے مجھے کیوں جنا) ہائے افسوس وویل ہو میری ماں اور اگر مجھے بخشا نہ گیا۔ وہ متواتر یہ ہی کہتا رہا حتیٰ کہ اس کی جان نکل گئی۔

(تاریکین آپ خود دیکھیں جو اس دنیا سے مطمئن جاتے ہیں وہ فزت ہرب الکعبہ کی آواز دیتے ہوئے نظر آتے ہیں اور جو اپنے کیے ہوئے پر پشیمان ہوتے ہیں اور مایوس جاتے ہیں ان کی حالت یہی ہوتی ہے۔ مترجم)

جو خواہش نفس کی اتباع نہ کرے اس کے لیے طوبیٰ ہے

﴿قال أخيونى﴾ ابو جعفر محمد بن علی بن الحسین ﴿قال حدثنا﴾ ابی ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن یحییٰ العطار ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن ابی الصہبان عن محمد بن ابی عمیر عن جمیل بن دراج عن ابی عبد اللہ جعفر ابن محمد (ع) قال قال رسول اللہ (ص) طوبی لمن ترک شہوة حاضرة لم وعد لم یرا۔

حدیث نمبر 11: (بخلاف اس)

حضرت ابو عبد اللہ جعفر بن محمد الصادق علیہما السلام نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے آپؐ نے فرمایا کہ طوبیٰ خوشخبری ہے ان کے لیے جو اپنی خواہش و شہوت موجود کو ترک کر دے اس وعدہ کے لیے جس کو اس نے ابھی دیکھا نہیں۔

اصحاب قیاس کی مذمت

﴿قال أخیرنی﴾ ابو جعفر محمد بن علی ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن الحسن ابن الولید ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن الحسن بن صفار ﴿قال حدثنا﴾

يعقوب ابن يزيد عن حماد بن عثمان عن زرارة بن أعين، قال قال لي ابو جعفر محمد بن علي (ع) يا زرارة اياك واصحاب القياس في الدين فانهم تركوا علم ما وكلوا به وتكلموا ما قد كفوا يتأولون الاخبار ويكذبون على الله عز وجل، وكأني بانرجل منهم ينادي من بين يديه قد تاهوا وتحيروا في الارض والدين -

تہذیب نمبر 12: (بخلاف استاد)

حضرت زراره بن اعین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت ابو جعفر محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:

اے زراره! دین میں قیاس کرنے والوں سے بچو کیونکہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے دین میں جس کا علم پر بھروسہ کرنا تھا اس کو چھوڑ دیا ہے اور جس سے ان کو روکا گیا تھا اس کے مرتکب ہوئے ہیں۔ انہوں نے اخبار کی تاویل کی ہے اور خداوند متعالیٰ پر جھوٹ بولتے ہیں۔ اور گویا یہ وہ لوگ ہیں جن کو خدا کی بازگاہ میں آواز دی جائے گی۔ یہ وہ لوگ ہیں جو دین میں اور زمین پر پریشان و متحیر رہے ہیں۔

○

﴿قال أخبرني﴾ ابو جعفر محمد بن علي بن الحسين ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن موسى بن المتوكل ﴿قال حدثنا﴾ علي بن الحسين السعد آدي ﴿قال حدثنا﴾ احمد بن محمد بن خالد عن أبيه عن ابن ابي عمير عن غير واحد عن ابي عبد الله (ع) قال لعن الله اصحاب القياس فانهم غيروا كلام الله وسنة رسوله (ص) واتهموا الصادقين في دين الله عز وجل -

تہذیب نمبر 13: (بخلاف استاد)

حضرت ابو عبد اللہ امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: خدا لعنت کرے دین میں

قیاس کرنے والوں پر کیونکہ انہوں نے کلام خدا اور سنت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تبدیل کر دیا اور اللہ تعالیٰ کے دین میں صاف قین و عیض کیا ہے۔

اہل دین کی صفات

﴿قال أخبرني﴾ ابوبکر محمد بن عمر النجاشی ﴿قال حدثنا﴾ ابو العباس احمد بن محمد بن سعید ﴿قال حدثني﴾ محمد بن احمد بن خاقان النهدي ﴿قال حدثني﴾ سليم الخادم في درب الحب عن ابراهيم بن عقبة بن جعفر عن محمد بن نصر بن قرواش النهدي النجدي الكوفي عن ابي عبد الله جعفر بن محمد عليهما السلام قال ان صاحب الدين فكر ففعله السكينة واستكان فتواضع وقع فاستغنى ، ورضى بما اعطى ، وانفرد فكلى الاخوان ، ورفض الشهوات فصار حراً ، وخرج اذ الدنيا فتحاتى الشرور ، واطرح الحسد فظهرت المحبة وله يحض الناس فلم يخفهم ولم يذنب اليهم لسلم منهم ، وسخط نفسه عن كل شئ ففاض واسكمل الفضل وابصر العافية فأمس الندامة

تفسیر نمبر 14: (بخلاف استاد)

حضرت ابو عبد اللہ جعفر بن محمد الصادق علیہما السلام فرماتے ہیں: اہل دین فکر کرتے ہیں (یعنی وہ اپنے بارے میں فکر کرتے ہیں ان کی اصل کیا تھی [نجس پائی]۔ اور وہ نفس کے عیوب کے بارے میں اور اپنی آخرت کے بارے میں) اور ان پر سکون ظاہر رکھتا ہے۔ خضوع اور اپنے نفس کو ذلیل رکھتے ہیں اور تکبر نہیں کرتے۔ اور خالق اور مخلوق کے سامنے انکساری کا اظہار کرتے ہیں۔ وہ قانع ہوتے ہیں اور لوگوں سے بے نیاز رہتے ہیں اور جو کچھ ان کو ملتا ہے اس پر راضی رہتے ہیں اور دنیا سے ایک طرف رہتے اور اپنے بھائیوں

کے لیے کفایت کرتے ہیں اور شہادت کو ترک کر کے آزاد ہو جاتے ہیں اور دنیا کو چھوڑ دیتے ہیں اور تمام شرور سے اعتنا کرتے ہیں۔ حسد سے پرہیز کرتے ہیں اور ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں۔ نہ وہ لوگوں سے ڈرتے ہیں اور نہ لوگ ان سے ڈرتے ہیں وہ لوگوں سے برا سلوک نہیں کرتے اور لوگ ان سے سلامتی میں رہتے ہیں اور ہر چیز کے بدلے میں اپنے نفس پر ختم کرتے ہیں۔ ایسی یہی کامیاب ہیں اور ان کا فضل و فضیلت کامل ہوتا ہے اور وہ عافیت کو دیکھتے ہیں اور مدامت سے امن میں رہتے ہیں یعنی ان کو پشیمانی نہیں ہوگی۔

حضرت جبرائیلؑ کا نبی اکرمؐ کے پاس آخری وقت میں آنا

﴿قال أخبرني﴾ ابو جعفر محمد بن علی عن أبيه عن سعد بن عبد الله عن ابراهيم بن محمد الثقفی عن محمد بن مروان عن زيد بن ابان بن عثمان عن ابي بصير عن ابي جعفر الباقر عليه السلام، وقال لما حضر النبی (ص) الوفاة نزل جبرئیل فقال له جبرئیل یا رسول الله هل لك فی الرجوع قال لا قد بلغت رسالاتی - ثم قال له اترید الرجوع الی الدنيا قال لا بل الرفیق الاعلی ثم قال رسول الله (ص) للمسلمین وهم مجتمعون حوله ایها الناس! انبی بعدی ولا سنة بعد سنتی فمن ادعی ذلک فدعوا ویدعته فی النار ومن ادعی ذلک فاقتلوا ومن اتبعه فانهم فی النار لله ایها الناس احيوا القصص وحيو الحق ولا تفرقوا واسلموا تسلموا، [کتب الله لا غلبنا ورسلی ان الله قوی عزیز]۔

حدیث نمبر 15: (بخلاف اسناد)

حضرت ابو بصیر رضی اللہ عنہ نے حضرت امام ابو جعفر محمد باقر علیہ السلام سے روایت

بیان کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا:

جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آخری وقت آیا تو حضرت جبرائیلؑ آپؐ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کی: یا رسول اللہ! کیا آپؐ دنیا میں واپس جانا چاہتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: نہیں۔ تحقیق میں نے اپنے رب کی رسالت کے تمام احکام کی تبلیغ کا فرض پورا کر دیا ہے۔ پھر جناب جبرائیلؑ نے عرض کیا: کیا آپؐ دوبارہ دنیا کی طرف جانے کا ارادہ رکھتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: نہیں بلکہ میں اس رفیق اعلیٰ کی بارگاہ میں جانا چاہتا ہوں۔ اس کے بعد رسول خداؐ نے ان مسلمانوں سے جو اس وقت آپؐ کے ارد گرد جمع تھے فرمایا:

”اے لوگو! میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور میری سنت کے بعد کسی اور کی سنت نہیں ہوگی۔ جو میرے بعد نبوت کا دعویٰ کرے گا میں وہ دعویٰ دور اس کی جیروی کرنے والے جہنم میں جاؤں گے اور جو اس کا دعویٰ کرے اس کو قتل کروں تم لوگوں پر واجب ہے۔ اور جو اس کی اتباع کریں گے وہ سب جہنم میں جائیں گے۔

اے لوگو! اپنے درمیان قصاص کو زندہ رکھو اور حق کو زندہ رکھو اور آپس میں تفرقہ نہ ڈالو اور ایک دوسرے کو سلامتی میں رکھو جیسا کہ سلامتی کا حق ہے۔ اللہ نے واجب قرار دیا ہے کہ میں اور میرا رسول ضرور غالب ہوں گے لیکن اللہ قوی و عزیز ہے۔

رزق طلوع آفتاب سے پہلے تقسیم ہوتا ہے

﴿قال أخبرني﴾ ابویکر محمد بن عمر الجعابی ﴿قال حدثنا﴾ ابو العباس احمد بن محمد بن سعید ﴿قال حدثنا﴾ جعفر بن عبد اللہ ﴿قال حدثني﴾ اخي محمد بن عبد اللہ ﴿قال حدثنا﴾ اسحق بن جعفر بن محمد ابن هلال المذحجي قال قال لي ابو ك جعفر بن محمد الصادق عليهما السلام

اذا كانت لك حاجة فاعد فيها فان لا رزاق تقسم قبل طلوع الشمس ، وان
الله تعالى بارك لهنه الامة في بكورها ، وتصدق بشئ عند البكور فان
البلاء لا يتخطى الصدقة -

تبیہ نصیب 16: (بخلاف اسناد)

حضرت ایام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب کوئی حاجت اور ضرورت تجھے
پیدا ہو جائے اس کے مانگنے کے لیے صبح کا وقت اختیار کرو۔ کیونکہ رزق طلوع آفتاب سے
پہلے تقسیم ہوتا ہے اور تحقیق اللہ تعالیٰ نے اس اُمت کے صبح کے وقت کو بابرکت قرار دیا ہے
اور تم کو صبح کے وقت صدقہ دینا چاہیے کیونکہ ہر مصیبت پر صدقہ سبقت لے جاتا ہے۔

مجلس نمبر 7

[بروز ہفتہ ۲۲ رمضان المبارک سال ۱۴۰۴ ہجری قمری]

ومما املأه في يوم السبت الثاني والعشرين من وسمعه ابو الفوارس
ابن علقم الله أخبرني الشيخ الجليل المنقذ ابو عبد الله محمد بن محمد بن
النعمان الحارثي ادام الله تأييده وتوفيقه قراء : عليه (قال أخبرني)
ابو غالب احمد بن محمد الزراري رحمه الله (قال حدثنا) عبد الله بن جعفر
الحميري (قال حدثنا) احمد بن محمد بن عيسى عن الحسين بن سعيد
عن محمد بن سنان عن صفح بن يزيد عن ابي عبد الله الصادق جعفر بن محمد
عليهما السلام قال سمعته يقول تبجروا قلوبكم فان انقأها الله من حركة
الواحش لسخط شيع من صمعه فاذا وجدتموها كذلك فاسألوه ما شئتم -

تفہیم نمبر 1: (تخریفات)

حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اپنے دلوں کی طرف توجہ
کرو اگر خدا ان دلوں کو اضطراب کی حرکت سے پاک کر دے جو خدا کے کسی کام سے ناراضگی
کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے پس جب دلوں کی یہ حالت (یعنی اضطراب سے پاک) ہو جائے

۱- التبحر فی الشیخ الشیخ قیہ والتوسع

۲- فی بعض النسخ هكذا "فان انقأها من حركة الواحش لسخط شيع من صنع الله"۔

پھر تم ان سے جو چاہو گے سوال کرو وہ جواب دیں گے۔

مولائے کائنات امیر المومنین علیہ السلام کی چار خصوصیتیں

﴿قال أخبرني﴾ ابو الحسن علی بن خالد الراغبی ﴿قال حدثنا﴾ ابو القاسم الحسن بن علی الکوفی ﴿قال حدثنا﴾ جعفر بن محمد بن مروان الغزالی ﴿قال حدثنا﴾ ابی ﴿قال حدثنا﴾ عیید بن خنیس النعبدی ﴿قال حدثنا﴾ صباح بن یحییٰ المزنی عن عبد الله بن شریک عن الحارث بن تعلبة، قال قدم رجلان یريدان مكة والمدينة فی الهلال او قبل الهلال فوجد الناس ناهضین الى الحج قال فخرجنا معهم فاذا نحن بركب فیهم رجل كأنه امیرهم فانتبذ منهم - فقال کونا عراقیین، قلنا نحن عراقیان قال کونا کوفیین، قلنا نحن کوفیان قال ممن انتما، قلنا من بنی کنانة، قال من ای بنی کنانة، قلنا من بنی مائلک بن کنانة، قال رجب علی رجب وقرب علی قرب، انشد کما بكل کتاب منزل ونبی مرسل اسمعتنا علی بن ابی طالب یسبني او يقول انه معادی او مقتالی، قلنا من انت، قال انا سعد بن ابی وقاص، قلنا ولكن سمعناه یقول اتقوا فتنة الاختس، قال الخنس کثیر ولكن سمعناه یضنی باسمی قال لا قال الله اکبر الله اکبر "قد ضللت اذن وما انا من المهتدين" ان انا قاتلته بعد اربع سمعتهم من رسول الله (ص) لان تكون لی واحدة منهم أحب الی من الدنيا وما فیها انعم فیها عمر نوح، قلنا سمعنا، قال ما ذکرتهن الا وانا ارید ان اسمیهم، بعث رسول الله (ص) ببراءة لابنیز

۱- اتفق المؤرخون من الفريقین علی ان "نذی بعثه النبی (ص) ببراءة" هو ابو بکر ثم ارجعه، وان لم یذكر اسمه سعد بن ابی وقاص لأمر لا یضنی علی البصیر - (م ص)

الى المشركين فلما سار اليه او بعض ليلة بعث على بن ابي طالب نحوه فقال
 اقتبض براءة منه وارده الى قمضى اليه امير المؤمنين (ع) فقبض براءة
 منه ورده الى رسول الله (ص) فلما مثل بين يديه بكى وقال يا رسول الله
 احدث في شيىء ام نزل في قرأتى فقال رسول الله (ص) لم ينزل فيك قرآن
 لكن جبرئيل (ع) جاءنى عن الله عزوجل فقال لا يؤدى عنك الا انت او
 رجل منك وعلى منى واث من على ولا يؤدى عنى الا على، قلنا له وما
 الثانية، قال كنا فى مسجد رسول الله (ص) وآل على وآل ابي بكر وآل
 عمر واعمامه - قال فتودى فينا نيلاً اخرجوا من المسجد الا آل رسول الله
 وآل على قال فخرجنا نجر قلاعنا، فلما اصبحنا أتته عمه حمزة فقال يا رسول
 الله اخرجنا واسكت هذا اللام ونحن عمومتك ومشيخة اهلك، فقال
 رسول الله (ص) ما انا اخرجتكم ولا انا اسكته ولكن الله عزوجل امرنى
 بذلك، قلنا له فما الثالثة قال بعث رسول الله (ص) براءته الى خيبر مع ابي
 بكر فودها فبعث بها مع عمر فردها فغضب رسول الله (ص) وقال لا عطلين
 الراية غداً رجلاً يحبه الله ورسوله ويحب الله ورسوله كراً غير فرار
 حتى يفتح الله على يديه - قال فلما اصبحتنا جثونا على الركب فلم نره
 يدعوا احداً منا ثم نادى امين على بن ابي طالب فجئى به وهو ارمد فتغل
 فى عينه واعطاه الراية ففتح الله على يده، قلنا فما الرابعة قال ان رسول الله
 (ص) خرج غازياً الى تبوك واستخف عنياً على الناس فحسدته قريش
 وقالوا انما خلفه نكراهية صحبته، قال فانطلق فى اثره حتى لحقه فأخذ
 بغرر ناقته ثم قال انى لتابعك قال ما شأنك فبكى وقال ان قريشاً تزعم انك
 انما خلفتنى لبغضك لى وكراهيتك صحبتي قال فأمر رسول الله (ص)

مناديه فنادى فى الناس ، ثم قال : يا ايها الناس افيكم احد الاوله من اهلہ خاصة قالوا اجل قال فان على بن ابي طالب خاصة اهلى وحبيبي الى قلبي ، ثم اقبل على امير المؤمنين (ع) فقال له اما ترضى ان تكون منى بمنزلة هارون من موسى الا انه لانى بعدى، فقال على (ع) رضيت عن الله ورسوله، ثم قال سعد هذه اربعة وان شئتما حبشكما بخامسة قلنا قد شئنا ذلك قال كناع رسول الله (ص) فى حجة الوداع فلما عاد نزل غدير خم وامر مناديه فنادى فى الناس من كنت مولاه فهذا على مولاه اللهم وال من والاه وعاد من عاداه وانصر من نصره واخذل من خذله -

تصحيح نعبو 2: (بمخرف اسناد)

جناب حارث بن اظہل نے بیان کیا ہے کہ دو مرد تھے جو حج کے مہینوں میں یا ان سے پہلے مکہ اور مدینہ جانے کا ارادہ کیے ہوئے تھے۔ انہوں نے لوگوں کو حج پر جانے پر آمادہ پایا۔ وہ بیان کرتا ہے ہم بھی ان لوگوں کے ساتھ حج کو نکلے۔ ان میں ایک شخص سوار تھا گویا وہ ان کا امیر تھا اور وہ ان سے الگ ہو کر سفر کر رہا تھا اس نے ہم سے سوال کیا: کیا تم عراقی ہو؟ ہم نے جواب دیا: ہاں ہم عراقی ہیں۔ پھر اس نے پوچھا: کیا تم کوئی ہو تو ہم نے جواب دیا: ہاں ہم کوئی ہیں۔ پھر اس نے سوال کیا: کیا کوفہ میں کسی خاندان و قبیلہ سے ہو؟ ہم نے جواب دیا: ہم بنی کنانہ سے ہیں۔ پھر اس نے سوال کیا: کون سے بنی کنانہ سے ہو؟ پھر ہم نے جواب دیا: ہم بنی مالک بن کنانہ سے ہیں۔ پھر اس نے کہا: خوش آمدید تم تو قریب سے قریب تر ہو۔ میں تم کو ہر کتاب جو خدا کی طرف سے نازل ہوئی ہے اور ہر نبی کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا تم دونوں نے کبھی سنا ہے کہ علی ابن ابی طالب نے مجھے گالیاں دی ہوں یا یہ کہا ہو کہ میں ان کا دشمن ہوں یا یہ کہا ہو کہ میں ان سے جنگ کروں گا؟ پھر ہم نے سوال کیا یہ بتاؤ کہ تم کون ہو؟ اس نے جواب میں کہا: میں سعد بن ابی وقاص

ہوں۔ ہم نے کہا: نہیں لیکن یہ ہم نے ضرور سنا ہے آپ فرماتے ہیں شیطانی فتنوں سے بچو۔ پھر اس نے کہا: شیطان تو بہت زیادہ ہیں لیکن کبھی انھوں نے میرا نام لیا ہے۔ ان دونوں نے کہا: نہیں۔ اس نے کہا: اللہ اکبر! اللہ اکبر! (میرے کان گمراہ ہو گئے ہیں اور میں ہدایت یافتہ لوگوں میں سے نہیں ہوں) تحقیق ہم اس سے جنگ کرتے رہے ہیں حالانکہ ہم نے رسول خدا سے چار چیزیں سنی ہیں جو طعن میں پائی جاتی ہیں اور اگر ان میں سے کوئی ایک بھی میرے اندر پائی جاتی تو میرے لیے پوری دنیا سے زیادہ محبوب ہوتی اور اس دنیا میں میرے لیے حضرت نوحؑ کے برابر زندگی بسر کرنے سے بہتر ہوتی۔ پھر اس نے کہا: میں ان چار کو بیان نہیں کروں گا مگر یہ کہ تم غور سے منو گے:

۱۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کو سورہ برأت دے کر بھیجا کہ وہ مشرکوں کی طرف جائے اور ان میں اس کی تبلیغ کرے۔ پس ابھی ایک رات یا آدھی رات کا اس نے سفر کیا تھا کہ آپؐ نے علی ابن ابی طالبؑ کو اس کی طرف بھیج دیا اور فرمایا کہ اس سے سورہ برأت کو لے کر اس کو واپس کر دو اور خود جاؤ۔ پس امیر المومنین علیہ السلام اس کی طرف روانہ ہو گئے اور اس کو چاہی اور اس سے سورہ برأت لے کر اس کو رسول خدا کی طرف واپس چلا دیا۔ پس جب وہ شخص رسول خدا کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے رونا شروع کر دیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا مجھ سے کوئی غلطی ہوئی ہے یا میرے بارے میں قرآن کی کوئی آیت نازل ہو چکی ہے۔ آپؐ نے فرمایا: آپ کے بارے میں کوئی قرآن نازل نہیں ہوا لیکن میرے پاس جبرائیل آئے ہیں وہ خدا کی طرف سے پیغام لائے ہیں کہ خدا فرماتا ہے اس کو کوئی انجام نہیں دے سکتا مگر یہ آپؐ خود یا وہ شخص جو آپؐ میں سے ہے اور (تم جانتے ہو) میں علیؑ سے ہوں اور علیؑ مجھ سے ہے اور میری طرف سے کوئی بھی اس فریضہ کو انجام نہیں دے سکتا سوائے علیؑ کے۔

۲۔ پھر ہم نے کہا: دوسری کیا چیز ہے؟ ہم سب مسجد میں تھے کہ رسول خدا صلی علیہ

السلام آل ابوبکر آل عمر اور آپ کے سارے چچا بھی مسجد میں تھے۔ پھر ایک رات ہمارے درمیان مناوی کردائی گئی کہ سب کے سب مسجد سے باہر چلے جاؤ سوائے آل رسول اور آل علی کے۔ پھر اس نے کہا: ہم سب نکل گئے لیکن ہماری عزتوں کے طرے نیچے ہو گئے۔ پس جب صبح ہوئی تو آپ کے چچا حضرت حمزہ تشریف لائے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے ہمیں مسجد سے نکال دیا اور اس چھوٹے لڑکے کو مسجد میں رہنے دیا ہے حالانکہ ہم آپ کے چچا ہیں اور آپ کے خاندان کے بزرگ ہیں۔ پس رسول خدا نے فرمایا: میں نے آپ کو باہر نہیں نکالا اور نہ ہی میں نے اس کو مسجد میں سکونت دی ہے بلکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس کا حکم دیا ہے اور میں نے تم کو سنا دیا ہے۔

۲۔ پھر ہم نے کہا: اچھا تیسری چیز کیا ہے؟ اس نے کہا کہ جنگ خیبر میں رسول خدا نے پہلے ابوبکر کو پرچم اسلام دے کر جنگ کے لیے روانہ کیا لیکن وہ بھی اس پرچم کو لیے بغیر جنگ کے واپس آ گئے۔ پھر رسول خدا نے عمر کو پرچم دے کر روانہ کیا لیکن وہ بھی بغیر جنگ کے واپس آ گیا۔ پس رسول خدا ان پر غضب ناک ہو گئے اور فرمایا: میں کل اس شخص کو پرچم عطا کروں گا جو مرد ہوگا اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتا ہوگا اور وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوگا۔ سزا ہوگا ہم کو لڑے گا فرار نہیں کرے گا اللہ اس کے ہاتھوں پر فتح عطا فرمائے گا۔ پھر وہ کہتا ہے جب صبح ہوئی ہم سب اپنی سواروں پر سوار تھے لیکن ہماری طرف نہیں دیکھا گیا اور ہم میں سے کسی کو بھی نہیں بلایا گیا۔ پھر آپ نے آواز دی: اے اہل ابی طالب! کہیں ہیں؟ پس ان کو نایا گیا حالانکہ ان کو آنکھوں کی تکلیف تھی پس آپ نے ان کی آنکھوں میں اپنا لعاب دین لگایا اور ان کو ہم پرچم عطا فرمایا۔ پس اللہ نے ان کے ہاتھوں پر فتح عطا فرمائی۔

۳۔ پھر ہم نے کہا: اچھا چوتھی چیز کیا ہے؟ اس نے کہا: تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب غزوہ تبوک کے لیے روانہ ہوئے تو عی علیہ السلام کو مدینہ میں باقی دوں

پر اپنا خلیفہ مقرر فرمایا۔ پس قریش والوں نے آپؐ پر حسد کیا اور کہا: آپؐ کو صرف اور صرف اس لیے اپنے ساتھ نہیں لے کر گئے کیونکہ ۱۱ ان کی ہم سفری اور ساتھ کو پسند نہیں کرتے تھے اس لیے ان کو مدینہ میں چھوڑ گئے ہیں۔ پھر اس نے کہا: پس لوگوں کی ان باتوں کو سن کر علیؑ علیہ السلام رسولؐ خدا کے پیچھے چل دیئے یہاں تک کہ آپؐ کو پالیا اور آپؐ کی سواری کی رکاب کو پکڑنے کے بعد عرض کیا:

میں آپؐ کے تابع اور ساتھ رہنا چاہتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا: یا علیؑ کیا بات ہے آپؐ رو رہے ہیں۔ آپؐ نے عرض کی: قریش کے لوگوں کا گمن ہے کہ آپؐ مجھے اس لیے مدینہ میں چھوڑ کر آئے ہیں کیونکہ آپؐ مجھے اپنے ساتھ رکھنا پسند نہیں کرتے۔ پس رسولؐ خداؑ نے اپنے منادی کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کے درمیان ندا دیں۔ پس اس نے ندا دی پھر آپؐ نے فرمایا:

"اے لوگو! تم میں سے کوئی ایسا ہے جس کے خاندان میں سے کوئی اس کا خاص بندہ نہ ہو۔ سب نے عرض کیا: کیوں نہیں یا رسولؐ اللہ! ہم سب کا ایک خاص بندہ ہے جس کو ہم اپنے خاندان میں چھوڑ کر آئے ہیں اور اس پر اعتماد کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: اے لوگو! یہ علیؑ میرے خاندان میں سے میرا خاص ہے اور میرے دل کے قریب یعنی میرا محبوب ہے۔ پھر آپؐ علیؑ علیہ السلام کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے علیؑ! کیا آپؐ اس پر خوش و راضی نہیں ہیں کہ آپؐ کی مثال میرے ساتھ ایسے ہی ہو جیسے ہارونؑ کو جناب موسیٰؑ سے تھی مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔ پس علیؑ علیہ السلام نے فرمایا: یا رسولؐ اللہ! میں اللہ اور اس کے رسولؐ سے راضی ہوں۔

پھر سعدؓ نے کہا: یہ چار چیزیں ہیں اور اگر آپؐ دونوں چاہیں تو میں تم دونوں کے لیے پانچویں بھی بیان کر سکتا ہوں۔ ہم نے کہا: ہاں ہم پانچویں بھی چاہتے ہیں۔ اس نے کہا: رسولؐ خداؑ کے آخری حج کے وقت ہم آپؐ کے ساتھ تھے۔ پس جب ہم واپس لوٹے

تو مقامِ غدیر پر آپؐ نے قیام فرمایا اور متودی کو حکم دیا کہ وہ ندا دے پس اس نے لوگوں میں ندا دی۔ پھر آپؐ نے فرمایا:

”من كنت مولاه فهذا علي مولاه
 ”جس جس کا میں مولا ہوں اس کا یہ علیؑ مولا ہے۔“
 ”اے اللہ محبت کر اس سے جو اس سے محبت کرے دشمنی رکھ اس
 سے جو اس سے دشمنی رکھے مدد کر اس کی جو اس کی مدد کرے اور
 ذلیل و رسوا کر اس کو جو اس کو ذلیل کرنے کی کوشش کرے۔“

علیؑ کا اصحاب کو جمل کے دن جنگ کی ہدایات دینا

﴿قال أخبرني أبو الحسن علي بن خالد المراءغي القلانسي﴾ قال حدثنا أبو القاسم الحسن بن علي بن الحسن ﴿قال حدثنا﴾ جعفر بن محمد بن مروان ﴿قال حدثنا﴾ ابن ﴿قال حدثنا﴾ أسحق بن يزيد ﴿قال حدثنا﴾ خالد بن مختار ﴿قال حدثنا﴾ الأعمش عن حبة العرنى، قال سمعت حذيفة اليماني قبل أن يقتل عثمان بن عفان بسنة وهو يقول كأني بأسيك الحميراء قد سارت يساق بها علي جمل وأنتم آخذون بالشوى^١ والذنب معها الأزدي أدخلهم الله النار، وانصارها بني ضبة جد الله^٢ أقدامهم قال فلما كان يوم الجمل وبرز الناصر بعضهم لبعض نادى منادى امير المؤمنين صلوات الله عليه وآله لا يبد أن احدكم بقتال حتى امركم، قال فرأوا فينا فقلنا يا امير المؤمنين قد رمينا فقال كفوا ثم رمونا فقتلوا منا قلنا

١- الشوى يفتح الشين المعجمة انيدن والرجالن والاطراف والشوى ايضاً ما كان غير مقتل من الاعضاء-

٢- جد، باندال المعجمة المشددة قطع لله ومنته (جد) بالمعجمة (م ص)

یا امیر المؤمنین قد قتلونا فقال احملوا علی برکة الله، قال فحملنا علیهم
فأنشأ بعضنا فی بعض الرماح حتی لو مشی ماش لمشی علیها، ثم نادى
منادى علی (ع) علیکم بالسیوف فجعلنا نضرب بها البیض فقتلونا، فنادى
منادى امیر المؤمنین علیکم بالاقدام، قال فما رأینا يوماً کان اکثر قطع اقدام
منه، قال فذکرت حدیث حذیفة "انصارها بنی ضبة جد الله اقدامهم" فعلمت
انها دعوة مستجابة، ثم نادى منادى امیر المؤمنین (ع) علیکم بالبعیر فانه
شیطان قال لعقوه رجی برمحه وقطع احدی یدیه رجل آخر فبرک ورغا
وصاحت عائشة صیحة شدیدة فولى الناس منهزمین، فنادى منادى
امیر المؤمنین (ع) لا تجیزوا علی جریح ولا تتجوا مدبراً، ومن اغلق بابہ
فیہو آمن ومن القی سلاحه فہو آمن۔

تھاہیث نمبر 3: (بخلاف اناد)

جہ العریٰ کہتا ہے کہ جس سال عثمان بن عفان قتل ہوئے اس سے ایک سال پہلے
میں نے حضرت حذیفہ یمانی سے سنا تھا وہ فرماتے ہیں کہ گویا میں دیکھ رہا ہوں تم اپنی ماں
حمیراء کے ساتھ ہو اور وہ اونٹ پر سوار ہو کر جنگ کی آگ میں کودنے کے لیے جا رہی ہے
اور تم اس کے اطراف میں ہو اور گناہ و معصیت تمہارے اطراف میں ہے۔ خدا ان سب کو
جہنم میں داخل کرے اور اس کے تمام مددگار باغی اور گمراہ لوگ ہیں۔ خدا ان کے قدموں کو
قطع کرے۔

۳- یقال اجهز علی الجریح اذا شد علیہ وتم قتله - قال التزیدی فی تاج العروس بعداۃ
"جهیز" وفی حدیث عنی رضی اللہ عنہ "لا تجیز وعلی جریحهم" ای من صرع
منہم وکفی قتالہ لا یقتل لانہم مسلمون والقصہ من قتالہم دفع شرہم فاذا لم یکن
ذلک الا بقتلہم قتلوا - وقال فی مادة [جیز] واجوز علی الجریح لغة فی اجهز
وانکرہ ابن سیدۃ فقال ولا یقال اجاز علیہ لہذا یقال اجازہ علی اسمہ ای ضرب (م ص)

راوی بیان کرتا ہے جب جمل کا دن تھا بعض لوگ دوسرے بعض لوگوں کو جنگ کے لیے مہاذرہ کر رہے تھے کہ امیر المومنین علی علیہ السلام کی طرف سے ندا دی گئی: تم میں سے کوئی شخص ہرگز جنگ کو شروع نہ کرے جب تک میں تم کو جنگ کا حکم نہ دوں۔ ایک شخص نے عرض کی: امیر المومنین! وہ ہماری طرف تیرے سارے ہیں۔ آپ نے فرمایا تم اپنے تیروں کو روک کر رکھو۔ پھر انھوں نے ہم پر تیروں کی برسات کی اور ہمارے کچھ آدمی قتل ہو گئے۔ پھر ہم نے عرض کیا: اے امیر المومنین! انھوں نے ہمارے کچھ افراد کو قتل کر دیا ہے پھر آپ نے فرمایا: اللہ کا نام لے کر ان پر حملہ کرو۔ راوی کہتا ہے کہ پھر ہم نے ان پر حملہ کر دیا۔ پس ہمارے ایک دوسرے کے ساتھ نیزے اس طرح چمٹے ہوئے تھے کہ اگر کوئی ان نیزوں پر چڑھتا تو وہ جل سکتا تھا۔ پھر امیر المومنین علی علیہ السلام نے ندا دی: اب تم تلواروں کے ساتھ حملہ کرو۔ پس ہم نے بیض کو مارنا شروع کیا کہ ہماری تلواریں میز می ہون شروع ہو گئیں۔ پس مولا امیر المومنین نے پھر آواز دی: اب تم پر آگے بڑھنا واجب ہے۔ راوی کہتا ہے ہم نے کوئی دن نہیں دیکھا جس میں اس دن سے زیادہ لوگوں کے قدم کاٹے گئے ہوں۔ راوی بیان کرتا ہے مجھے اس وقت حدیقہ یمنی کی وہ بات یاد آئی جس میں اس نے فرمایا تھا: (کہ اس کے مددگار سارے گمراہ باغی ہیں خدا ان کے قدموں کو قطع کرے) پس مجھے معلوم ہو گیا کہ وہ دعا قبول شدہ تھی۔ پھر امیر المومنین کے منادی نے آواز دی: اس اونٹ پر قابو پانا تم پر لازم ہے کیونکہ یہ شیطان ہے۔

راوی کہتا ہے پس ایک شخص نے اپنے نیزے کے ساتھ اس کا ایک اگلا اور ایک پچھلا پاؤں کاٹ دیا اور وہ لمبلا یا اور گر گیا۔ عائشہ نے ایک سخت چیخ ماری۔ پس لوگ شکست کھا کر فرار ہو گئے۔ پس امیر المومنین کے منادی نے آواز دی: دشمنی پر حملہ نہ کرنا بھاگنے والے کا چچھانہ کرنا اور جو شخص اپنا دروازہ بند کر لے پس وہ امن میں ہے اور جو شخص اپنا اسلحہ ڈال دے وہ بھی امن میں ہے۔

ہماری محبت و مودت واجب ہے

﴿قال أخبرني﴾ ابو حفص عمر بن محمد الصيرفي ﴿قال حدثنا﴾ محمد ابن همام الاسكافي ﴿قال حدثنا﴾ احمد بن ادريس ﴿قال حدثنا﴾ احمد ابن محمد بن عيسى الاشعري عن علي بن النعمان عن فضيل بن عثمان عن محمد بن سريج قال سمعت ابا عبد الله جعفر بن محمد عليهما السلام يقول ان الله فرض ولا يتنا وأوجب مودتنا والله ما نقول بأخواننا ولا نعمل بأرائنا ولا نقول الا ما قال ربنا عز وجل -

تحدیث نمبر 4: (بخلاف اسناد)

محمد بن سرتج سے روایت ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ اللہ نے ہماری ولایت کو فرض کیا ہے اور ہماری مودت کو واجب قرار دیا ہے۔ اللہ کی قسم یہ ہم اپنی خواہشات سے نہیں کہتے اور نہ ہی اپنی رائے پر عمل کرتے ہیں بلکہ جو ہمارا پروردگار کہتا ہے وہی ہم کہتے ہیں۔

مستحب ہے کہ انسان پاک رہے اگر باطہارت مرجائے تو وہ شہید ہے

﴿قال أخبرني﴾ احمد بن محمد بن الحسن بن الوليد عن أبيه عن الحسين بن الحسن بن أبان عن محمد بن اورمہ عن اسماعيل بن ابان الوراق عن الربيع بن بدر عن ابي حاتم عن انس بن مالك قال قال رسول الله (ص) يا انس أكثر من الطهور يزيد الله في عمرك، وإن استطعت أن تكون بالليل والنهار على طهارة فافعل فانك تكون اذا مت على الطهارة شهيداً - وصل صلاة الزوال فانها صلاة الاولين، وأكثر من التطوع تحبك الحفظة، وسلم على من لقيت يزيد الله في حسانتك، وسلم في بيتك يزيد الله في بركتك، ووقر كبير المسلمين، وارحم صغيرهم اجيب انا وانت

يوم القيامة كعباتين - وجمع بين الوسطى والمسبحة۔^۱

تہذیب نمبر 5: (بخلاف استاد)

حضرت انس بن مالک نے روایت بیان کی ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اے انس! باطہارت رہنے کی زیادہ کوشش کرو کیونکہ اس سے آپ کا رب آپ کی زندگی میں اضافہ فرمائے گا اور اگر ہو سکے تو دن رات طہارت پر باقی رہو۔ اگر آپ نے اس طرح کر لیا تو اگر باطہارت مر گیا تو آپ شہید ہوں گے۔ نزول کی نماز ادا کرو کیونکہ یہ توبہ کرنے والوں کی نماز ہے اور مستحبات کو زیادہ کروان کی حفاظت کیا کرو۔ اور جب کسی سے ملاقات کرو تو اس کو سلام کرو تاکہ اللہ تعالیٰ آپ کی نیکیوں میں اضافہ فرمائے۔ اپنے گھر میں داخل ہوتے وقت سلام کرو۔ اس سے اللہ تعالیٰ آپ کے گھر میں برکت زیادہ فرمائے گا۔ مسلمان یوزھوں کا احترام کرو اور مسلمانوں کے بچوں پر رحم کرو۔ اگر تم نے ایسا کیا تو قیامت کے دن میں اور آپ آپس میں مل کر یوں آئیں گے۔ آپ نے اپنی دو انگلیوں کو ملا کر اشارہ فرمایا۔

علی علیہ السلام میرے وزیر و خلیفہ ہوں گے

﴿قال أخبرني﴾ ابو عبد اللہ محمد بن عمر ان العربیانی ﴿قال حدثنا﴾ ابو الفضل عبد اللہ بن محمد الطوسی ﴿قال حدثنا﴾ ابو عبد الرحمن عبد اللہ بن احمد بن محمد بن حنبل ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن یحییٰ بن ابی شیبہ ﴿قال حدثنا﴾ عبید اللہ بن موسیٰ ﴿قال حدثنا﴾ فطر الاسکافی ، قال

۱- قال الجزري في النهاية السبحة والمسبحة الاصح التي تلى الأبهام سميت بذلك

لانها يشار إليها التسميح - (۲ ص)

قال رسول الله (ص) ان اخي و وزيرى و خليفتى فى اهلى و خير من اترك
بعدى يفضى دينى وينجز بوعدى على بن ابى طالب -

حدیث نمبر 6: (بخلاف استاد)

جناب نظر الاسکاف نے روایت بیان کی ہے وہ فرماتے ہیں کہ حضرت رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

”تحقیق میرا بھائی، میرا وزیر، میرا خلیفہ میرے خاندان میں اور جن کو میں چھوڑ کر جا
رہا ہوں ان سب سے بہتر اور میرے قرضوں کو پورا کرنے والا اور میرے وعدوں کو وفا
کرنے والا علی بن ابی طالب ہے۔“

حضرت جابر سے سوال

﴿قال أخبرني﴾ أبو عبد الله محمد بن عمران المرزباني ﴿قال
حدثنا﴾ أبو الفضل عبد الله بن محمد الطوسي ﴿قال حدثنا﴾ عبد الله بن
احمد بن حنبل ﴿قال حدثنا﴾ علي بن حكيم الاودي ﴿قال أخبرنا﴾ شريك
عن عثمان بن ابى زرعة عن سالم بن ابى الجعد، قال سئل جابر بن عبد الله
الانصاري وقد سقط حاجباه على عينيه فقل له أخبرنا عن علي بن ابى
طالب (ع) فرجع حاجبيه بيديه ثم قال ذلك خير البرية لا يفضله الا منافق
ولا يشك فيه الا كافر -

حدیث نمبر 7: (بخلاف استاد)

سالم بن جعد نے بیان کیا ہے حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے سوال کیا حالانکہ آپ کی آنکھوں کے ارد و آنکھوں پر گرے ہوئے تھے۔ پس آپ سے
عرض کیا گیا آپ ہمیں علی ابن ابی طالب کے بارے میں خبر دیں۔ پس آپ نے اپنے

ہاتھوں سے اپنے آبروؤں کو اٹھایا پھر فرمایا: وہ خیر البریہ ہے ان سے کوئی ہٹھ نہیں رکھے گا سوائے منافق کے اور ان میں شک کوئی نہیں کرے گا سوائے کافر کے۔

عمر کی خلافت کے بارے میں اصحاب کی رائے

﴿قال أخبرني﴾ ابو حفص عمر بن محمد الميرقي ﴿قال حدثنا﴾ ابو الحسين العباس بن المغيرة الجوهري ﴿قال حدثنا﴾ احمد بن منصور الرمادي ابوبكر ﴿قال حدثني﴾ احمد بن صالح ﴿قال حدثنا﴾ عتبة ﴿قال حدثنا﴾ يونس عن ابن شهاب عن ابن مخرمة الكندي، قال ان عمر بن الخطاب خرج ذات يوم فاذا هو بمجلس فيه علي (ع) وعثمان وعبدالرحمن وطلحة والزبير فقال عمر اكلكم يحدث نفسه بالامارة بعدى - فقال الزبير نعم كلنا يحدث نفسه بالامارة بعدك ويرا حاله اهلا فما الذي انكرت، فقال عمر افلا احديثكم بما عندى فيكم فسكتوا - فقال عمر الا احديثكم عنكم فسكتوا ، فقال له الزبير حدثنا وان سكتنا، فقال اما انت يا زبير مؤمن الرضا كافر الفضب تكون يوماً شيطاناً ويوماً انساناً - افرايت اليوم الذى تكون فيه شيطاناً من يكون الخليفة يومئذ - واما انت يا طلحة فوالله لقد توفي رسول الله وانه عليك لعاتب، واما انت يا علي فانك صاحب بطلانة ومزاح، واما انت يا عبدالرحمن فوالله انك لما جائك من خير اهل - وان منكم لرجلا لو قسم ايمانهم بين جند من الاجناد لوسعهم وهو عثمان -

تھا یہٹ نمبر 8: (بخلاف سار)

ابن مخرمہ کنڈی بیان کرتا ہے کہ ایک دن عمر بن خطاب گھر سے نکلے اور ایک مجلس میں آئے کہ جس میں علی علیہ السلام عثمانؓ طلحہ اور زبیر سب موجود تھے۔

پس حضرت عمرؓ نے کہا: کیا تم سب کے سب میرے بعد امارہ و حکومت کے بارے میں اپنے دل میں خواہش نہیں رکھتے؟ پس زبیرؓ نے کہا: ہاں ہم سب اپنے دل میں تمہارے بعد امارہ و حکومت کی خواہش رکھتے ہیں اور سب اپنے آپ کو اس کا اہل گمان کرتے ہیں۔ پس اس سے کسی کو کوئی انکار نہیں ہے۔ پھر حضرت عمرؓ نے کہا: میں تم کو تمہارے بارے میں خبر دیتا ہوں۔ پس سب خاموش رہے۔ پس زبیرؓ نے کہا: اگرچہ ہم سب خاموش ہیں لیکن تو بیان کر۔ حضرت عمرؓ نے کہا: اے زبیرؓ تو رضایت و خوشی کے وقت مومن ہے لیکن غضب کے وقت کافر۔ تو ایک دن مومن ہوتا ہے اور دوسرے دن شیطان۔ پس تو خود کچھ جس دن تو شیطان ہوگا اس دن خلیفہ ہوگا (یعنی شیطان خلیفہ ہوگا)۔

بہر حال اے طلحہؓ تو خدا کی قسم! جب رسولؐ خدا اس دنیا سے گئے تھے تو وہ تیرے اوپر غضب ناک تھے۔ بہر حال اے علیؓ آپ بہادر اور مزاح کرنے والے ہیں۔ تو اے عبدالرحمنؓ پس خدا کی قسم اگر تجھے کوئی خیر حاصل ہوگی تو اپنے خاندان کو دے گا۔ لیکن تم میں ایک ایسا مرد موجود ہے اگر اس کا ایمان لکھروں میں ہر لکھر پر تقسیم کیا جائے تو وہ سب کو پورا آسکتا ہے اور وہ ہے عثمانؓ۔

(یہ روایت تھی اور اس کتاب میں درج ہے اس لیے اس کا ترجمہ کر دیا ہے لیکن مترجم کے لیے ضروری نہیں ہے کہ ہر روایت کے متن کا وہ عقیدہ رکھتا ہو۔ باقی اس روایت کا آخری حصہ وہ قابل اعتراض ہے کیونکہ یہ اس نے ہمیشہ کی طرح اس میں بھی غلط بیانی سے کام لیا ہے ورنہ یہ اس کا اہل نہیں تھا۔ بھلا جو دشمن آل محمدؐ ہو وہ اس کے بارے میں یہ رائے دینا از خود جہالت کی نشانی ہے۔ مترجم)

رسولؐ کے بھائی کون ہیں؟

﴿قال أخبرنی﴾ ابو حفص عمر بن محمد ﴿قال حدثنا﴾ ابو عبد اللہ

جعفر بن محمد بن جعفر الحسنی ﴿قال حدثنا﴾ ابو موسیٰ عینی بن
سہران ﴿قال حدثنا﴾ ابویشکر البلخی ﴿قال حدثنا﴾ موسیٰ بن عبیدہ عن
محمد ابن کعب القرظی عن عوف بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم ذات یوم یالیتنی قد لقیتم اخوانی - فقال لہ ابوبکر وعمر
او لسنّا اخوانک آمنّا بک وهاجرنا معک، قال صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قد
آمنتم وهاجرتم ویالیتنی قد لقیتم اخوانی فأعادوا القول فقال رسول اللہ
(ص) انتم اصحابی لکن اخوانی الذین یأتون من بعدکم یؤمنون بی
ویحبونی ینصرونی ویصدقونی وماراونی فیالیتنی قد لقیتم اخوانی -

حدیث نمبر 9: (بخلاف اسناد)

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے ایک دن فرمایا: کاش میں اپنے بھائیوں سے ملاقات کرتا۔ پس ابوبکر اور عمر
نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ہم آپ کے بھائی نہیں جبکہ ہم آپ پر ایمان بھی لائے ہیں
اور آپ کے ساتھ ہجرت بھی کی ہے۔

حضرت رسول خدا نے فرمایا: درست ہے کہ تم میرے اوپر ایمان رکھتے ہو اور
میرے ساتھ تم نے ہجرت بھی کی ہے لیکن کاش میں اپنے بھائیوں سے ملاقات کرتا۔ پس
ان لوگوں نے پھر اس قول کو دہرایا۔ رسول خدا نے فرمایا: تم میرے اصحاب ہو لیکن میرے
بھائی وہ ہیں جو آپ لوگوں کے بعد میں آئیں گے۔ وہ میرے پر ایمان رکھتے ہوں گے وہ
مجھ سے محبت کرتے ہوں گے اور وہ میری مدد کرتے ہوں گے اور میری تصدیق کرنے
والے ہوں گے حالانکہ انھوں نے مجھے دیکھا نہیں ہوگا۔ کاش میں اپنے بھائیوں سے
ملاقات کروں۔

حج پر لوگوں کو آمادہ کیا گیا

﴿قال أخبرني﴾ ابوبکر محمد بن عمر الجعفی ﴿قال حدثني﴾
 ابراهیم بن محمد بن یحییٰ التمیمی ﴿قال حدثنا﴾ الحسن بن بہرام ﴿قال
 حدثني﴾ الحسن بن یحییٰ ﴿قال حدثنا﴾ الحسن بن حمدون عن محمد بن
 ابراہیم بن عبد اللہ ﴿قال حدثني﴾ الحسن بن حمدون عن محمد بن
 ابراہیم بن عبد اللہ ﴿قال حدثني﴾ سدید الصیرفی قال کت عند ابی
 عبد اللہ جعفر بن محمد (ع) وعنده جماعة من اهل الكوفة فاقبل عليهم
 وقال لهم حجوا قبل أن لا تحجوا قبل أن يبع المرجانية حجوا قبل هدم
 مسجد بالعراقین بین نخل وانهار ، حجوا قبل ان یقطع سدرہ بالزوراء ،
 غسل عروقی النخلة التي اجتنت منها مريم عليها السلام رطباً جديماً فعند ذلك
 يمنعون الحج وينقص الثمار وتجذب البلاد ويتلون اغلاء الاسعار وجور
 السطان ويظهر فيكم الظلم والعدوان مع البلاء والوباء والجوع وتضلکم
 الفتن من جميع الآفاق فويل لكم يا اهل العراق اذا جائتکم الرايات من
 خراسان وويل لاهل الری من الترك وويل لاهل العراق من اهل الری وويل
 لهم من الشط قال سدید فقلت یا مولای من الشط قال قوم آذانهم کاذان الفار
 صفراً لباسهم الحديد کلامهم کلام الشياطين صفار الحدق ، مرد جرد
 استعیزوا باللہ من شرهم اولئك یفتح الله علی ایدیہم الدین ویكونون
 سبها لامرئاً۔

تحدیث نمبر 10: (بخلاف اسناد)

جناب سدید صیرفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابو عبد اللہ جعفر بن
 محمد الصادق علیہما السلام کی خدمت اقدس میں موجود تھا۔ آپ کے پاس اہل کوفہ کی جماعت

بھی موجود تھی۔ آپ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: حج ادا کرو قتل اس کے کہ آپ لوگوں کو حج نہ کرنے دیا جائے۔ قتل اس کے کہ برچانیہ والے (یعنی برطانیہ) تم کو حج کرنے سے روک دیں۔ حج ادا کرو قتل اس کے کہ کوفہ و بصرہ کی مسجد جو کجگوروں اور نہر کے درمیان ہے اس کو منہدم کر دیا جائے۔ حج ادا کرو قتل اس کے کہ وہ پیری کے درخت زور و طاقت سے کاٹ دیئے جائیں اور وہ کجگور کا درخت کہ جس سے جناب مریم کے لیے تازہ کجگوریں مری تھیں اس کی شاخیں خشک ہو جائیں۔ پھر حج سے منع کیا جائے گا۔ پھل کم ہو جائیں گے۔ شہروں میں قحط کا سامان ہوگا۔ غلات کی قیمتیں بڑھ جائیں گی۔ بادشاہ ظالم ہوں گے۔ اس زمانے میں علم و عدوان تم میں ظاہر ہوگا۔ ساتھ ساتھ دباکی امراض آسانی و زمینی بلا و مصیبتیں غربت زیادہ ہوگی۔ فتنے تمام اطراف سے تم کو گمراہ کریں گے۔ اے اہل عراق! تم پر نفوس اور وائے ہو کہ جب اہل خراسان (یعنی ایران) کی طرف سے تم کو دعائیں ملیں گی۔ وائے ہو اہل ری کے لیے ترک کی طرف سے۔ اور اہل عراق کے لیے اہل ری سے وائے ہو اور وائل اور وائے ہوان کے لیے الشط کی طرف سے۔

سدر نے عرض کی: اے میرے مولا! یہ الشط کون ہیں؟

آپ نے فرمایا: یہ ایک قوم ہوگی ان کے کان چھوٹے چوہے کی مانند ہوں گے ان کا لباس لوہے کا ہوگا اور وہ شیطان کی گفتگو کریں گے۔ چھوٹے قد کے اور کھودے (یعنی بغیر داڑھی) ہوں گے۔ خداوند متعال سے ان کے شر سے پناہ طلب کرو۔ یہ وہ لوگ ہوں گے جن کے ہاتھ دین کو فتح دے گا اور یہ ہماری حکومت کا سبب بنیں گے (یعنی ظاہر یا جوج اور ماجوج کی طرف اشارہ ہے جو ظہورِ امانم سے پہلے آئیں گے)

اللہ کی مدد لوگوں کی نیت کے حساب سے ہوگی

﴿قال اخبرونی﴾ ابو غالب احمد بن محمد ﴿قال حدثنی﴾ جدی عن

محمد بن سلیمان ﴿قال حدثنا﴾ ابو جعفر محمد بن الحسین ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن سنان عن حمزة بن محمد الطیار قال سمعت ابا عبد اللہ (ع) يقول انما قدر الله عون العباد على قدر نياتهم فمن صحت نيته - تم عون الله ومن قصرت نيته قصر عنه عون بقدر الذي قصر -

حدیث نمبر 11: (بخلاف استاد)

حضرت حمزہ بن محمد الطیار رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام صادق علیہ السلام سے سنا ہے آپ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی مدد ان کی نیت کی مقدار کے حساب سے کرتا ہے۔ پس جس کی نیت صحیح ہوگی اس کی مدد پوری کی جائے گی اور جن کی نیت میں قصور ہوگی ان کی مدد میں اتنی مقدار میں کی کر دی جائے گی جتنی مقدار اس کی نیت میں کی یا قصور ہوگا۔

علم جہالت سے پہلے خلق ہوا ہے

﴿قال أخبرني﴾ ابو غالب احمد بن محمد ﴿قال حدثنا﴾ ابو طاهر محمد ابن سلیمان الزراری ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن الحسین عن محمد بن یحییٰ عن غیاث بن ابراہیم ﴿قال حدثنا﴾ خارجة بن مصعب عن محمد بن ابي عمير العبدی قال قال امیر المؤمنین علی بن ابی طالب (ع) ما اخذ الله ميثاقا من اهل الجہل بطلب تبیان العلم حتى اخذ ميثاقا من اهل العلم بتبیین العلم للجہال لان العلم كان قبل الجہل -

حدیث نمبر 12: (بخلاف استاد)

حضرت امیر المؤمنین علی علیہ السلام نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے جاہلوں سے وعدہ نہیں لیا کہ وہ اہل علم سے علم کے بیان کو طلب کریں بلکہ اللہ نے اہل علم سے وعدہ وعہد لیا ہے کہ وہ علم کو جاہلوں کے لیے بیان کریں کیونکہ علم جہالت سے پہلے خلق ہوا ہے۔

رسول خدا کے قریب سب سے زیادہ وہ ہے جو امانت ادا کرنے والا ہے ﴿قال أخبرني﴾ ابو الحسن علی بن خالد المراءغی ﴿قال حدثنا﴾ ابوالقاسم الحسن بن علی بن الحسن الکوفی ﴿قال حدثنا﴾ جعفر بن محمد ابن مروان ﴿قال حدثنا﴾ ابی ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن اسماعیل الهاشمی عن عبدالمؤمن عن محمد بن علی الباقر (ع) ﴿قال حدثني﴾ جابر بن عبد الله الانصاري قال قال رسول الله (ص) اقربكم مني في الموقف غداً اصدقكم حديثاً واداكم امانة واوفاكم بالعهد واحسنكم خلقاً واقربكم الي التماس -

تحدیث نمبر 13: (بخلاف انار)

حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

قیامت کے دن تم سب میں سے میرے زیادہ قریب وہ کھڑا ہوگا جو تم میں زیادہ زبان کا سچا ہوگا۔ امانت کو ادا کرنے والا ہوگا۔ تم میں زیادہ وعدہ وفا کرنے والا ہوگا اور اس کے اخلاق تم سے اچھے ہوں گے اور تم سے زیادہ لوگوں کے قریب ہوگا۔

مجلس نمبر 8

[بروز پیر ۲۳ رمضان المبارک سال ۱۴۰۴ ہجری قمری]

ثواب کے اعتبار سے سب سے تیز ترین نیکی

مجلس يوم الاثنين الرابع والعشرين من املاته حدثنا الشيخ الاجل المفيد ابو عبدالله محمد بن محمد بن النعمان ادام الله تاييده وتوفيته في هذا اليوم ﴿قال حدثنا﴾ ابو جعفر محمد بن علي بن الحسين ﴿قال حدثني﴾ محمد بن موسى بن المتوكل ﴿قال حدثنا﴾ علي بن الحسين السعد. ابادي عن احمد بن امي عبدالله الهوقي عن عبدالرحمن بن ابي نجران عن عاصم بن حميد عن ابي حمزة الثمالي عن ابي جعفر الباقر محمد ابن علي (ع) عن آياته قال قال رسول الله (ص) ان اسرع الخير ثوابا البر واسرع الشر عقابا البغي وكفى بالمرء عييا ان ينظر من الناس الى ما يعمى عنه من نفسه او يعير الناس بما لا يستطيع تركه ويوذى جليسه بما لا يعتيه-

بیت نمبر 1: (بخلاف استاد)

حضرت امام ابو جعفر الباقر محمد بن علی علیہ السلام نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت فرمائی ہے کہ آپؐ نے فرمایا:

تحقیق سب سے جلدی جس خیر پر ثواب ملتا ہے وہ اس کی اطاعت کرنا ہے۔ اور

سب سے جلدی جس بدی پر عذاب و عتاب ہوتا ہے وہ بغاوت کرنا ہے۔ انسان کے عیب دار ہونے کے لیے یہ ہی کافی ہے کہ وہ لوگوں کے عیب تلاش کرے اور اپنے عیب اس کو نظر نہ آئیں۔ اور لوگوں کی اس عیب پر سرزنش کرے جس کو وہ خود ترک کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو۔ اور وہ اپنے ساتھ بیٹھنے والے کو بے ہودہ و لغو باتوں سے اذیت دے۔

اپنے گناہ پر رونے والے کے لیے طوبیٰ ہے

﴿قال أخبرني﴾ أبو الحسن أحمد بن محمد بن الحسن ﴿قال حدثنا﴾ عبد الله بن جعفر الحميري ﴿قال حدثنا﴾ أحمد بن محمد بن محمد بن علي بن الحكم بن هشام بن سالم عن أبي عبد الله (ع) قال قال رسول الله (ص) طوبى لشخص نظر إليه الله يهكي على ذنب من خشية الله لم يطلع على ذلك الذنب غيره -

3 حدیث نمبر 2: (بخاری، مسند)

حضرت ابو عبد اللہ امام صادق علیہ السلام نے روایت نقل فرمائی ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: طوبیٰ ہے اس شخص کے لیے جب خدا اس کو دیکھے تو وہ اس کے خوف سے اپنے گناہ پر گریہ کر رہا ہو جس پر اس کے علاوہ کوئی اور اطلاع نہ رکھتا ہو۔

اپنے بارے میں لوگوں سے دھوکا نہ کھاؤ

﴿قال أخبرني﴾ أبو جعفر محمد بن علي ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن علي عن عمه محمد بن أبي القاسم عن محمد بن علي الكوفي عن محمد بن سنان عن أبي النعمان عن أبي عبد الله جعفر بن محمد عليه السلام قال قال لي يا أبا النعمان لا يغرنك الناس من نفسك فان الامر يصل إليك دونهم ولا

يقطع نهارك بكذا وكذا فان معك من يحصى عليك واحسن فاني لم ارشد طلباً ولا اسرع دركا من حسنة محدثة لذنب ان الله عزوجل يقول ان الحسنات يذهبن السيئات ذلك لذكرى للذاكرين -

حیث نمبر 3: (بخلاف استاد)

ابوالعمران نے حضرت امام ابو عبد اللہ جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے آپ نے فرمایا:

اے ابوالعمران! تحقیق لوگ آپ کو خود آپ کے بارے میں دھوکا نہ دیں کہ وہ آپ کے ساتھ تعلقات جوڑیں اور آپ ان سے تعلقات قائم نہ کر سکیں اور آپ اپنا دن اس طرح نہ گزاریں کیونکہ آپ کے ساتھ جو (یعنی فرشتے) ہیں جو آپ کی ہر چیز شمار کر رہے ہیں جس کی طلب و مانگ بہت سخت ہے اور وہ سب سے جلدی لائق ہونے والی ہے۔ جس کو میں دیکھتا ہوں وہ نیکی ہے جو برائی کو ختم کر دے کیونکہ اللہ تعالیٰ خود ارشاد فرماتا ہے: تحقیق نیکیاں برائیوں کو ختم کر دیتی ہیں یہ یاد رکھئے والوں کے لیے یاد دہانی ہے۔

امام کی اطاعت ہر چیز کی چابی ہے

﴿قال أخبرني﴾ ابوالقاسم جعفر بن محمد بن قولویہ عن محمد بن

يعقوب الكليني عن علي بن ابراهيم عن أبيه عن حماد بن عيسى عن حرير

عن زرارة بن اعين عن ابي جعفر محمد بن علي بن الحسين (ع) قال

ذروة الامر وسنانه ومفتاحه وباب الاشياء ورضاء الرحمن تعالى طاعة

الامام بعد معرفته ثم قال ان الله تعالى يقول "ومن يعط الرسول فقد اطاع

الله" [ومن تولي فما ارسلناك عليهم حفيظا]

22: بیوٹ نمبر 4: (مکتف استاد)

حضرت زرارۃ بن ابیہن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت امام ابو جعفر محمد بن علی الباقر علیہ السلام سے روایت نقل فرمائی ہے کہ آپؑ نے فرمایا:

ہر چیز کی بلندی اس کا بڑا پن اس کی چابی اور چیزوں کا دروازہ اور خدائے رحمن کی رضا و خوشنودی امام کی معرفت کے بعد ان کی اطاعت میں ہے۔ پھر آپؑ نے فرمایا: تحقیق اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے:

ومن يعطى الرسول فقد اطاع الله، کہ جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی۔

اس کے بعد فرمایا:

ومن قولی فما ارسلناک علیہم حفیظا اور جو انکار کر دے گا ہم نے آپ کو ان کا محافظ بنا کر مبعوث نہیں فرمایا۔

(یعنی آپ کی ذمہ داریوں میں ان کی حفاظت کرنا نہیں ہے۔)

حضرت عمار یا سر پر ظلم

﴿قال أخبرنی﴾ ابو الحسن علی بن محمد بن حبیب الشکاتب ﴿قال حدثنا﴾ الحسن بن علی الزعفرانی ﴿قال حدثنا﴾ ابراہیم بن محمد الثقفی ﴿قال حدثنا﴾ الحسین بن علی اللؤلؤی ﴿قال حدثنا﴾ یحییٰ بن المغیرۃ عن سلمۃ بن الفضل عن علی بن صبیح الکندی عن ابی یحییٰ مولیٰ معاد بن عفرۃ الانصاری قال ان عثمان بن عفان بعث الی الارقم بن عبد اللہ وكان خازن بیت مال المسلمین فقال له اسفلنی مائة الف درهم فقال له الارقم اکتب علیک بها صکا للمسلمین قال وما انت وذاک لا أم لك انما

انت خازن لنا قال فلما سمع الارقم ذلك خرج مهادراً الى الناس فقال ايها
 لناس عليكم بما لكم فاني ظننت اني خازنكم ولا اعلم اني خازن عثمان بن
 عفان حتى اليوم ومضى فدخل بيته فبلغ ذلك عثمان فخرج الى الناس حتى
 اتى المسجد ثم رقى المنبر وقال ايها الناس ان ابا بكر يؤثر بني تميم على
 الناس وان عمر كان يؤثر بني عدى على كل الناس واني اؤثر والله بني امية
 على من سواهم ولو كنت جالساً بباب الجنة ثم استطعت ان ادخل بني امية
 جميعاً الى الجنة لغفلت وان هذا المال لنا فان احتجنا اليه اخذناه وان رغم
 ائف اقوام فقال عمار بن ياسر رحمه الله معاشر المسلمين اشهدوا ان ذلك
 مرغم لي فقال عثمان وانت ههنا ثم نزل من المنبر ثم يتوطأه برجله حتى
 غشى على عمار واحتمل وهو لا يعقل الى بيت ام سلمة فاعظم الناس ذلك
 وبقي عمار مدس عليه لم يصلي يومئذ الظهر والعصر والمغرب فلما افاق قال
 الحمد لله لقد اوديت في الله وانا احتسب ما اصابني في جنب الله ببني
 وبين عثمان العدل الكريم يوم القيمة قال وبلغ عثمان ان عماراً عند أم سلمة
 فارسل اليها فقال ما هذه الجماعة في بيتك مع هذا الفاجر اخرجيهم من
 عندك فقالت والله ما عندنا مع عمار الا ابتغاء فاجتنبنا يا عثمان واجعل
 سطوتك حيث شئت وهذا صاحب رسول الله (ص) يجود بنفسه من
 فعالك قال فندم عثمان على ما صنع فبعث الى طلحة والزبير يسألها ان يأتيا
 عماراً فيسألاه ان يستغفر له فاتياه فابى عليهما فرجعا اليه فاخبراه فقال
 عثمان من حكم الله يا بني امية يا فرائس النار وذباب الطمع شنعتم على
 والبتم على اصحاب رسول الله (ص) ثم ان عماراً رحمه الله صلح من
 مرضه فخرج الى مسجد رسول الله (ص) فبينما هو كذلك اذ دخل ناعي

ابی ذر علی عثمان من الریذة فقال ان ابا ذر مات بالریذة وحیدا ودفنه قوم
سفر فاسترجع عثمان وقال رحمه الله فقال عمار رحم الله ابا ذر من كان
انفسنا فقال له عثمان وانتك لهناك بعدما ابرأیبه اترانی فدمت علی تسییری
ایاه قال له عمار لا والله ما اظن ذاك قال وانت انتصافا احق بالمكان الذی
كان فیہ ابو ذر فلا تبرحه ما حیینا قال عمار افعل فوالله لمجاورة السباع
احب علی من مجاورتك قال فضیهام عمار للخروج وجاءت بنو مخزوم الی
امیر المؤمنین علی بن ابی طالب علیه السلام فسألوه ان یقوم معهم الی عثمان
یستنزلوه عن تسییر عمار فقام معهم فسأله فیهم ورفق به حتی اجابه الی ذلک -

حدیث نمبر 5: (بخف اسناد)

معاذ بن عفرۃ الانصاری کے غلام ابویحییٰ نے روایت بیان کی ہے وہ کہتا ہے: تحقیق
حضرت عثمان بن عفان (خلیفہ سوم) نے ارقم بن عبداللہ کی طرف پیغام بھیجا جو بیت المال
مسلمین کا خزانچی تھا اور اس سے کہا کہ مجھے دس لاکھ درہم قرض دیا جائے۔ پس ارقم نے کہا
کہ میں دس لاکھ کا چیک تمہارے لیے مسلمانوں کے نام لکھ دیتا ہوں (یعنی میں اتنی رقم
دینے کو تیار نہیں)۔ حضرت عثمان نے کہا کہ تو کون ہوتا ہے مجھے روکنے والا کیا تیری ماں
کوئی نہیں ہے تو صرف ہمارا خزانچی ہے۔

راوی کہتا ہے: جب ارقم نے یہ الفاظ سنے جلدی سے لوگوں کے پاس گیا اور جا
کے کہنے لگا: اے لوگو! میں تمہیں ایک بات بتانا چاہتا ہوں میں یہ گمان کرتا تھا کہ میں تمہارا
خزانچی ہوں مجھے آج تک پتہ ہی نہیں تھا میں عثمان بن عفان کا خزانچی ہوں۔ یہ تو مجھے آج
پتہ چلا یہ کہہ کر اپنے گھر چلا گیا۔ جب اس کی اطلاع حضرت عثمان کو ملی حضرت عثمان باہر
آئے یہاں تک کہ مسجد میں چلے گئے۔ پھر منبر پر گئے اور لوگوں سے مخاطب ہو کر کہا: اے
لوگو! حضرت ابوبکر نے بنی حنیم کو لوگوں پر مقدم کیا حضرت عمر نے بنی عدی کو تمام لوگوں پر

مقدم کیا اور اللہ کی قسم! میں بنو امیہ کو تمام لوگوں پر مقدم رکھوں گا۔ اگر مجھے جنت کے دروازے پر بٹھا دیا جائے اور مجھے اختیار دیا جائے کہ تمام بنو امیہ کو جنت میں داخل کروں تو میں ایسا ضرور کروں گا۔

اور حقیق یہ مال ہمارا ہے۔ اگر ہم اس کی ضرورت محسوس کریں گے تو اس کو لے لیں گے اگرچہ اس سے قوم کی ذلت و رسوائی ہی کیوں نہ ہو۔ پس عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اے معاشرۃ المسلمین! گواہ رہنا یہ میرے لیے رسوائی ہے۔ پس حضرت عثمان نے کہا: کیا آپ ہمارے یہاں ہیں۔ پس وہ منبر سے اترے اور آکر جناب عمارؓ کو پاؤں سے مارنا شروع کر دیا۔ یہاں تک کہ عمار بے ہوش ہو گئے اور اہتال تھا کہ شاید ام المومنین جناب سہلی کے گھر میں بھی پناہ حاصل نہ کر سکیں پس لوگوں نے اس کو بہت برا محسوس کیا۔ جناب عمارؓ وہاں بے ہوش پڑے رہے حتیٰ کہ اس دن آپ نماز ظہر عصر اور مغرب بھی ادا نہ کر سکے۔ پس جب آپ کو ہوش آیا تو آپ نے فرمایا: الحمد للہ ابے جو میں نے اذیت برداشت کی ہے یہ خدا کے لیے ہے اور جو کچھ میرے ساتھ کیا گیا ہے اس کا قیامت کے دن بارگاہِ خدا میں حساب لوں گا۔ اور میرے اور عثمان کے درمیان عادل کریم قیامت کے دن فیصلہ کرے گا۔

راوی بیان کرتا ہے کہ اس کے بارے میں عثمان کو اطلاع ملی کہ عمار ام المومنین ام سہلی کے گھر میں پناہ لیے ہوئے ہیں۔ پس اس نے ایک آدمی بی بی کی خدمت میں بھیجا اور اس بندے نے بی بی کی خدمت میں عرض کیا: یہ لوگوں کی جماعت اس قاجر (نحوذ باللہ) کے ساتھ آپ کے گھر میں موجود ہے اس کو باہر نکال دیں۔

بی بی نے فرمایا: خدا کی قسم میرے گھر میں عمار اور اس کی دو بیٹیوں کے علاوہ کوئی اور موجود نہیں ہے۔ تم ان سے دور رہو اور اپنا غصہ کسی دوسرے پر نکالو جس پر جی جی چاہے اور یہ رسول اللہ کا ساتھی ہے ان پر تجھے مہربانی و سخاوت کرنی چاہیے۔ پس جو کچھ حضرت

عثمان نے کیا تھا اس پر پشیمان ہوئے اور اس نے طلحہ اور زبیر کو نبی کی خدمت میں بھیجا کہ وہ ان سے عمارؓ کو لے کر آئیں تاکہ وہ ان سے محذرت کر سکے۔ پس وہ دونوں آئے اور آپ نے ان کے ساتھ جانے سے انکار کر دیا۔ پس ۳۳ دونوں واپس آئے اور ان دونوں نے عثمان کو آ کر خبر دی کہ وہ نہیں آیا۔

پس حضرت عثمان نے حکم اللہ سے کہا: اے عوامیہ! اے جہنم کا ایندھن! اے لاپٹی کھینچو! تم نے مجھے رسوا کر دیا ہے اور نبی کے اصحاب پر مجھ سے ظلم کر دیا ہے۔ پس جب جناب عمارؓ تندرست ہو گئے تو دوبارہ مسجد میں تشریف لائے جب آپ تشریف لائے تو اس وقت حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کی خبر لے کر ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا اور اس نے حضرت عثمان سے بیان کیا کہ ابوذرؓ ربذہ میں عالم تنہائی میں انتقال کر گئے ہیں اور ان کو مسافروں کے ایک گروہ نے دفن کیا ہے۔ پس حضرت عثمان نے خبر سن کر کلمات استرجاء (یعنی انا للہ وانا الیہ راجعون) کے کلمات دہرائے اور کہا کہ خدا ابوذرؓ پر رحمت نازل فرمائے۔ حضرت عمارؓ نے فرمایا: خدا ابوذرؓ پر رحمت نازل فرمائے اور ہمارے ہر نفس کے بدلے میں خدا ان پر رحمت نازل فرمائے۔

حضرت عثمان نے جناب عمارؓ سے کہا: اے عمارؓ! تو پھر یہاں ہے اور تیرے باپ کے مرنے کے بعد تو مجھے یہ دیکھنا چاہتا ہے کہ میں ابوذرؓ کی جلاوطنی پر تادم و پشیمان ہوں۔ جناب عمارؓ نے فرمایا: خدا کی قسم! میں اس کا گمن نہیں کرتا۔ حضرت عثمان نے کہا: انصافاً آپ بھی اسی مقام پر جانے کے سزاوار ہیں کہ جس میں ابوذرؓ نے وفات پائی ہے۔ اور جب تک تو زندہ رہے اسی جگہ پر رہے۔ جناب عمرؓ نے فرمایا: ایسے ہی کرو۔ خدا کی قسم! تمہارے ساتھ رہنے کے بجائے جنگل کے درندوں کے ساتھ رہنا مجھے زیادہ پسند ہے۔

پس حضرت عثمان نے کہا: اے عمارؓ! پس تم جانے کی تیاری کرو۔ اس کے بعد بنو مخزوم کے لوگ جناب امیر المومنین علیؓ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا:

آپ ہمارے ساتھ آئیں تاکہ حضرت عثمان سے حضرت عمارؓ کی جلاوطنی کے بارے میں بات کی جائے۔ پس آپؐ ان لوگوں کے ساتھ مل کر حضرت عثمان کے پاس آئے اور جناب عمارؓ کی جلاوطنی کے بارے میں ان سے بات کی۔ دو نرم ہو گئے اور انہوں نے دوبارہ جلاوطنی کے احکام واپس لے لیے۔

حضرت رسولؐ خدا کا علیؓ کو شہادت کی خبر دینا

﴿قال أخبرني﴾ الشريف ابو عبد الله محمد بن الحسن الجواني
﴿قال أخبرني﴾ المظفر بن جعفر العلوي العمري ﴿قال حدثنا﴾ جعفر بن
محمد ابن مسعود عن أبيه عن محمد بن حاتم ﴿قال حدثنا﴾ سويد بن
مسعيد ﴿قال حدثني﴾ محمد بن عبد الرحيم اليماني عن ابن مينا عن أبيه
عن عائشة قالت جاء علي بن أبي طالب (ع) يستأذن علي النسي (ص) فلم
يأذن له فاستأذن دفعة أخرى فقال النسي (ص) ادخل يا علي فلما دخل لقام
إليه رسول الله (ص) فاعتنقه وقبل بين عينيه وقال بابي الوحيد الشهيد
بابي الوحيد الشهيد۔

حَدِيث نمبر 6: (بخاری، سنن)

بہ بی عائشہ سے روایت ہے دو بیان کرتی ہیں: حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام دروغی پر آئے اور آکر اجازت طلب کی۔ پس آپؐ نے داخل ہونے کی اجازت نہ دی۔ پھر آپؐ نے دوسری مرتبہ اجازت طلب فرمائی تو نبی اکرمؐ نے فرمایا: اے علی! اندر آ جاؤ۔ پس جب علی علیہ السلام اندر داخل ہوئے رسولؐ خدا کھڑے ہوئے پس آپؐ نے ان کو گلے لگایا اور پیشانی پر بوسہ دیا اور فرمایا: میرا باپ آپؐ پر قربان ہو اے شہید و حید (اور اس کو دوسرے دہرایا)

طلحہ اور زبیر نے بیعت کو توڑا

﴿قال أخبرني﴾ أبو الحسن علي بن خالد المراغي ﴿قال حدثنا﴾ أبو القاسم الحسن بن علي الكوفي ﴿قال حدثنا﴾ جعفر بن محمد بن مروان ﴿قال حدثنا﴾ اسحاق بن يزيد ﴿قال حدثنا﴾ سليمان بن قرم عن أبي الحجاج عن عمار الدهني ﴿قال حدثنا﴾ أبو عثمان مؤذن بني اقصي قال سمعت علي بن أبي طالب (ع) حين خرج طلحة والزبير لقتاله يقول عذيري من طلحة والزبير بايعاني طائعين غير مكروهين ثم نكثا بيعتي من غير حدث ثم تلا هذه الآية "وان نكثوا ايمانهم من بعد عهدهم وطعنوا في دينكم فقاتلوا ائمة الكفر انهم لا ايمان لهم لعلهم يتتوبون"

حدیث نمبر 7: (بخلاف استاد)

ابو عثمان جو علیؑ سے اقصی کا مؤذن تھا وہ بیان کرتا ہے کہ میں نے حضرت علی ابن ابی طالبؑ سے سنا ہے کہ فرماتے ہیں:

جب طلحہ اور زبیر آپؑ کے مقابلے میں جنگ کے لیے آئے تو آپؑ نے فرمایا:
اے عذیری! یہ طلحہ اور زبیر وہ ہیں جنہوں نے بغیر کسی مجبوری کے میری بیعت کی اور پھر ان دونوں نے بیعت کو بغیر کسی وجہ کے توڑ دیا۔ پھر آپؑ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی:

وان نكثوا ايمانهم من بعد عهدهم وطعنوا في دينكم

فقاتلوا ائمة الكفر انهم لا ايمان لهم لعلهم يتتوبون -

رسول خدا سے پہلے کس نبی کو جنت میں جانے کی اجازت ہے

﴿قال أخبرني﴾ أبو القاسم جعفر بن محمد رحمه الله عن أبيه عن

سعد بن عبد الله عن احمد بن محمد بن عيسى عن سعيد بن جناح عن

عبداللہ بن محمد عن جابر بن یزید عن ابی جعفر محمد بن علی الباقر (ع) عن ابائہ (ع) قال قال رسول اللہ (ص) الجنة محرمة علی الانبیاء حتی ادخلها ومحرمة علی الامم کلها حتی تدخلها شیعتنا اهل البیت -

حدیث نمبر 8: (بخلاف استاد)

حضرت امام ابو جعفر محمد بن علی الباقر علیہ السلام نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت بیان کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا:

جنت تمام نبیوں پر حرام ہے جب تک میں جنت میں داخل نہ ہو جاؤں اور جنت تمام امتوں پر حرام ہے جب تک ہم اہل بیت کے شیعہ جنت میں داخل نہ ہو جائیں۔

انسان غافل پر تعجب ہے

﴿قال أخبرنی﴾ ابوالحسن محمد بن جعفر بن محمد الکوفی النحوی التمیمی ﴿قال حدثنا﴾ هشام بن یونس النهشلی ﴿قال حدثنا﴾ یحییٰ بن یعلیٰ عن احمد بن محمد الاعرج عن عبداللہ بن الحارث عن عبداللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ (ص) عجب لغافل ولیس بمفقر عنہ وعجب لطالب الدنیا والموت یطلبہ وعجب لضاحک ملاء فیہ وهو لا یدری ارضی اللہ ام سخط لہ -

حدیث نمبر 9: (بخلاف استاد)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت رسول خداؐ نے فرمایا:

مجھے تعجب ہے اس انسان غافل پر حالانکہ اس سے غفلت نہیں کی جائے گی اور دنیا کے چاہنے والے پر تعجب ہے جب کہ موت اس کو طلب کر رہی ہے اور مجھے تعجب ہے اس

ہٹنے والے پر جو اس میں مصروف ہے لیکن وہ یہ نہیں جانتا کہ اللہ اس پر راضی ہے یا اس پر غضب ناک ہے۔

دشمن علیؑ جہالت کی موت مرتا ہے

﴿قال أخبرني﴾ ابو الحسن محمد بن جعفر ﴿قال حدثنا﴾ هشام بن یونس النهشلی ﴿قال حدثنا﴾ ابو محمد الانصاری ﴿قال حدثنا﴾ ابوبکر بن عیاش عن محمد بن شہاب الزہری عن انس بن مالک قال نظر النبی (ص) الی علی بن ابی طالب (ع) فقال یا علی من ابغضک اما ان الله میتة جاهلیة وحاسبه بما عمل يوم القيامة۔

تحدیث نمبر 10: (بخلاف استاد)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی ابن ابی طالبؑ کی طرف دیکھتے ہوئے فرمایا: اے علیؑ! جو آپ سے بغض رکھے گا اس کو اللہ جہالت کی موت مارے گا اور جو کچھ وہ عمل کر رہا ہے اس کا قیامت کے دن حساب لے گا۔

اللہ سے محبت کرنے والوں کا مقام

﴿قال أخبرني﴾ ابو الحسن محمد بن جعفر ﴿قال حدثنا﴾ هشام بن یونس النهشلی ﴿قال حدثنا﴾ ابو محمد الانصاری ﴿قال حدثنا﴾ ابوبکر بن عیاش عن محمد بن شہاب الزہری عن انس بن مالک قال نظر النبی (ص) الی علی بن ابی طالب (ع) فقال یا علی من ابغضک اما ان الله میتة جاهلیة وحاسبه بما عمل يوم القيامة۔

الہدر علی جباہم ہولاء المتحابون فی اللہ عزوجل -

تحدیث نمبر ۶۱: (بخاری سنن)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

وہ لوگ جو اللہ کی خاطر محبت کرتے ہیں وہ جنت میں یا قوت سرخ کے محلوں میں ہوں گے اور تمام اہل جنت پر ان کو فضیلت حاصل ہوگی۔ پس جب ان میں سے کوئی اپنے محل سے باہر آئے گا تو جنت کا ہر گھر اس کے حسن سے چمک اٹھے گا۔ پس اہل جنت عرض کریں گے: ہا ہر لکھو تا کہ ہم اللہ کی خاطر محبت کرنے والوں کی زیارت کریں۔ پس جب وہ اپنے محلوں سے باہر تشریف لائیں گے اور تمام اہل جنت ان کی زیارت کریں گے اور ان میں ہر ایک کا چہرہ ایسے روشن ہوگا جیسا کہ رات کو چودھویں کا چاند چمکتا ہے۔
 • وہ اہل جنت کہیں گے یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ کی خاطر محبت کرنے والے ہیں۔

••• -

مجلس نمبر 9

[ہر روز ہفتہ ۲۹ رمضان المبارک سال ۱۴۰۲ ہجری قمری]

چار چیزوں میں جنت کی ضمانت ہے

﴿قال أخبرني﴾ ابوبکر محمد بن عمر بن سلم بن البر الجمالی
 ﴿قال حدثنا﴾ ابو محمد عبد اللہ بن مرید البجلي ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن
 بواب البہاری ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن علی بن جعفر عن أبيه ﴿قال
 حدثني﴾ اخي موسى ابن جعفر عن أبيه عن آياته صلوات اللہ علیہم قال
 قال رسول اللہ (ص) أربع من كن فيه كتبه اللہ من اهل الجنة من كان
 عصمته شهادة ان لا اله الا اللہ وانى محمد رسول اللہ ومن اذا انعم اللہ
 بنعمة قال الحمد للہ ومن اذا اصاب ذنباً استغفر اللہ ومن اذا اصابته مصيبة
 قال انا للہ وانا اليه راجعون -

حدیث نمبر 1: (بخاری)

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

جس شخص میں چار چیزیں پائی جائیں گی اللہ تعالیٰ اس کا نام اہل جنت میں تحریر فرما
 دے گا۔ جس شخص کی عصمت لا اله الا اللہ وانى محمد رسول اللہ کی شہادت دے
 اور جب اس کو کوئی نعمت ملے تو وہ الحمد للہ رب العالمین کے کلمات ادا کرے اور
 جب کوئی گناہ اس سے سرزد ہو جائے تو وہ اللہ سے استغفار کرے اور جب اس پر کوئی

مصیبت آئے تو وہ انا للہ وانا الیہ راجعون کے کلمات زبان پر جاری کرے۔

علی علیہ السلام کی موت میں نبی کو خطبے کا علم

﴿قال أخبرنی﴾ ابوبکر محمد بن عمر الجعفی ﴿قال حدثنا﴾ ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن سعید بن زیاد المقرئ من کتابہ ﴿قال حدثنا﴾ احمد بن عیسیٰ بن الحسن الحوی ﴿قال حدثنا﴾ نصر بن حماد ﴿قال حدثنا﴾ عمرو بن شعبر عن جابر الجعفی عن ابی جعفر محمد بن علی الباقر عن جابر بن عبد اللہ الانصاری قال نزل جبرئیل علی النبی (ص) فقال ان اللہ یرک ان تقوم تفضل علی بن ابی طالب علیہ السلام خطیباً علی اصحابک لیسئلوا من بعدہم ذلک عنک وقد أمر جمیع الملائکۃ ان تسمع ما نذکرہ واللہ یرحی الیک یاسمجد ان من خالفک فی امرہ فله النار ومن اطاعک فله الجنة فامر النبی (ص) منادیا فتادی الصلوۃ جامعۃ فاجتمع الناس وخرج حتی علا المنبر وكان اول ما تکلم بہ اعوذ باللہ من الشیطان بسم اللہ الرحمن الرحیم قال ایہا الناس انا البشیر وانا النذیر وانا النبی الحق انی مبلغکم عن اللہ تعالیٰ فی امر رجل لحمہ لحمی ودمہ دمی وهو عیبة العلم وهو الذی انتخبہ اللہ من ہذہ الامۃ واصطفاه وتولاه وهداه وخلقنی وایاء من طینۃ واحدۃ ففضلنی بالرسالۃ وفضلہ بالتلیغ عنی وجعلنی مدینۃ العلم وجعلہ الباب وجعلہ خازن العلم والمقتبس منہ الاحکام وخصبہ بالوصیۃ وابان امرہ وخوف من عداوتہ واوجب موالاتہ وامر جمیع الناس بطاعته وانه عزوجل یقول من عاداۃ عادائی ومن والاۃ والائی ومن ناصبہ ناصبہ من خالفہ خالفنی ومن عصاۃ عصائی ومن اذاۃ اذائی ومن ابغضہ ابغضنی

ومن احبه احبني ومن اطاعه اطاعني ومن ارضاه ارضاني ومن حفظه
حفظني ومن حاربه حاربني ومن اعانته اعانني ومن ارادني ارادني ومن كاده
كادني ايها الناس اسمعوا لما امركم به واطيعوه فاني اخوفكم عقاب الله
عز وجل (يوم نجد كل نفس ما عملت من خير محضرا وما عملت من سوء
تود لو ان بينهما وبينه امدا بعيدا ويحذركم الله نفسه) ثم اخذ بيد
امير المؤمنين عليه السلام فقال معاشر الناس هذا مولى المؤمنين وقاتل
الكافرين وحجة الله على العالمين اللهم اني قد ابليت وهم عبادك وانت
القادر على صلاحهم فاصلحهم برحمتك يا ارحم الراحمين ثم نزل عن المنبر
فاناب جبرئيل عليه السلام فقال يا محمد الله يقرئك السلام ويقول لك جزاك
الله عن تبليغك خيرا فقد بلغت رسالات ربك ونصحت لامتك وارضيت
المؤمنين وارغمت الكافرين يا محمد ان ابن اعمك مبتلى ومبتلى به
وسيعلم الذين ظلموا اى مقلب يعقلبون -

تحدیث نمبر 2: (بخلاف اسناد)

حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت بیان کی ہے وہ
فرماتے ہیں کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حضرت جبرائیل نازل ہوئے اور
عرض کی کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: آپؐ کھڑے ہو جائیں اور اپنے اصحاب کے سامنے علی
علیہ السلام کی فضیلت کا خطبہ دیں تاکہ وہ آپؐ کے بعد آپؐ کی طرف سے اپنے بعد آنے
والوں کے لیے تبلیغ کر سکیں اور تمام ملائکہ کو حکم دیا گیا ہے کہ جو کچھ ہم بیان کریں وہ اس کو
غور سے سنیں۔

اے محمدؐ! اللہ نے آپؐ کی طرف وحی فرمائی ہے کہ جو شخص آپؐ کے حکم کی مخالفت
کرے گا اس کے لیے جہنم کو لازم قرار دیا گیا ہے اور جو شخص آپؐ کی اطاعت کرے گا اس

کی جزا جنت قرار دی گئی ہے۔ پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی منادی کو ندا کا حکم دیا۔ پس منادی نے تہنید یا جماعت کی ندا دی۔ پس لوگ جمع ہو گئے اور رسول خدا اپنے گھر سے باہر تشریف لائے اور منبر پر تشریف لے گئے اور جو سب سے پہلے کلمات آپؐ نے ادا فرمائے وہ یوں تھے:

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ، بسم اللہ الرحمن الرحیم
 اور پھر فرمایا: ”اے لوگو! میں بشیر ہوں (بشارت دینے والا) میں
 نذیر ہوں (یعنی ڈرانے والا) میں برحق نبی ہوں اور میں اللہ تعالیٰ
 کی طرف سے ایک ایسے مرد کے حق کی تبلیغ کرنے والا ہوں جس کا
 گوشت میرا گوشت ہے جس کا خون میرا خون ہے۔ وہ علم کا خزانہ
 ہے اور اس کو اللہ نے اس امت سے منتخب فرمایا ہے اور اس کو جن لینا
 ہے اس کو اپنا محبوب بنایا ہے اور اس کی ہدایت فرمائی ہے۔ مجھے اور
 اس کو ایک منی سے بنایا ہے۔ پس مجھے اس نے رسالت کے ساتھ
 فضیلت عطا فرمائی ہے اور اس کو میری تبلیغ کی فضیلت عطا فرمائی
 ہے۔ مجھے علم کا شہر قرار دیا ہے اور اس کو اس کا دروازہ قرار دیا ہے
 اور اس کو علم کا خازن (یعنی خزانہ دار) قرار دیا ہے اور احکام دین کو
 اس سے لیا جائے گا اور اس کو وصایت و وصی قرار دیا گیا ہے اور اس
 کے امر کو ظاہر کیا ہے اور اس کی عداوت کے خوف کو بھی۔ اور اس کی
 موالات کو واجب قرار دیا ہے۔ اور اللہ نے تمام لوگوں کو اس کی
 اطاعت کا حکم دیا ہے اور تحقیق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: جو اس سے
 عداوت رکھے گا گویا اس نے مجھ سے عداوت کی ہے اور جس نے
 اس سے دوستی کی اس نے مجھ سے دوستی کی ہے۔ جس نے اس سے

بُغض رکھا اس نے مجھ سے بُغض رکھا۔ جس نے اس کی مخالفت کی اس نے میری مخالفت کی اور جس نے اس کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی اور جس نے اس کو اذیت دی اس نے مجھے اذیت دی ہے جس نے اس سے دشمنی رکھی اس نے مجھ سے دشمنی کی اور جس نے اس سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے اس کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی۔ اور جس نے اس کو راضی کیا اس نے مجھے راضی کیا اور جس نے اس کی مخالفت کی اس نے میری مخالفت کی۔ جس نے اس سے جنگ کی اس نے مجھ سے جنگ کی۔ جس نے اس کی مدد کی اس نے میری مدد کی۔ اور جس نے اس کا ارادہ کیا اس نے میرا ارادہ کیا اور جس نے اس کو روکا اس نے مجھے روکا۔“

پھر فرمایا:

اے لوگو! جس کا تم کو اس کے بارے میں حکم دیا جائے اس کی اطاعت کرو اور میں تم کو اللہ کے عذاب سے ڈراتا ہوں (یوم تجدد کل نفس ما عملت من خیر محضرا وما عملت من سوء تود لو ان بیننا وبينہ امدًا بعیدًا ویوذرکم اللہ نفسه) ”جس دن ہر نفس نے جو کچھ اس نے نیک انجام دی ہوگی اس کو وہ اپنے سامنے پائے گا اور جو کچھ اس نے برا کام کیا ہوگا اس کو بھی اپنے سامنے پائے گا۔ وہ خواہش کرے گا کہ اس نے اور اس نے عمل کے درمیان بہت زیادہ دوری ہو جائے اور اللہ تم کو اپنے آپ سے ڈراتا ہے۔“

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امیر المومنین علی ابن ابی طالب کا ہاتھ پکڑا

اور فرمایا:

”اے لوگو! یہ ہے مومنین کا مولا، کافروں کو قتل کرنے والا اور یہ سارے جہانوں پر اللہ کی حجت ہے اور فرمایا: اے میرے اللہ! میں نے اس کی تبلیغ کر دی ہے اور یہ تیرے بندے ہیں اور تو ان کی اصلاح پر قدرت و طاقت رکھتا ہے۔ اپنی رحمت کے ساتھ ان کی اصلاح فرما کیونکہ تو ہی رحم کرنے والا ہے۔“

پھر آپؐ منبر سے نیچے تشریف فرما ہوئے پس حضرت جبرائیلؑ نازل ہوئے اور عرض کیا: یا محمد! اللہ آپؐ کو سلام کہہ رہا ہے اور فرماتا ہے کہ آپؐ نے خیر کی تبلیغ کی ہے اس پر آپؐ کے رب کی طرف سے آپؐ کے لیے بڑے خیر ہے۔ پس آپؐ نے اپنے رب کی رسالت کی تبلیغ فرمائی ہے اور اپنی امت کو صیحت فرمائی ہے اور مومنین کو خوش کیا ہے اور کافرین کو ذلیل و رسوا کیا ہے۔ اے محمد! تحقیق یہ آپؐ کے چچا زاد کا ان کی وجہ سے امتحان ہوگا اور ان میں ان کو آزمایا جائے گا۔

امام حسن اور حسین علیہما السلام کے بارے میں رسولؐ کی دعا

﴿قَالَ أَخْبُونِي﴾ ابویکر محمد بن عمر الجصاصی ﴿قَالَ حَدَّثَنَا﴾ احمد

ابن محمد بن زیاد ﴿قَالَ حَدَّثَنَا﴾ الحسن بن علی بن عقیل عن برید بن ہارون عن حمید عن جابر بن عبد اللہ الانصاری قال خرج علينا رسول اللہ (ص) آخذاً بيد الحسن والحسين (ع) فقال ان ابني هذين ربيتهما صغيرين ودعوت لهما كبير بين وسألت الله لهما ثلاثاً فاعطاني اثنتين ومتعني واحدة سألت الله لهما ان يجعلها طاهرين مطهرين زكيين فاجابني الى ذلك وسألت ان يقيهما وذريتهما وشيئهما النار فاعطاني ذلك وسألت

اللہ ان یجمع الامة علی محبتہما فقال یا محمد انی قضیت قضاء و قدرت قدراً وان طائفة من امتک مستفی لک بذمتک فی الیہود والنصارى والمجوس و سیحرون ذمتک فی ولدک و انی اوجبت علی نفسی لمن فعل ذلک الا اطله محل کرامتی ولا امسکته جنتی ولا انظر الیہ بعین رحمتی الی یوم القیمة۔

حدیث نمبر 3: (بخلاف اسناد)

حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ ایک دن حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور آپؐ نے امام حسن اور حسین علیہما السلام دونوں کے ہاتھ پکڑے ہوئے تھے۔ پس آپؐ نے فرمایا: تحقیق میرے یہ دونوں بیٹے جن کی بچپن سے میں پرورش کر رہا ہوں میں دعا گو ہوں کہ جب یہ جوان ہوں گے تو میں نے ان کے لیے اللہ تعالیٰ سے تین چیزوں کا سوال کیا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے دو مجھے عطا فرمائی ہیں اور ایک سے مجھے روک دیا ہے۔

میں نے اللہ سے سوال کیا کہ وہ ان دونوں کو ظاہر و مطہر قرار دے اور زکی و پاکیزہ قرار دے۔ پس اس نے میری اس دعا کو قبول کر لیا۔ پھر میں نے سوال کیا ان دونوں کو ان دونوں کی ذریت کو اور ان دونوں کے شیعوں کو جہنم کی آگ سے محفوظ فرما۔ پس اللہ نے میری اس دعا کو بھی قبول کر لیا۔ پھر میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی: میری ساری اُمت کو ان دونوں کی محبت پر جمع فرما دے۔

پس آوازِ قدرت آئی: اے محمدؐ! میری قضاء و قدر حاوی ہو چکی ہے کہ آپؐ کی اُمت کا ایک گروہ وہ سلوک کرے گا جو یہود و نصاریٰ اور مجوسیوں نے کیا تھا اور تیرے اس بیٹے کے ساتھ بھی وہی کام انجام دیں گے اور میں نے اپنے لیے واجب قرار دیا ہے کہ جو بھی اس طرح کرے گا میں اس کو اپنی کرامت کا عمل نہیں دوں گا اور میں اس کو اپنی جنت میں بھی

سکونت نہیں دوں گا اور اس کی طرف قیامت کے دن اپنی رحمت کی نظر بھی نہیں کروں گا۔

حضرت مالک بن الحارث الاشجریؒ کی وفات

﴿قال أخبرني﴾ أبو الحسن علي بن محمد بن حبیش الكاتب (قال أخبرني﴾ الحسن بن علي الزعفراني ﴿قال حدثنا﴾ ابراہیم بن محمد الثقفی عن محمد بن زکریا عن عبد اللہ بن الضحاك عن هشام بن محمد قال لما ورد الخبر على أمير المؤمنين (ع) بمقتل محمد بن أبي بكر كتب الى مالك بن الحارث الاشجری رحمه الله وكان مقيماً بنصيبين اما بعد فانك ممن استظلم على إقامة الدين واقع به نخوة الأئمة واسد به الشفر المخوف وقد كنت وليت محمداً بن أبي بكر رحمه الله مصر فخرج عليه خوارج وكان حدثاً لا علم له بالحروب فاستشهد رحمه الله فاقدم على لنظر لي امر مصر واستخلف على عمالك اهل الثقة والنصيحة فاستخلف مالك على عمله شبيب بن عامر الأزدي واقبل حتى ورد على أمير المؤمنين عليه السلام فحدثه حديث مصر واخبره عن اهلها وقال له ليس لهذا الوجه غيرك فاخرج فاني ان لم اوصيك اكتفيت برأيك واستمن بالله على ما اهلك واخط الشدة باللين وارفق ما كان الرفق ابلغ واعتزم على الشدة متى لم تدن عنك الا الشدة قال فخرج مالك فأتى رحله وتبهاً للخروج الى مصر وقدم أمير المؤمنين عليه السلام كتاباً الى اهل مصر بسم الله الرحمن الرحيم سلام عليكم فاني احمد اليكم الله الذي لا اله الا هو واسأله الصلوة على نبيه محمد وآله واني قد بعثت اليكم عبداً من عباد الله لا ينأى ايام الخوف ولا يندكل عن الاعداء حذار الدواير من اشد عبيد الله بأبسا

وأكرمهم حسبا اضر على الفجار من حريق النار وابعد الناس من دنس او عار وهو مالك بن الحارث الاشتر لأنابى الضرس ولا كليل الحد حلم فى الحذر رزين فى الحرب ذوى رأى اصيل وصير جميل فاسمعوا له واطيعوا امره فان امركم بالفقير فانفروا وان امركم ان تقيموا فاقموا فانه لا يقدم ولا يحجم الا بأمرى فقد آثرتكم به على نفسى نصيحة لكم وشدة شكيمة على عدوكم وعصمكم الله بالهدى وثبتكم بالتقوى ووفقنا واياكم لما يحب ويرضى والسلام عليكم ورحمة الله وبركاته-

ولما تهيأ مالك الاشتر للرحيل الى مصر كتب عيون معاوية بالعراق اليه يرفعون خبره فعظم ذلك على معاوية وقد كان طمع فى مصر فعلم ان الاشتر ان قدمها فاتته وكان اشد عليه من ابن ابي بكر فبعث الى دهقان من اهل الخراج بالقلزم ان عليا قد بعث بالاشتر الى مصر وان كفييتيه سوغتكم خراج ناحيتك ما بقيت فاحتل فى قتله بما قدرت عليه ثم جمع معاوية اهل الشام وقال لهم ان عليا قد بعث بالاشتر الى مصر فهلما ندعوا الله عليه يكفينا امره ثم دعا ودعوا معه وخرج الاشتر الى القلزم فاستقبله ذلك الدهقان فسلم عليه وقال انا رجل من اهل الخراج ولك ولاصحابك على حق فى ارتفاع ارضى فانزل على اقم بامرك وامر اصحابك وعلف دوايك واحتسب بذلك لى من الخراج فتزل عليه الاشتر فاقام له ولاصحابه بما احتاجوا اليه وحمل اليه طعاما دس فى جملته عسلا جعل فيه سمعا فلما شربه الاشتر قتله ومات من ذلك وبلغ معاوية خبره فجمع اهل الشام وقال لهم ايشروا فان الله تعالى قد دعاكم وكذاكم الاشتر واماته فسروا بذلك واستبشروا به ولما بلغ امير المؤمنين عليه السلام وفات

الاشتر جعل يتلف ويتأسف عليه ويقول لله در مالك لو كان من جبل لكان اعظم اركانه ولو كان من حجر لكان صلداً ما والله ليهدن موتك عالماً فعلى مثلك فلتبكت البواكى ثم قال انا لله وانا اليه راجعون والحمد لله رب العالمين انى احتسبه عندك فان موته من مصايب الدهر فرحم الله ما لكا فقد وفى بعهدك وقضى بمرسول الله (ص) فانها اعظم المصيبة -

تحدیث نمبر 4: (بخلاف اسناد)

ہشام بن محمد رضی اللہ عنہ نے روایت ذکر کی ہے کہ جب محمد ابن ابی بکر کی موت کی خبر امیر المومنین علی علیہ السلام کو ملی تو آپ نے مالک بن حارث اشتر کی طرف بھاگ کھاجواں لوں ”نصیبین“ کے مقام پر مقیم تھے۔

لکھا: اباجد: اے مالک! آپ ان لوگوں میں سے ہیں جن سے میں دین کو قائم کرنے کے لیے مدد طلب کرتا ہوں اور ان کے ذریعے نسیم اور کینے لوگوں کا قلع قمع کرتا ہوں اور جن کے ساتھ میں خوفناک سرحدوں میں بھی شکار کرتا ہوں اور تحقیق میں نے محمد بن ابی بکر (خدا ان پر رحمت کرے) کو معرکا دلی بنایا تھا لیکن ان پر خوارج نے حملہ کر دیا وہ اتنا اچانک تھا کہ وہ ان چالوں کو نہیں جان سکے اور وہ شہید ہو گئے (خدا ان پر رحمت فرمائے)۔ اب آپ معرکے معاملہ میں اقدام کریں اور انتظامی امور پر کسی قابل اعتماد کو اپنا خلیفہ قرار دیں۔ پس مالک نے اپنے کاروبار پر شعیب بن عامر ازوی کو اپنا نائب مقرر کیا اور خود موٹا کی خدمت میں چلے آئے۔ جب وہ امیر المومنین علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے معرکے سارے واقعہ سے ان کو آگاہ کیا اور مصریوں کے بارے میں بھی ان کو خبر دی اور فرمایا: اس کے لیے آپ کے علاوہ کوئی مناسب نہیں ہے لہذا سفر کے لیے قصد کریں۔ کیونکہ اگر میں آپ کو کوئی وصیت نہ بھی کروں تب بھی میں جانتا ہوں آپ کی رائے ہی کافی ہے۔ اپنے اہم امور میں اللہ سے مدد حاصل کریں اور لوگوں سے شدت کے

ساتھ نرمی کو ملحوظ کریں۔ پس مالک کے لیے زور و راہ آواہ کیا گیا اور وہ مصر کی طرف روانہ ہو گئے۔ روانگی کے وقت امیر المؤمنین علیہ السلام نے آپ کو ایک خط مصریوں کے لیے دیا جس میں تحریر تھا:

بسم اللہ الرحمن الرحیم، السلام علیکم! میں تمہارے بارے میں اللہ کی حمد کرتا ہوں جس کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور اس سے میں درود و سلام کا سوال کرتا ہوں۔ اس کے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے اور ان کی آل کے لیے۔ میں آپ لوگوں کی طرف اللہ کے بندوں میں سے ایک ایسے بندے کو والی و گورنر بنا کر بھیج رہا ہوں جو خطرات کے ایام میں سوتا نہیں! دشمنوں کے خوف سے وہ بزدل نہیں ہوتا۔ اللہ کے بندوں میں سب سے بہادر ہے اور حسب و نسب کے اعتبار سے صاحب عزت و اکرام ہے اور فاجروں کے لیے جلانے والی آگ سے زیادہ نقصان دہ ہے۔ عیب و عار میں لوگوں سے بہت دور ہے اور دمالک بن حارث اشتر ہے۔ جو تجربہ کار ہے حد کو روکنے والا نہیں ہے غضب میں ہر دبار رہتا ہے اور جنگ میں ڈٹ جانے والا ہے۔ صاحب الرائے اور صبر جلیل کا مالک ہے۔ پس اس کے حکم کو سنو اور اس کی اطاعت کرو۔ اگر یہ تم کو کوچ کا حکم دے تو کوچ کرو۔ اور اگر یہ قیام کا حکم دے تو قیام کرو کیونکہ یہ آپ کو نہ مقدم کرے گا اور نہ مؤخر! مگر میرے حکم کے ساتھ۔ پس میں تم کو اپنے لیے اس کے ساتھ موثر قرار دیتا ہوں اور تمہیں نصیحت کرتا ہوں اور تمہارے دشمن پر تم کی شدت کے بدلے کی اور اللہ سے تمہاری جہالت کے ساتھ حفاظت اور تقویٰ پر

ثابت قدم رہنے کی دعا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو اس چیز کی توفیق عطا فرمائے جو اس کو پسند ہو اور جس میں وہ راضی ہو۔
والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

جب مالک اشترؓ نے مصر کی طرف جانے کا ارادہ کر لیا تو عراق میں معاویہ کے جاسوسوں نے معاویہ کو اس کی اطلاع کر دی۔ پس یہ خبر معاویہ کو بہت گراں گزری کیونکہ وہ مصر میں خود بھی حریص نظروں سے دیکھتا تھا اور وہ جانتا تھا کہ مالک اشترؓ اگر وہاں چلے گئے تو باقی بس۔ مالک اشترؓ اس کے لیے محمد بن ابی بکر سے بھی زیادہ سخت تھے۔ پس معاویہ نے چال چلی اور قلعہ کے خوارج میں سے ایک کسان کو پیغام روانہ کیا کہ علی ابن ابی طالبؓ نے مالک اشترؓ کو مصر کی طرف روانہ کیا ہے اگر تو نے مالک اشترؓ کو روک لیا تو اس علاقے کا سارا اخراج تیرے لیے بطور سوغات و ہدایہ پیش کروں گا۔ پس تم اس کے قتل کا سلسلہ تلاش کرو۔ اس کے بعد معاویہ نے اہل شام کو جمع کیا اور ان کو اطلاع دی کہ علی ابن ابی طالبؓ نے مالک اشترؓ کو مصر کی طرف روانہ کر دیا ہے۔ پس سب آؤ اور ہم اللہ کی بارگاہ میں اس کے خلاف دعا کریں تاکہ وہ اس کے امر و معاذ کو ختم کر دے۔ پھر معاویہ نے اور اس کے حواریوں نے دعا کی۔ ادھر مالک اشترؓ قلعہ کی طرف روانہ ہو چکے تھے۔ راستے میں اسی کسان نے مالک کا استقبال کیا آپ کو سلام کیا اور عرض کیا: میں اہل خراج میں سے ایک مرد ہوں (یعنی جو خراج وغیرہ حکومت کو دیتے ہیں) آپ کا اور آپ کے ساتھیوں کا میرے اوپر ایک حق ہے۔ آپ میرے علاقے سے گزر رہے ہیں آپ بھی تشریف لائیں اور اپنے اصحاب کو بھی اترنے کا حکم دیں اور اپنے جانوروں کو گھاس کھلائیں اور ہم آپ کی مہمان نوازی کا شرف چاہتے ہیں۔ مالک اشترؓ اترے اور اپنے ساتھیوں کو بھی اترنے کا حکم دیا۔ ضروریات و طعام فراہم کیے گئے۔ اس کھانے میں شہد بھی تھا جس میں اس کسان نے زہر ملا دیا تھا۔ اسی سے مالک کی موت واقع ہوئی اور جب معاویہ کو اس کی خبر ملی تو معاویہ نے

اہل شام کو جمع کیا اور ان سے کہا کہ میں تم کو خوشخبری دیتا ہوں تحقیق تم نے اللہ کو مالکِ اشرے کے بارے میں پکارا تھا اللہ نے تمہاری دعا قبول فرمائی اور مالک کو اس نے موت دے دی ہے۔ پس تم اس پر خوش ہو جاؤ اور بشارت دو ایک دوسرے کو۔ اور جب امیر المومنین علی علیہ السلام کو مالکِ اشرے کی وفات کی خبر ملی تو آپؑ بے قرار ہو گئے اور انہوں نے کہا اور فرمایا: اے مالکؑ تو کتنا عظیم اور اچھا تھا۔ اگر پھاڑ کا آپ کے ساتھ قیاس کیا جائے تو آپ اس سے عظیم تھے اور اگر پتھر کا آپ سے موازنہ کیا جائے تو آپ اس سے زیادہ سخت تھے۔ اور آپ کی موت سے ایک عالم کو سکون نہیں ملے گا اور آپ جیسے لوگوں پر ہر رونے والے کو رونا چاہیے۔ پھر فرمایا: انا للہ وانا الیہ راجعون والحمد للہ رب العالمین۔ اے میرے اللہ! میں اس معاملہ کو تیرے سپرد کرتا ہوں۔ اس کی موت زمانے کے مصائب میں سے ایک ہے۔ اللہ مالک پر رحم کرے۔ اس نے اپنے عہد کو پورا کر دیا ہے اور رسولِ خدا کے حق کو ادا کر دیا ہے۔ پس تحقیق اس کی موت میرے لیے بہت بڑی مصیبت ہے۔

الائمہ بعض بعض کے لیے دلیل ہیں

﴿قال أخبرنی﴾ ابو غالب احمد بن محمد الزراری عن عبد اللہ بن جعفر الحمیری عن الحسن بن علی بن الحسن بن زکریا عن محمد بن سنان و یونس بن یعقوب عن عبد الاعلی بن اعین قال سمعت ابا عبد اللہ (ع) یقول اولنا دلیل علی آخرنا و آخرنا مصدق لاولنا والسنة فینا سواء ان اللہ تعالیٰ اذا حکم حکما اجراء الحمد للہ رب العالمین و صلی اللہ علی سیدنا محمد النبی وآلہ وسلم تسلیماً حدثنا الشیخ المفید ابو عبد اللہ محمد بن محمد بن النعمان ادام اللہ تمکینہ یوم الاثنين ملخ شوال سنة اربع واربعمائة -

تہذیب نمبر 5: (بخاری اسناد)

عبداللہ بن ابی بن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابو عبد اللہ امام صادق علیہ السلام سے سنا ہے آپ نے فرمایا:

ہمارا پہلا ہمارے آخری کے لیے دلیل ہے اور ہمارا آخری ہمارے اوّل کا مصداق ہے اور ہماری روش و سنت سب میں برابر ہے۔ تحقیق اللہ تعالیٰ جب کسی کام کا حکم کرتا ہے تو اس کو وہ جاری بھی فرمایا ہے۔ الحمد للہ رب العالمین۔ وصلى الله على سيدنا محمد النبي وآله وسلم تسليماً۔

اس حدیث کو علامہ شیخ مفید ابو عبد اللہ محمد بن محمد بن نعمان نے یکم شوال سال ۴۰۴ ہجری کو بیان فرمایا۔

جنت کے سارے دروازے اُس کے لیے کھول دیئے جائیں گے

﴿قال حدثنا﴾ ابوالحسن احمد بن محمد بن الوليد عن أبيه عن محمد بن الحسن الصفار عن احمد بن محمد بن عيسى عن الحسين بن سعيد عن محمد ابن الفضيل عن ابي الصباح الكتاني عن ابي عبد الله جعفر بن محمد (ع) قال من قال اذا أصبح قبل ان يطلع الشمس واذا امسى قبل ان تغرب الشمس اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمداً عبده ورسوله وان الدين كما شرع والاسلام كما وصف والقول كما حدث والكتاب كما نزل وان الله هو الحق المبين ذكر الله محمداً وآل محمد بالسلام فصح الله له ثمانية ابواب الجنة وقيل له ادخل من اي ابوابها شئت ومحا عنه ختا ذلك اليوم۔

تہذیب نمبر 6: (بخاری اسناد)

حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص صبح کو طلوع آفتاب سے پہلے اور شام کو غروب آفتاب سے پہلے یہ کلمات ادا کرتا ہے:

اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمداً عبداً
ورسولہ۔ ان الدین کما شرح۔ والاسلام کما وصف والقول کما حدث
والکتاب کما نزل وان اللہ هو الحق المبین۔ اور وہ محمد و آل محمد پر درود و سلام بھی
پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کے آٹھ دروازے کھول دے گا اور اس سے کہا جائے
گا جس دروازے سے تو گزرنا چاہتا ہے اس سے گزر کر جنت میں داخل ہو جا اور اس دن
اس کی ساری خطائیں محو و مٹ کر دی جائیں گی۔

مجلس نمبر 10

[بروز بدھ ۲ شوال سال ۱۴۰۴ ہجری قمری]

اللہ کے مخلص دوست کی نشانی

حدثنا الشيخ المفيد ابو عبد الله محمد بن محمد بن النعمان ادام الله
تأييده في مسجده بدرب رباح ﴿قال أخبرني﴾ ابو القاسم جعفر بن محمد
بن قولويه رحمه الله ﴿قال حدثني﴾ ابى عن سعد بن عبد الله عن احمد بن
محمد بن عيسى ومحمد بن الحسين بن ابى الخطاب جميعا عن الحسن بن
محبوب عن ابن سنان عن ابى حمزة الثمالى عن ابى جعفر محمد بن على
الهاقر عليه السلام قال قال موسى بن عمران على نبينا وآله وعليه السلام
الهى من اصفيائك من خلقتك قال الرى الكفين الرى القدمين يقول صادق
ويمشى هونا فاولئك تزول الجبال ولا يزولون قال الهى فمن ينزل
دار القدس عنك- قال الذين لا تنظر اعينهم الى الدنيا ولا يذيعون اسرارهم
فى الدين ولا يأخذون على الحكومة الرشا الحق فى قلوبهم والصدق على
السننهم فاولئك فى ستري فى الدنيا وفى دار القدس عندى فى الآخرة -

تصانیف نمبر ۹: (عزف اند)

حضرت ابو حمزہ ثمالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت امام ابو جعفر محمد بن علی علیہما السلام

۱- مکذا فی النسخ

سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا کہ حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام نے بارگاہِ خدا میں عرض کی:

اے میرے پروردگار! تیری مخلوق میں سے تیرے قلمس دوست کون ہیں؟
آوازِ قدرت آئی: اے موسیٰ! میرے قلمس دوست وہ ہیں جو اپنے ہاتھوں اور
قدموں کو روکنے والے ہیں زبان کے بچے اور وہ ایسے پُر دقار و پُر سکون چلتے ہیں کہ
پہاڑوں میں لغزش ہو سکتی ہے لیکن ان کے قدموں میں لغزش نہیں آئے گی۔
پھر حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام نے عرض کیا: اے میرے پروردگار! تیرے
دارالقدس میں کون وارد ہوں گے؟

آوازِ قدرت آئی: اے موسیٰ! یہ وہ لوگ ہوں گے جن کی نظریں اس دنیا کی طرف
نہیں ہوں گی اور وہ اپنے دین میں رازوں کو فاش نہیں کرتے اور حق کا فیصلہ کرنے میں
رشوت نہیں لیتے۔ ان کے دل میں حق کی محبت ہوتی ہے اور ان کی زبان پر سچ ہوتا ہے۔ وہ
دنیا میں پس پردہ ہوتے ہیں اور آخرت میں میرے پاس دارالقدس میں ہوں گے۔

اولیاء اللہ کون ہیں؟

﴿قال أخبرنی﴾ ابو عبد اللہ محمد بن عمران المرزبانی ﴿قال
حدثنا﴾ محمد بن احمد الکاتب ﴿قال حدثنا﴾ احمد بن ابی خیشہ ﴿قال
حدثنا﴾ عبد الملک بن داہر عن الاعمش عن عباۃ الاسدی عن ابن عباس
رحمہ اللہ قال مثل امیر المؤمنین علی بن ابی طالب علیہ السلام عن قولہ
تعالیٰ ”الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا هم یحزنون“ فقیل لہ من هؤلاء
الاولیاء فقال امیر المؤمنین (ع) ہم قوم اخلصوا للہ تعالیٰ فی عبادتہ
ونظروا الی باطن الدنیا حین نظر الناس الی ظاہرہا فعرفوا جلسا حین غر

الخلق سواهم يعاجلها فتركوا منها ما علموا انه مسترکم واماتوا منها ما علموا انه سیمیتهم ثم قال ایها المظل نفسه بالدنيا الراکض علی حبالها المجتمعده فی عماره ما میخرب منها الم تر الی مصارع ابانک فی البلاد ومضاج ابانک تحت انجنادل والثری کم مرضت بیدک وعللت بکفیک یتوصف لهم الاطباء ویستعیب لهم الاحیاء فلم یغن غنائک ولا یتجمع فیهم دوائک -

تحدیث نمبر 2: (بخلاف اسناد)

حضرت ابن عباس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کے اس قول الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا هم یحزنون سے ”آگاہ ہو جاؤ کہ اللہ کے اولیاء وہ ہیں جن پر کسی قسم کا کوئی خوف نہیں ہوتا اور نہ ہی وہ غم زدہ ہوتے ہیں“ ان کے بارے میں سوال کیا گیا: اے مولاً! یہ اللہ کے اولیاء کون لوگ ہیں؟ آپؑ نے فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جو اپنی عبادت صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے لیے قرار دیتے ہیں اور وہ دنیا کی حقیقت کی طرف نظر رکھتے ہیں۔ جب کہ لوگ دنیا کے ظاہر کی طرف دیکھتے ہیں۔ وہ اس کی شان کو جانتے ہیں جب کہ ان کے علاوہ باقی مخلوق کی نظر دنیا کے دھوکے میں ہوتی ہے۔ اور جس چیز کے بارے میں وہ جانتے ہیں کہ وہ عنقریب ان کو چھوڑنی پڑے گی وہ اس کو پہلے ہی چھوڑ دیتے ہیں۔ اور جس کے بارے میں جانتے ہیں کہ یہ عنقریب مرجائیں گے وہ اس کو پہلے ہی مار دیتے ہیں۔ پھر آپؑ نے فرمایا: وہ جو اپنے نفسوں کے ساتھ دنیا میں مشغول ہو چکے ہیں اس کے چندوں میں جکڑے جا چکے ہیں اور وہ اس کی خرابیوں کی تعمیر کرنے کی کوشش کرنے میں مصروف ہیں! کیا آپؑ نے نہیں دیکھا ان لوگوں کی طرف جو تیرے آباؤ اجداد کے ساتھ مقابلہ کرتے رہے ہیں اور اب بڑی بڑی چٹانوں کے تحت تیری اولاد کے ساتھ جھجکا کرتے ہیں۔ کتنے ایسے مریض ہیں جو تیرے

ہاتھوں میں ہیں اور ان کے لیے اطباء و حکیموں نے نسخے تجویز کیے ہیں اور جہاں پر وہ ڈال رہا ہے۔ ان کو آپ کی دولت بے نیاز نہیں کر سکتی اور آپ کی دوائیں اس کو صحت نہیں دے سکتیں یعنی حیرت دوائیں اس کے لیے کامیاب ثابت نہیں ہوتیں۔

میرا دین رسول کا دین ہے

﴿قال أخبرني﴾ ابو الحسن علی بن محمد ﴿قال حدثنا﴾ احمد بن ابراہیم ﴿قال حدثنا﴾ ابو الحسن علی بن الحسن ﴿قال حدثنا﴾ الحسين بن نصر بن مزاحم ﴿قال حدثني﴾ ابي ﴿قال حدثنا﴾ ابو عبد الرحمن عبد الله بن عبد الملك عن يحيى بن سلمة عن أبيه سلمة بن كهيل عن أبي صادق قال سمعت امير المؤمنين علي بن ابي طالب عليه السلام يقول دینی دین رسول الله (ص) وحسبي حسب رسول الله (ص) فمن تناول دینی وحسبی فقد تناول دین رسول الله (ص) وحسبه۔

اصحہ نعیو 3: (بخلف استاد)

ابو صادق نے فرمایا: میں نے حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ میرا دین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دین ہے اور میرا حسب رسول خدا کا حسب ہے۔ جس شخص نے میرے دین اور حسب کو اخذ کر لیا اس نے رسول خدا کے دین اور حسب کو اختیار کر لیا ہے۔

وہ چیز جو اللہ نے سب سے زیادہ انسان پر واجب کی ہے

﴿قال أخبرني﴾ ابو القاسم جعفر بن محمد عن أبيه عن سعد بن عبد الله عن احمد بن محمد بن عيسى عن الحسن بن محبوب عن هشام بن سالم عن زرارة بن اعين عن ابي عبد الله جعفر بن محمد الصادق عليه

السلام قال الا اخبرك باشد ما فرض الله على خلقه قلت بلى قال انصاف الناس من نفسك ومواساة اخيك وذكر الله في كل حال اما انى لا اريد بالذكر سبحانه الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر وان كان هذا من ذلك ولكن ذكر الله في كل موطن تهجم فيه على طاعة الله او معصية له -

حديث نمبر 4: (بخلاف اسناد)

حضرت زرارہ بن اعین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابو عبد اللہ جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا: کیا میں آپ کو بتاؤں کہ اللہ نے انسان پر سب سے زیادہ کون سی چیز واجب فرمادی ہے؟ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں؟ آپ نے فرمایا: لوگوں کے ساتھ اپنی طرف سے انصاف فراہم کرنا اپنے بھائی کے ساتھ مواسات و بردباری کرنا اور ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا۔ اس ذکر سے میری مراد یہ نہیں ہے ”سبحان اللہ والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر“۔ اگرچہ یہ بھی ذکر خدا میں شامل ہے لیکن اس سے مراد یہ ہے کہ ہر مقام پر وہ خدا کو یاد رکھے۔

میں علیٰ اور شیعان علیٰ کے لیے مغفرت طلب کرتا ہوں

﴿قال أظہرنی﴾ ابونصر محمد بن الحسین البصری المقرئ ﴿قال حدثنا﴾ ابو عبد اللہ الاسدی ﴿قال حدثنا﴾ جعفر بن عبد اللہ بن جعفر العلوی المحدثی ﴿قال حدثنا﴾ یحییٰ بن ہاشم الفسائی ﴿قال حدثنا﴾ غیاث بن ابراہیم ﴿قال حدثنا﴾ جعفر بن محمد علیہ السلام عن ابيه عن جده قال قال رسول الله علمت سبعا من المثاني ومثلت لي أمتي في الطين حتى نظرت الى صغيرها وكبيرها ونظرت في السموات كلها فلما رأيت رأيتك يا علي استغفرت لك ولشيعتك يوم القيمة -

تحدیث نمبر 5: (بخلاف استاد)

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں سب سے بڑا شفیق (یعنی سورہ حمد) کا علم رکھتا ہوں اور میرے لیے میری پوری امت کو مٹی میں شند کر دیا یہاں تک کہ میں نے اس تصویر میں چھوٹے بڑے سب کو دیکھا ہے اور میں نے سارے آسمانوں کو بھی دیکھا ہے اور جیسے ہی میں نے ان میں علیؑ کو دیکھا اور آپؐ کے شیعوں کو دیکھا تو میں نے آپؐ کے اور آپؐ کے شیعوں کے لیے قیامت کے دن تک مغفرت طلب کی۔

حضرت علیؑ علیہ السلام سب سے افضل ہیں

﴿قال أخبرني﴾ ابو نصر محمد بن الحسين المقرئ ﴿قال حدثنا﴾ ابو عبد الله جعفر بن عبد الله العلوي المحدثي ﴿قال حدثنا﴾ يحيى بن هاشم النساني ﴿قال حدثنا﴾ اسماعيل بن عياش عن معاذ بن رقاعة عن شهر بن حوشب قال سمعت ابا امامة الباهلي يقول ولا يمعني مكان معاوية ان اقول الحق في علي عليه السلام سمعت رسول الله (ص) يقول علي المصلحكم وفي الدين افضلكم وبستي ابهركم ولكتاب الله اقراكم اللهم اني احب عليا فاحبه اللهم اني احب عليا فاحبه -

تحدیث نمبر 6: (بخلاف استاد)

شہر بن حوشب نے بیان کیا ہے کہ میں نے ابو امامہ باہلی سے سنا ہے وہ کہتے ہیں: معاویہؓ سان و جل بھی مجھے علیؑ علیہ السلام کے حق کو بیان کرنے سے نہیں روکا۔ یہاں تک کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ وہ فرماتے ہیں: تم میں سب سے افضل علیؑ علیہ السلام ہیں اور دین میں تم سب سے زیادہ قیمتی علیؑ علیہ السلام ہیں اور میری سنت میں سب سے زیادہ بصیر ہیں اور اللہ کی کتاب کو تم سب سے زیادہ تلاوت کرنے والے

ہیں۔ اے میرے اللہ! میں علیؑ سے محبت کرتا ہوں پس تو بھی ان سے محبت فرما۔ اے میرے اللہ! میں علیؑ علیہ السلام سے محبت کرتا ہوں پس تو بھی ان سے محبت فرما۔

ابوبکر کے والد ابوقحافہ کا خلافت کے بارے میں بیان

﴿قال أخبرني﴾ ابو الحسن علی بن محمد البصری المزاز ﴿قال حدثنا﴾ ابوبشر احمد بن ابراہیم ﴿قال حدثنا﴾ زکریا بن یحیی الساجی ﴿قال حدثنا﴾ عبد الجبار ﴿قال حدثنا﴾ سفیان عن الولید بن کثیر عن ابن الصیاد عن سعید بن السیب قال لما قبض النبی (ص) ارتجت مكة بنعیه فقال ابوقحافه ما هذا قالوا قبض رسول الله (ص) قال فمن اولى الناس بعده قالوا ابنك قال فہل رضیت بنوعبد شمس وبنو المصیرۃ قالوا نعم قال لا مانع لما اعطى الله ولا معطى لما مع الله ما اعجب هذا الامر تنازعون النبوة وتسلمون الخلافة ان هذا لشیء براد۔

حدیث نمبر 7: (بخلاف اسناد)

سعید بن مسیب نے بیان کیا ہے کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس دنیا سے رحلت ہوئی میں اس کی خبر لے کر مکہ میں آیا تو مجھے ابوقحافہ نے کہا: یہ کیا کہہ رہے ہو؟ لوگوں نے کہا: رسول خدا کی رحلت ہو گئی ہے۔ اس نے کہا: ان کے بعد لوگوں کا مولا اور خلیفہ کون بنا ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: آپ کا بیٹا۔ اس نے کہا: کیا بنوعبد شمس اور بنوالمصیرہ والے اس کی خلافت پر راضی ہو چکے ہیں۔ لوگوں نے کہا: ہاں۔ پھر اس نے کہا: جو اللہ دے اس کو کوئی روکنے والا نہیں ہے اور جس کو اللہ روکے اس کو کوئی دینے والا نہیں ہے۔ یہ کتنا عجیب کام ہے کہ انہوں نے نبوت میں تنازع و اختلاف کیا لیکن اس کی خلافت کو سب نے تسلیم کر لیا۔ یہ بڑی عجیب بات ہے۔

حضرت خضر علیہ السلام کی دعا

﴿قال أخبرني﴾ ابونصر محمد بن الحسين ﴿قال أخبرني﴾ ابو علي احمد بن محمد الصولي ﴿قال حدثنا﴾ عبدالعزيز بن يحيى الجلودي ﴿قال حدثنا﴾ الحسين بن حميد ﴿قال حدثنا﴾ محول بن ابراهيم ﴿قال حدثنا﴾ صالح بن ابي الاسود ﴿قال حدثنا﴾ محفوظ بن عميد الله عن شيخ من اهل حضرموت عن محمد بن الحنفية عليه الرحمة بيانا امير المؤمنين علي ابن ابي طالب عليه السلام يطوف بالبيت اذا رجل متعلق بالاستار وهو يقول يامن لا يشغله سمع عن سمع يامن لا يغلطه السائلون يامن لا يهرمه الحاح الملحين اذقني برد عفوك وحلاوة رحمتك فقال له امير المؤمنين عليه السلام هذا دعائك قال له الرجل وقد سمعته قال نعم قال فادع به في دبر كل صلاة فوالله ما يدعوه احد من المؤمنين في اذكار الصلوة الا اغفر الله له ذنوبه ولو كانت عدد نجوم السماء وقطرها وحصاء الارض وثراها فقال له امير المؤمنين (ع) ان علم ذلك عندي والله واسع كريم فقال له ذلك وهو الخضر (ع) صدقت والله يا امير المؤمنين وفوق كل ذي علم عليم وصلى الله على سيدنا محمد اثنى وآله الطاهرين -

مصیبت نمبر 8: (بخلاف اسناد)

حضرت محمد بن خضر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے ساتھ بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے۔ اچانک ایک مرد کو دیکھا جو بیت اللہ کے خلاف کے ساتھ چٹا ہوا تھا اور یوں دعا مانگ رہا تھا:

يامن لا يشغله سمع عن سمع يامن لا يغلطه السائلون يامن لا يهرمه الحاح الملحين اذقني برد عفوك وحلاوة رحمتك-

پس امیر المومنین علی علیہ السلام نے اس شخص سے فرمایا: یہ تیری دعا ہے؟ اس شخص نے عرض کی: کیا آپؑ نے میری دعا کو سن لیا ہے۔ آپؑ نے فرمایا: ہاں۔ اس شخص نے کہا: اس دعا کو ہر نماز کے بعد پڑھو۔ پس اللہ کی قسم مومنین میں سے جو بھی نماز کے بعد اس دعا کو پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے سب گناہ معاف کر دے گا خواہ آسمان کے تاروں کے برابر بارش کے قطرؤں کے برابر اور زمین کے ذرات کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔

پس امیر المومنین علی علیہ السلام نے فرمایا: اس چیز کا علم میرے پاس ہے۔ اللہ کا کرم اس سے بھی وسیع ہے۔ پس اس مرد نے آپؑ سے کہا جو کہ حضرت خضرؑ تھے اے امیر المومنین! آپؑ نے سچ فرمایا۔ وہ ہر صاحب علم سے زیادہ جاننے والا ہے۔

صلی اللہ علی سیدنا محمد النبی وآلہ الطاہرین



مجلس نمبر 11

[ہر روز پندرہ رجب سال ۱۴۰۷ ہجری قمری]

حضرت علی علیہ السلام کا مواظ

حدثنا الشيخ المفيد ابو عبدالله محمد بن محمد بن النعمان ادام الله
تأييده في مسجده بدرب رباح في هذا الشهر ﴿قال أخبرني﴾ ابو بكر
محمد بن عمر الجمالي ﴿قال حدثنا﴾ الفضل بن الحباب الجصبي ﴿قال
حدثنا﴾ مسلم بن عبدالله البصري ﴿قال حدثنا﴾ ابي قال حدثني محمد بن
عبدالرحمن النهدي ﴿قال حدثنا﴾ شعبة بن سلمة بن كهيل عن حبة العرنى
قال سمعت امير المؤمنين على بن ابي طالب عليه السلام يقول انى اخشى
عليكم اثنتين طول الامل واتباع الهوى فاما طول الامل فيفسى الآخرة واما
اتباع الهوى فيصد عن الحق وان الدنيا قد ترحلت مدبرة والآخرة قد
جانب مقبلة ولكل واحد منهما يتون فكونوا من ابناء الآخرة ولا تكونوا من
ابناء الدنيا اليوم عمل ولا حساب وغداً حساب ولا عمل -

تصحيح نمبر 1: (بخلاف استاد)

جناب حید العرنی نے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت امیر المؤمنین علی علیہ السلام
سے سنا ہے آپ نے فرمایا:

میں آپ لوگوں کے بارے میں دو چیزوں سے ڈرتا ہوں لمبی آرزو اور خواہشات

کی اتباع سے۔ کیونکہ لمبی لمبی آرزوئیں انسان کو آخرت سے فراموش کرا دیتی ہیں اور خواہشات نفس کی پیروی انسان کو حق سے روک دیتی ہیں۔ تحقیق دنیا تمہارے پیچھے ہے اور آخرت تمہارے سامنے ہے اور ان میں ہر ایک کے بیٹے ہیں۔ پس تم لوگ آخرت کے بیٹے بنو دنیا کے بیٹے نہ بنو۔ آج عمل کا دن ہے آج حساب نہیں ہوگا اور کل کا دن عمل کا دن نہیں ہوگا بلکہ فقط حساب ہوگا۔

حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام کی مناجات

﴿قال أخبرنی﴾ ابوالحسن احمد بن محمد بن الحسن ﴿قال﴾
حدثنی ابی عن محمد بن الحسن الصفار عن احمد بن محمد بن عیسیٰ
عن الحسن ابن محبوب عن مالک بن عطیة عن داود بن فرقد عن ابی
عبدالله الصادق جعفر بن محمد (ع) قال ان فیما ناجی اللہ بہ موسیٰ بن
عمران (ع) ان یاموسنی ما خلقت خلقا ہو احب الی من عبدی المؤمن وانی
انما ابتلیتہ لما ہو خیر لہ وانا اعلم بما یصلح عبدی ولصبر علی بلائی
ولیشکر نعمائی ولیروض بقضائی اکبہ فی الصدیقین عندی اذا عمل بما
یرضینی واطاع امری

تصحیث نمبر 2: (بخلاف استاد)

جناب داؤد بن فرقد رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابوالعلاء محمد بن محمد علیہما السلام سے روایت نقل کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

تحقیق دو چیز جو خدا نے جناب موسیٰ بن عمران علیہ السلام سے مناجات کی ہے ان میں سے ایک چیز یہ تھی اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اے موسیٰ! میں نے ایسی کوئی مخلوق خلق نہیں کی جو مجھے مومن بندے سے زیادہ محبوب ہو اور میں اپنے مومن بندے کو اس چیز کے

ساتھ ہٹا کرنا ہوں جو اس کے لیے بھتر ہوتی ہے اور میں جانتا ہوں کہ میرے بندے کے لیے کون سی چیز فلاح رکھتی ہے اور اس کے لیے میری مصیبت پر صبر کرنا چاہیے اور میری نعمات پر شکر ادا کرنا چاہیے اور میرے فیصلے پر اس کو راضی رہنا چاہیے۔ پس اگر وہ ایسا کام کرے جو میری خوشنودی کا باعث بنے اور وہ میری اطاعت کرے تو وہ میرے نزدیک صدیقین میں تحریر کیا جائے گا۔

حضرت علی علیہ السلام کے لیے ردِ آفتاب ہونا

﴿قال أخبرني﴾ أبو عبد الله محمد بن عمران المرزبانی ﴿قال﴾ حدثنا أبو بكر أحمد بن محمد بن عيسى السكي ﴿قال حدثنا﴾ الشيخ الفصاح أبو عبد الله عبد الرحمن بن محمد بن حنبل ﴿قال أخبرني﴾ عن عبد الرحمن ابن شريك عن أبيه ﴿قال حدثنا﴾ عروة بن عبد الله بن بشير الجعفی قال دخلت علی فاطمة بنت علی بن ابی طالب علیہ السلام وهي عجول كبيرة وفي عنقها خرقة وفي يدها مسكتان فقالت يكره للنساء أن يتشبهن بالرجال ثم ﴿قال حدثتني﴾ أسماء بنت عميس قالت أوحى الله إلى نبيه محمد (ص) فيفشاء الوحي فستره علي بن ابی طالب علیہ السلام بشربة حتى غابت الشمس فلما سري عنه قال يا علي ما صليت العصر قال لا يا رسول الله شغلت عنها بك فقال رسول الله (ص) اللهم اردد الشمس علي علي ابن ابی طالب (ع) وقد كانت غابت فرجعت حتى بلغت الشمس حجرتي ونصف المسجد-

تحديث نمبر 3: (بخلاف استاد)

حضرت فاطمہ بنت علی علیہ السلام فرماتی ہیں کہ عورتوں کے لیے مکروہ ہے کہ مردوں

کے مشابہ ہوں۔ پھر فرمایا کہ اسبابِ بیتِ عَمَس نے بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اپنے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی نازل ہو رہی تھی اور وحی کے وقت آپ حالتِ مدہوشی میں تھے۔ پس علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے آپ کو چادر سے ڈھانپے رکھا۔ یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔ جب آپ وحی سے فارغ ہوئے تو آپؐ نے فرمایا: یا علی! کیا آپؐ نے نمازِ عصر ادا کی ہے؟ آپؐ نے عرض کی: نہیں یا رسول اللہ! میں آپؐ کی اطاعت میں مشغول تھا۔ پس رسول خداؐ نے فرمایا: اے میرے اللہ تو علیؑ علیہ السلام کے لیے سورج کو واپس پلٹا دے، جب کہ وہ غروب ہو چکا تھا۔ پس سورج واپس پلٹ آیا، یہاں تک کہ اس کی شعاع و دھوپ میرے حجرے اور آجی مسجد تک پھیل گئی۔

حضرت فاطمہ علیہا السلام کی رضایت سے اللہ راضی ہوتا ہے

﴿قال أخبرني﴾ ابو حفص عمر بن محمد الصيرفي ﴿قال حدثنا﴾ ابو علي محمد بن همام الكاتك الاسكافي ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن القاسم المحاربي ﴿قال حدثنا﴾ اسماعيل بن اسحاق الراشدي ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن علي عن محمد بن الفضيل الازدي عن ابي حمزة الشامي عن ابي جعفر الناقر محمد بن علي (ع) عن ابيه عن جده قال قال رسول الله (ص) ان الله ليغضب لغضب فاطمة ويَرْضَى لِرِضاها۔

ترجمہ نمبر 4: (بخلاف استاد)

حضرت ابو حمزہ ثمالی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے اور آپؐ نے اپنے والد علیہ السلام سے اور انہوں نے اپنے والد علیہ السلام سے روایت کی ہے آپؐ نے فرمایا کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تحقیق اللہ تعالیٰ غضب ناک ہوتا ہے جنابِ فاطمہؑ کے غضب ناک ہونے سے اور ان کے راضی ہونے

سے اللہ راضی ہوتا ہے۔

برادرن جس سے زیادہ کوئی نہ ہو

﴿قال أخبرني﴾ ابو الحسن علی بن محمد الکاتب ﴿قال أخبرني﴾ الحسن بن علی الزعفرانی ﴿قال أخبرني﴾ محمد الثقفی ﴿قال أخبرنا﴾ ابواسماعیل العطار ﴿قال أخبرنا﴾ ابولہیعة عن ابی الاسود عن عروة بن الزبیر قال لما بايع الناس ابا بكر خوجت فاطمة بنت محمد عليها السلام فوقفت علی بابها وقالت ما رأيت كالیوم قط حضروا اسوء محضر تركوا نبيهم (ص) جنازة بین اظهرونا واستبدوا بالامر دوننا۔

تھا بیت نمبر 5: (بخلاف اسناد)

جناب عروہ بن زبیر نے روایت بیان کی ہے کہ جب لوگوں نے ابو بکر کی بیعت کر لی تھی جناب فاطمہ بنت محمد علیہا السلام اپنے گھر سے باہر آئیں اور دروازے پر کھڑے ہو کر فرمایا:

میں نے اس دن سے برادرن کوئی نہیں دیکھا جب تم لوگ ہمارے ساتھ بہت برے انداز میں پیش آرہے ہو۔ تم نے اپنے مرنے کا جنازہ بھی ہمارے درمیان چھوڑ دیا اور تم نے ہمیں چھوڑ کر حکومت کا معاملہ بھی خود اپنے لیے اختیار کر لیا۔

حق وہ ہے جو ہم اہل بیت سے لیا جائے

﴿قال أخبرني﴾ ابوالقاسم جعفر بن محمد عن أبيه عن سعد بن عبد الله عن احمد بن محمد بن عيسى عن الحسن بن محبوب عن ابی ایوب الخزاز عن محمد بن مسلم عن ابی جعفر محمد بن علی (ع) قال اما انه ليس عند احد من الناس حق ولا صواب الا شئني اخذوه منا اهل البيت

ولا احد من الناس يقضى بحق وعدل الا ومفتاح ذلك القضاء وبابه واوله سنة امير المؤمنين على بن ابي طالب عليه السلام فاذا اشتبهت عليهم الامور كان الخطأ من قبلهم اذا اخطأوا الصواب من قبل على بن ابي طالب (ع) اذا اصابوا۔

تحدیث نمبر 6: (بخلاف اسناد)

حضرت محمد بن مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابو جعفر امام محمد بن علی الباقر علیہما السلام سے روایت کی ہے آپؑ نے فرمایا:

آگاہ ہو جاؤ لوگوں میں سے کسی کے پاس کوئی حق و صواب نہیں ہے مگر وہ چیز جو انہوں نے ہم اہل بیت علیہم السلام سے حاصل کی ہے اور لوگوں میں سے کسی کے پاس حق اور عدل کے ساتھ فیصد نہیں ہے مگر اس فیصلے کی چابی اور اس کا دروازہ اور اس کی ابتداء امیر المؤمنین علیہ السلام کی سنت میں ہے۔ نہی جب معاملات تم پر مشتبہ ہو جائیں تو جب تم فیصلے کرو گے تو ان میں خطا ہوگی اور اگر تم اس کے فیصلے میں حق و ثواب پاؤ تو وہی انہی غالب کی طرف سے ہوگا۔

شداد بن اوس کا دربار معاویہ میں خطبہ

﴿قال حدثنا﴾ ابو الطیب الحسین بن محمد التمار بجامع المنصور فی المحرم سنة سبع واربعمین وثلاثمئة ﴿قال حدثنا﴾ ابوبکر محمد بن القاسم الانباری ﴿قال حدثنا﴾ احمد بن یحییٰ ﴿قال حدثنا﴾ ابن الاعرابی عن حبیب بن بشار عن ابيه ﴿قال حدثني﴾ علی بن عاصم عن الشعبي قال لما وفد شداد بن اوس علی معاویة بن ابی سفیان اكرمه واحسن قبوله ولم يعتبه علی شیء کان منه ووعده ومثلا ثم انه احضره فی یوم حفل فقال

له ياشداد قم في الناس واذكر عليا وعبه لأعرف بذلك نيتك في مودتي فقال له شداد اعفتي من ذلك فان عليا قد لحق بربه وجوزى بعلمه وكفيت ما كان يهلك منه واتقادت لك الأمور على ايثارك فلا تلتبس من الناس مالا يليق بحلمك فقال له معاوية لتقومين بما امرتك به والا فالريب فيك واقع فقام شداد فقال الحمد لله أنذى قرض طاعته على عيادته وجعل رضاه عند اهل التقوى اثر من رضا خلقه على ذلك مضى اولهم وعليه يمضي آخرهم ايها الناس ان الآخرة وعد صادق يحكم فيها ملك قادر وان الدنيا اجل حاضر يأكل منها البر والفاجر وان "سامع المطيع لله لاجحة عليه وان السامع العاصي لاجحة له وان الله اذا اراد بالعباد خيراً عمل عليهم صلواتهم وقضى بينهم قضايتهم وجعل المال في اسخياتهم واذا اراد بهم شراً عمل عليهم سفاتهم وقضى بينهم جهلاتهم وجعل المال عند بخلائهم وان من صلاح الولاة قرناتها ونصحتك يا معاوية من اسخطك بالحق وغشك من ارضاك بالباطل وقد نصحتك بما قدمت وما كنت اغشك بخلافه ، فقال له معاوية اجلس ياشداد فجلس فقال له اني قد امرت لك بمال يغنيك الست من السمحاء الذين جعل الله المال عندهم لصلاح خلقه فقال له شداد ان كان ما عندك من ائمال هو لك دون ما للمسلمين فعمدت جمعه مخافة تفرقه فاصبته حلالاً ففعم وان كان مما شاركك فيه المسلمين فاحتجبتة دوتهم اقترافاً وانفقته اسرافاً فان الله جل اسمه يقول ان المميزين كانوا اخوان الشياطين ، فقال معاوية اضلك قد خولطت ياشداد اعطوه ما اطلقناه له ليخرج الى اهله قبل ان يغلبه مرضه فنهض شداد وهو يقول المغلوب على عقله تهبوا سواي وارتحل ولم يأخذ من معاوية شيئاً -

جناب علی بن عاصم نے شخص سے روایت کی ہے وہ بیان کرتا ہے کہ جب شداد بن اوس معاویہ بن ابی سفیان کے دربار میں قاصد بن کر آیا تو اس نے شداد کی عزت کی اور اس کو اچھے انداز میں خوش آمدید کہا اور اس کو کسی چیز کے بارے میں عتاب نہ کیا۔ پھر اس سے حال احوال جاننے کے بعد اس کو آرام و سکون کا کہا۔ پھر اس کو اس دن حاضر ہونے کا حکم دیا جب بہت زیادہ لوگ اس کے پاس جمع تھے۔ پس اس سے کہا: اے شداد! انھو لوگوں کے سامنے علیؑ کے عیب بیان کرو تا کہ مجھے تمہاری اپنے ساتھ محبت کا پتہ چل سکے۔

پس شداد نے کہا کہ اے معاویہ! مجھے اس سے صاف فرما کیونکہ علیؑ ابن ابی طالبؑ اس دنیا سے اپنے رب کے پاس جا چکے ہیں اور وہ اپنے عمل و علم کے حساب سے جزا پا چکے ہیں۔ پس تمہاری اس کے بارے میں جو کوشش ہے اس کو روک دو۔ معاملہ اب صرف حیرے لیے بچ گیا ہے (یعنی حکومت اب صرف حیرے لیے ہے تو اپنے ایثار پر عمل کر)۔ پس لوگوں سے ایسی چیز کا مطالبہ و انتہاس نہ کر جو حیرے صم کے ساتھ لائق نہیں ہے۔ معاویہ نے اس سے کہا کہ آپ کو ضرور کھڑا ہونا پڑے گا اور جو میں نے حکم دیا ہے اس کو انجام دینا پڑے گا ورنہ حیری نیت میں کوئی فتور و صیب پایا جاتا ہے۔

پس شداد بن اوس کھڑے ہو گئے اور یوں شروع ہوئے: تمام تعریفیں صرف اللہ کے لیے جس کی اطاعت اپنے بندوں پر واجب ہے اور اس نے اپنی رضا اور خوشی کو اہل تقویٰ کے لیے قرار دیا ہے اور اس کی رضا اور خوشنودی کا اثر اس کی اوّل و آخر سب مخلوق پر ہوتا ہے۔ اے لوگو! تحقیق آخرت کا وعدہ سچا ہے کہ جس میں ایک مالک اور قادر حکم فرمائے گا اور یہ دنیا موجود و زندگی ہے جس سے نیک و بد دونوں استفادہ کر رہے ہیں۔ پس جو سننے والا سن کر اللہ کی اطاعت کرے گا اس پر اللہ کی طرف سے کوئی حجت نہیں ہوگی اور جو سامع بن کر اللہ کی نافرمانی کرے گا اس کے پاس اللہ کے لیے کوئی حجت و دلیل باقی

نہیں رہے گی۔ تحقیق جب اللہ اپنے بندوں پر خیر کا ارادہ کرتا ہے تو ان کے حاکم نیک لوگوں کو قرار دیتا ہے اور ان کے درمیان قاضی فقہاء کو بناتا ہے اور دولت ان کے صحیفوں کے پاس قرار دیتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے ناراضگی ظاہر کرتا ہے تو ان کے حاکم بے وقوفوں اور ظالموں کو قرار دیتا ہے اور ان پر قاضی نااہل لوگوں کو بنادیتا ہے اور ان کی دولت بخیلوں کے پاس قرار دیتا ہے۔

تحقیق حکام کی اصلاح میں سے یہ ہے کہ ان کا نصیحت کے ساتھ ملا ہونا ہے۔ اے معاویہ... نصیحت دو کرے گا جو تجھے حق سنا کر غضب ناک کر رہا ہے اور وہ شخص تجھے دھوکا دے رہا ہے جو باطل اور گمراہی کے لیے تجھے خوش کر رہا ہے اور میں تجھے نصیحت کرتا ہوں اس کے بارے میں جو تو آگے بھیج رہا ہے اور میں حق کے خلاف بات کر کے تجھے خوش نہیں کر سکتا۔ پس معاویہ نے شداد سے کہا: پس کرو بیٹھ جاؤ پس شداد بیٹھ گیا۔

پس معاویہ نے اس سے کہا: میں نے تیرے لیے مال کا حکم دے دیا ہے اگرچہ میں ان چیزوں میں سے نہیں ہوں جن کو اللہ نے مال اس لیے دیا ہے کہ وہ اس سے اس کی مخلوق کی اصلاح کریں۔ پس شداد نے کہا: اگر مال جو تیرے پاس ہے وہ تیرا ہے اس میں مسلمانوں کا کوئی حق نہیں ہے تو پھر تو نے اس مال کو جمع کیا ہوا ہے۔ کبھی اس کے ضائع ہونے کا خوف ہے۔ پس تو نے جائز کام کیا ہے اور اگر یہ مال وہ ہے جس میں دوسرے مسلمان بھی اس میں شریک ہیں اور تو نے ان سے اس مال کو گنہ کرتے ہوئے پوشیدہ رکھا ہوا ہے ان کو اسی تک رسائی نہیں ہے اور تو اس مال کو اسراف میں خرچ کرتا ہے۔

تحقیق اللہ تعالیٰ خود فرمانا ہے کہ میں فضول خرچ لوگوں کو پسند نہیں کرتا اور فضول خرچ شیطان کے بھائی ہیں۔ پس معاویہ نے کہا: اے شداد پس لگتا ہے کہ تو بیمار ہے پس جس کا میں نے تم سے وعدہ کیا وہ میں تجھے عطا کرتا ہوں تاکہ بیماری کے غلبہ ہونے سے پہلے تو اپنے خاندان میں جاسکے۔ پس شداد کھڑا ہوا اور وہ یہ کہہ رہا تھا جس کی عقل مغلوب

ہو جائے اس کو اس کے غیر نے دھوکا دیا ہے۔ وہ بغیر کچھ لیے وہاں سے چلا گیا۔

تین خصال جنہیں عقوبت دنیا میں مل جاتی ہے

﴿قال أخبرني﴾ ابو الحسن احمد بن محمد بن الحسن عن أبيه عن محمد ابن الحسن الصفار عن احمد بن محمد بن عيسى عن الحسن بن محبوب عن مالك بن عطية عن ابي عبيدة الحداد عن ابي جعفر الباقر محمد بن علي (ع) قال في كتاب امير المؤمنين (ع) ثلاث خصال لا يموت صاحبهن حتى يري وبالهن البغي وقطعة الرجم واليمين الكاذبة وان اعجل الطاعة ثوابا بالصلة الرحم ان القوم ليكوتون فجرا فيتراصلون فيمنى اموالهم ويثرون وان الكاذبة وقطعة الرحم تدع الديار بلاق من اهلها وصلى الله على سيدنا محمد وآله وسلم تسليماً۔

تفسیر نمبر 8: (بخلاف احوال)

حضرت امام ابو جعفر محمد بن علی الباقر علیہ السلام فرماتے ہیں: امیر المؤمنین علی علیہ السلام کی کتاب میں ذکر ہے کہ تین چیزیں ایسی ہیں جن کا صاحب اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک ان کی عقوبت و عذاب دنیا میں نہیں دیکھ لے گا: ① بغاوت ② قطع رحمی (یعنی عزیز رشتہ دار سے بغاوت ختم کرنا) ③ جھوٹی قسم اور سب سے جلدی میں اطاعت پر ثواب ملتا ہے وہ صلہ رحمی ہے کیونکہ جو اقوام فاجر ہوتی ہیں وہ بھی صلہ رحمی کرتی ہیں کیونکہ اس سے اموال میں زیادتی ہوتی ہے۔ جھوٹی قسمیں اور قطع رحمی شہرہ کو برباد کر دیتی ہیں۔

صلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ وسلم تسليماً

مجلس نمبر 12

[بروز ہفتہ ۱۲ رجب سال ۱۴۰۷ ہجری قمری]

اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے افضل عمل ایمان ہے

﴿قال أخبرني﴾ ابو حفص عمر بن محمد الصيرفي ﴿قال حدثنا﴾ ابو الحسن علی بن مہر وہ القزويني سنة اثنى وثلاثمائة ﴿قال حدثنا﴾ الرضا علی بن موسى (ع) عن أبيه العبد الصالح موسى بن جعفر عن أبيه الصادق جعفر بن محمد عن أبيه الباقر محمد بن علی عن أبيه زين العابدين علی بن الحسين عن أبيه الشهيد انصاري بن علی عن أبيه امير المؤمنين علی بن ابی طالب قال قال رسول الله (ص) افضل الاعمال عند الله ایمان لاشك فيه ولا غزو ولا غلول فيه وجج مہرور واوّل من يدخل الجنة عبد مملوك احسن عبادۃ ربه ونصح لسيده ورجل عفيف ذو عبادۃ۔

تھا بیٹ نمبر 1: (بخلاف استاد)

حضرت امام غنی بن موسیٰ رضا علیہ السلام نے اپنے والد مکرم عبد صالح حضرت امام موسیٰ بن جعفر علیہ السلام سے اور آپؑ نے اپنے والد مکرم جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے اور آپؑ نے اپنے والد مکرم محمد بن علی الباقر علیہ السلام سے اور آپؑ نے اپنے والد مکرم امام زین العابدین علی بن حسین علیہ السلام سے اور آپؑ نے اپنے والد گرامی امام حسینؑ شہید کربلا علیہ السلام سے اور آپؑ نے اپنے والد امیر المؤمنین علی بن ابی طالب

علیہ السلام سے روایت کی ہے آپؐ نے فرمایا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے افضل عمل ایمان ہے کہ جس میں شک نہ ہو، دھوکا نہ ہو اور خیانت نہ ہو اور حج جو مقبول ہو۔ سب سے پہلے جو بندہ جنت میں جائے گا وہ عبد مملوک ہے جو اپنے رب کی عبادت احسن انداز میں کرے اور اپنے مالک کو نصیحت کرے اور دوسرا وہ مرد ہوگا جو عبادت گزار اور پاک دامن ہوگا۔

اپنے دین کی حفاظت تقیہ کے ذریعے کرو

﴿قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الْحَسَنِ أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ عَيْنِي عَنْ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ حَدِيدِ بْنِ حَكِيمٍ الْأَزْدِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ (ع) يَقُولُ اتَّقُوا اللَّهَ وَصُونُوا دِينَكُمْ بِالْوَرَعِ وَقُووهُ بِالتَّقِيهِ وَالِاسْتِغْنَاءِ بِاللَّهِ عَزَّوَجَلَّ عَنْ طَلَبِ الْخَوَافِجِ الَّتِي صَاحِبُ سُلْطَانِ الدُّنْيَا وَعَالِمُهَا أَنَّهُ مِنْ خَضَعٍ لِمُصَاحِبِ سُلْطَانِ الدُّنْيَا أَوْ مَنْ يَخَالِفُهُ فِي دِينِهِ طَلَبَهَا لَهَا فِي يَدَيْهِ مِنْ دُنْيَاةٍ أَحْمَلَهُ اللَّهُ وَمَقْتَهُ عَلَيْهِ وَوَكَلَهُ إِلَيْهِ فَإِنَّهُ غَلَبَ عَلَى شَيْئٍ مِنْ دُنْيَاةٍ وَصَارَ إِلَيْهِ مِنْ شَيْئٍ نَزَعَ اللَّهُ الْبَرَكَةَ مِنْهُ وَلَمْ يُؤْجِرْهُ عَلَى شَيْئٍ يَنْفَعُهُ مِنْهُ فِي حَيٍّ وَلَا عَتَقَ وَلَا بَرَّ-﴾

تصحیث نمبر 2: (بخلاف اسناد)

جناب حدید بن حکیم ازوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابو عبد اللہ جعفر صادق علیہ السلام سے سنا ہے آپؑ نے فرمایا:

اللہ سے ڈرو اور پرہیزگاری کے ذریعے اپنے دین کو بچا کر رکھو اور تقیہ کے ذریعے

اپنے دین کی حفاظت کرو اور اللہ تعالیٰ سے بے نیازی طلب کرو۔ دنیا کے بادشاہوں سے کوئی چیز طلب کرنے سے جان لو۔ جو شخص کسی دنیا کے بادشاہ کے سامنے یا کسی دین میں مخالف کے سامنے انکساری و تواضع کرتا ہے تاکہ ان سے کوئی دنیاوی چیز حاصل کی جائے اللہ اس کو اس پر ذوال دے گا اور اس کا مناد اس پر ہوگا اور اس کو اس کے سپرد کر دے گا۔ اور اگر وہ اس چیز کو ان سے حاصل کر لے گا تو اللہ تعالیٰ اس چیز سے برکت کو اٹھالے گا اور اس پر اس کو کوئی اجر و ثواب نہیں ملے گا خواہ وہ اس کو حج کے ادا کرنے پر یا غلام کے آزاد کرنے پر یا کوئی نیک کام میں خرچ کرے اس پر اسے کوئی ثواب و اجر نہیں ملے گا۔

اعترض اہل بصرہ جب مسلمان ہیں تو ان سے جنگ کیوں؟

﴿قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ بْنُ بِلَالٍ الْمُهَلَّبِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ لَيْلَتَيْنِ بَقِيَّتَا مِنْ شَعْبَانَ سَنَةِ ثَلَاثٍ وَخَمْسِينَ وَثَلَاثَمِائَةٍ﴾ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ حَمِيدٍ بْنُ الرَّبِيعِ اللَّحْمِيُّ ﴿قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الرَّبِيعِ النَّهْدِيُّ﴾ قَالَ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَزَاحِمٍ الْمَنْقَرِيُّ ﴿قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى الْإِسْلَمِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْخُرُورِ عَنْ الْأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ جَاءَ رَجُلًا إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِالْبَصْرَةِ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ هَؤُلَاءِ الْقَوْمُ الَّذِينَ نَقَاتْلُهُمُ الدَّعْوَةَ وَاحِدَةً وَالرَّسُولَ وَاحِدًا وَالنَّصْبَةَ وَاحِدَةً وَالْحُجَّ وَاحِدَةً نَسْمِيهِمْ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ سَمِعْتُمْ بِمَا سَمِعْتُمْ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ فِي كِتَابِهِ إِنَّمَا سَمِعْتُهُ تَعَالَى يَقُولُ أَتَلَّتِ الرُّسُلَ فَضَلْنَا بِضَمِّهِمْ عَلَى بَعْضِ مِنْهُمْ مِنْ كَلِمَةِ اللَّهِ وَرَفَعَ بَعْضُهُمْ دَرَجَاتٍ وَأَتَيْنَا عِيسَى بْنَ مَرْيَمَ النَّبِيَّاتِ وَابْنَهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ وَإِنْ شَاءَ اللَّهُ مَا أَقْتُلُ الَّذِينَ مِنْ بَعْدِهِمْ مِنْ عَدُوٍّ جَاءَ تَهُمْ وَلَكِنْ اخْتَلَفُوا فَمِنْهُمْ مَنْ آمَنَ وَمِنْهُمْ مَنْ كَفَرَ فَلَمَّا وَقَعَ

الاختلاف كنا أولى بالله ودينه وبالنبي (ص) وبالكتاب وبالحق فنحن
الذين آمنوا وهم الذين كفروا وشاء الله منا قتالهم فقاتلناهم بمشيئة وامره
وارادته -

حدیث نمبر 3: (بخلاف اسناد)

جناب اصغ بن نباتہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ امیر المومنین علی علیہ السلام کی
خدمت میں بصرہ کا ایک مرد حاضر ہوا اور عرض کی: اے امیر المومنین! وہ قوم جو بصرہ کی
رہنے والی ہے جن سے ہم جنگ کر رہے ہیں ان کا اور ہر خدا ایک ہے رسول ایک ہے
نماز ایک ہے حج ایک ہے پھر ہم ان کا نام دوسرا کیوں رکھا ہے؟ (یعنی ان کو منافق کیوں
کہتے ہیں)۔

پس آپ نے فرمایا: ہم نے ان کا نام وہ رکھا ہے جو اللہ تعالیٰ نے ان کا نام اپنے
قرآن میں رکھا ہے۔ کیا تو نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نہیں سنا ہے جس میں ارشاد قدرت ہے:
تلك الرسل فضلنا بعضهم على بعض (تیسرا پارہ پہلی
آیت)

”ہم نے اپنے بعض رسول کو دوسرے بعض پر فضیلت عطا فرمائی
ہے۔ ان میں سے بعض وہ ہیں جن سے اللہ نے کلام کیا ہے اور
بعض کے درجات کو بلند کیا ہے اور ہم نے عیسیٰ بن مریم کو واضح
نشانی عطا کی ہیں اور ہم نے اس کی روح القدس کے ذریعے تائید
کی ہے اور اگر اللہ چاہتا ان کے پاس سب کچھ (یعنی ہدایت) آنے
کے بعد وہ ایک دوسرے کے ساتھ جنگ نہ کرتے لیکن انہوں نے
اختلاف کیا ہے۔ پس ان میں سے بعض وہ ہیں جو ایمان لائے اور
بعض وہ ہیں جو کافر ہوں گے۔“

آپؐ نے فرمایا: جب اختلاف واقع ہوگیا۔ ہم اللہ کے دین اور اس کے نبیؐ اور اس کی کتاب اور حق کے ساتھ زیادہ سزاوار ہیں اور ہم بھی وہ ہیں جن کے بارے میں اللہ نے فرمایا کہ وہ ایمان لائے اور وہ (یعنی بھرہ والے) ہیں جنہوں نے کفر اختیار کیا ہے اور جب تک اللہ چاہے گا ہم ان سے جنگ کریں اور یہ ہماری ان کے ساتھ جنگ مشیتِ خدا اور اس کے حکم اور اس کے ارادہ کے ساتھ ہے۔

غسلِ نبی اکرمؐ میں علی علیہ السلام کے ساتھ کون کون شریک تھا

﴿قال حدثنا﴾ ابو نصر محمد بن الحسين المقرئ البصير ﴿قال حدثنا﴾ عبد الله بن يحيى القطان ﴿قال حدثنا﴾ احمد بن الحسين بن ابي سعيد القرشي ﴿قال حدثنا﴾ ابي ﴿قال حدثنا﴾ الحسين بن محارق عن عبد الصمد بن علي عن ابيه عن عبد الله بن العباس رضي الله عنه قال لما توفي رسول الله (ص) تولى غسله علي بن ابي طالب عليه السلام والعباس معه والفضل بن العباس فلما فرغ علي عليه السلام من غسله كشف الازار عن وجهه ثم قال يا ابي انت وامى طبت حيا وطبت ميتا انتقطع بموتك ما لم ينقطع بموت احد ممن كواك من النبوة والابناء فيك كواه ولولا انك امرت بالصبر ونهيت عن الجزع لاتقدنا عليك ماء الشؤون ولكان الداء مما طلا والكمد محالفا وقلاء لك ولكنه ما لا يملك رده لا يستطاع دفعه يا ابي انت وامى اذكرونا عند ربك واجعلنا من ههنا - ثم اكب عليه فقيل وجهه ومد الازار عليه -

حدیث نمبر 4: (بخلاف اسناد)

حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت رسول خدا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس دنیا سے رحلت فرمائی تو آپؐ کو غسل حضرت علیؓ نے دیا اور آپؐ کے ساتھ جناب عباسؓ اور فضلؓ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی تھے۔ جب آپؐ حضور انورؐ کے غسل سے فارغ ہوئے تو آپؐ نے چہرہ اقدس سے چادر کو اٹھایا۔ پھر فرمایا: میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہو جائیں آپؐ نے پاک و پاکیزہ زندگی بسر کی ہے اور آپؐ نے پاک و پاکیزہ موت پائی ہے۔ آپؐ کی موت سے جو چیز منقطع ہو گئی ہے جو آپؐ کے علاوہ کسی دوسرے کی موت سے منقطع نہیں ہو سکتی تھی وہ نبوت ہے اور آسمانی خبروں کا سلسلہ۔ اور آپؐ کے علاوہ اس نبوت کا مکان کوئی دوسرا تعمیر نہیں کر سکتا۔ اگر آپؐ صبر کرنے کا حکم نہ دیتے اور گریہ و زاری سے روکا نہ ہوتا تو میں ضرور آپؐ پر آپؐ کی شایان شان گریہ کرتا اور آپؐ کے غم کا حق ادا نہ کر سکتا اور آپؐ کے غم کو ہمیشہ لازم قرار دیتا اور آپؐ کے غم میں تڑپتا رہتا لیکن میں اس کے رد و ختم کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہو جائیں۔ مجھے اپنے رب کے پاس یاد رکھنا اور ہمارا خیال رکھنا اور مخصوصیان میں قرار دینا۔ پھر آپؐ جھکے اور آپؐ کے زرب انور کا بوسہ دیا اور پھر دوبارہ آپؐ کے چہرہ اقدس پر چادر ڈال دی۔

حضرت شمعون علیہ السلام کا امیر المومنینؑ کو جنگ پر صبر کی تلقین کرنا

﴿قال حدثني﴾ ابو الحسن علی بن بلال السہلی ﴿قال حدثنا﴾ علی بن عبد اللہ بن اسد الاصفہانی ﴿قال حدثنا﴾ ابراہیم بن محمد الثقفی ﴿قال حدثنا﴾ اسماعیل بن یسار ﴿قال حدثنا﴾ عبد اللہ بن ملح عن عبد الوہاب بن ابراہیم الازدی عن ابی صادق عن مزاحم بن عبد الوارث عن محمد بن زکریا عن شعیب بن واقد المزنی عن محمد بن سہل مولی سلیمان بن علی بن عبد اللہ بن العیاض عن اُبیہ عن قیس مولی علی ابن

ابى طالب عليه السلام قال ان عليا امير المؤمنين عليه السلام كان قريبا من
الجليل بصفين فحضرت صلوة المغرب فامعن بعيداً ثم اذن فلما فرغ من
اذانه اذا رجل مقبل نحو الجبل ابيض الرأس واللحية والوجه فقال السلام
عليك يا امير المؤمنين ورحمة الله وبركاته مرحبا بوصى خاتم النبيين
وقائد الفر المحجلين والاعز المأمون والفاضل الفائز بثواب الصديقين
وسيدانوصيين فقال له امير المؤمنين (ع) كيف حالك فقال بخير أنا منتظر
روح القدس ولا اعلم احداً اعظم في الله عزوجل اسمه بلاء ولا احسن
ثواباً منك ولا ارفع عندالله مكاناً اصبر ياأخي على ما أنت فيه حتى تلقى
الحبيب فقد رأيت اصحابنا ما لقوا بالأمس من بنى اسرائيل نشروهم
بالمناشير وحملوهم على الخشب ولو يعلم هذه الوجوه التربة الشايهة
واومى بيده الى اهل الشام ما اعدلهم - في قتالك من عذاب وسوء نكال
لأقصروا ولو تعلم هذه الوجوه المبيضة واومأ بيده الى اهل العراق ما ذالهم
من الثواب في طاعتك لودت انها قرضت بالمقاريض والسلام عليك
ورحمة الله وبركاته ثم غاب من موضعه فقام عمار بن ياسر وابو الهيثم بن
التيهات وابو ايوب الأنصاري وعبادة بن الصامت وخزيمة بن ثابت
وهاشم المرقائي في جماعة من شيعة امير المؤمنين عليه السلام وقد كانوا
سمعوا كلام الرجل فقالوا يا امير المؤمنين من هذا الرجل فقال امير المؤمنين
(ع) هذا شمعون وصى عيسى (ع) بعثه الله يصبرنى على قتال اعدائه
فقالوا له فداك اباؤنا واسهاتنا والله ننتصرك نصرتنا لوسول الله (ص) ولا
يتخلف منك من المهاجرين والأنصار الا شقى فقال لهم امير المؤمنين عليه
السلام معروفاً -

حضرت قیسؒ جو مولائے کائنات امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے غلام تھے انہوں نے فرمایا کہ حضرت امیر المومنینؑ پہاڑ کے قریب صفین کے مقام پر تھے۔ نماز مغرب کا وقت ہو گیا۔ پس آپؑ نے اذان دی۔ جب آپؑ اذان سے فارغ ہوئے آپؑ کے سامنے پہاڑ کی جانب سفید شکل کا خوبصورت انسان جس کے سر اور داڑھی کے بال بھی سفید تھے اس نے کہا السلام علیکم یا امیر المومنین رحمۃ اللہ وبرکاتہ مرحبا اے خاتم الانبیاءؑ کے وحیؑ اے چنگیزی پشانی والے کے قائمؑ اے امن میں رہنے والوں کے سب سے زیادہ عزیزؑ اے صاحب فضل صدیقین کے ثواب کو پانے والےؑ اے دھوئیں کے سردارؑ پس امیر المومنینؑ نے اس سے فرمایا:

آپؑ کا کیا حال ہے۔ اس نے عرض کی: میں خیریت سے ہوں اور روح القدس کا انتظار کر رہا ہوں۔ میں کسی کو نہیں جانتا جو اللہ کی بارگاہ میں آپؑ سے زیادہ جس کا امتحان ہو اور اس کا اجر و ثواب آپؑ سے زیادہ ہو اور اس کا مقام آپؑ سے زیادہ ہو۔ اے میرے بھائی! جو کچھ آپؑ کے ساتھ ہو رہا ہے اس پر صبر کریں یہاں تک کہ آپؑ اپنے صہیب سے ملاقات کریں۔ پس آپؑ نے ہمارے اصحاب کو نہیں دیکھا کہ ان کے ساتھ بنی اسرائیل و انوں نے کیا سلوک کیا تھا۔ انہوں نے ہمارے اصحاب کو رسوا کیا ان کو تختہ دار تک چڑھایا۔ اگر یہ بُرے منہ والے (اس کا اشارہ شام والوں کی طرف تھا) لوگ جان لیں کہ آپؑ کے ساتھ جنگ کرنے پر ان کے لیے کتنا بڑا اور دردناک عذاب تیار کیا گیا ہے تو یقیناً وہ آپؑ کے مقابلے سے ہٹ جائیں۔ یہ لوگ (اشارہ کیا اہل عراق کی طرف) چپکتے چہرے والے ہیں۔ اگر ان کو معلوم ہو جائے کہ آپؑ کی اطاعت کرنے میں ان کے لیے کتنا ثواب و اجر اللہ کی بارگاہ میں ہے تو ضرور آپؑ سے محبت کریں گے خود آپؑ ان کو قہجی سے کاٹ بھی دیں۔ و سلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اس کے بعد وہ مرد وہاں

سے غائب ہو گیا۔

پس جناب عمار بن یاسرؓ، ابوہریرہؓ، ابوایوب انصاریؓ، عبادہ بن صامتؓ، خزیمہ بن ثابتؓ اور ہاشمؓ جو علیؓ علیہ السلام کے شیعوں میں سے تھے اور انہوں نے اس مرد کی گفتگو کو سنا تھا عرض کیا اے امیر المؤمنین! یہ مرد کون تھا؟

آپؓ نے فرمایا: یہ حضرت شمعون علیہ السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وصی تھے جو مجھے دشمنوں کے مقابلے میں جنگ کرنے پر مہر کی تلقین کرنے کے لیے آئے تھے۔

پس ان حضرات نے عرض کیا: ہمارے ماں باپ آپؓ پر قربان ہو جائیں اللہ کی قسم! ہم آپؓ کی مدد و نصرت اسی طرح کریں گے جس طرح ہم رسول خدا کی مدد کرتے تھے اور مہاجرین اور انصار میں سے آپؓ کی کوئی مخالفت نہیں کرے گا سوائے اس شخص کے جو شقی ہوگا۔ پس امیر المؤمنین علیہ السلام نے ان کے لیے دعائے خیر کی۔

صدیق اکبر علیہ السلام ہیں

﴿قال حدثنا﴾ ابو الحسن علی بن بلال المہلبی ﴿قال حدثنا﴾ ابو احمد العباس بن الفضل بن جعفر الأزدي النعمی بمصر ﴿قال حدثنا﴾ علی بن سعید بن بشیر الرازی قال محمد بن ایان ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن تمام بن سابق ﴿قال حدثنا﴾ عامر بن سار عن امی الصباح عن ابی ہمام عن کعب الخیر قال جاء عبد الله بن سلام الى رسول الله (ص) فقال يا رسول الله (ص) ما اسم علي فيكم فقال له النبي (ص) عندنا الصديق الأكبر فقال عبد الله ان لا اله الا الله وان محمداً رسول الله اننا نوجد في التوراة محمد نبی الرحمة وعلى مقيم الحجة۔

تھا بیٹھ نمبر 6: (بخلاف اند)

کعب الخیر نے روایت ذکر کی ہے کہ عبداللہ بن سلام حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ لوگوں کے نزدیک علی کا اسم گرامی کیا ہے؟ پس رسول خدا نے فرمایا:

ہمارے نزدیک اس کا نام صدیق اکبر ہے جس (یہ جواب سنتے ہی) عبداللہ بن سلام نے کفر شہادت زبان پر جاری کیا: ”اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمداً رسول اللہ۔ میں نے اپنی کتاب تورات میں پایا ہے کہ محمد نبی رحمت ہیں اور علیؑ حجة و دلیل کو قائم کرنے والا ہے۔

روہ بن عجاج اور ذوالرمة کے درمیان مناظرہ

﴿قال حدثنا﴾ ابو الحسن علی بن مالک النحوی ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن الفضیل ﴿قال حدثنا﴾ ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن ابراہیم الکاتب ﴿قال حدثنا﴾ یحییٰ بن النضر ﴿قال حدثنا﴾ عیسیٰ بن اسماعیل ﴿قال حدثنا﴾ الأصمعی ﴿قال حدثنا﴾ عیسیٰ بن عمر قال کان ذو الرمة الشاعر یذهب الی النقی فی الافعال وكان رؤیة بن العجاج یذهب الی الاثبات فیها فاجتما فی یوم من ایامها عند بلال بن ابی بردة وهو والی البصرة وبلال یعرف ما بینهما من الخلاف فحضرهما علی المناظرۃ فقال رؤیة واللہ لا ینحس طایر فحوصاً ولا یقر مص سبع قرموصاً الا کان ذلک بقضاء اللہ وقدرہ فقال له ذو الرمة ما اذن اللہ للذیب ان یأخذ حلوبة عالة عیایل صرایل فقال له رؤیة اقمشیتہ اخذھا ام بمشیة اللہ فقال ذو الرمة بل بمشیة اللہ واراדתہ فقال رؤیة هذا واللہ الکذب علی الذیب فقال ذو الرمة واللہ واللہ الکذب علی الذیب اھون من الکذب علی رب الذیب فقال وانشدنی

ابوالحسن علی بن مالک العمری فی اثر هذا الحديث لمحمود الوراق -

اعاذل لم آت الذنوب علی جهل ولا انها من فعل غیري ولا فعلى
ولا جرأة متى علی الله جنتها ولا ان جهلی لا یحیط به عقلی
ولكن بحسن الظن منی یعفو من تفرد بالصنع الجمیل وبالفصل
فان صدق الظن الذی قد طئنته ففی فضله ما صدق الظن من مثلی
وان نالنی منه العقاب فانما اتیت من الانصاف فی الحكم والعذل

حدیث نمبر 7: (بخلف اسناد)

عسائی بن عمر نے روایت کی ہے کہ ذوالرمہ جو ایک شاعر تھا اس کا نظریہ اور عقیدہ تھا کہ وہ انسان کے افعال میں مبرک نشی کرتا تھا جب کہ روپہ بن کاج اس کے ثابت ہونے کا قائل تھا۔ ایک دن دونوں حاکم بصرہ بلال بن ابی بردہ کے پاس اکٹھے ہو گئے۔ چونکہ بلال ان دونوں کے درمیان اعتقادی اختلاف کو جانتا تھا اس لیے اس نے ان دونوں کے درمیان مناظرہ کروا دیا۔

پس روپہ نے کہا: اللہ کی قسم نہ کوئی پرندہ پر مار سکتا ہے اور نہ کوئی درندہ شکار کر سکتا ہے مگر اللہ کی قضاء اور اس کی قدرت کے ساتھ۔

پس ذوالرمہ نے روپہ سے کہا: کیا اللہ بھیڑیے کو اجازت دے گا کہ وہ دودھ دینے والی اونٹنی کو اپنے حائل میں سے قرار دے۔ پس روپہ نے کہا: اس کے اپنے ارادہ کی بات ہے یا خدا کی مشیت سے ہے۔ پس ذوالرمہ نے کہا: نہیں یہ اللہ تعالیٰ کے ارادہ و مشیت کے تحت ہے۔ پس روپہ نے کہا: نہیں اللہ کی قسم! یہ بھیڑیے پر جھوٹ ہے۔ پس ذوالرمہ نے کہا: بھیڑیے پر جھوٹ بولنا آسان ہے اللہ کی نسبت۔ پس اس مناسبت کے تحت ابوالحسن علی بن مالک عمری نے اس حدیث کے تحت اشعار ذکر کیے ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:

چرا:

اعاذل لم آت الذنوب على جهل
ولا انها من فعل غيري ولا فعلى
”اے سرزنش کرنے والے! میں جہالت کی وجہ سے گناہ انجام نہیں
دیتا اور نہ ہی یہ میرے گناہ کسی دوسرے کی وجہ سے ہیں۔“
ولا جرأة منى على الله جتسها
ولا ان جهلى لا يحيط به عقلى
”اور نہ ہی یہ میرے گناہ خدا کے مقابلے میں میرے بخری ہونے کی
وجہ سے ہیں اور نہ اس وجہ سے میں جاہل ہوں کہ میری عقل کام نہیں
کرتی۔“

ولكن بحسن الظن منى يعفو من
تفرد بالصنع الجميل وبالفضل
”لیکن جو خدا کے بارے میں میرا احسن ظن ہے اور اس اچھی امید
اور اس کے فضل کی امید ہے۔“

فان صدق الظن الذى قد طنته
فنى فضله ما صدق الظن من مثلى
”پس اگر میرا گمان سچا ہو کہ میں جو اس کے بارے میں رکھتا ہوں
پس اس کا فضل میں ہوں اور مجھ جیسا سچا ظن کسی کا نہیں ہے۔“

وان نالنى منه العقاب فانما
اتيت من الانصاف فى الحكم والعدل
”اور اگر اس کا عقاب و عذاب بھی مجھے ملے گا تو یہ اس کا انصاف
اور عدل ہوگا۔“

﴿قال أخبرني﴾ ابو الحسن علی بن مالک النحوی ﴿قال حدثنا﴾ محمد ابن الفضل بامتاده الاول الى الاصمعی عن عیسی بن عمر قال سأل رجل ابا عمرو بن العلاء حاجة فوعده ثم ان الحاجة تعذرت علی ابن عمرو فلقیه الرجل بعد ذلك فقال له أبا عمرو وعدتني وعداً فلم تنجزه قال ابو عمرو فمن اولی بالنعم انا او انت فقال الرجل انا فقال ابو عمرو لا والله بل انا فقال له الرجل وكيف ذلك فقال لأننی وعدتک وعداً فایت بفرح الوعد وابت بهم الانجاز وبت فرحاً مسروراً وبت لیلتی مفکراً مقموماً ثم عاق القدر عن بلوغ الارادة فلقیتنی مذلاً ولقیئتک محتشماً-

تہذیب نعیو 8: (بخلاف اسناد)

گزشتہ اسناد کے تحت یہ بھی روایت ہے۔ عیسیٰ بن عمر نے بیان کیا ہے کہ ابو عمرو بن العلاء حاجہ سے ایک شخص نے سوال کیا۔ پس اس نے اس کے سوال کا وعدہ کر لیا۔ پھر اس کی حاجت کو پورا کرنا اس کے لیے مشکل ہو گیا۔ اس کے بعد پھر وہ شخص ابو عمرو سے ملا اور اس نے کہا: اے ابو عمر! آپ نے مجھ سے ایک وعدہ کیا تھا جس کو آپ نے وفا نہیں کیا۔ ابو عمر نے کہا کہ یہ بتاؤ ہم دونوں میں سے نعمت کا مستحق کون ہے؟ پس اس شخص نے کہا: میں ہوں۔ ابو عمر نے کہا: نہیں اللہ کی قسم میں ہوں۔ اس شخص نے کہا: وہ کیسے؟ اس نے کہا: اس لیے کہ میں نے آپ سے وعدہ کیا تھا پس آپ نے رات بسر کی اس خوشی سے کہ وعدہ ہوا ہے اور یہ خوشی بھی وہ وعدہ پورا بھی ہوگا۔ پس تو خوش بھی اور مسرور بھی جب کہ میں نے رات بسر کی سوچ و بچار میں اور غم زدہ ہو کر پھر میرے لیے قدر اس کو پورا کرنے میں مانع ہوگی۔ پس قدر یہ تھی کہ تو مجھے ذلیل ہو کر ملے اور میں تجھے عزت والا ہو کر ملوں۔

الائمہ بنی عروۃ الوثقی ہیں

﴿قال حدثنا﴾ ابوبکر محمد بن عمر الجعابی يوم الاثنين لخمس بقين من شعبان سنة ثلث وخمسين وثلثمائة ﴿قال حدثنا﴾ ابوجعفر محمد بن عبد الله بن علي بن الحسين بن زيد بن علي بن ابي طالب (ع) قال حدثني ابي ﴿قال حدثني﴾ الرضا علي بن موسى عن ابيه موسى بن جعفر عن ابيه جعفر بن محمد عن ابيه محمد بن علي عن ابيه علي بن الحسين عن ابيه الحسين بن علي عن ابيه امير المؤمنين علي بن ابي طالب عليه السلام قال قال لي رسول الله (ص) يا علي بكم يفتح هذا الأمر وبكم يختم عليكم بالصبر فان العاقبة للمتقين اسم حزب الله واعداكم حزب الشيعات طوبى لمن اطاعكم وويل لمن عصاكم اسم حجة الله على خلقه والعروة الوثقى من تمسك بها اعتدى ومن تركها ضل اسأل الله لكم الجنة لا يسبقكم احد الى طاعة الله فانتم اولى بها-

تھا بیٹھ نمبر ۵: (مذہب ائمہ)

حضرت امیر المؤمنین علی علیہ السلام نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا:

یا علی! اللہ نے اس کائنات کی ابتداء ہی تم اہل بیت سے کی ہے اور اس کا اختتام بھی آپ اہل بیت پر ہی ہوگا۔ پس آپ لوگوں پر صبر کرنا واجب ہے۔ اور تحقیق یہ خیر انجام متقین کے لیے ہے۔ تم لوگ اللہ کی جماعت ہو اور تمہارے دشمن شیطان کی جماعت ہیں۔ طوبیٰ اور خوش بختی ہے اس شخص کے لیے جو آپ کی اطاعت کرے گا۔ اور ذلیل و بدبختی ہے اُس کے لیے جو آپ کی نافرمانی کرے گا۔ آپ اللہ کی مخلوق پر اللہ کی حجت اور دلیل ہیں اور آپ عروۃ الوثقی (اللہ کی مضبوط رشتی) ہیں جو اس سے تمسک کرے گا وہ ہدایت

پاجائے گا اور جو اس کو چھوڑ دے گا وہ گمراہ ہوگا۔ میں نے اللہ تعالیٰ سے آپ کے لیے جنت کا سوال کیا ہے اور آپ سے پہلے کسی نے اس کی اطاعت نہیں کی۔ آپ لوگ ہی اس کے زیادہ حق دار ہیں۔

جب تک خود اپنے لیے واعظ نہیں بنو گے خیر و خوبی کو نہیں پاسکتے

﴿قال أخبرتني﴾ أحمد بن محمد بن الحسن عن أبيه عن محمد بن الحسن الصفار عن أحمد بن محمد بن عيسى عن الحسن بن محبوب عن مالك بن عطية عن أبي حمزة الثمالي قال كان علي بن الحسين زين العابدين عليه السلام يقول ابن آدم انك لا تزال بخير ما كان لك واعظا من نفسك وما كانت المحامدة لها من همك وما كان الخوف لك شعاراً والحزن لك دثاراً انك ميت ومبعوث وموقوف بين يدي الله عز وجل فاعد جواباً وصلى الله على سيدنا محمد النبي وآله وسلم تسليماً

ترجمہ نمبر 10: (بخلف استاد)

حضرت ابو حمزہ ثمالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت امام علی بن حسین زین العابدین علیہ السلام فرمایا کرتے تھے:

اے فرزند آدم! جب تک تو خود اپنے لیے واعظ نہیں بن جاتا اس وقت تک تو کوئی خیر و خوبی کو حاصل نہیں کر سکتا اور جب تک تو خود اپنا محاسبہ نہ کرے اور جب تک خوف حیر اشعار نہ بن جائے اور غم و حزن تیرے لیے لباس نہ بن جائیں۔ تو نے مرنا ہے اور اس کے بعد پھر مبعوث بھی ہوتا ہے اور اللہ کی بارگاہ میں کھڑا بھی ہوتا ہے اور تجھ سے سوال بھی کیے جانے ہیں پس ان کے لیے جواب تیار کر لو۔

صلی اللہ علیٰ سیدنا محمد وآلہ وسلم وتسليماً

مجلس نمبر 13

[ہر روز ہفتہ ۱۹ رجب سال ۱۴۰۷ ہجری قمری]

تین چیزیں ہلاک کرنے والی ہیں

﴿قال أخبرني﴾ ابو حفص عمر بن محمد الصیرفی ﴿قال حدثنا﴾ علی بن مہرویہ القزوینی ﴿قال حدثنا﴾ داؤد بن سلیمان العاری ﴿قال حدثنا﴾ الرضا علی بن موسیٰ ﴿قال حدثنا﴾ ابی موسیٰ ابن جعفر ﴿قال حدثني﴾ ابی جعفر بن محمد ﴿قال حدثني﴾ ابی علی بن الحسین ﴿قال حدثني﴾ ابی حسین بن علی ﴿قال حدثني﴾ ابی امیر المؤمنین علی بن ابی طالب علیہ السلام قال قال رسول الله (ص) ثلاثة اخافهن علی امتی الضلالة بعد المعرفة ومضلات الفتن وشهوة الفرج والبطن -

تھا بیٹھ نعبو ۱: (بخلاف اسرار)

حضرت امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا ہے آپ نے فرمایا:

میں اپنی اُمت پر تین چیزوں کا خوف رکھتا ہوں:

① ہدایت کے بعد گمراہی ② فتنوں کی گمراہی ③ شکم اور شرمگاہ کی شہوت (یعنی

خواہش)

رمضان المبارک کی عظمت

﴿قال حدثنا﴾ ابویکر محمد بن عمر الجعفی ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن یحییٰ بن سلیمان بن زیاد المروزی ﴿قال حدثنا﴾ عبید اللہ بن محمد العمسی ﴿قال حدثنا﴾ حماد بن مسلمة عن ایوب عن ابی قلابہ عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ (ص) شہر رمضان شہر مبارک افترض اللہ صیامہ یفتح ابواب الجنان ویصعد فیہ الشیاطین فیہ لیلة خیر من الف شہر من حرمہا فقد حرم یرود ذلك ثلاث مرات

تحدیث نمبر 2: (بخلاف اسناد)

حضرت ابو ہریرہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا کہ آپ نے فرمایا: رمضان کا مہینہ مبارک مہینہ ہے جس کے روزوں کو اللہ تعالیٰ نے واجب قرار دیا ہے۔ اس میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور شیاطین کو اس ماہ میں قید کر دیا جاتا ہے اور اس میں ایک رات ہے جو ایک ہزار مہینوں سے افضل ہے۔ جس نے اس ماہ کی عزت و حرمت کا خیال رکھا اس کی عزت و حرمت کا خیال رکھا جائے گا اور آپ نے اس کی تین دفعہ تکرار فرمائی۔

بُرے لوگوں کی محفل سے بچو

﴿قال أخبرنی﴾ ابوالقاسم جعفر بن محمد عن ابیہ عن سعد بن عبد اللہ عن احمد بن ابی عبد اللہ البرقی ﴿قال حدثنی﴾ بکر بن صالح الرازی عن سلیمان بن جعفر الجعفری قال سمعت ابا الحسن علیہ السلام یقول لابی مانی رأیتک عند عبد الرحمن بن یعقوب قال انه خالی فقال له ابو الحسن علیہ السلام انه یقول فی اللہ قولا عظیما یصف اللہ ویحدہ واللہ لا

یوصف فاما جلست معنا وترکته فقال ان هو يقول ماشاء ای شیع علی منه
اذا لم اقل ما يقول فقال له ابو الحسن علیه السلام اما تتخاف ان ينزل به نعمة
فتصيبکم جميعا اما علمت بالذی کان من اصحاب موسی وکان ابوه من
فرعون فلما لحقت خیل فرعون موسی (ع) تخلف عنه ليعظه وادركه
موسی وابوه يراغمه حتی بلغا طرف البحر ففرقا جميعاً فاتی موسی الخبر
فقال له غرق رحمه الله ولم يكن علی رأى ابيه لكن النعمة اذا نزلت لم
يكن لها عن قارب المذنب دفاع

حصہ 3: (تخلف اسناد)

جناب سلیمان بن جعفر عفری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت بیان کی ہے وہ بیان کرتے
ہیں کہ میں نے حضرت ابوالحسن امام رضا علیہ السلام سے سنا آپ نے میرے والد سے
فرمایا: کیا بات ہے میں آج کل آپ کو عبد الرحمن بن یعقوب کے پاس دیکھتا ہوں۔ اس
نے جواب میں عرض کیا اس لیے کہ وہ میرا خالو ہے۔ پس ابوالحسن علیہ السلام نے میرے
والد سے فرمایا: وہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں بہت عجیب باتیں کرتا ہے وہ اللہ کے وصف
بیان کرتا ہے اور اس کی حد معین کرتا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ کی وصف بیان نہیں کی جاسکتی
(اس سے مراد اللہ کی تعریف و حمد کرنا نہیں بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ مخلوق کے اوصاف
اللہ کے لیے ثابت کرنا ہے۔ مترجم) پس بہر حال تم ہمارے ساتھ بیٹھو اور اس کو چھوڑ دو۔
پس میرے والد نے عرض کی: اگر وہ جو کچھ کہتا ہے اس کا میرے ساتھ کیا تعلق۔ پس تو ایسا
نہیں کہتا۔

پس ابوالحسن علیہ السلام نے میرے والد سے فرمایا: مجھے خوف اور ڈر ہے ایسا نہ ہو
کہ اس پر عذاب نازل ہو اور اس میں سب شامل ہو جائیں۔ کیا تم نہیں جانتے اس شخص
کے بارے میں جو اصحاب موسیٰ میں سے تھا اور اس کا باپ فرعون کے ساتھ تھا۔ پس جب

فرعون کا گھوڑا موسیٰ سے مل گیا پس = موسیٰ کا ساتھی پیچھے رہ گیا تاکہ وہ اپنے باپ کو وعظ کرے لیکن جب موسیٰ نے اس کو پایا تو = اپنے باپ سے ناراض ہو کر جدا ہو چکا تھا یہاں تک کہ وہ دریا کے کنارے تک جا چکے تھے اور فرعون کے ساتھ وہ بھی فرق ہو گیا حالانکہ وہ فرعون ہی نہیں تھا اور جب جناب موسیٰ کو خبر ملی تو آپؑ نے فرمایا: وہ بھی فرق ہو گیا خدا اس پر رحمت نازل فرمائے حالانکہ وہ اپنے باپ کے عقیدہ پر نہیں تھا لیکن جب عذاب نازل ہوتا ہے تو جو گناہ کے قریب ہوتا ہے وہ اس سے بچ نہیں سکتا۔

اللہ چاہے یا علیٰ چاہے

﴿قال أخبرني﴾ أبو الحسن أحمد بن محمد بن الحسن بن الوليد عن أبيه عن محمد بن الحسن الصفار عن أحمد بن محمد بن عيسى عن الحسن ابن محبوب عن أبي جميلة عن إبان بن تظلم عن أبي عبد الله جعفر بن محمد (ع) قال بلغ رسول الله (ص) عن قوم قریش من أنهم قالوا يرى محمد أنه قد أحكم الأمر في أهل بيته ولئن مات لعزلنا منهم ولنجعلها في سواهم فخرج رسول الله (ص) حتى قام في مجمعهم ثم قال يا معشر قریش كيف بكم وقد كفرتم بعدى ثم رأيتموني في كتيبة من أصحابي أضرب وجوهكم ورقابكم بالسيف فتزل جبرئيل (ع) في الحال فقال يا محمد ان ربك يقرئك بالسلام ويقول لك قل ان شاء الله او على بن ابي طالب عليه السلام فقال رسول الله (ص) ان شاء الله او على بن ابي طالب (ع) يتولى ذلك منكم۔

حدیث نمبر 4: (بخلاف استاد)

حضرت ابو عبد اللہ جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام نے بیان فرمایا ہے کہ حضرت

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر ملی کہ قریش کے بعض لوگ (منافی) یہ کہتے ہیں کہ کیا دیکھ رہے ہو کہ محمدؐ کس طرح ہر خلافت کو اپنے اہل بیت کے لیے حکم کر رہے ہیں اور اگر یہ مر گئے تو ہم ضرور اس امر کو ان سے جدا کریں گے اور ان کے غیر کو ہم حاکم اور خلیفہ قرار دیں گے۔ پس رسول خداؐ اپنے گھر سے نکلے اور لوگوں کے تجھے میں کھڑے ہوئے اور فرمایا:

اے گردہ قریش! تم کو کیا ہو گیا ہے کہ تم میرے بعد دوبارہ کافر ہونا چاہتے ہو اور میں تم کو دیکھ رہا ہوں کہ تم میرے اصحاب میں ایک چھوٹا سا گردہ ہو۔ میں تمہارے چہروں اور تمہاری گردنوں کو تھوڑے سے ماروں گا۔ پس اسی وقت حضرت جبرائیلؑ نازل ہوئے اور عرض کی: اے محمدؐ! آپ کا رب آپ کو سلام کہہ رہا ہے اور کہہ رہا ہے کہ اے رسولؐ ساتھ میں یہ بھی کہو۔ اگر اللہ یا علی ابن ابی طالب چاہے۔ پس رسول خداؐ نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ یا علی ابن ابی طالب چاہیں تو اس کو تم سے رد کر سکتے ہیں۔

علی علیہ السلام کی اطاعت رسول خدا کی اطاعت ہے

﴿قال أخبرني﴾ محمد بن عمران المرزباني ﴿قال حدثنا﴾ ابو بكر احمد بن عيسى السكي ﴿قال حدثنا﴾ عبدالله بن حنبل ﴿قال حدثنا﴾ عبدالرحمن بن صالح ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن سعد الانصاري عن عمر بن عبدالله بن يعلى بن مرة عن أبيه عن جده يعلى بن مرة قال سمعت رسول الله (ص) يقول لعلى بن ابي طالب عليه السلام يا على انت ولي الناس بعدى فمن اطاعك فقد اطاعني ومن عصاك فقد عصاني -

حدیث نمبر 5: (بخلاف سناد)

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا:

یا علی! میرے بعد لوگوں کے ولی و حاکم آپ ہیں۔ پس جس نے آپ کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے آپ کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔

سب روحوں سے پہلے روح علی نے مجھے سلام کیا

﴿قال حدثنا﴾ ابویکر محمد بن عمر الجعفی ﴿قال حدثنا﴾ ابو عبد اللہ محمد بن القاسم المحاری ﴿قال حدثنا﴾ اسماعیل بن اسحاق الراشدی ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن الحارث ﴿قال حدثنا﴾ ابراہیم بن محمد بن مسلم الاور عن حبة العونی عن ابی الہیثم بن التیمیان الانصاری قال قال رسول اللہ (ص) ان اللہ عزوجل خلق الارواح قبل الاجسام بالفی عام وعلقها بالعرش وامرہا بالتسليم علی والطاعة لی وکان اول من سلم علی واطاعنی من الرجال روح علی بن ابی طالب علیہ السلام -

حدیث نمبر 6: (مختلف استاد)

ابوہشام بن تیمیان انصاری رحمۃ اللہ علیہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا ہے آپؐ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے روحوں کو جسموں سے دو ہزار سال پہلے خلق فرمایا تھا اور ان کو آسمان پر اپنے عرش کے ساتھ معلق فرمادیا اور ان سب کو مجھے سلام کرنے اور میری اطاعت کا حکم فرمایا۔ پس مردوں کی ارواح میں سے سب سے پہلے مجھے جس نے سلام کیا اور میری اطاعت کی وہ علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی روح تھی۔

شوریٰ اور مقداد بن اسود کندی رحمۃ اللہ علیہ

﴿قال أخبرنی﴾ ابو الحسن علی بن بلال المہلبی ﴿قال حدثنا﴾ علی ابن عبد اللہ الاصفہانی ﴿قال حدثنا﴾ ابراہیم بن محمد الثقفی ﴿قال

حدثنا یوسف بن سعید الأرجی ﴿قال حدثنا﴾ عبيد الله بن موسى العباسی عن کامل عن حمید بن ابی ثابت قال لما حضر القوم الدار للشوری جاء المقداد بن الأسود الکندی رحمه الله فقال ادخلونی معکم فان الله عندی نصیحا ولی بکم خیر فابوا فقال ادخلوا راسی واسمعوا منی فابوا علیه ذلک فقال اما اذا ابتم فلا تبايعوا رجلا لم یشهد بدرأ ولم یبایع بیعة الرضوان وانهمز یوم احد ویوم التقی الجمعان فقال عثمان اما والله لئن ولیتہا لاردنک الی ربک الاول فلما نزل بالمقداد الموت قال اخبروا عثمان انی قد رددت الی ربی الاول والاخر فلما بلغ عثمان موته جاء حتی وقف علی قبره فقال رحمک الله ان کت وان کت یثنی علیه خیراً فقال له الزبیر لا عرفنک بعد الموت تندبنی ولی حیاتی ما زودتنی زادی فقال یا زبیر اترانی احب ان یموت مثل هذا من اصحاب محمد (ص) وهو علی ساقط -

تصحیث نمبر 7: (بخلاف اسناد)

جناب حمید بن ابوثابت رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ جب قوم شوری والے گھر میں جمع ہوئی۔ مقداد بن اسود کندی رحمۃ اللہ علیہ بھی تشریف لائے۔ اپنے ساتھ مجھے بھی داخل ہونے دیا جائے میں اللہ کی خاطر تم لوگوں کو نصیحت کرنا چاہتا ہوں اور میرے پاس آپ لوگوں کے لیے خیر و بھلائی ہے۔ پس انہوں نے انکار کر دیا۔ پھر آپ نے فرمایا: اچھا صرف مجھے اپنا سر اندر داخل کرنے دو تا کہ وہ میری بات کو سن لیں۔ پھر بھی انہوں نے انکار کر دیا۔ پھر آپ نے فرمایا: یہ جو گھر میں موجود ہیں تم ایسے شخص کی بیعت نہ کرنا جو بدر میں نہیں تھا جس نے بیعت رضوان نہیں کی اور جو آہد کے دن دو لشکروں کے ملنے والے دن فرار کر گیا تھا۔ پس عثمان نے کہا: آگاہ ہو جاؤ اللہ کی قسم! اگر تم میرے سپرد کرد دو تو میں

تم کو ضرور بر ضرور رب کی طرف پہلے پلٹا دوں گا۔ پس جب جناب مقہرؑ کی موت کا وقت قریب آیا تو آپ نے فرمایا: اے لوگو! ان کو خبر دیتا۔ کہ میں اپنے اقل و آخر کے رب کی طرف پلٹ گیا ہوں۔ جب حضرت عثمان کو آپ کی وفات کی خبر ملی وہ آئے اور آپ کی قبر پر کھڑے ہو کر کہا: اللہ تمہارے اوپر رحمت نازل کرے اگر تم اس کے اہل ہو اگرچہ اس کی خیر کے ساتھ تعریف کی جاتی ہے۔ پس زبیر نے حضرت عثمان سے کہا:

لا عرفك بعد الموت تندہنی

وفی حیاتی ما زودتنی زادی

"میں جانتا ہوں کہ تو میری موت کے بعد مجھ پر گریہ نہیں کرے گا"

کیونکہ تو میری زندگی میں میرے لیے حصہ کو زیادہ نہیں کر رہا۔"

پس حضرت عثمان نے کہا: اے زبیر! کیا تو دیکھ رہا ہے کہ میں محمدؐ کے اس صحابی کی

موت مرنا پسند کرتا ہوں جو مجھ پر ناراض ہو کر گیا ہے۔

میرے اہل بیت کی دوستی کے بغیر کوئی عمل قبول نہیں ہوگا

﴿قال أخبرنی﴾ ابو القاسم جعفر بن محمد عن أبیہ عن سعد بن

عبد اللہ عن أحمد بن محمد بن عینی عن الحسن بن محبوب عن هشام

عن مرآزم عن الصادق جعفر بن محمد (ص) قال قال رسول اللہ (ص) ما ہال

اقوام من امتی اذا ذکر عندہم ابراہیم وآل ابراہیم استبشرت قلوبہم

وتہللت وجوہہم واذا ذكرت واهل بیتی اشمأزت قلوبہم وکلحت

وجوہہم والذی بمعنی بالحق نبیا لو ان رجلا لقی اللہ بعمل سبعین نبیا ثم

لا یأت بولاية ولی الأمر من اهل البیت ما قبل اللہ منه صرفا ولا عدلا۔

حضرت امام صادق جعفر بن محمد علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

کیا ہو گیا ہے میری امت کے لوگوں کو جب ان کے سامنے ابراہیم اور ان کی آل کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل خوش ہوتے ہیں اور ان کے چہرے باغ باغ ہو جاتے ہیں اور جب ان کے سامنے میرا اور میری اہل بیت علیہم السلام کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل جل کر کونکھ ہو جاتے ہیں اور ان کے چہروں پر توری چرمی ہوتی ہے۔ مجھے قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے برحق نبی بنا کر مبعوث فرمایا ہے کہ کوئی بندہ اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہو اور اس نے ۷۰ نیوں کے برابر اعمال خیر انجام دیے ہوں پھر اس کے پاس میرے اہل بیت میں سے کسی ولی امر کی ولایت نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اس کا کوئی عمل قبول نہیں کرے گا اور کسی کا کوئی بدلہ نہیں دے گا۔

زید بن علی بن حسین علیہم السلام کی روایت

﴿قال أخبرني﴾ أبو الحسن علي بن بلال السهلي ﴿قال حدثنا﴾ علي ابن عبد الله الاصلباني ﴿قال حدثنا﴾ ابراهيم بن محمد الثقليني ﴿قال أخبرني﴾ محمد بن علي ﴿قال حدثنا﴾ ابراهيم بن هراشة ﴿قال حدثنا﴾ جعفر بن زياد الأحمر عن زيد بن علي بن الحسين (ع) قال قرء (واما الجدار فكان ليطيحين في المدينة وكان تحته كنز لهما وكان ابوهما صالحا فاراد ربك ان يبلفا اشدهما ويستخرجا كنزهما) ثم قال حفظهما ربهما لصالح ابهما فمن أولى بحسن الحفظ منا رسول الله (ص) جدنا وابنته سيدة نساء الجنة أمنا وأول من آمن بالله وحده وصلى ابونا-

تہذیب نمبر 9: (بحرف استاد)

جناب جعفر بن زیاد الاحمر رحمۃ اللہ علیہ نے جناب زید بن علی بن حسین علیہما السلام سے روایت کی کہ آپؑ نے قرآن کی اس آیت کی تلاوت کی:

وَمَا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغِيَمِينَ فِي الْمَدِينَةِ وَكَانَ تَحْتَهُ
كَنْزُهُمَا وَكَانَ أَبُوهُمَا صَالِحًا فَأَرَادَ رَبُّكَ أَنْ يَبْلُغَا
أَشُدَّهُمَا وَيَسْتَخْرِجَا كَنْزَهُمَا

”بہر حال یہ دیوار اس کے نیچے دو غیم بچوں کے لیے خزانہ ہے اور
ان دونوں کا باپ صالح و نیک تھا۔ پس میرے رب کا ارادہ ہے کہ
یہ دونوں بالغ ہو جائیں اور وہ اس خزانے کو نکال لیں۔“

پھر آپؑ نے فرمایا: ان کے رب نے ان دونوں کی ان کے باپ کی نیکی کی وجہ
سے حفاظت فرمائی۔ پس ہم سے زیادہ بہتر محافظ کون ہو سکتا ہے جب رسول خدا ہمارے ٹاٹا
اور ان کی پاک طاہرہ بیٹی ہمارے ماں جو تمام جنت کی عورتوں کی سردار ہیں۔ پہلا شخص جو
اللہ کی توحید پر ایمان لایا اور نماز ادا کی وہ ہمارے باپ ہیں۔

بادشاہوں کی حالت

﴿قَالَ أَخْبَرَنِي﴾ ابوالحسن علی بن مالک النحوی ﴿قَالَ حَدَّثَنَا﴾
محمد ابن الفضل ﴿قَالَ حَدَّثَنَا﴾ محمد بن احمد بن ابراہیم الكاتب ﴿قَالَ
حَدَّثَنَا﴾ یعقوب بن المزارع ﴿قَالَ حَدَّثَنَا﴾ عیسیٰ بن اسماعیل عن
الاصمعی قال سمعت اعرابياً وذكر السلطان فقال لان غروا بالظلم فی الدنيا
لیذلن بالعدل فی الآخرة رضوا بقلیل من کثیر ویسییر من خطیر وانما
یلغون العدم حین لا یتفع الندم۔ قال وانشدنی ابوالحسن لأبی العتاهية۔
سبحان ذی الملکوت انه لیلۃ محضت بوجه صیاح یوم الموقف

ان نفساً وھمتھا نفسھا ما فی المعاد مصور لم یطرف
کتاب الفناء علی البریۃ ربھا والناس بین مقدم ومخلف
وصلی اللہ علی سیدنا محمد النبی وآلہ وسلم

اصول نمبر 10: (بخلاف استاد)

جناب اسمعی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: میں نے ایک ایرانی سے سنا ہے جو
بادشاہوں کا ذکر کر رہا تھا۔ میں نے کہا: تحقیق یہ بادشاہ دنیا میں اپنے ظلم کی وجہ سے
عزت دار اور شریف بنے ہوئے ہیں آخرت کے دن ان کو عدل ذیل و رسوا کرے گا۔ یہ
کثیر کے بجائے قلیل پر راضی ہو چکے ہیں (یعنی آخرت کے بجائے دنیا پر راضی ہو چکے
ہیں) اور یہ بہت بڑے خطرے میں ہیں سوائے اس کے کہ یہ اس وقت ندامت سے
ملاقات کریں گے جب ندامت ان کو کوئی فائدہ نہیں دے سکے گی۔ اور کہا کہ میرے والد
عقابیہ کے لیے ابوالحسن نے یہ اشعار پڑھے تھے:

سبحان ذی الملکوت انه لیلۃ محصت ہوجہ صباح یوم الموقف
لو ان نفساً وھمتھا نفسھا ما فی المعاد مصور لم یطرف
کتاب الفناء علی البریۃ ربھا والناس بین مقدم ومخلف
① صاحب ملک و ملکوت منزہ و پاک ہے تحقیق یہ رات اس کے چہرے کے نور سے
قیامت کے دن چمک اٹھے گا۔
② اگر برغس کی ہمت اس کا اپنا نفس ہوگا تو قیامت کے دن کوئی مصور نہیں ہوگا کہ وہ
آنکھیں پھیر لے گا۔

③ اس دنیا کے رب نے اس کے لیے فناء نہ بود ہونا لازم قرار دیا ہے۔ اور لوگ اس کے
سامنے ہیں اور اس کے فرمان کی خلاف ورزی کر رہے ہیں۔

مجلس نمبر 14

[بروز ہفتہ ۲۹ رجب سال ۱۴۰۷ ہجری قمری]

واجب کے بعد دعا مستجاب ہوتی ہے

حدثنا الشيخ المفيد ابو عبد الله محمد بن محمد بن النعمان ادام الله
تأييده ﴿قال حدثنا﴾ ابوبكر محمد بن عمر الجماعي ﴿قال حدثنا﴾ ابی
﴿قال حدثنا﴾ الرضا علی بن موسى عليه السلام ﴿قال حدثني﴾ ابی العبد
الصالح موسى بن جعفر ﴿قال حدثني﴾ ابی الصادق جعفر بن محمد ﴿قال
حدثني﴾ ابی الباقر محمد بن علی ﴿قال حدثني﴾ ابی زین العابدین علی
بن الحسین ﴿قال حدثني﴾ ابی الحسین ابن علی الشہید ﴿قال حدثني﴾
ابی امیر المؤمنین علی بن ابی طالب علیه السلام قال قال رسول الله (ص)
من أدى فريضة فلة عند الله دعوة مستجابة۔

تفصیل نمبر ۱: (تذکرہ استاد)

حضرت امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے فرمایا: حضرت رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
”جو شخص فریضہ (واجب) کو ادا کرے گا اُس کے لیے بارگاہِ خدا میں ایک دعا ہے
جو مستجاب و قبول ہوگی۔“

ایک شخص کا قہر کو گالیاں دینا

﴿قال أخبرني﴾ أبو الحسن محمد بن المظفر البزاز ﴿قال حدثنا﴾ أبو القاسم عبد الملك بن علي الدهان ﴿قال حدثنا﴾ أبو الحسن علي بن الحسن عن الحسن بن بشير عن اسد بن سعيد عن جابر قال سمع أمير المؤمنين عليه السلام رجلاً يشتم قهراً وقد رام قهراً أن يرد عليه فتأذاه أمير المؤمنين عليه السلام مهلاً يا قهراً دع شاتك مهاناً ترضى الرحمن وتسخط الشيطان وتعاقب عدوك فوالذي فلق الحبة وبرأ النسمة ما أَرْضَى المؤمن ربه بمثل الحلم ولا اسخط الشيطان بمثل الصمت ولا عوقب الأحمق بمثل السكوت عنه -

حدیث نمبر 2: (بخلاف اسناد)

جناب جابر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے: حضرت امیر المؤمنین عی ابن ابی طالب علیہ السلام نے فرمایا: ایک شخص قہر رحمۃ اللہ علیہ کو گالیاں دے رہا تھا اور قہر بھی ارادہ کر رہے تھے کہ اس کی گالیوں کا جواب دیں۔ پس جناب امیر المؤمنین نے آواز دی: اے قہر! اس گالیاں دینے والے کو دفع کرو زمین کو خوش کرو شیطان کو ناراحت کرو اور اپنے دشمن کو سزا دو۔ پس مجھے قسم ہے اس ذات کی جس نے دانے کو شکافتہ کیا اور نساں پودا نکالا۔ صم کی مثل کوئی چیز اللہ تعالیٰ کو راضی نہیں کر سکتی اور خاموشی سے زیادہ کوئی چیز شیطان کو ناراحت نہیں کر سکتی اور سکوت سے زیادہ کوئی چیز احمق کو سزا نہیں دے سکتی۔

جناب علی علیہ السلام کا بازارِ بصرہ میں وعظ کرنا

﴿قال أخبرني﴾ أبو نصر محمد بن الحسين التصير المنري ﴿قال حدثنا﴾ أبو نصر المخزومي عن الحسن بن أبي الحسن البصري قال لما قدم علينا أمير المؤمنين علي بن أبي طالب عليه السلام البصرة مرى وأنا

اترضأ فقال يا غلام احسن وضوءك يحسن الله إليك ثم جازني فاقبلت
 اقنوا اثره فحانت منه التفاته فنظر الى فقال يا غلام ألك حاجة قلت نعم
 علمنى كلاما يتفنى الله به فقال يا غلام من صدق الله نجا ومن اشفق على
 دينه سلم من الردى ومن زهد فى الدنيا قوت عيته بما يرى من ثواب الله
 عزوجل ولا ازيدك يا غلام قلت بلى يا امير المؤمنين قال من كنه فيه ثلاث
 خصال سلمت له الدنيا والآخرة من أمر بالمعروف وأمر به ونهى عن
 المنكر وانتهى عنه وحافظ حدود الله يا غلام ايسرك ان تلقى الله يوم
 القيامة وهو عنك راض قلت نعم يا امير المؤمنين قال كن فى الدنيا زاهداً
 وفى الآخرة راغباً وعليك بالصدق فى جميع أمورك فان الله يعبدك وجميع
 خلقه بالصدق ثم مشى حتى دخل سوق البصرة فنظر الى الناس يبيعون
 ويشترون فهكى عليه السلام بكاء شديداً ثم قال يا عبيد الدنيا وعمال أهلها
 اذا كنتم بالنيار تحلفون وبالنيل فى تنامون وفى خلال ذلك عن الآخرة
 تغفلون فمتى تحرزون انزاد وتفكرون فى انعماد ، فقال له رجل يا امير
 المؤمنين انه لا بد لنا من المعاش فكيف تصنع فقال امير المؤمنين (ع) ان
 طلب المعاش من حله لا يشغل عن عمل الآخرة فان قلت لا بد لنا من
 الاحتكار لم تكن معذوراً قولى الرجل باكياً فقال له امير المؤمنين (ع) اقبل
 على زادك بيانا فعاد الرجل اليه فقال له اعلم يا عبيد الله ان كل عامل فى
 الدنيا للآخرة لا بد ان يوفى اجر عمله فى الآخرة وكل عامل ديناً للدنيا
 عماله فى الآخرة نار جهنم ثم تلا امير المؤمنين (ع) قوله تعالى (فاما من

طغى وائر الحياة الدنيا فان الجحيم هي المأوى)

جناب حسن بن ابوالحسن بصری نے بیان کیا ہے کہ بصرہ میں امیر المومنین علی علیہ السلام ہماری طرف آئے اور میرے قریب سے گزرے۔ میں اس وقت وضو کر رہا تھا۔ پس آپ نے فرمایا: اے نوجوان! وضو کو احسن اعزاز میں انجام دے تا کہ اللہ تعالیٰ تیرے ساتھ احسان فرمائے۔ پھر میرے قریب سے گزر گئے۔ پس میں آپ کے پیچھے چلنے لگا۔ جب آپ نے میرے آنے کی آہٹ محسوس فرمائی تو آپ رک گئے اور میری طرف دیکھ کر فرمایا: اے نوجوان! کیا تجھے میرے ساتھ کوئی کام ہے؟ میں نے عرض کیا: ہاں مولاً! آپ مجھے کوئی ایسی چیز کی تعلیم دیں جس کو میرا اللہ میرے لیے فائدہ مند قرار دے۔ پس آپ نے فرمایا: جو کچھ بولتا ہے وہ کامیاب ہے اور جو اپنے دین پر مہربان ہوگا وہ ہلاکت سے محفوظ رہے گا اور جو دنیا میں زہد کو اپنا وطیرہ بنائے گا قیامت کے دن اللہ کی طرف سے ثواب کو دیکھنے سے اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی۔ پھر آپ نے فرمایا: اے نوجوان اور اضافہ کرو۔ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں؟ اے امیر المومنین! آپ نے فرمایا: جس شخص میں تین اوصاف پائے جائیں گے اس کی دنیا اور آخرت دونوں سالہ محفوظ ہوں گی:

① نیکی کا حکم دینا پس تم بھی نیکی کا حکم دیا کرو۔

② بُرائی سے روکنا تو بھی اس سے روکو۔

③ اللہ کی قائم کردہ حدود کی حفاظت کرنا۔

اے نوجوان! کیا تو خوش ہے کہ اللہ سے تیری ملاقات ہو اور اللہ تعالیٰ تجھ سے راضی ہو؟ میں نے عرض کیا: ہاں امیر المومنین! میں یہ چاہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: دنیا میں زاہد بن جاؤ اور آخرت کی طرف رغبت کرو۔ اپنے تمام امور میں کچھ کو اپنے لیے لازم قرار دو کیونکہ اللہ تعالیٰ آپ کی اور تمام مخلوق کی عبادت کو کچھ کے ساتھ قبول کرے گا۔ پھر آپ چلتے چلتے بصرہ کے بازار میں تشریف لے گئے۔ آپ نے لوگوں کو دیکھا جو خرید و فروخت میں مصروف تھے۔ آپ نے وہاں بہت سخت گریہ فرمایا اور اس کے بعد فرمایا: اے دنیا کے

غلامو! اور اس کے نوکرو! سارا دن تم قسمیں کھاتے ہو۔ ساری رات تم سو کر گزار دیتے ہو۔ اس کے دوران تم آخرت سے غافل ہو۔ تم آخرت کے لیے زاو راہ کب حاصل کرو گے اور آخرت و قیامت کے لیے کب فکر کرو گے۔

پس ایک شخص نے آپ کی خدمت میں عرض کیا: اے امیر المومنین! زندگی کی معاش کے لیے اس کی ضرورت ہے۔ پھر ہم ان کے بارے میں کیا کریں (یعنی جو آپ فرما رہے ہیں اس کے بارے میں ہم کب اور کیسے عمل کریں) پس امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: رزق حلال کمانا ہمیں آخرت سے غافل نہیں کر سکتا۔ پس جو کچھ تو نے کہا ہے وہی میں کہتا ہوں۔ ہمارے لیے سودا منہ کا فروخت کرنا ضروری ہے تو اس پر آپ سے عذر قبول نہیں کیا جائے گا۔ پس وہ بندہ روتا ہوا واپس چلا گیا۔

امیر المومنین علیہ السلام نے اس سے فرمایا: اے شخص واپس آؤ تاکہ میں تمہارے لیے آخرت کے اعمال کی تاکید کروں۔ پس ۛ واپس آیا۔ آپؑ نے فرمایا: اے بندہ خدا! مان لو ہر وہ شخص جو اس دنیا میں آخرت کے لیے کام کرنے والا ہے ضروری ہے کہ آخرت میں اس کے اس عمل کا پورا پورا اجر اس کو دیا جائے اور جو اس دنیا میں دنیا کی خاطر کام کرنے والا ہے آخرت میں اس کی سزا جہنم کی آگ ہے۔ پھر امیر المومنین علیہ السلام نے اس آیت کی تلاوت فرمائی:

فاما من طغى و اثار الحياة الدنيا فان الجحيم هي المأوى
”بہر حال جس شخص نے سرکشی کی ہوگی اور دنیاوی زندگی کو ترجیح دی
ہوگی اس کا ٹھکانہ جہنم ہوگا۔“

جو علی علیہ السلام پر رعت کرے گا وہ جہنم میں جائے گا

﴿قال أخبرني﴾ ابو عبيد الله محمد بن عمران المزباني ﴿قال﴾
حدثنا محمد بن الحسين الجوهري ﴿قال حدثنا﴾ هرون بن عبيد الله

المقری قال حدثنا عثمان بن سعید ﴿قال حدثنا﴾ ابو یحییٰ التمیمی عن
 کبیر عن ابی مریم الخولانی عن مالک بن ضمرة قال سمعت علیا (ع)
 يقول انکم معرضون علی لعنی ودعای کذابا فمن لعننی کارها مکرها یعلم
 الله انه کان مکرها وردت انا وهو علی محمد (ع) معا ومن امسک الله
 لسانه فلم یلعن سبقتی کرمیة سهم اولمحة بالبصر ومن لعننی منشرحاً
 صدره بلعنی فلا حجاب بینہ و بین الله ولا حجة له عند محمد (ص) الا ان
 محمداً (ص) اخذ بیدی یوما فقال من باع هؤلاء الخمس ثم مات وهو یحبک
 فقد قضی نحوه ومن مات وهو یبغضک مات میتة جاهلیة یحاسب بها عمل
 فی الاسلام وان عاش بعدک وهو یحبک -

نصاب 4: (بخلاف اسناد)

جناب مالک بن ضمرة سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے علی علیہ
 السلام سے سنا وہ فرما رہے تھے: اے لوگو! عنقریب تمہیں میرے اوپر لعنت کرنے پر اور
 میرے خلاف جھوٹ بولنے پر مجبور کیا جائے گا۔ پس جو بندہ حالت جبری اور مجبوری میں
 مجھ پر لعنت کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی مجبوری کو چانتا ہوگا۔ میں اور وہ دونوں اکٹھے سید الانبیاء
 کے پاس ہوں گے اور جس بندے کی زبان رب روک لے گا اور وہ حالت مجبوری میں بھی
 مجھ پر لعنت نہیں کرے گا وہ عزت و کرامت میں ایک درجہ ہم سے آگے ہوگا خواہ وہ ایک
 آنکھ جھپکنے کے برابر کیوں نہ ہو اور جو بندہ مجھ پر لعنت کرے گا اس حالت میں کہ اس کا
 سینہ مجھ پر لعنت کرنے سے خوش ہوگا پس اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی حجاب نہیں ہوگا۔
 سید الانبیاء کے پاس اس کے لیے کوئی حجت نہیں ہوگی۔ آگاہ ہو جاؤ تحقیق محمد مصطفیٰ صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم نے ایک دن میرا چھ کپڑا اور فرمایا:

”جو شخص ان پانچ کی بیعت کرے گا پھر وہ آپ سے محبت کرتے ہوئے مرجائے

گا وہ کامیابی کی موت مر رہا ہے اور جو شخص آپ کے ساتھ بغض رکھتے ہوئے مرے گا وہ جہالت کی موت مرا ہے جو کچھ اس نے اسلام میں عمل کیا ہے اس کا قیامت کے دن حساب ہوگا۔ اگرچہ وہ تیرے بعد زندہ رہے اور تجھ سے محبت کرتا رہے۔

(یعنی اگر وہ زندگی میں آپ کے ساتھ محبت کرتا تھا لیکن اس کی موت آپ کے بغض کے ساتھ ہوئی ہو تب بھی اس کے اعمال کا حساب ہوگا۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے حقیقی شیعوں کے اعمال کا حساب نہیں ہوگا وہ بغیر حساب کے جنت میں جائیں گے۔ مترجم)

حضرت عثمان کا حضرت ابوذر کو جلاوطن کرنا

﴿قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ بِلَالٍ الْعَمَلِيُّ﴾ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَسَدِيُّ الْأَصْغَبَانِيُّ ﴿قَالَ حَدَّثَنَا﴾ أَبُو اسحاق ابراهيم بن محمد الثقفي ﴿قَالَ أَخْبَرَنَا﴾ محمد بن علي ﴿قَالَ حَدَّثَنَا﴾ الحسين بن سفيان عن أبيه عن أبي جهم الأزدي عن أبيه وكان من أهل الشام قال لما سیر عثمان أباًذر من المدينة إلى الشام كان يقص علينا فيحمد الله فيشهد شهادة الحق ويصلی علی النبی (ص) ويقول أما بعد فانا كنا في جاهليتنا قبل أن ينزل علينا الكتاب ويبعث فينا الرسول ونحن نوفي بالعهد ونصدق بالحدیث ونحسن الجوار ونقرى الضیف ونواسی الفقیر فلما بعث الله فينا رسول الله (ص) وانزل علينا كتابه كانت تلك الأخلاق يرضاها الله ورسوله وكان الحق بها أهل الإسلام وأولى أن يحفظوها فلبثوا بذلك ما شاء الله أن يلبثوا ثم إن الولاية قد احدثوا أعمالاً قباحاً وما نعرفها من سنة تطفئ ويدعة تحميم وقائل بحق مكذب وأثرة لغير تقى وأمين مستأثر عليه من الصالحين اللهم إن كان ما عندك خيراً لى فقبضنى إليك

غیر مبدل ولا مغير وكان يعيد هذا الكلام ويبيديه فأنى خبيب بن سلمة معوية بن ابي سفيان فقال انا اباذر يفسد عليك الناس بقول كيت وكيت فكتب معوية الى عثمان بذلك فكتب عثمان اخرجہ الى قلعا صار الى المدينة نفاہ الى الربذة۔

حدیث نمبر 5: (بخلاف اسناد)

ابوہریرہ ازہدی نے اپنے والد سے روایت کی ہے جو اہل شام سے تھا وہ کہا ہے جب حضرت عثمان نے حضرت ابوذرؓ کو مدینہ سے شام کی طرف جلا وطن کیا تو وہ ہمیں بیان کرتے ہیں پس انہوں نے اللہ کی حمد کی اور حق کی گواہی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود و سلام پڑھا اور اس کے بعد فرمایا:

جب ہم جاہلیت میں تھے ابھی ہم پر کتاب نازل نہیں ہوئی تھی ہمارے درمیان رسول مبعوث نہیں ہوئے تھے تو ہم وعدوں کو وفا کرتے تھے سچ بولتے تھے مسایلوں سے نیک سلوک کیا کرتے تھے مہمان نوازی کیا کرتے تھے فقیروں کی داد دی کیا کرتے تھے پس جب اللہ نے ہم میں رسول کو مبعوث فرمایا اور ہم پر کتاب کو نازل فرمایا تو یہ اخلاق جو اللہ اور اس کے رسول کی خوشنودی کا باعث ہیں یہ اہل اسلام ان کے ساتھ زیادہ حق رکھتے تھے اور سزاوار ہے کہ ان اخلاق کی زیادہ حفاظت کریں اور جتنا ہو سکے انھیں اپناتے تھے۔ پھر ان حاکموں نے ایسے اعمال قبیح کو ایجاد کیا ہے جن کے بارے میں ہم نہیں جانتے کہ وہ سنت میں سرکشی ہے یا بدعت کو ایجاد کر رہے ہیں اور وہ حق پر جھوٹ بول رہے ہیں اور وہ غیر متقی کی پیروی کر رہے ہیں اور اس امانت کو نیک و صالحین کے بجائے اپنے لیے مخصوص کر لیا ہے۔ اے میرے ائمہ! تیری بارگاہ میں میرے لیے کوئی خیر ہے تو مجھے اپنی بارگاہ میں بلا لے بغیر کسی تبدیلی کے آپ اکثر اس کلام کی تکرار فرمایا کرتے تھے۔

خبیب ابن سلمہ معاویہ بن ابی سفيان کے پاس آیا اور کہا کہ ابوذرؓ لوگوں کو تیرے

خلاف بھڑکار رہا ہے وہ لوگوں کو اس طرح کہہ رہا ہے: معاویہ نے حضرت عثمان کی طرف سب کچھ ان کے بارے میں لکھ دیا۔ جواب میں حضرت عثمان نے لکھا کہ اس کو میری طرف روانہ کرو۔ جب آپ مدینہ پہنچے تو اس نے آپ کو ربذہ کی طرف جلا وطن کر دیا۔

لوگ اپنے آپ کو ہدایت قرار دیتے ہیں حالانکہ یہ جھوٹ و افتراء ہے ﴿قَالَ أَخْبِرْنِي﴾ ابو الحسن احمد بن محمد بن الحسن ﴿قَالَ حَدَّثَنِي﴾ ابی عن سعد بن عبد اللہ عن احمد بن محمد بن عیسیٰ عن الحسن بن محبوب ﴿قَالَ حَدَّثَنِي﴾ یحییٰ بن عبد اللہ بن الحسن قال سمعت جعفر بن محمد (ع) يقول وعنده اناس من اهل الكوفة عجبوا للناس يقولون اخذوا علمهم كله عن رسول الله (ص) فعملوا به واهتدوا ويرون انا اهل البيت لم نأخذ علمه ولم نهتد به ونحن اهل وذريته في منازلنا انزل الوحي ومن عندنا خرج الى الناس العلم افتراهم علموا واهتدوا وجهلنا وضللتنا ان هذا محال -

تصحيح نمبر 6: (بخلاف اسناد)

جناب یحییٰ بن عبد اللہ بن حسن نے روایت بیان کی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے سنا ہے آپ کے پاس اہل کوفہ سے ایک جماعت موجود تھی۔ آپ نے فرمایا: مجھے تعجب ہے ان لوگوں پر جو یہ کہتے ہیں کہ ہم نے سارا علم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لیا ہے۔ ہم اس پر عمل کرتے ہیں لہذا ہم ہدایت یافتہ ہیں اور ان کا عقیدہ و گمان یہ ہے کہ ہم اہل بیت نبی اکرم سے علم حاصل نہیں کرتے اور ہم علم نبی کے ساتھ ہدایت یافتہ نہیں ہیں حالانکہ ہم آپ کے اہل بیت ہیں اور آپ کی ذریت ہیں۔ ہمارے گھر میں قرآن نازل ہوا اور رسول اکرم کا علم ہمارے ہی ذریعے

لوگوں تک پہنچتا ہے۔ یہ لوگ کتنا افتراء و جھوٹ بولتے ہیں جو اپنے آپ کو عمل کرنے والا اور ہدایت یافتہ قرار دیتے ہیں اور ہمیں گمراہ قرار دیتے ہیں! حالانکہ یہ محال اور غیر ممکن ہے۔

○

﴿قال أخبرني﴾ ابو الحسن علی بن مالک المحوی ﴿قال حدثني﴾ محمد ابن الفضل الکاتب قال حدثنا عیسیٰ بن حمید قال سمعت ابا عبد الله الربعی يقول حدثنا الاصمعی قال دخلت البصرة فبينما امشي بشارعها اذ بصرت بجارية احسن وجباً وذا كالشن الهالي فلم ازل اتبعها واحبس نفسي عنها حتى انتهت الى المقابر الى قبر فجلست عنده ثم انشأت تقول بصوت ما يكاد يبين هذا والله هو المسكن لآمنه نعر انفسا هذا والله هو المفرق بين الاحساب والمقرب من الحساب وبه عرفان الرحمة من العذاب باابه فسمح لك في قبرك وتغمدك بما تغمد به نبيك اما اني لا اقول خلاف ما اعلم كان علمي بك جواداً واذا اتيت اتيت وساداً واذا اعتددت وجدت عماداً ثم قالت:

يا ليت شعري كيف غيرك الیلا ام كيف صار جمل وجهك فی الثرى
لله درك ای كهلی غیبو' تحت الجنادل لائحس ولا ترى
لها وحلما بعد حزم زانه بأس وجود حين بطرق للقرى
لما تقلت الى المقابر والیلى دنت انهموم ففان عن عینی الكرى
وصلی الله علی محمد وآله الطاهرين وسلم تسليماً

حدیث نمبر 7: (بخلاف استاد)

جناب اصمعی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ میں بصرہ کی ایک سڑک چل رہا تھا۔ اچانک میں نے ایک خوبصورت کثیر کو دیکھا۔ وہ اتنی خوبصورت تھی کہ اپنے

آپ پر قابو نہ رکھ سکا اور اس کے پیچھے پیچھے چل پڑا۔ لیکن میں نے اپنے آپ کو اس سے دور رکھا، یہاں تک وہ قبرستان سے چلی گئی اور وہاں ایک قبر کے قریب جا کر بیٹھ گئی۔ پھر اس نے اشعار پڑھنے شروع کیے اور اس نے گریہ و بکا کرنا شروع کیا کہ میں بھی اپنے نفس پر قابو نہ رکھ سکا۔ وہ اپنے قریبی اعز و سے جدا ہو چکی تھی اور وہ حساب کے قریب تھے۔ وہ رحمت کو عذاب سے عرفان رکھتی تھی اور وہ کہہ رہی تھی: اے میرے بابا! آپ قبر میں جا چکے ہیں اور قبر میں اس طرح چھپ گئے ہیں جس طرح تیرا بی چھپ گیا ہے لیکن میں اپنے علم کے خلاف کچھ نہیں کہوں گی کیونکہ میں جانتی ہوں کہ تو جواد و خیر ہے اور جب تو آئے گا تو سردار بن کر آئے گا اور جب تو اعتراف کرے گا تو ایک ستون پائے گا۔ پھر اس نے یہ اشعار پڑھے:

یالیت شعری کیف غیوک الیلا لم کیف صار جلال وجهک فی الثری
للہ درک ذی کہل غیوا تحت المجادل لا تحس ولا تری
لباً وحلماً بعد حزم زانہ یأس وجود حین یطرق للقری
لما نقلت انی المقابر والبلی دنت الهموم فغاب عن عینی النکری
وصلی اللہ علی محمد وآلہ الطاہرین وسلم تسلیماً

① تیرے بعد میرے لیے مصیبت کو برداشت کرنا مشکل ہوگا اور میں کیسے قبر میں حسین چہرے کو مٹی میں دفن کروں۔

② خدا کی قسم! اتنا عجیب ہے کہ کتنے جوان ان بڑی چیزوں میں غائب ہو گئے پس اب ان کو نہ محسوس کیا جاتا ہے اور نہ دیکھا جاتا ہے۔

③ یہ عقل اور بردباری جو اتنی مضبوطی کے ساتھ وجود کو کمزور کرتی ہیں وہ بھی عقل کو کمزور کر دیتی ہے۔

④ اور جب میں قبروں کی طرف متوجہ ہوتی ہوں تو غم میرے قریب ہو جاتے ہیں اور میری آنکھوں سے نیند اڑ جاتی ہے۔

مجلس نمبر 15

[بروز ہفتہ ۳ شعبان سال ۱۴۰۷ھ قمری]

مجھے امیری نہیں چاہیے

حدثنا الشيخ المفيد ابو عبد الله محمد بن محمد النعمان ادام الله
تأييده ﴿قال حدثني﴾ ابو حفص عمر بن محمد ﴿قال حدثنا﴾ علي بن
مهرويه القزويني ﴿قال حدثنا﴾ داؤد بن سليمان العاري ﴿قال حدثنا﴾
الرضا علي بن موسى ﴿قال حدثني﴾ ابي موسى بن جعفر ﴿قال حدثني﴾
ابي جعفر بن محمد ﴿قال حدثني﴾ ابي محمد بن علي ﴿قال حدثني﴾ ابي
علي بن الحسين ﴿قال حدثني﴾ ابي حسين بن علي ﴿قال حدثني﴾ ابي
علي بن ابي طالب (ع) قال قال رسول الله (ص) اتاني ملك فقال محمدان
ربك يقرئك السلام ويقول ان شئت جعلت لك بطحاء مكة ذمبا قال
فرفعت رأسي الى السماء وقلت يا رب اشبع يوما فاحمدك واجوع يوما
فاسئلك -

تہذیب نمبر ۱: (بخلاف اسناد)

حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
روایت بیان کی ہے آپؐ نے فرمایا:
ایک فرشتہ میرے پاس آیا اور عرض کی کہ اے آپؐ! آپؐ کہہ دیجئے کہ آپؐ کو سلام کہہ رہا

ہے اور فرماتا ہے کہ اے میرے حبیب! اگر آپ چاہیں تو میں آپ کے لیے تمام پتھروں کو سونے کا بنا دوں۔ مولّا فرماتے ہیں کہ آپ نے اپنا سر اقدس آسمان کی طرف بلند فرمایا اور عرض کی: اے میرے خدایا! میں چاہتا ہوں تو آج مجھے کھانا کھلائے اور میں تیری حمد کروں اور ہر روز میں تیری بارگاہ میں سوال کروں اور تو مجھے عطا فرمائے اور میں تیری حمد و شکر کرتا رہوں۔

نبی کے چار محبوب ہیں

﴿قال أخبرني﴾ ابو عبد اللہ محمد بن عمران المرزبانى قال احمد بن عيسى المكي ﴿قال حدثنا﴾ عبد اللہ بن احمد بن حنبل ﴿قال حدثني﴾ ابى ﴿قال حدثني﴾ الحسين بن الحسين ﴿قال حدثني﴾ شريك عن ابى ربيعة الايادى ورايتا معسراً يسمع معه عن ابى بريدة عن أبيه قال قال رسول الله (ص) ان الله امرنى بحب اربعة من اصحابى وأخبرنى انه يحبهم قلنا من هم يا رسول الله وليس منا احداً لا يحب ان يكون منهم فقال (ص) الا ان علياً منهم يقولها ثلاثاً والمقداد بن الاسود وابوذر الغفارى وسلمان الفارسى -

تھا بیٹھ نمبر 2: (بخلاف اسناد)

جناب ابو بکر صدیق نے اپنے والد سے انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے میرے اصحاب میں سے چار سے محبت کرنے کا حکم دیا ہے اور مجھے خبر دی ہے کہ وہ چار مجھ سے محبت کرتے ہیں۔ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ کون ہیں اور ہم میں سے کوئی ان میں شامل ہے؟ کیا ہم ان میں سے نہیں ہو سکتے؟

پس آپؐ نے فرمایا: آگاہ ہو جاؤ ان میں سے ایک علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہیں اور اس کو تین دفعہ آپؐ نے فرمایا اور دوسرا مقداد بن اسود کنفی تیسرا ابوذر غفاری سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں۔

حضرت عائشہ اور حضرت عثمان کا اختلاف

﴿قال أخبرني﴾ ابو الحسن علی بن محمد الکاتب ﴿قال حدثني﴾ الحسن ابن علی الزعفرانی ﴿قال حدثني﴾ ابواسحاق ابراہیم بن محمد الثقفی ﴿قال حدثني﴾ الحسن بن الحسن الانصاری ﴿قال حدثني﴾ سفیان عن فضیل بن الزبیر ﴿قال حدثني﴾ فروة بن مجاشع عن ابی جعفر محمد بن علی (ع) قال جاء ت عائشة الى عثمان فقالت له اعطني ما كان يعطيني ابی وعمر بن الخطاب فقال لها لم اجد له موضعا في الكتاب ولا في السنة وانما كان ابوك وعمر بن الخطاب يعطيانك بطيبة من انفسهما وانا لا افعل قالت له فاعطني ميراثي من رسول الله (ص) فقال لها او لم تجيئني انت ومالك بن اوس النضري فشهدتما ان رسول الله (ص) لا يورث حتى منعما فاطمة ميراثها وابطلتما حقها فكيف تطلبين اليوم ميراثا من النبی (ص) فتركته وانصرفت وكان عثمان اذا خرج الى الصلاة اخذت قميص رسول الله (ص) على قصبة فرفعته عليها ثم قالت ان عثمان قد خالف صاحب هذا القميص وترك سنة۔

تصحيح نعيم 3: (تحذف منه)

حضرت ابو جعفر محمد بن علی الباقر علیہ السلام نے فرمایا: عائشہ ام المومنین حضرت عثمان کے پاس آئیں اور کہا جو حقوق اور مال مجھے میرے والد دیا کرتے تھے وہی حصہ و

حقوق تم مجھے دیا کرو۔ حضرت عثمان نے کہا: اس کے بارے میں نہ قرآن میں کوئی آیت آئی ہے اور نہ ہی نبی اکرمؐ کی کوئی سنت اس پر قائم ہے کہ آپ کو اتنا ہی دیا جائے۔ باقی آپ کے والد حضرت ابوبکرؓ اتنا دیا کرتے تھے تو وہ صرف اور صرف اپنی طبیعت اور خواہش سے اتنا دیا کرتے تھے میں ایسا نہیں کر سکتا۔

بی بی عائشہؓ نے کہا کہ اچھا تو یہ نہیں دے سکتے تو جو رسولؐ خدا کی میراث ہے وہ مجھے دی جائے۔ پس حضرت عثمان نے کہا: اے بی بی کن! سی میراث کا آپ مطالبہ کر رہی ہیں کیا آپ اور مالک بن اوس نضریؓ ہی نہیں آئے تھے اور آپ دونوں نے گواہی دی تھی کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا: ہم رسولؐ اپنی میراث نہیں چھوڑتے یہاں تک کہ اسی وجہ سے آپ لوگوں نے جناب فاطمہؓ بنت رسولؐ کو ان کی میراث سے منع کیا، ان کے حق کو آپ نے باطل کیا، آج آپ کس طرح نبی اکرمؐ کی میراث کا مجھ سے مطالبہ کر رہی ہیں۔ پس بی بی حضرت عثمان کو چھوڑ کر چلی گئیں اور ان سے منہ موڑ لیا اور جب حضرت عثمان نماز کے لیے مسجد کی طرف جا رہے تھے تو بی بی عائشہؓ نے رسول اکرمؐ کی قمیص پکڑی اور اس کو بلند مقام پر لے گئی اور کہا: اے لوگو! تحقیق حضرت عثمانؓ اس قمیص (نبی اکرمؐ) کی مخالفت کر رہے ہیں اور ان کی سنت و سیرت کو چھوڑ چکے ہیں۔

جو آل محمدؐ کی عداوت و بغض میں مرے گا وہ یہودی مشہور ہوگا

﴿قال أخبرني﴾ ابو الحسن محمد بن المغيرة البزاز ﴿قال حدثنا﴾ ابو عبد الله جعفر بن الحسنی ﴿قال حدثنا﴾ ادريس بن زياد الكوفي ﴿قال حدثنا﴾ حنان بن سدير عن سيف المكي ﴿قال حدثني﴾ محمد بن علي وما رأيت محمدياً قط يعدنه ﴿قال حدثني﴾ جابر بن عبد الله الانصاري قال نادى رسول الله (ص) في المهاجرين والأنصار فحظروا

سلاح فصعد النبی (ص) المنبر فحمد الله واثنى عليه ثم قال يا معشر المسلمين من ابغضنا اهل البيت بعثه الله يوم القيمة يهوديا قال جابر فقلت اليه فقلت يا رسول الله (ص) وان شهد ان لا اله الا الله وان محمداً رسول الله فقال وان شهد ان لا اله الا الله فانما احتجز من سفك دمه او يؤدى الجزية عن يد وهو صاغر ثم قال عليه السلام من ابغضنا اهل البيت بعثه الله يوم القيمة يهوديا فان ادرك الدجال كان معه وان لم يدركه بعث في قبره فامن به ان ربي عزوجل مثل لي امتي في الطين وعلمني اسمائهم كما علم آدم الاسماء فمررت اصحاب الرايات فاستغفرت الله لعل وشيعته قال حنان بن سدير فعرضت هذا الحديث على ابي عبد الله جعفر بن محمد عليه السلام فقال لي انت سمعت هذا من سديف فقلت الليلة سمع من سمعته منه يقال ان هذا الحديث ما ظننت انه خرج من في ابي احد-

تحصیث نمبر 4: (بخلاف اسناد)

حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مہاجرین اور انصار کے مجمع میں بلند آواز سے فرمایا: اپنے اسلحہ سمیت رک جائو۔ پس آپ منبر پر تشریف لائے۔ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بجا لانے کے بعد فرمایا: اے مسلمانوں کے گروہ! جو بھی میرے قلب بیت سے بغض و عداوت رکھے گا اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن یہودی محسور کرے گا۔

جابر بیان کرتے ہیں کہ میں کھڑا ہوا اور عرض کی: یا رسول اللہ! خواہ یہ گواہی دیتا ہو اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمداً رسول اللہ۔ پس آپ نے فرمایا: اگر وہ گواہی دیتا ہے کہ اشهد ان لا اله الا الله وان محمداً رسول اللہ تو اس کو اس گواہی سے اس کا خون محترم ہوا ہے اور وہ جزیہ سے محفوظ ہوا ہے۔ پھر آپ نے فرمایا: جو میرے

اہل بیت سے بغض و عداوت رکھے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو یہودی محشور کرے گا۔ اس کی وجہ یہ ہے اگر وہ دجال کو پائے گا تو اس کی بیعت کرے گا اور اگر وہ مر گیا تو دجال اس کی قبر میں جائے گا۔ وہ قبر میں اس کی بیعت کرے گا۔

تحقیق میرے رب نے میری پوری اُمت کو منیٰ میں مصور کر کے مجھے دکھایا ہے اور مجھے ان کے اسماء کے بارے میں بھی ایسا ہی علم عطا فرمایا ہے جیسے جناب آدم کو اسماء کا علم عطا فرمایا تھا۔ پس جب میرے قریب سے اصحابِ رایت گزرتے ہیں تو میں اللہ سے علی علیہ السلام اور اس کے شیعوں کے لیے طلبِ مغفرت کرتا ہوں۔

حنان بن سدر بیان کرتا ہے کہ میں نے یہ حدیث حضرت ابو عبد اللہ جعفر بن محمد الباقر علیہ السلام کے سامنے پیش کی۔ آپؑ نے فرمایا: کیا تو نے اس حدیث کو صدیق سے سنا ہے؟ میں نے عرض کیا: سات راتوں سے میں نے اس کو صدیق سے سنا ہے۔ کہا گیا ہے کہ یہ حدیث میں گمان نہیں کرتا کہ اس کو جس نے بھی مجھ سے سنا ہے اس کا کسی نے انکار نہیں کیا۔

امیر المؤمنینؑ کا بصرہ سے واپسی پر کوفہ میں خطبہ

﴿قال أخبرني﴾ ابو عبد اللہ محمد بن عمران المرزبانی ﴿قال حدثني﴾ محمد بن مومنی بن حماد ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن سہل ﴿قال أخبرنا﴾ هشام بن محمد بن السائب عن ابی مخنف لوط بن یحییٰ عن الحارث بن فضالة عن عبد الرحمن بن عیید ابی الکنود قال قدم امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام من البصرة الى الكوفة لاثنتی عشرة ليلة خلت من رجب فاقل حتى صعد المنبر فحمد الله واشی علیہ ثم قال اما بعد فالحمد لله الیٰ ذی نصر ولیہ وخذل عدوہ واعز النصارى الحق واذل

الكاذب المبطل عليكم يا اهل المصر بتقوى الله وطاعته من اطاع الله من اهل البيت نبيكم الذين هم اولى بطاعتكم فيما اطاعوا الله من المتحليين المدعين الغالين الذين يتفضلون بفضلنا ويجاحدوننا وينازعوننا حقنا ويدفعونا عنه وقد ذاقوا وبال ما اجرموا فسوف يلقون غيا انه قد قعد عن نصرى رجال منكم فاننا عليكم عاتب فاهجروهم واسمعوهم ما يكرهون حتى يذهبوا او نرى منهم ما نرضى، قال فقام اليه مالك بن حبيب التميمي ثم اليربوعي وكان صاحب شرطته فقال والله انى لأرى الهجر وسماع الكره لهم قليلا والله لئن امرتنا لقتلنهم فقال له امير المؤمنين يا مالك جزت المدى وعدوت الحق واغرقت فى النزاع فقال يا امير المؤمنين (ع) لبعض الغشم ابلى فى امور يتوبك فى مهادنة الاعادى فقال امير المؤمنين ليس هكذا قضاء الله يا مالك قال الله تعالى النفس بالنفس فما بال الغشم وقال سبحانه (ومن قتل مظلوما فقد جعلنا لوليه سلطانا فلا يسرف فى القتل انه كان منصورا) - فقام اليه ابو بردة ابن عوف الازدى وكان عثمانيا تخلف عنه يوم الجمل وحضر معه يوم صفين نية فى نصرته فقال يا امير المؤمنين رأيت القتل حول عائشة وطلحة والزبير قتلوا فقال امير المؤمنين عليه السلام قتلوا بما قتلوا شيعة وعمالى ويقتلهم اخار بيعة العبدى رحمه الله فى عصابة المسلمين قالوا لا ننكث البيعة ولا نقدر كما غدر ثم فوشوا عليهم فقتلوهم ظلما وعدوانا فسألهم ان يدفعوا الى قتلة اخوانى منهم لنقتلهم بهم ثم كتاب الله بينى وبينهم قالوا على وقاتلونى وفى اعناقهم بيعتى ودماء نحو الف من شيعة فقتلتهم بذلك افى شك انت من ذلك فقال قد كنت فى شك واما لأن فقد عرفت واستبان خطأ القوم فانك

جمل میں سب سے پہلے میدان میں اترنے والا تھا۔ پس اس نے کہا: خدا کی قسم میں ان سے ان نامناسب کو دیکھوں گا اور کروہ سنوں گا لیکن بہت کم۔ خدا کی قسم! اگر آپ ہمیں حکم دیں تو ہم ضرور یہ ضرور ان سے جنگ کریں گے۔

پس امیر المومنینؑ نے فرمایا: اے مالک! تو نے تھری سے بدلہ دیا، حق سے عداوت کی اور تو نے اپنے آپ کو (حق کے ساتھ) نزع میں غرق ویر باد کر دیا۔ پس مالک نے عرض کیا: یا امیر المومنین! بعض پر ظلم ہوا ہے پس آپ اپنے امور میں کسی کو صلح کروانے میں ناسب بنا کر بھیج دیں۔ پس امیر المومنینؑ نے فرمایا: اے مالک! اب اللہ تعالیٰ کا فیصلہ یہ نہیں ہے کہ صلح کی جائے۔ اے مالک! اللہ تعالیٰ نے فرمایا: النفس بنفس، جان کے بدلے جان ہے۔ پس اب اس ظلم کی کیا پروا۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: جو کوئی مظلوم مارا جائے پس ہم نے ان کے ولی کے لیے سلطان قرار دیا ہے (یعنی اس کو حق دیا ہے۔ پس وہ اسراف نہ کرے پس تحقیق اس کی مدد کی جائے گی) اس دوران ابو بردہ بن حوف ازدی کھڑا ہوا جو کہ عثمانی تھا اور جبکہ جمل میں سے ان سے الگ ہوا تھا اور جبکہ صفین میں آپ کے ساتھ آپ کی مدد کی نیت سے ملا تھا۔ پس اس نے کہا: اے امیر المومنین! ہم نے جبکہ جمل میں حضرت عائشہ کے ارد گرد مقتولوں کو دیکھا۔ طلحہ اور زبیر کو بھی دیکھا ہے کہ جن کو قتل کیا گیا ہے کیا وہ مقتول نہیں ہیں؟ آپ نے فرمایا: ہمارے شیعوں کو جو قتل کیا گیا تھا ان کو ان کے بدلے میں قتل کیا گیا ہے اور انھوں نے مسلمانوں کی جماعت میں بیعت کو توڑا ہے۔ ان سب نے کہا کہ ہم نے بیعت نہیں توڑی اور نہ ہم نے خیانت کی جیسا کہ تم لوگوں نے خیانت کی ہے۔ ان پر ٹوٹ پڑے اور ان کو ظلم و عداوت سے قتل کیا گیا۔ میں نے ان سے سوال کیا تھا کہ میرے بھائیوں کے قاتل کو میرے حوالے کرو تا کہ میں ان کو ان کے بدلے میں قتل کروں میرے اور ان کے درمیان کتاب خدا تھی۔ وہ میرے خلاف ہوئے اور میرے مقابلے میں جنگ

کے لیے آمادہ ہو گئے اور ان کی گردنوں پر نیری بیعت اور میرے ایک ہزار شیعہ کا خون بھی تھا پس میں نے ان سے اس وجہ سے جنگ کی۔ کیا تمہیں اس کے بارے میں شک ہے۔ پس اس نے کہا: مجھے اس کے بارے میں شک تھا لیکن اب میں جان چکا ہوں اور میرے لیے واضح ہو گیا ہے وہ قوم غلطی پر تھی اور تحقیق بلاشبہ آپ حق پر تھے۔

اس کے بعد آپ منبر سے اترنا چاہتے تھے کہ لوگوں کی ایک جماعت کھڑی ہو گئی اور انہوں نے باتیں کرنا شروع کر دیں۔ جب آپ نے ان کو دیکھا تو آپ اتر آئے وہ سب بیٹھ گئے اور انہوں نے باتیں کرنا بند کر دیں۔ ابو کو تو بیان کرتا ہے کہ ابو بردہ صفین میں آپ کے ساتھ تھا لیکن آپ سے منافقت کرتا تھا اور معاویہ کے لیے پوشیدہ طور پر جاسوسی کرتا تھا۔ جب معاویہ کو واضح ہوا تو معاویہ نے فوج میں قطع تعلق کر لیے اور وہ اس پر کریم تھا۔

جناب سیدہ علیہا السلام کا محشر میں آنا

﴿قال حدثنا ابو جعفر محمد بن علی بن موسیٰ﴾ **﴿قال حدثنا﴾** ابی
﴿قال حدثنا﴾ علی بن ابراہیم بن ہاشم عن اُبیہ عن ابن ابی عمیر عن
 ابان بن عثمان عن ابی جعفر بن محمد بن علی عن ابی عبد اللہ جعفر ابن
 محمد (ع) اذا كان يوم القيمة جمع الله الاولين والآخرين في صعيد واحد
 فينادي مناد غصوا ابصاركم ونكسوا رؤسكم حتى تجوز فاطمة بنت
 محمد (ص) الصراط قال فتغض الخلائق ابصارهم فتأتی فاطمة (ع) علی
 نجيب من نجب يشيعها سبعون الف ملك فتقف موقفا شريفا من مواقف
 القيمة ثم تنزل عنه نجيبها فتأخذ قميص الحسين بن علی بيدها مضمخا
 بدمه وتقول يا رب هذا قميص ولدي وقد علمت ما صنع به فيأتيها النداء

من قبل الله عزوجل يا فاطمة لك عندى الرضا فتقول يا رب انتصر لى من قاتله فيأمر الله تعالى عتقاً من النار فتخرج من جهنم فتلتقط قتلة الحسين بن على عليه السلام كما يلتقط الطير الحب ثم يعود العنق بهم الى النار فيعذبون فيها بانواع العذاب ثم تركب فاطمة (ع) نجيها حتى تدخل الجنة ومعها الملائكة المشيعون لها وذويتها بين يديها واوليائهم من الناس عن يمينها وشمالها-

حديث صحيح 6: (بخلاف اسناد)

حضرت امام ابو عبد الله جعفر بن محمد الصادق عليه السلام فرماتے ہیں: جب قیامت کا دن ہوگا اللہ تعالیٰ تمام اولیٰین و آخرین کو ایک میدان میں جمع فرمائے گا۔ ایک منادی آواز دے گا (اے اہل محشر) اپنی اپنی آنکھوں کو بند کرو اور اپنے سر جھکا لو تاکہ حضرت فاطمہ علیہا السلام بنت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صراط سے گزر جائیں۔ (امام فرماتے ہیں) کہ ساری مخلوق اپنی اپنی آنکھیں بند کر لے گی۔ پس جناب فاطمہ علیہا السلام جنت کی اونٹنیوں میں سے ایک ناقہ پر سوار ہو کر تشریف لائیں گی۔ ان کے پیچھے ستر ہزار فرشتے ہوں گے۔ وہ ناقہ قیامت کے بہترین مقاموں میں سے ایک مقام پر کھڑا ہوگا۔ پھر بی بی پاک اس ناقہ سے نیچے تشریف فرما ہوں گی اور آپ حسین بن علی کی قمیص جو آپ کے پاک خون سے غلطان ہوگی کو ہاتھ میں لے کر بارگاہِ خدا میں آواز دیں گیں۔ اے میرے پروردگار! یہ میرے بیٹے کی قمیص ہے اور تو جانتا ہے کہ میرے بیٹے کے ساتھ کیا سلوک کیا گیا تھا۔ پس خداوند کریم کی طرف سے آواز آئے گی: اے فاطمہ! آج میں آپ کو خوش کروں گا۔ پس بی بی پاک فرمائیں گیں: اے میرے رب! میرے بیٹے کے قاتلوں سے آج میرے لیے بدلہ لے۔ اللہ تعالیٰ آگ کی ایک لمبی گردن والے جانور کو حکم دے گا اور وہ جہنم سے باہر آئے گا۔ پس وہ امام حسین علیہ السلام کے قاتلوں کو محشر سے اس طرح جن لے گا جیسے

پرندہ دانہ چن لینا ہے۔ پھر وہ جانور ان سب کو ساتھ لے کر جہنم میں چلا جائے گا۔ پس وہاں ان کو مختلف قسم کے عذاب میں سے ان کو عذاب دیا جائے گا۔ پھر بی بی پاک دوبارہ اپنی ناثہ پر سوار ہو کر جنت میں جائیں گی اور ان کے ساتھ فرشتے ہوں گے اور آپ کی فریت پاک آپ کے سامنے ہوگی اور لوگوں میں سے آپ کے شیعہ آپ کے دائیں بائیں ہوں گے۔

اے شیعو! تم درختوں کی مانند ہو

﴿قال أخبرني﴾ ابوبکر محمد بن عمر الجعابی ﴿قال حدثنا﴾ ابوعلی الحسین بن محمد الکندی ﴿قال حدثنا﴾ عمر بن محمد بن الحارث عن أبيه محمد بن الحارث ﴿قال حدثني﴾ بن الحضيرة عن أبيه قال قال امير المؤمنين علی بن ابی طالب لشيعته كونوا فی الناس كالشجرة فی الطیر ليس شجرة من الطیر الا وهو يستضعفها ولا تعلمون ما فواجوا فهما من البركة لم تفعلوا ذلك بها خالطوا الناس بالسستكم واجسادكم وزالوهم بقلوبكم واعمالكم لكل امرء ما اكتسب وهو يوم القيمة مع من احب۔

حدیث نمبر 7: (بخلاف اسناد)

حضرت امیرالمؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے اپنے شیعوں سے فرمایا: تم لوگ اس کھجور کے درخت کی مانند ہو کہ وہ فضا میں بلند ہوتا ہے اور اس پر پرندے نہیں آتے مگر یہ کہ اس کو وہ کمزور سمجھتے ہیں لیکن جو اس کے اندر برکت ہے وہ اس کو نہیں جانتے اور وہ اس برکت کو حاصل کرنے کے لیے اقدام بھی نہیں کرتے۔ تم لوگوں کے درمیان زبان اور جسموں سے مل کر رہو اور اپنے دل اور اعمال کو ان سے جدا نہ کو کیونکہ ہر بندہ جو کسب کرے گا وہ اس کے ساتھ مشور ہوگا اور جس سے محبت کرے گا وہ اس کے ساتھ رہے گا۔

مالک بن دینار کے اشعار

﴿قال أخبرني﴾ أبو الحسن أحمد بن إبراهيم الكاتب ﴿قال حدثنا﴾
أبو علي محمد بن علي الأسكافي ﴿قال حدثني﴾ محمد بن أحمد
الترمذي ﴿قال حدثنا﴾ عبيد الله بن عمر القواريري ﴿قال حدثنا﴾ جعفر بن
سليمان الضمعي قال سمعت مالك بن دينار يقول أتيت الجبانة فوفقت
عليها قلت:-

أُتيت القبور فتأديتها فإني المعظم والمحتقر
وإني الملى إذا ما دعا وإني العزيز إذا ما احتضر
وإني المدل بسلطانه وإني القوي إذا ما قدر
قال فاجابني صوت من ناحية المقابر ولا أرى صورة:
تذناؤا جميعا فما مختبر فما توا جميعا ومات الخبر
تروح وتغدو بنات الثرى فتسبحو محاسن تلك الصور
فيا ساقي عن أناس مضوا أمالك فيما ترى معتبر
وصلى الله على سيدنا محمد وآله الطاهرين وسلم تسليماً-

تحدیث نمبر 8: (بخلاف اسناد)

جناب جعفر بن سلیمان حبلی نے بیان کیا ہے کہ میں نے مالک بن دینار سے سنا وہ
بیان کرتا ہے میں قبرستان میں آیا اور قبرستان میں کھڑے ہو کر میں نے کہا:

أتيت القبور فتأديتها فإني المعظم والمحتقر
”وہ اپنے آپ میں بڑا جائے والے اور دوسروں کو حقیر جاننے
والے کہاں ہیں۔“

واین الملئ اذا ما دعا واین العزیز اذا ما اقتخر
 ”وہ عقل مند کی کا دعویٰ کرنے والے کہاں ہیں اور مقامِ فخر میں اپنے
 آپ کو عزیز جاننے والے کہاں ہیں۔“

واین العدل بسلطانه واین القوی اذا ما قدر
 ”اپنی حکومت پر غرور کرنے والے کہاں ہیں اور اپنی طاقت پر فخر
 کرنے والے قوی کہاں ہیں۔ بہن قبر میں سے آواز آئی جبکہ آواز
 دینے والا مجھے نظر نہ آیا۔“

تفانوا جميعا فما مختبر فما توا جميعا ومات الخیر
 ”سب فنا ہو گئے ہیں۔ کوئی بتانے والا نہیں سب مر گئے ہیں اور ان
 کی خبریں بھی ختم ہو گئی ہیں۔“

تروح وتغدو بنات الثری فتصحو محاسن تلك الصور
 ”وہ مٹی کے نیچے صبح و شام بسر کر رہے ہیں اور مٹی نے ان کی حسین
 صورتوں کو ختم کر دیا ہے۔“

فيا سائلی عن اناس مضوا امالك فيما تری معتبر
 ”پس اے ہم سے سوال کرنے والے! لوگوں سے پوشیدہ رہو کیا
 جو کچھ تو نے دیکھا ہے وہ تیرے لیے قابلِ عبرت نہیں ہے۔
 وصلى الله على محمد وآله الطاهرين وسلم تسليماً

مجلس نمبر 16

[پروز ہفتہ ۱۰ شعبان سال ۱۴۰۷ ہجری قمری]

دنیا میں پرہیز کرنے والوں کے لیے طوبیٰ ہے

حدثنا الشيخ المفيد ابو عبد الله محمد بن محمد النعمان ادام الله عزه
 ﴿قال أخبرني﴾ ابو الحسن علي بن خالد المراءشي ﴿قال حدثنا﴾ الحسين
 بن محمد الزرازي ﴿قال حدثني﴾ ابو عبد الله جعفر بن عبد الله العلوي
 المحمدي ﴿قال حدثنا﴾ يحيى بن هاشم الفساني عن ابي عاصم النبيل عن
 سفيان عن ابي اسحاق عن عنقة بن قيس عن نوف البكائي قال ست ليلة
 عند امير المؤمنين علي بن ابي طالب عليه السلام فرأيتہ يكثر الاختلاف
 من منزله وينظر الى السماء قال فدخل كبعض ما كن يدخل قال انائم انت ام
 رامي فقلت بل رامي يا امير المؤمنين ما زلت ارمك منذ الليلة بعيني وانظر
 ما تصنع قال يانوف طوبى للزاهدين في الدنيا الراغبين في الآخرة قوم
 يتخذون ارض الله بساطاً وترايه وساداً وكتابه شعاراً ودعاه دثاراً وماته
 طيباً يقرضون الدنيا قرضاً على منهاج المسيح (ع) وان الله تعالى اوحى
 الى عيسى (ع) يا عيسى عليك بالمعراج الأول يالحق ملاحق المرسلين قل
 لقومك يا اخا المنذرين ان لا تدخلوا بيتاً من بيوتى الا بقلوب طاهرة وايد
 نقية وابصار خاشعة فاني لا اسمع من داع دعائي ولا أحد من عبادي عنده

مظلمة ولا استجيب له دعوة ولى قبله حق لم يردده الى فان استطعت ان لا تكون عريفاً ولا شاعراً ولا صاحب كربة ولا صاحب عرطبة فافعل فان داود (ع) رسول رب العالمين خرج ليلة من اللياالى فظفر فى نواحي السماء ثم قال والله رب داود ان الساعة لساعة ما يوافقها عبد مسلم يسأل فيها خيراً الا اعطاه اياه الا ان يكون عريفاً او شاعراً او صاحب كربة او صاحب عرطبة۔

تصديقہ نمبر 1: (بخند استاد)

جناب نواف البرکالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں ایک رات امیر المومنین علی علیہ السلام کے پاس تھا، پس میں نے آپؑ کو دیکھا کہ آپؑ بار بار اپنی جگہ پر کمر نہیں لے رہے ہیں اور آسمان کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ پھر آپؑ کے دل میں کچھ خیال آیا اور آپؑ نے مجھ سے فرمایا: کیا تو سو گیا ہے یا جاگتا ہے؟ پس میں نے عرض کیا: اے امیر المومنین! میں ابھی جاگ رہا ہوں کیا بات ہے آپؑ ابھی تک جاگ رہے ہیں اور میں جو کچھ آپؑ کر رہے ہیں دیکھ رہا ہوں۔

آپؑ نے فرمایا: اے نواف! جو لوگ دنیا میں پرہیزگاری کرتے ہیں اور آخرت کی طرف رغبت رکھتے ہیں ان کے لیے طوبیٰ ہے۔ وہ قوم جو اللہ کی زمین کو اپنے لیے بکھوٹا قرار دیتے ہیں اور مٹی کو اپنا بکیر اور کتاب کو اپنا شعار اور دعا کو اپنا اوڑھنا اور پانی کو اپنے لیے حیات اور جناب عیسیٰ علیہ السلام کے راستے پر چل کر اس دنیا کو قرض دیتے ہیں یعنی اس کی خدمت کرتے ہیں تحقیق اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی:

”اے عیسیٰ! آپؑ کے لیے پہلے لوگوں کا دستہ ہے اور آپؑ کے ساتھ دوسرے مرسلین کو مطلق کیا جائے گا۔ پس اپنی قوم سے کہہ دیں: اے ڈرنے والوں کے بھائیو! میرے گھر میں کوئی بندہ داخل نہیں ہو سکتا مگر وہ جس کا دل پاک ہو اور اس کے ہاتھ محفوظ

ہیں اور اس کی آنکھیں ڈرنے والی ہیں۔ پس میں ہر پکارنے والے کو مجھے پکارے میں اس کی دعا نہیں سنتا اور میں اپنے بندوں میں سے کسی ظالم کی دعا نہیں سنتا اور میں اس کی دعوت کو مستجاب نہیں کرتا، حالانکہ میں نے دعا کو قبول کرنا اپنے لیے لازم قرار دیا ہے اس کو رو نہیں کرتا۔ اگر تیرے لیے ممکن ہو تو عریف نہ ہو (یعنی رئیس نہ ہو) شاعر نہ ہو، صاحب غم نہ ہو صاحب غیبت نہ ہو تو پھر جو کچھ دل چاہے کرو۔ پس حضرت داؤد علیہ السلام رسول تھے (یعنی خدا کی طرف سے مبعوث تھے) وہ ایک رات گھر سے باہر نکلے۔ انہوں نے آسمان کی طرف دیکھا۔ پھر فرمایا: مجھے قسم ہے اس اللہ کی جو داؤد کو پالنے والا ہے۔ یہ وہ وقت ہے جب بندہ مسلمان کو یہ وقت نصیب ہو جائے گا اور وہ اس وقت میں جو سوال کرے گا اس کو عطا کیا جائے گا، مگر یہ وہ عریف نہ ہو، شاعر نہ ہو، صاحب غم و مصیبت نہ ہو اور صاحب غیبت نہ ہو۔

امیر المؤمنینؑ نے حلوہ کھانے سے انکار فرمایا

﴿قال أخبرني﴾ ابو الحسن علی بن بلال المسلمی ﴿قال حدثنا﴾ عبد اللہ ابن راشد الاصفہانی ﴿قال حدثنا﴾ ابراہیم بن محمد الثقفی ﴿قال أخبرنا﴾ احمد بن شمر ﴿قال حدثنا﴾ عبد اللہ بن میمون المکی مولیٰ بنی مخزوم عن جعفر الصادق علیہ السلام بن محمد الباقر علیہ السلام عن ابيه ان امیر المؤمنین (ع) اتى بخميس فامس ان يأكله فقالوا له اتحرمه قال لا ولكني اخشى ان تتوق اليه نفسي فاطلبه ثم تلا هذه الآية اذهبتم طيباتكم في حياتكم الدنيا واستمتعتم بها۔

تہذیب نمبر 2: (کذب استاد)

حضرت امام ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے والد امام محمد باقر علیہ

السلام سے نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ امیر المومنین علی علیہ السلام کی خدمت اقدس میں کھجور اور کھجی سے تیار شدہ طوہ پیش کیا گیا۔ پس آپؑ نے اس کے کھانے سے انکار کر دیا۔ لوگوں نے عرض کی: یا امیر المومنین! کیا آپؑ اس کو اپنے لیے حرام قرار دیتے ہیں۔ آپؑ نے فرمایا: یہ حرام نہیں ہے لیکن میں اس کو نہیں کھاؤں گا۔ مجھے خوف ہے کہ کہیں میرا نفس اس کے کھانے کا شائق خواہش مند نہ ہو جائے۔ پھر آپؑ نے یہ آیت تلاوت کی:

اذھبت طیباتکم فی حیوتکم الدنیا واستمتعتم بها
”تم نے سارے کے سارے مڑے دنیا میں ہی لے لیے ہیں اور
آرام کر لیا ہے۔“

نبی اکرمؐ کا آخری خطبہ

﴿قال أخبرنا﴾ ابو الحسن علی بن محمد الکاتب ﴿قال حدثنی﴾ الحسن بن علی الزعفرانی ﴿قال حدثنا﴾ ابراہیم بن محمد الثقفی ﴿قال حدثنی﴾ ابو عمرو وحفص بن عمر الفراء ﴿قال حدثنا﴾ زید بن الحسن الانماطی عن معروف بن خربوذ قال سمعت ابا عبد اللہ مولی العباس یحدث ابا جعفر محمد بن علی علیہ السلام قال سمعت ابا سعید الخدری یقول آخر خطبہ خطبتا بہا رسول اللہ (ص) لخطبہ خطبتا فی مرضہ الذی توفی فیہ خرج متوکاء علی بن ابی طالب علیہ السلام ومیمونہ مولاتہ فجلس علی المنبر ثم قال ایہا الناس انی تارک فیکم الثقلین وسکت فقام رجل فقال یا رسول اللہ ما ہذان الثقلان فقضب حتی احمر وجہہ ثم سکن وقال ما ذکرتهما الا وانا ارید ان اخبرکم بہما ولكن ربوت فلم استطع سبب طرفہ ببید اللہ وطرف بایدیکم تعملون فیہ کذا الا وهو القرآن والثقل

الأصغر - اهل بيتي ثم قال و ايم الله انى لا قول لكم هذا ورجال فى اصلاص
اهل الشرك ارجى عندي من كثير منكم ثم قال والله لا يحبهم عبداً الا
اعطاه الله نوراً يوم القيمة حتى يود على الحوض ولا يفيضهم عبداً الا
احتجب الله عنه يوم القيمة فقال ابو جعفر عليه السلام ان ابا عبد الله ياتينا
بما يعرف -

تصديق نمبر 3: (مکذّب اسناد)

جناب ابوسعید خدری نے بیان کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو
آخری خطبہ ہمارے سامنے فرمایا اور وہ خطبہ تھا جو آپؐ نے اپنے مرض الموت میں فرمایا
تھا۔ آپؐ مکی ابن ابی طالب علیہ السلام اور اپنے غلام میمون کے کندھوں کا سہارا لے کر باہر
تشریف لائے۔ پس آپؐ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور آپؐ نے یوں فرمایا:

اے لوگو! میں تمہارے درمیان دو گراں قدر چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں۔ پھر آپؐ
خاموش ہو گئے۔ اس کے بعد ایک شخص کھڑا ہوا۔ عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ دو گراں قدر
چیزیں کون سی ہیں؟ پس آپؐ غضب ناک ہو گئے اور آپؐ کا چہرہ انور سرخ ہو گیا۔ پھر آپؐ
نصیر مٹے۔ پھر آپؐ نے فرمایا: (میں جو کچھ ذکر کیا ہے وہ نہیں ہے مگر یہ کہ میں تم لوگوں کو یہ
خبر دیتا چاہتا ہوں لیکن میں نے غور و فکر کیا کہ میں اس کی استطاعت نہیں رکھتا اس کے بعد
فرمایا) ایک سبب وہ ہے کہ جس کا ایک سر اللہ کے ہاتھ میں ہے اور دوسرا تمہارے
ہاتھوں میں ہے۔ تم اس پر عمل بھی کرتے ہو وہ قرآن کریم ہے جو اللہ کی کتاب ہے۔ جو
مکمل اکبر ہے اور دوسری مکمل اصغر ہے وہ میرے اہل بیت ہیں۔ پھر آپؐ نے فرمایا: مجھے
خدا کی قسم! یہ جو میں نے آپؐ سے کہا ہے یہ خود آپؐ لوگوں کے لیے اور دوسرے تمام کے
لیے ہے خواہ وہ مشرکوں کے صلیبوں میں ہی کیوں نہ ہوں اور تم میں سے اکثر اس سے منکر
ہو جائیں گے۔

پھر آپ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میرے اہل بیت سے کوئی بندہ محبت نہیں کرے گا مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن ایک نور عطا فرمائے گا اور وہ میرے پاس خوش کوثر پر آئے گا اور جو شخص ان کے ساتھ بغض و عداوت رکھے گا قیامت کے دن وہ خدا کے سامنے نہیں آ سکے گا۔ یعنی وہ اس کی رحمت میں داخل نہیں ہوگا۔ پس ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا: حقیق ابو عبد اللہ علیہ السلام ہمارے پاس آئے اور ہمیں اس کی معرفت عطا فرمائی۔

حضرت سلمان فارسیؓ اور کوفہ کا ایک نوجوان

﴿قال أخبرني﴾ ابو القاسم جعفر بن محمد رحمه الله عن محمد بن عبد الله بن جعفر الحميري عن أبيه عن احمد بن محمد بن عيسى عن ابن عمير عن عمر بن يزيد عن أبي عبد الله عليه السلام قال مر سلمان رضي الله عنه على الحدادين بالكوفة فرأى شابا قد صرع والداس قد اجتمعوا حوله فقالوا يا ابا عبد الله هذا شاب قد صرع فلو قرأت في اذنه قال فدنا منه سلمان فلما رآه الشاب افاق وقال يا ابا عبد الله ليس بي ما يقول هؤلاء القوم ولكني مررت بهؤلاء الحدادين وهم يضربون المراتبات لذكرت قوله تعالى ولهم مقامع من حديد فذهب عقلي خوفا من عقاب الله تعالى فاتخذته سلمان اخا ودخل قلبه حلاوا محبته في الله تعالى فلم يزل معه حتى مرض الشاب فجاءه سلمان فجلس عند رأسه وهو يجهود بنفسه فقال يا مالک الموت ارفق باخي فقال ملك الموت يا ابا عبد الله بكل مؤمن رفيق -

صحیث نمبر 4: (بخلاف استاد)

حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جناب سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کوفہ کے لوہاروں کے قریب سے گزرے۔ آپ نے وہاں ایک نوجوان کو دیکھا جو زور زور

سے چیخ رہا تھا اور لوگ اس کے ارد گرد جمع تھے۔ لوگوں نے جناب سلمانؓ سے کہا: اے ابو عبد اللہ! اس نوجوان کو مرگی ہو گئی ہے اگر آپ اس کے کان میں کوئی دم پڑھیں تو یہ تندرست ہو سکتا ہے۔ راوی بیان کرتا ہے: جناب سلمانؓ اس نوجوان کے قریب ہوئے۔ جب اس نوجوان نے آپ کو دیکھا اور اس کو افاقہ ہوا تو اس نے کہا: اے ابو عبد اللہ! جو کچھ یہ لوگ کہہ رہے ہیں مجھے وہ کچھ نہیں ہے لیکن میں ان لوہاروں کے قریب سے گزرا ہوں جو اپنے لوہے کی سلاخوں کو کوٹ رہے تھے۔ پس مجھے اللہ تعالیٰ کا وہ فرمان یاد آ گیا جس میں اس نے ارشاد فرمایا: ”ان کے لیے لوہے کے گرز ہوں گے“ پس خدا کے عذاب کے خوف سے میری عقل معطل و مفلوج ہو گئی تھی۔ پس جناب سلمانؓ نے اس نوجوان کو اپنا بھائی بنا لیا۔ اس کے دل میں اللہ کی محبت کی حلاوت کو پیدا کیا۔ وہ آپ سے جدا نہ ہوا یہاں تک کہ وہ بیمار ہوا اور پھر مر گیا۔ پس آپ اس کے سر کی طرف اس کے قریب بیٹھے اور اس سے پیار کرنے لگے اور آپ نے ملک الموت سے فرمایا: میرے بھائی سے نرمی کرنا! پس ملک الموت نے فرمایا: اے ابو عبد اللہ! میں ہر مومن کے ساتھ نرمی کرنے والا ہوں۔

نماز کے حقوق کی رعایت کے فوائد

﴿قال أخبرني﴾ ابو بکر محمد بن عمر الجعفی ﴿قال حدثنا﴾ ابو العباس احمد بن سعید بن عفدة ان احمد بن یحییٰ بن زکریا حدثهم ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن علی ﴿قال حدثنا﴾ ابو بکر عن عمرو بن یزید ابن سرة عن سويد بن غفلة عن علی بن ابی طالب علیه السلام قال قال رسول الله (ص) ما من عبد اهتم بمواقیت الصلوة مواضع الشمس الا ضمنت له الروح عند الموت وانقطاع الهموم والأحزان والنجاة من النار کما مرة رعاة الابل فصرنا اليوم رعاة الشمس -

تحدیث نمبر 5: (بخلف استاد)

حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا: جو شخص نماز کے اوقات اور سورج کے مواضع کا اہتمام کرے گا میں اس کی موت کے وقت اس کی آسانی کا ضامن ہوں اور اس کے غم و حزن کے دور کرنے اور جہنم سے نجات کا ضامن ہوں۔ ہم اؤٹ رعایت کرتے ہیں تاکہ ہم سورج کی رعایت کر سکیں۔

رنگین مزاج بندہ

﴿قال أخبرني﴾ ابو الحسن علی بن احمد بن ابراہیم الکاتب ﴿قال حدثنا﴾ ابو علی محمد بن ہمام الاسکافی ﴿قال حدثنا﴾ عبد اللہ بن جعفر الحمیری ﴿قال حدثني﴾ احمد بن ابی عبد اللہ البرقی ﴿قال حدثني﴾ القاسم بن یحییٰ عن جندہ الحسن بن راشد عن محمد بن مسلم عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال اعلّموا ان الله تعالى يبغض من خلقه المتلون فلا تزولوا عن الحق واهله فان من استبد بالباطل واهله هلك وفاته الدنيا وخرج منها۔

تحدیث نمبر 6: (بخلف استاد)

حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا: اے لوگو! جان لو تحقیق اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے اس بندے کو پسند نہیں کرتا جو رنگین مزاج ہو۔ وہ حق سے الگ ہو جائے گا۔ پس جو شخص باطل اور باطل پرستوں کے نزدیک رہے گا وہ ہلاک ہو جائے گا۔ اس کو دنیا برباد کر دے گی اور وہ اس سے نکل جائے گا۔

احق سے نیکی کرنے کے بارے میں

﴿قال أخبرني﴾ ابو حفص عمر بن محمد الصیرفی ﴿قال حدثنا﴾

ابوالحسن احمد بن الحسن الصوفی ﴿قال حدثنا﴾ عبد اللہ بن مطیع ﴿قال
حدثنا﴾ خالد بن عبد اللہ عن ابی لیلی عن عطیة عن کعب الأخبار قال
مکتوب فی التوراة من صنع معروف الی احمق فی خطیة تکتب علیہ -
وصلی اللہ علی محمد وآلہ الطیبین الطاہرین وسلم تسلیماً

حدیث نمبر 7: (بخلاف اسناد)

کعب الاخبار سے روایت ہے کہ تورات میں یہ لکھا ہوا ہے: ”جو کسی احمق سے نیکی
کرے گا اس نے خطا کی ہے۔“

وصلی اللہ علی محمد وآلہ الطیبین الطاہرین وسلم تسلیماً -



مجلس نمبر 17

[بروز ہفتہ ۷ اشعبان سال ۱۴۰۷ ہجری قمری]

خوف اور اُمید کا ایک دل میں جمع ہونا

سمعه ابو الفوارس وحده و سمعته و ابو محمد عبدالرحمن بن علی
النیشابوری بقرآنہ سیدنا الجلیل المقید ادام اللہ تأییدہ حدثنا الشيخ الجلیل
المفید محمد بن محمد بن النعمان اید اللہ عزہ قال أخبرنی المفید ابو عبد اللہ
محمد بن عمران المرزبان قال أخبرنی ابو عبد اللہ محمد بن احمد
الحکیمی ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن اسحاق الصاغاني ﴿قال أخبرنی﴾
سليمان بن ايوب ﴿قال حدثنا﴾ جعفر بن سليمان عن ثابت عن انس قال
مرض رجل من الانصار فأتاه النبی (ص) يعودہ فوافقه وهو فی الموت فقال
كيف نجدك قال اجدنی ارجو رحمة ربی وأتخوف من ذنوبی فقال النبی
(ص) ما اجتمعتا فی قلب عبد فی مثل هذا الموطن الا اعطاه اللہ رجاءه
وآمنه ما يخافه -

حدیث نمبر 1: (بخاری و ترمذی)

جناب ثابت رضی اللہ عنہ نے جناب انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی بیان کرتے
ہیں: انصار میں سے ایک شخص مرض الموت میں مبتلا تھا۔ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم اس کے پاس تشریف لائے تاکہ اس کی عیادت فرمائیں۔ وہ موت کی کش مکش میں

تھا۔ آپؐ نے اس سے پوچھا: آپ اپنے کو کیا پا رہے ہیں؟ اس نے عرض کیا: میں اپنے آپ کو ایسا محسوس کر رہا ہوں کہ مجھے اپنے رب کی رحمت کی اُمید بھی ہے اور اپنے گناہوں کے عذاب کا خوف بھی ہے۔

پس رسولؐ خدا نے فرمایا: جس مومن بندے کے دل میں یہ دونوں چیزیں برابر ہوں گی اللہ اس کو امید عطا کرتا ہے اور اس کو خوف سے امن عطا فرماتا ہے۔

مولا علی علیہ السلام رسولؐ کے اسرار کے عالم تھے

﴿قال أخبرني﴾ ابو الحسن علی بن محمد بن حمیش الکاتب ﴿قال حدثنا﴾ الحسن بن علی الزعفرانی ﴿قال حدثنا﴾ ابراہیم بن محمد الثقفی ﴿قال حدثنا﴾ المسعودی ﴿قال حدثنا﴾ یحییٰ بن سالم المبدی ﴿قال حدثنا﴾ میسرۃ عن السنہال بن عمر عن زر بن حمیش قال مر علی بن ابی طالب علیہ السلام علی بغلة رسول الله (ص) وسلمان فی ملاء فقال سلمان رحمہ الله الا تقومون تأخذون بحجزه تألونه فوالله الذي فلق الحبة وبرء النسمة لا يخبركم سر نبيكم احمد غيره وانه لعالم الارضين وزرعا واليه تسكن ولو قد فقد تموه لفقدتم العلم وانكرتم الناس -

حدیث نمبر 2: (کذب اسناد)

جناب زر بن حمیش رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: جناب امیر المومنین علی علیہ السلام رسولؐ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حجر پر تشریف فرما تھے اور راستے سے گزر رہے تھے۔ جناب سلمان فارسیؓ آپؐ کے پیچھے تھے۔ پس انہوں نے فرمایا: اے لوگو! آگاہ ہو جاؤ! اُٹھو اور اس شخص کے دامن کو پکڑو اور اس سے سوال کرو۔ مجھے قسم ہے اس ذات کی جو دانہ کو شکافتہ کر کے تنہا سا پودا باہر نکالتا ہے۔ اس شخص کے علاوہ تم کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم کے آسراور رموز کے بارے میں کوئی دوسرا خیر نہیں دے سکتا۔ اور یہ زمین اور اس کا بھی عالم ہے اور وہ اس کی وجہ سے ہی سکون پذیر ہے۔ اور اگر تم نے اسے کھودیا تو گویا علم کو تو نے کھودیا ہے اور تم لوگ اس کا اکثر انکار کرتے ہو۔

لوگوں نے ولایت کو ترک کر دیا ہے

﴿قال أخبرني﴾ ابو الحسن علی بن بلال المہلبی ﴿قال حدثنا﴾ عبد اللہ بن راشد الاصفہانی ﴿قال حدثنا﴾ ابراہیم بن محمد الشافعی ﴿قال أخبرنا﴾ اسماعیل بن صبیح ﴿قال حدثنا﴾ سالم بن ابی سالم البصیر عن ابی ہرون العبیدی قال كنت اری رأى الخوارج لا رأى لى غیره حتى جلست الى ابی سعید الخدری رحمه الله فسمعتہ يقول امر الناس بخمس فعلوا باربع وتركوا واحدة فقال له رجل يا ابا سعید ما هذه الأربع التي عملوا بها قال الصلوة والزکوة والحج وصوم شهر رمضان قال فما الواحدة التي تركوها قال ولاية علی بن ابی طالب علیه السلام قال الرجل وانها لمفترضة قال ابو سعید نعم ورب الکعبة قال الرجل فقد کفر الناس اذن قال ابو سعید فما ذنبی-

11 صبیحہ نمبر 3: (مختلף استاد)

جناب ابو ہارون عبیدی نے بیان کیا ہے کہ مجھے خوارج کے عقائد کا علم ہوا میری رائے بھی وہی تھی۔ میں میں ابو سعید خدری رضی اللہ علیہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ میں نے ان سے سنا کہ وہ فرماتے ہیں: لوگوں کو پانچ چیزوں پر عمل کرنے کا حکم دیا گیا تھا اور لوگوں نے چار پر عمل کیا ہے اور ایک کو انھوں نے پوشیدہ چھوڑ دیا ہے۔ میں اس مرد نے ابو سعید سے کہا: وہ چار کون سی ہیں جن پر عمل ہوا ہے اور ایک کون سی ہے جس کو لوگوں نے چھوڑ دیا

ہے۔ آپ نے فرمایا: وہ چار جن پر لوگ عمل کرتے ہیں وہ نماز، زکوٰۃ، حج اور ماہ رمضان کے روزے ہیں۔ اس شخص نے کہا کہ وہ کون سی چیز ہے جس کو چھوڑ دیا ہے؟ فرمایا: وہ علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی ولایت ہے۔ اس شخص نے عرض کیا: کیا یہ بھی واجب ہے؟ ابوسعید نے کہا: ہاں! رب کعبہ کی قسم یہ بھی واجب ہے۔ اس مرد نے پھر کہا: یہ لوگ تو اس کا اب انکار کرتے ہیں؟ ابوسعید نے کہا: اس میں میرا تو کوئی گناہ نہیں ہے۔

بندے کے نیک اعمال ہماری محبت کے بغیر فائدہ مند نہیں ہوں گے

﴿قال أخبرني﴾ ابونصر محمد بن الحسين المقرئ ﴿قال حدثنا﴾ ابو عبد الله الحسين بن محمد اليزاز ﴿قال حدثنا﴾ ابو عبد الله جعفر بن عبد الله العلوي المحمدي ﴿قال حدثنا﴾ يحيى بن هاشم الفسائي عن المعمر ابن سليمان عن ليث ابن ابي سليم عن عطاء بن ابي رباح عن ابن العباس، قال قال رسول الله (ص) ايها الناس الزموا مودة اهل البيت فانه من نقي الله بؤدنا دخل الجنة بشفاعتنا فوالذي نفس محمد لا ينفع عبدا عمله الا بمعرفتنا وولايتنا -

مصنف 4: (بخلاف استاد)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے آپؐ نے فرمایا:

اے لوگو! ہم اہل بیت کی محبت و ولایت کو اپنے لیے لازم قرار دو کیونکہ جو شخص اللہ کی بارگاہ میں ہماری مودت و محبت کے ساتھ حاضر ہوگا وہ ہماری شفاعت کے ساتھ جنت میں داخل ہوگا اور مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں محمدؐ کی جان ہے کسی بندے کو اس کے نیک اعمال کوئی فائدہ نہیں دیں گے مگر جب اس کے دل میں

ہماری محبت و ولایت اور معرفت ہوگی۔

حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام کی دعا

﴿قال أخبرني﴾ ابو الحسن احمد بن محمد بن الوليد رحمه الله عن أبيه عن سعد بن عبد الله عن احمد بن محمد بن عيسى عن محمد بن سنان عن اسحق بن عمار قال سمعت ابا عبد الله عليه السلام يقول وهو قائم عند قبر الرسول الله (ص) اسأل الذي استجيبك واصطفاك وهدى بك ان يصلي عليك ان الله وملائكته يصلون على النبی یا ایہا الذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما۔

حدیث نمبر 5: (بخلاف استاد)

جناب اسحاق بن عمار سے روایت ہے وہ بیان کرتا ہے کہ میں نے خود حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا ہے وہ قرنی اکرم کے پاس کھڑے ہو کر فرما رہے تھے:

میں سوال کرتا ہوں اس ذات سے جس نے آپ کو منتخب فرمایا اور آپ کو چن لیا اور آپ کے ذریعے ہدایت فرمائی کہ وہ آپ پر درود و سلام نازل فرمائے۔ تحقیق اللہ تعالیٰ اور اس کے ملائکہ نبی پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم بھی آپ پر درود و سلام بھیجو اس طرح کہ جس طرح سلام پڑھنے کا حق ہے۔

ایک مروی اہل بیت سے

﴿قال أخبرني﴾ ابو القاسم جعفر بن محمد عن أبيه عن سعد بن عبد الله عن احمد بن محمد بن عيسى عن موسى بن طلحة عن ابي محمد يونس بن يعقوب عن اخيه يونس قال كنت بالمدينة فاستقبلني جعفر بن محمد (ع) في بعض ازقتها فقال اذهب يا يونس فان بالباب رجلا منا اهل

البيت قال فجت الى الباب فاذا عيسى بن عبدالله جالس فقلت له من انت قال رجل من اهل قم قال فلم يكن باسمع من ان اقبل ابو عبدالله (ع) على حمار فدخل على الحمار الدار ثم التفت اليها فقال ادخلا ثم قال يا يونس احسب انك انكرت قولي لك ان عيسى بن عبدالله رجل منا اهلا لبيت قال اى والله جعلت فداك لان عيسى بن عبدالله من اهل قم فكيف يكون منكم اهل البيت قال يا يونس ان عيسى بن عبدالله رجل منا حى وهو مناميت

حديث نمبر 6: (بخلاف اسناد)

جناب یونس نے بیان کیا ہے کہ میں مدینہ منورہ میں تھا۔ میں بعض اوقات جعفر بن محمد علیہ السلام کی خدمت اقدس میں حاضر ہوتا تھا۔ ایک دن آپ کے پاس موجود تھا کہ آپ نے فرمایا: اے یونس! جاؤ اور دروازے پر ہمارے اہل بیت میں سے ایک شخص ہے اس کو اپنے ساتھ اندر لے آؤ۔ میں گیا میں نے دیکھا کہ یحییٰ بن عبداللہ دروازے پر بیٹھا ہوا ہے۔ میں نے ان سے پوچھا کہ آپ کون ہیں؟ پس اس نے جواب دیا: میں اہل قم میں سے ہوں۔ وہ بیان کرتا ہے: کچھ دیر ہی کے بعد حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام اپنی سواری پر چڑھ کر آئے اور گھر میں داخل ہو گئے اور ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: تم دونوں اندر آ جاؤ۔ پھر فرمایا: اے یونس! میں گمان کرتا ہوں کہ تو نے میرے قول کے بارے میں شک کیا ہے کہ یہ یحییٰ بن عبداللہ جو اہل قم میں سے ہے ہماری اہل بیت میں سے ہے۔ میں نے عرض کیا: خدا کی قسم! میں آپ پر قربان ہو جاؤں ایسے ہی ہے۔ یہ یحییٰ بن عبداللہ جو قم کا رہنے والا ہے وہ آپ کی اہل بیت سے کیسے ہو سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: اے یونس! یہ یحییٰ بن عبداللہ وہ شخص جو ہمارے ساتھ زندہ ہے اور ہمارے ساتھ رہے گا (یعنی اس کا مرنا اور جینا ہمارے لیے ہے ہماری اطاعت میں ہے)۔

فقراء امیروں سے ۴۰ سال پہلے جنت میں جائیں گے

﴿قال أخبرني﴾ أبو الحسن أحمد بن محمد عن أبيه عن سعد بن عبد الله عن أحمد بن محمد بن عيسى عن حماد بن محبوب عن العلاء بن رزین عن عبد الله بن أبي يعفور عن أبي جعفر (ع) قال ان فقراء المؤمنين ينقلون في رياض الجنة قبل اغتيابهم بأربعين خريفا ثم قال سأضرب لك مثال ذلك انما مثل ذلك مثل سفيتين مربهما على عاشر فنظر في احدهما فلم يجد شيئا فقال اسروا بها ونظر في الاخرى فاذا هي موقرة فقال احبسوها -

تحدیث نمبر 7: (بخف اشار)

جناب عبد اللہ بن ابی نعیر نے حضرت ابو جعفر امام باقر علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے آپ نے فرمایا:

مومنین میں سے جو فقراء ہیں وہ امیروں سے جنت کے باغ میں چالیس بہاریں پہلے داخل ہوں گے۔ پھر آپ نے فرمایا: آپ کے لیے میں ایک مثال بیان کرتا ہوں۔ اس کی مثال دو کشتیوں کی ہے جو دونوں ایک پولیس چوکی سے گزریں اور ان میں سے ایک خالی ہے اور اس میں کوئی چیز پولیس والوں کو نہیں ملتی تو وہ اس کو جانے دیں اور دوسری وہ ہے کہ جس میں دیکھتے ہیں کہ خلاف قانون سامان موجود ہے پس وہ اس کو روک لیں گے۔

مومنین کے عیب تلاش کرنے والا رسوا ہوگا

﴿قال أخبرني﴾ أبو القاسم جعفر بن محمد رحمه الله عن سعد بن عبد الله عن أحمد بن محمد بن عيسى عن محمد بن سنان عن اسحاق بن عمار عن أبي عبد الله عليه السلام قال قال رسول الله (ص) يامعشر من آمن

بلسانہ ولم یسأل الايمان الى قلبه لا تتبعوا عورات المؤمنين ولا تذرؤا المسلمين فانه من تتبع عورات المؤمنين تتبع الله عوراته ومن تتبع الله عوراته فضحه في جوف بيته -

حدیث نمبر 8: (بخلاف استاد)

حضرت ابو عبد اللہ حسین علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اے لوگو! جو شخص (تمہارے سامنے) زبان سے ایمان کا اقرار کرے اُس کے دل کے ایمان کے بارے میں سوال نہ کرو اور مومنین کے عیب تلاش نہ کرو اور مسلمانوں کی مذمت نہ کرو کیونکہ جو شخص مومنین کے عیب تلاش کرنا شروع کرے گا اللہ اس کے عیبوں کو ظاہر کرے گا اور جس کے عیب اللہ ظاہر کر دے گا وہ اپنے گھر کے اندر بھی رسوا ہو جائے گا۔

تمام انبیاء بھی ہماری ولایت کے ساتھ مبعوث ہوئے ہیں

﴿قال أخبرني﴾ ابو بکر بن محمد بن محمد بن عمر الجعفي ﴿قال حدثني﴾

ابو العباس محمد بن محمد بن سعد الهمداني ﴿قال حدثنا﴾ الحسن بن علي بن الحسن ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن الحسن عن محمد بن مهران عن عبد الله القضائي عن ابي بصير قال سمعت ابا عبد الله جعفر بن محمد عليه السلام يقول ان ولايتنا ولاية الله عز وجل التي لم يبعث نبي قط الا بها ان الله عز اسمه عرض ولايتنا على السموات والأرض والجهال والأمصار فلم يقبلها قبول اهل الكوفة وان الى جانبهم تقبرا ما لقاء مكروب الا نفس الله كرمه واجاب دعوته وقلبه الى اهله مسرورا -

حدیث نمبر 9: (بخلاف استاد)

جناب ابو بصیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے سنا ہے وہ فرماتے ہیں: ہماری ولایت اللہ تعالیٰ کی ولایت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کسی جی کو مبعوث نہیں کیا مگر ہماری ولایت کے اقرار کے ساتھ پھر اللہ تعالیٰ نے ہماری ولایت کو آسمانوں، زمین، پہاڑوں اور شیروں سب پر پیش کیا۔ کوفہ کی مثل کسی نے بھی اس کو قبول نہیں کیا اور اس کی ایک جانب ہماری قیور ہیں اور جو غم زدہ بھی اس جگہ آئے گا اللہ اس کے کرب و غم کو دور کرے گا اور اس کی دعا کو قبول کرے گا اور اس کا دل اپنے اہل کے لیے سرور ہوگا۔

عبد الملک بن مروان کے اشعار

﴿قال أخبرني﴾ ابو عبيد الله محمد بن عمر المرزباني ﴿قال حدثنا﴾ حنظلة ابو غسان ﴿قال حدثنا﴾ ابو المنذر هشام بن محمد بن السائب عن محرز عن جعفر مولى ابي هريرة قال دخل ارضاء بن سمينة على عبد الملك بن مروان وقد اتت عليه مائة وثلاثون سنة فقال له عبد الملك بن مروان ما بقى من شعرك يا ارضاء قال والله يا امير المؤمنين ما اطرب ولا اغضب ولا اشرب ولا يجيشنى الشعر الا على هذا غير انى الذى اقول:

رأيت المرء يأكله الليالى	كأكل الأرض ساقطة الحديد
وما تبقى المنية حين تأتى	على نفس ابن آدم من مزيد
واعلم انها مستسكر حتى	توفى نذرها بايى الوليد

قال فارتاع عبد الملك وكان يكتى ابا الوليد فقال ارضاء انما عنيت نفسى يا امير المؤمنين وكان يكتى ارضاء بايى الوليد فقال عبد الملك وانا والله سيمر بي الذى بعربك وصلى الله على سيدنا محمد النبی الامى وآله

الظاهرین وسلم تسلیماً۔

قصیدہ نمبر 10: (بخلف استاد)

ابو ہریرہؓ کے غلام جعفر نے بیان کیا ہے: عبدالملک بن مروان کے پاس ارطاة بن سمینہ آیا۔ اُس کی عمر ایک سو تیس سال تھی۔ پس عبدالملک بن مروان نے اس سے کہا: اے ارطاة! تیرے تو بال ہی ختم ہو گئے ہیں۔ اس نے کہا: اے امیر! میں اتنی عمر کا ہو چکا ہوں میں نے کبھی کوئی سُرخ نہیں لگایا نہ ہی میں نے کبھی غصہ کیا ہے اور نہ ہی میں نے شراب نوشی کی ہے اور نہ ہی میں نے کبھی کوئی شعر پڑھے ہیں سوائے ان اشعار کے۔

رأيت المرأة ياكله الليالي كاكل الأرض ساقطة الحديد
”میں نے ایک شخص کو دیکھا جس کو زمانے کی راتیں اس طرح کھا رہی ہیں جس طرح زمین پر گرے ہوئے لوہے کو کھا رہی ہے۔“

وما تبقي المنية حين تأتي على نفس ابن آدم من مزيد
”اور جب انسان موت کے قلمبے میں پھنس جاتا ہے تو موت پھر اس کو مزید مہلت نہیں دیتی۔“

واعلم انها مستسكرة حتى توفي نذرها بابي الوليد
”اور تو جان لے کہ مجھے موت عنقریب گھیر لے گی یہاں تک کہ اس کا لشکر ابن الولید کو بھی فنا کر دے گا۔“

راوی بیان کرتا ہے: عبدالملک بن مروان ڈر گیا اور وہ مجھے ابو الولید کی کنیت سے پکارتا تھا۔ پس ارطاة نے کہا: اے امیر! آپ نے میرا ارادہ کیا ہے (یعنی مجھے آواز دی ہے) اور میری کنیت ارطاة ابو الولید ہے۔ پس عبدالملک بن مروان نے کہا: اللہ کی قسم! میرے ساتھ بھی وہی گزر رہا ہے جو تیرے ساتھ گزر رہا ہے۔

مجلس نمبر 18

[بروز ہفتہ ۲۳ شعبان سال ۱۴۰۷ھ قمری]

خوف خدا میں رونے والی آنکھ

مما سمعہ ابو الفوارس وحده وسمعتہ و ابو عبد الرحمن اخى وسمع
الحسين ابن النيشاپورى من لفظ الشيخ الجليل ﴿حدثنا﴾ المفيد محمد بن
محمد ابن النعمان ادام الله تاييدہ ﴿قال أخبرني﴾ ابو القاسم جعفر بن محمد
ابن قولويه رحمه الله عن أبيه عن سعد بن عبد الله عن أحمد بن محمد بن
عيسى الأشعري عن الحسن بن محبوب عن هشام بن سالم عن محمد بن
مروان عن ابى جعفر الباقر عليه السلام قال سمعتہ يقول ما اغر ورقت عين
بمائها من خشية الله عز وجل الأحرم جسدها على النار ولا فاضت دمة
على خد صاحبها فرحق وجهه قتر ولا ذلة يوم القيمة وما من شيع من
اعمال الخير الا وله وزن واجر الا الدمعة من خشية الله فان الله يطفى
بالبقطرة منها بحاراً من نار يوم القيمة وان الباکی ليکفی من خشية الله في
امة فيرحم الله تلك الامة ببكاء ذلك المؤمن فيها -

حدیث نمبر 1: (بخلاف استاد)

محمد بن مروان نے حضرت ابو جعفر الباقر علیہ السلام سے روایت کی ہے۔ راوی
بیان کرتا ہے کہ میں نے آپؑ سے سنا کہ آپؑ فرما رہے تھے: ایسی کوئی آنکھ نہیں جو اللہ

تعالیٰ کے خوف سے آنسو بہائے اور اللہ تعالیٰ اس کے جسم پر جہنم کو حرام قرار نہ دے۔ اور وہ آنسو جو آنکھوں سے بہتا ہے اور وہ اپنے صاحب کے رخساروں پر جاری ہوگا پس اللہ تعالیٰ اس چہرے کو قیامت کے دن ذلیل و رسوا نہیں کرے گا۔ اور کوئی نیک عمل ایسا نہیں ہوگا مگر اس کے لیے اجر و وزن ہوگا۔ آگاہ ہو جاؤ اللہ کے خوف سے ایک آنسو جو جاری ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس آنسو کے ایک قطرہ سے قیامت کے دن کی آگ کے ایک سمندر کو خاموش کر دے گا اور حقیق ایک رونے والا جو اللہ کے خوف سے کسی قوم کے حال پر گریہ کرے گا اللہ تعالیٰ اس ایک مومن کے گریہ کی وجہ سے پوری قوم پر رحم فرما دے گا۔

علامات امام زمانہ کے ظہور کی

﴿قال أخبرني﴾ ابوبکر محمد بن عمر الجماعی رحمہ اللہ ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن موسى الحضرمی ﴿قال حدثنا﴾ مالک بن عبيد اللہ بن يوسف ﴿قال حدثنا﴾ علی بن معبد ﴿قال حدثنا﴾ اسحاق بن یحییٰ الکلبی عن سفیان الثوری عن منصور الربعی عن حراش عن حذیفۃ بن الیمان قال سمعت رسول اللہ (ص) يقول یسیر اللہ اولیائہ واصفیائہ حتی تطهر الأرض من المنافقین والضالین وابناء الضالین وحتى تلتقی بالرجل حسون امرأۃ هذه تقول یا عبد اللہ اشترنی وهذه تقول یا عبد اللہ آونی -

ترجمہ نمبر 2: (بخاری سنن)

جناب حذیفہ یمانی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپؐ فرماتے ہیں:

اللہ تعالیٰ اپنے اولیاء اور دوستوں کو زمین پر ایک سے جدا کرے گا اور زمین کو منافقین و گمراہ اور تمام گمراہ ہونے والوں کی اولادوں سے پاک کرے گا۔ یہاں تک کہ

اس وقت ایک مرد کو بچا جس عورتیں ملیں گی۔ ہر عورت یہ کہے گی: اے عبد خدا! مجھے خرید لو اور دوسری آواز دے گی: مجھے خرید لو۔

علی علیہ السلام کے بارے میں شک کرنے والے کا حشر

﴿قال أخبرني﴾ أبو الحسن علي بن خالد المراءغي ﴿قال حدثنا﴾ أبو عبد الله الأسدي ﴿قال حدثنا﴾ جعفر بن عبد الله العلوي المحمدي ﴿قال حدثنا﴾ يحيى بن هاشم السعمراني ﴿قال حدثنا﴾ أبو الصباح عن عبد الغفور الواسطي عن عبد الله بن محمد القرشي عن أبي علي الحسن بن علي الراسي عن الضحاك بن مزاحم عن ابن عباس رحمه الله قال قال رسول الله (ص) الشاك في فضل علي بن أبي طالب عليه السلام يحشر يوم القيمة من قبره وفي عنقه طوق من نار فيه ثلاثمائة شعبة على كل شعبة شيطان يكلف في وجهه ويتفل فيه -

تصحيح نعيمو 3: (مختلف انداز)

جناب ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا:

جو شخص علی بن ابی طالب علیہ السلام کے بارے میں شک کرے گا اُس کو قیامت کے دن اُس کی قبر سے اس طرح محسوس کیا جائے گا کہ اس کی گردن میں آگ کا ایک طوق ہوگا جس کے تین ہوکانے ہوں گے اور ہر کانہ شیطاں ہوگا جو اس کو منہ چڑھائے گا اور اس کے منہ پر تھو کے گا۔

میں سردار ہوں

﴿قال أخبرني﴾ أبو الحسن علي بن محمد الكاتب ﴿قال حدثنا﴾

الحسن بن علی الزعفرانی ﴿قال حدثني﴾ ابراہیم بن محمد الثقفی ﴿قال حدثنا﴾ اسماعیل بن ابان ﴿قال حدثنا﴾ فضل بن الزبیر عن عمران بن میثم عن عباية الأسدي قال سمعت عليا عليه السلام يقول انا سيد الشيب وفي سنة من أيوب والله ليجمعن الله لي اهلي كما جمعوا ليعقوب -

تھاہد نمبر 4: (بخلاف اسناد)

حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے فرمایا: میں شیب کا سردار ہوں اور ایوب علیہ السلام کے ہم سفر ہوں۔ اللہ تعالیٰ میرے خاندان کو میرے لیے اس طرح جمع فرمائے گا جس طرح یعقوب علیہ السلام کے لیے اس نے جمع کیا تھا۔

وَيَتْلُوهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ سَرَّادٌ هُوَ

﴿قال أخبرني﴾ علی بن ہلال المہلبی ﴿قال حدثنا﴾ علی بن عبد اللہ بن راشد الاصفہانی ﴿قال حدثنا﴾ ابراہیم بن محمد الثقفی ﴿قال حدثنا﴾ اسماعیل بن ابان ﴿قال حدثنا﴾ الصباح بن یحییٰ المزنی عن الأعمش عن المنهال بن عمر عن عباد بن عبد الله قال قدم رجل الى امير المؤمنين عليه السلام فقال يا امير المؤمنين اخبرني عن قول الله الفمن كان على بينة من ربه ويتلوه شاهد منه قال قال رسول الله (ص) الذي كان على بينة من ربه وانا الشاهد له ومنه والذي نفسى بيده ما احدث جرت عليه المواسى من قریش الا وقد نزل الله فيه من كتابه طائفة والذي نفسى بيده لأن يكونوا يعلمون ما قضى الله لنا أهل البيت على لسان النبی (ص) الأمى احب الى من ان يكون لي ملء هذه الرحبة ذهبا والله ما مثلنا في هذه الامة الا كمثل سفينة نوح او كباب حطة في بني اسرائيل -

حضرت عباد بن عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے امیر المؤمنین! اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں فرمائیں: اَفَمَنْ كَانَ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّهِ وَيَتْلُوهُ وَشَهِدَ مِثْنَهُ

آپؑ نے فرمایا: عَلٰی بَيِّنَةٍ سے مراد حضرت رسولؐ خدا ہیں اور شاہد منہ سے مراد میں ہوں۔ مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں مٹی کی جان ہے جس کسی نے بھی قریش (یعنی بنو ہاشم) میں سے کسی ایک کے ساتھ بھی کوئی نیکی کی ہے اس کے حق میں کتاب خدا میں کوئی نہ کوئی آیت ضرور نازل ہوئی ہے۔ مجھے قسم ہے اس ذات کی اگر تم لوگ جان جاتے کہ اللہ تعالیٰ نے ہم اہل بیت کے بارے میں اپنے رسولؐ کی زبان پر جو کچھ جاری فرمایا ہے وہ مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میرے لیے یہ کشادہ میدان سونے سے بڑھ جائے۔ خدا کی قسم! ہماری اس امت میں مثال کشی نوح علیہ السلام جیسی ہے اور ہماری اس میں مثال اس باب حطہ جیسی ہے جو بنی اسرائیل میں ہوتا تھا۔ (بنی اسرائیل میں ایک دروازہ تھا جس کا نام حطہ تھا "یعنی مغفرت"۔ بنو اسرائیل والے جب کوئی گناہ کرتے تھے تو وہ اس دروازے سے حَطَّةٌ حَطَّةٌ کہہ کر گزر جاتے تھے تو اللہ تعالیٰ ان کو معاف کر دیتا تھا۔ ایسے ہی اگر اس امت کے گناہگار اپنے دل میں آل محمدؐ کی محبت لے کر جائیں گے تو اللہ ان کو بھی معاف کر دے گا۔ مترجم)

امیر المؤمنینؑ کا اپنے اصحاب کو خطبہ دینا

﴿قَالَ أَخْبَرَنِي﴾ أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ حَبِيشٍ الْكَاتِبُ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الزُّعْفَرَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الثَّقَفِيُّ قَالَ

حدثنا محمد بن اسماعيل عن زيد بن المعدل عن يحيى بن صالح عن
الحرث بن حزيمة عن أبي صادق عن جندب بن عبدالله الأزدي قال
سمعت امير المؤمنين عليه السلام يقول لأصحابه وقد استفزعهم اياما الى
الجهاد فلم ينفروا ايها الناس اني ويدعوكم قد استفزتكم فلم تنفروا
ونصحت لكم فلم تقبلوا فانتهم شهود كإغيا ب وصم وذووا اسماع اتلوا
عليكم الحكمة واعظلكم بالموعظة الحسنة واحتكم على جهاد عدوكم
المهاجرين فما اتى على آخر متعلقى حتى اراكم متفرقين ايادى سبا فاذا انا
كلفت عنكم عدتم الى مجالسكم حلقا عزيزين تضربون الأمثال وتتناشدون
الأشعار وتسالون عن الأخبار وقد نسيت الاستعداد للحرب وشغلتم
قلوبكم بالاباطيل تربت ايديكم اغزوكم القوم قبل ان يغزوكم فوالله ما
غزى قوم قط لى عقر ديارهم الا ذلوا وايم الله ما اراكم تفعلون حتى يفعلوا
ولو ددت انى لقيتهم على نيتى وبصيرتى فاسترحت من مقاساتكم فما
انتم الا كاهل جمعة ضل راعيها فكلما ضمت من جانب انتشرت من جانب
آخر والله لكانى بكم لو حى الوغى وحى اليأس قد انفرجتم عن على بن
ابى طالب انفراج المرأة عن قبلها فقام اليه الأعمش بن قيس الكندى فقال
له يا امير المؤمنين فهلا فعلت كما فعل ابن عفان فقال له (ع) (يا عرف النار)
ويلك ان فعل ابن عفان لمخزاة على من لادين له ولا حجة معه فكيف وانا
على بينة من ربي الحق فى يدي والله ان امره يمكن عدوه من نفسه
يخدع لحمه ويهشم عظمه ويفرى جلده ويسفك دمه لضعيف ما ضمت
عليه جوارح صدره انت فكن كذلك ان احببت اما انا فدون اذ اعطى ذلك
ضربا بالمشرقى يطير منه فراش الهام وتطيح منه الأكف والمعاصم ويفعل

اللہ بعد مایشاء۔

فقام ابویوب الأنصاری خالد بن زید صاحب منزل رسول اللہ (ص)
فقال أيها الناس ان امیر المؤمنین من كانت له اذن واعية وقلب حفيظ ان
الله قد اكرمكم بکرامته لم تقبلوها حتى قبولها انه ترك بين اظهرکم ابن عم
نبيکم وسيد المسلمين من بعده يفقهکم فی الدين ای جهاد الملحدین
فکانکم صم لا تسمعون او علی قلوبکم غلف مطبوع علیها فانتم تعقلون
أفلا تستحون عباد الله اليس انما عهدکم بالجور والعدوان امس قد شمل
الهلاء وشاع فی البلاد فذو حق محروم ومطلوم وجهه وموطوء بطنه
وملقى بالعرء يسفى علیه الاعاصير الايكنه من الحر والقر وصهر الشمس
والضح الا الاثواب الباهمة وبيوت الشعر البالية حتى جائکم الله
بامیر المؤمنین علیه السلام فصدع بالحق ونشر العدل وعمل بما فی
الکتاب یاقوم فاشکروا نعمة الله علیکم ولا تولوا مدبرین ولا تكونوا
کالذین سعنا وهم لا یسمعون اشحنوا السیوف واستعد والجهاد عدوکم
واذا دعیتم فأجیبوا واذا امرتم فاسمعوا واطیعوا وما قلتم فلیکن وما امرتم
فکونوا بذلك من الصادقین -

نہایت نمبر 8: (بخلاف اسناد)

جناب جندب بن عبد اللہ از دی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے سنا ہے کہ
امیر المؤمنین علی علیہ السلام اپنے اصحاب سے فرما رہے تھے:

اے لوگو! میں تم کو پکارتا ہوں دعوت دیتا ہوں اور جہاد کے لیے بلاتا ہوں اور تم
جہاد کی طرف کوچ نہیں کرتے۔ میں تم کو نصیحت کرتا ہوں تم قبول نہیں کرتے۔ تم موجود
ہونے کے باوجود غائب ہو۔ کان رکھنے کے باوجود بہرے ہو۔ میں تمہارے لیے حکمت کو

بیان کرتا ہوں۔ میں تم کو معظمت حسنہ کے ساتھ وعظ کرتا ہوں۔ میں تم کو تمہارے دشمنوں جو باغی ہیں ان کے مقابلے میں جہاد کے لیے آمادہ کر رہا ہوں اور میں اپنی گفتگو کے آخر تک نہیں پہنچتا کہ تم تیز تر ہو جاتے ہو اور جب میں تم کو وعظ ختم کرتا ہوں تو تم پھر حلقے بنا کر بیٹھ جاتے ہو مثالیں بیان کرتے ہو! اشعار کہتے ہو اور ایک دوسرے سے غی و پرانی خبروں کے بارے میں سوال کرتے ہو۔ جنگ کی استعداد تم میں ختم ہو رہی ہے۔ تمہارے دل باطل میں مشغول ہو رہے ہیں اور تمہارے ہاتھ خشک ہو رہے ہیں۔ انھوں اس قوم کے خلاف جنگ کرو قبل اس کے کہ وہ تمہارے خلاف جنگ کرنے کے لیے آجائیں۔ خدا کی قسم! جو قوم اپنے گھروں کے درمیان جنگ کرتی ہے وہ ذلیل ہو جاتی ہے۔ خدا کی قسم! میں تم کو دیکھ رہا ہوں کہ تم غافل ہو چکے ہو۔ اسی وجہ سے ایسا کر رہے ہو اور میں چاہتا ہوں کہ تم اپنی نیت اور بصیرت کے ساتھ ان سے ملاقات کرو! پس تمہاری ان قیاس آرائیوں سے میں راحت پاسکوں۔ تمہاری مثال ان آدمیوں کے گروہ کی مانند ہے کہ جب بھی آؤنٹ چرانے والا ایک طرف سے ان کو اکٹھا کرتا ہے تو وہ دوسری طرف منتشر ہو جاتے ہیں۔ خدا کی قسم! میں تمہارے لیے فضول دعوت دینے والا شور کرنے والا اور تم جاؤ علی ابن ابی طالب سے دور ہو جاؤ! جس طرح بیوی اپنے شوہر سے دور ہوتی ہے۔

پس آپ کے سامنے حضرت بن قیس کنذی کمرہ ہوا اور کہا: اے امیر المؤمنین! کیا آپ بھی ہمارے ساتھ ایسے ہی کرتا چاہتے ہیں جو ابن صفان نے کیا تھا۔ پس آپ نے فرمایا: اے جہنم کے اندھن! میرے لیے دلیل ہے۔ اگر عثمان ابن صفان نے ایسا کیا تھا تو اس کے لیے دین نہیں تھا۔ اس کے پاس کوئی دلیل نہیں تھی بھلا میں کیسے ایسا کر سکتا ہوں جبکہ میں اپنے رب کی طرف سے واضح نشانی کے ساتھ ہوں اور حق میرے ہاتھ میں ہے اور خدا کی قسم! انسان کے لیے ممکن ہے کہ اپنے قس کا دشمن ہو جائے اور = اپنے گوشت کو دھوکا دے اور اپنی ہڈی کو توڑ دے اور اپنی جلد کو زخمی کرے اور اپنا خون بہا دے۔ اس کی

کمزوری کی وجہ سے وہ اپنے جوارح صدر پر ضامن نہیں ہے۔ پس تو ایسا کر سکتا ہے اگر تو چاہتا ہے۔

پس جناب ابویوب انصاری، خالد بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کے گھر میں رسول اکرمؐ نے قیام فرمایا تھا وہ کھڑے ہوئے اور فرمایا: اے لوگو! یہ امیر المؤمنینؑ وہ ہیں جن کے لیے سننے والے کان اور حقیقہ دل اللہ نے قرار دیا ہے۔ تحقیق اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو لوگوں کو ایسی کرامت سے نوازا ہے اور تم اس کو قبول نہیں کر رہے جس طرح اس کو قبول کرنے کا حق ہے۔ تمہارے نبی کے بیچا کا بیٹا ہے جو تمہارے درمیان وہ چھوڑ کر گئے ہیں جو تمام مسلمانوں کے سردار ہیں اور تم سب سے زیادہ دین میں سمجھ رکھتے ہو۔ وہ تم کو مکررین کے ساتھ جہاد کرنے پر آمادہ کر رہا ہے اور تم ایسے بہرے ہو کہ سنتے ہی نہیں یا تمہارے دل پر مہر لگ چکی ہیں اور اس پر پردے پڑ چکے ہیں۔ پس تم کیسے عقل مند ہو کہ تم اللہ کے بندوں کی حیا ہی نہیں کرتے۔ کیا اللہ نے تم سے ظلم و عداوت کا عہد لیا ہے۔ کل تک تمہاری حالت یہ تھی کہ فتنے میں گھر کر چکے تھے اور تمام آذنیوں میں پھیل چکے تھے۔ پس ان میں ہر صاحب حق محروم تھا۔ ہر شخص پر ظلم ہو رہا تھا۔ اس کے بطن کو پھاڑا جا رہا تھا اور تمہاری عزتوں کو پامال کیا جا رہا تھا اور تمہاری عزتیں خاک میں ملائی جا رہی تھیں۔ کوئی گرمی اور سردی، دھوپ اور سورج کی گرمی سے پناہ نہیں تھی سوائے ان بوسیدہ کپڑوں کے اور یہ بالوں کے بوسیدہ کپڑے کے بنے ہوئے خیموں سے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے تمہاری طرف اپنا امیر المؤمنینؑ بھیجا جس نے حق کو بلند کیا ہے اور عدل کو عام کیا ہے اور کتاب خدا پر عمل کروایا ہے۔

اے قوم! اللہ تعالیٰ نے جو نعمتیں تم کو عطا کی ہیں ان کا شکریہ ادا کرو۔ کفرانِ نعمت کرنے والے نہ بن جاؤ۔ ان لوگوں کی مانند نہ ہو جاؤ جو یہ کہتے ہیں کہ ہم نے سن لیا ہے جب کہ وہ سنتے نہیں ہیں۔ تم اپنی تواروں کو تیز کرو اور اپنے دشمن کے خلاف جہاد کرنے کے

لیے آمادہ ہو جاؤ اور جب تم لوگوں کو پکارا جائے تو اس پر لبیک کہو۔ اور جب تمہیں حکم دیا جائے تو اس وقت اس کی اطاعت کرو اور جو کچھ تم سے کہا جائے اس پر حکم کی پیروی کرنے والے ہو جاؤ تاکہ تم اس طرح صادقین میں سے ہو جاؤ۔

پرہیزگاری اور زہد جنت کا باعث ہے

﴿قَالَ أَخْبِرْنَا﴾ ابوالحسن احمد بن محمد بن الحسن بن الولید رحمہ اللہ عن أبيه عن سعد بن عبد الله عن احمد بن محمد بن عيسى عن الحسن بن محبوب عن ابراهيم الكوفي قال سمعت جعفر بن محمد ابا عبد الله (ع) يقول لا يجمع الله لمؤمن الورع والزهد في الدنيا الا رجوت الجنة ثم قال واني احب للرجل المؤمن منكم اذا قام في صلوته في ان يقبل بقلبه الى الله تعالى ولا يشغله بامر الدنيا فليس من مؤمن يقبل بقلبه في صلوته الى الله والا اقبل الله اليه بوجهه واقبل بقلوب المؤمنين اليه بالمحبة له بعد حب الله اياه

حدیث نمبر 7: (بخلاف استاد)

حضرت امام ابو عبد اللہ جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کسی مومن میں ورع اور زہد کو جمع نہیں کرتا مگر اس کی جزا دہر جنت ہوتا ہے۔ پھر آپؑ نے فرمایا: میں تم میں سے اس مرد مومن سے محبت کرتا ہوں جو نماز کے لیے کھڑا ہو اس کا دل اللہ کی طرف ہو اور کسی امر دنیا نے اس کے دل کو اپنے میں مشغول نہ کر لیا ہو۔ پس کوئی مومن ایسا نہیں ہے کہ جس کا دل نماز میں اللہ تعالیٰ کی طرف ہو مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ بھی اپنا رخ انور (یعنی رحمت کا رخ) اس کی طرف کر دے گا اور مومنین کے دلوں کو اس کی طرف محبت کے ساتھ متوجہ کر دے گا جبکہ وہ خود بھی اس سے محبت کرتا ہوگا۔

تمام مومنین بھائی ہیں

﴿قال أخبرني﴾ ابو حفص عمر الصيرقي ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن همام الكاتب الاسكافي ﴿قال حدثنا﴾ عبد الله بن جعفر الحميري ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن عيسى الأشعري ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن ابراهيم ﴿قال حدثنا﴾ الحسين بن زيد عن جعفر بن محمد عن أبيه قال قال رسول الله (ص) المؤمنون أخوة يقضى بعضهم حوائج بعض فبقضاء بعضهم حوائج بعضهم يقضى الله حوائجهم القيمة وصلى الله على سيدنا محمد النبي وآله وسلم-

تحديث نمبر 8: (بخلاف اسناد)

حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمام مومنین آپس میں ایک دوسرے کے بھائی بھائی ہیں اور ایک دوسرے کی ضروریات کو پورا کرتے ہیں۔ پس بعض کا بعض کی ضروریات کو پورا کرنے سے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان کی ضروریات کو پورا کرے گا۔

صلی اللہ علی سیدنا محمد النبی وآلہ وسلم



مجلس نمبر 19

[ہمروز ہفتہ یکم رمضان المبارک سال ۱۴۰۷ھ ہجری قمری]

ایمان کا مضبوط ترین ستون

وحضرہ الاخ ابقاء اللہ حدیثی الشیخ الجلیل المفید محمد بن محمد بن النعمان ادام اللہ تأییدہ قال ابو الحسن احمد بن محمد بن الولید عن ابيه عن محمد بن الحسن الصفار عن احمد بن محمد بن عیسیٰ عن الحسن بن محبوب عن مالک بن عقیل عن سعید الاعرج عن ابی عبد اللہ جعفر بن محمد الصادق (ع) ان من اوثق عری الايمان ان تحب فی اللہ وتبغض فی اللہ وتعطى فی اللہ وتمنع فی اللہ -

حدیث نمبر 1: (بخلاف اسناد)

حضرت ابو عبد اللہ جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام نے فرمایا: ایمان کا مضبوط ترین گوشہ یا ستون یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے محبت کرو اور اللہ تعالیٰ کے لیے کسی سے دشمنی رکھو۔ اگر کسی کو کچھ عطا کر دے بھی اللہ کی محبت میں اور اگر کسی کو کسی چیز سے روکو دے بھی اللہ کی محبت کی خاطر۔

جو جس سے محبت کرے گا وہ اُس کے ساتھ ہوگا

﴿قال أخبرنی﴾ ابو نصر محمد بن الحسین المقرئ ﴿قال حدثنا﴾

ابو عبد اللہ الحسین بن محمد الأسدی ﴿قال حدثنا﴾ ابو عبد اللہ جعفر بن عبد اللہ المحدثی ﴿قال حدثنا﴾ یحییٰ بن ہاشم القسانی قال ابوالمقوم یحییٰ ثعلبۃ الأنصاری عن عاصم بن ابی النجود عن زر بن حبیش عن عبد اللہ بن مسعود قال کنا مع النبی (ص) فی اسفارة اذ ہتف بنا اعرابی بصوت جہوری فقال یا محمد فقال له النبی ما تشاء فقال المرء یحب القوم ولا یعمل یا عملہم فقال النبی (ص) مع من احب فقال یا محمد اعرض علی الاسلام فقال اشہد ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ وتقیم الصلوٰۃ وتؤتی الزکوٰۃ وتصوم شہر رمضان وتحج البیت فقال یا محمد تأخذ علی هذا اجرًا فقال لا الا المودة فی الکربی قال قربای او قرباک فقال بل قربای قال ہلم یدک حتی ابا یعلک لاخیر فیمن یدک ولا یود قرباک

حصہ بیست نمبر 2: (بخلاف استاد)

جناب عبد اللہ بن مسعود رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایک سفر پر جا رہے تھے۔ ایک اعرابی نے بلند آواز سے پکارا: اے محمد! پس نبی اکرمؐ نے فرمایا: (اے عبد خدا) تو کیا چاہتا ہے؟ اس نے عرض کیا: ایک بندہ ہے وہ ایک قوم سے محبت کرتا ہے لیکن ان کے اعمال پر عمل نہیں کرتا اس کے بارے میں کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: وہ جن کے ساتھ محبت کرتا ہے ان کے ساتھ ہوگا۔ اس نے عرض کیا: آپ اسلام کو میرے سامنے بیان کریں۔

آپؐ نے فرمایا: اسلام یہ ہے اشہد ان لا الہ الا اللہ وانی محمد رسول اللہ کی گواہی دینا، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، رمضان کے روزے رکھنا، بیت اللہ کا حج کرنا۔ پس اس اعرابی نے کہا: اے محمد! کیا اس کے ساتھ اجر و ثواب ملے گا۔ آپؐ نے فرمایا: نہیں۔ مگر جب تک قربانی سے مودت نہ کی جائے۔ اس نے عرض کیا: کیا یہ قربانی سے

مراد میرے قریبی ہیں یا آپؐ کے۔ آپؐ نے فرمایا: اس سے مراد میرے قریبی ہیں۔ پس اس مرد نے کہا: یا رسول اللہ! آپؐ اپنا ہاتھ میرے قریب کریں تاکہ میں آپؐ کی بیعت کروں جو آپؐ سے محبت کرے اور آپؐ کے قریبی کے ساتھ محبت نہ کرے اس کے لیے کوئی خیر نہیں ہے۔

میں قرآن کی ہر آیت کے بارے میں جانتا ہوں

﴿قال أخبونی﴾ ابو الحسن علی بن ہلال المہلبی ﴿قال حدثنا﴾ علی بن عبد اللہ بن اسد الاصفہانی ﴿قال حدثنا﴾ ابراہیم بن محمد الثقفی ﴿قال حدثنا﴾ القناد ﴿قال حدثنا﴾ علی بن ہاشم عن اہیہ عن سعید بن المسیب قال سمعت یحییٰ بن ام الطویل یقول سمعت امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام یقول ما بین لوحی المصحف من آیۃ الا وقد علمت فیمن نزلت واین نزلت فی سہل او جبل وان بین جوانحی لعلمنا بما قال سلونی قبل ان تفقدونی فانکم ان فقدتمونی لم تجدوا من یحدثکم مثل حدثی

حدیث نمبر 3: (مخفہ اسناد)

جناب یحییٰ بن ام طویل بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: قرآن کریم کی کوئی آیت نہیں ہے مگر میں اس کے بارے میں جانتا ہوں کہ وہ کس کے بارے میں نازل ہوئی ہے کس مقام پر نازل ہوئی ہے میدان میں یا پہاڑ پر۔ میرے اس سینے میں تمام کا تمام قرآن جمع ہے۔ آپؐ نے فرمایا: مجھ سے سوال کرو قبل اس کے کہ تم مجھے اپنے اندر نہ پاؤ۔ میری مثل تمہیں کوئی نہیں ہے گا جو میری طرح تم سے حدیث بیان کرے۔

میسر رحمۃ اللہ علیہ کا امام صادق علیہ السلام سے سوال

﴿قال أخبرني﴾ ابو القاسم جعفر بن محمد رحمه الله عن أبيه عن سعد ابن عبد الله احمد بن محمد بن سنان عن عیدالکریم بن عمرو او ابراهیم بن راحة جميعا ﴿قال حدثنا﴾ میسر قال قال لی ابو عبد الله جعفر بن محمد عليه السلام ما تقول فیمین لا یحصى الله فی امره ونهیہ الا انه یرہ منک ومن اصحابک علی ذلك الامر قال قلت وما عسیت ان اقول وانا بحضرتک قال قل فانی انا الذی امرک ان تقول قال هو فی النار یا میسر ما تقول فیمین ینبئ الله بما تدينه به وفيه من الذنوب ما فی الناس الا انه مجتنب الکبایر قال قلت وما عسیت ان اقول وانا بحضرتک قال قل فانی امرک ان تقول قال قلت فی الجنة قال فلعلک ان تخرج ان تقول هو بالجنة قال قلت لا قال لا تخرج فانه فی الجنة ان الله يقول ان تجتنبوا کماثر ما تنهون عنه نکفر عنکم بیاأتکم وندخلکم مدخلا کریمًا -

تحدیث نمبر 4: (بخلف استاد)

جناب میسر رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت امام صادق علیہ السلام سے سوال کیا: ایک بندہ جو خدا کی کسی امر اور نہی میں تافراتی نہیں کرتا صرف اور صرف وہ آپ سے اور آپ کے اصحاب سے اس امر امامت میں برأت کرتا ہے (یعنی آپ کو امامت کا مستحق قرار نہیں دیتا) اس کے بارے میں آپ کی رائے اور نظریہ کیا ہے؟

آپ نے کہا کہ وہ جہنم میں جائے گا۔ اے میسر! تو اس شخص کے بارے میں کیا کہتا ہے جو اللہ کے ساتھ ایسا ہی سلوک کرتا ہے جو تو نے اس کے ساتھ کیا ہے اور اس میں تمام وہ گناہ ہیں جو دوسرے لوگوں میں نہیں پائے جاتے مگر یہ کہ وہ گناہاں کبیرہ سے اجتناب کرتا ہے۔ وہ بیان کرتا ہے کہ میں نے کہا اگرچہ میں آپ کے سامنے کچھ بھی کہہ

سکتے کی صلاحیت نہیں رکھتا پھر بھی میں کہتا ہوں کہ جنت میں جائے گا۔ آپ نے فرمایا: مجھے امید تھی کہ آپ یہ کہہ دیں گے شاید جنت میں ہوگا۔ پس آپ نے کہا کہ میں کہتا ہوں کہ اس کو جنت سے باہر نہیں ہونا چاہیے کیونکہ اللہ خود ارشاد فرماتا ہے:

”مگر تمام گناہان کبیرہ سے امتحان کرو کہ جن سے ہم نے تمہیں روکا ہے ہم تمہارے تمام گناہوں کو بخش دیں گے اور ہم تمہیں مقامِ کریم (یعنی جنت میں) داخل کریں گے۔“

امیر المؤمنین علیہ السلام کا خطبہ

﴿قال أخبرني﴾ ابو الحسن علی بن محمد الکاتب ﴿قال أخبرني﴾ الحسن ابن علی الزعفرانی ﴿قال حدثنا﴾ ابواسحاق ابراہیم بن محمد الثقفی ﴿قال حدثني﴾ المسعودی ﴿قال حدثنا﴾ الحسن بن حماد عن أبيه ﴿قال حدثني﴾ رزہن بن یزید الانباط قال سمعت زید بن علی بن الحسين (ع) يقول حدثني ابي عن ابيه قال سمعت امير المؤمنين علی بن ابي طالب (ع) يخطف الناس قال في خطبته والله لقد بايع الناس ابا بكر وانا اولی الناس بهم مني بقميصي هذا فكنطت غيظي وانتظرت امر ربي والنصت كلکلی بالارض ثم ان ابا بكر هلك واستخلف عمر وقد علم والله اني اولی الناس بهم مني بقميصي هذا فكنطت غيظي وانتظرت امر ربي ثم ان عمر هلك وقد جعلها شورى فجعلني سادس ستة كسهم الجدة وقال اقتلوا الاقل وما اراد غير فكنطت غيظي وانتظرت امر ربي والنصت كلکلی بالارض ثم کان من امر القوم بعد بيعتهم لي ما کان ثم لم اجد الا قتالهم او الکفر بالله -

حضرت زید بن علی بن حسین علیہما السلام نے اپنے والد سے اور انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے۔ آپؐ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے سنا آپؐ نے لوگوں کے درمیان خطبہ دیتے ہوئے فرمایا:

خدا کی قسم! لوگوں نے حضرت ابوبکر کی بیعت کرنی حالانکہ میں ان تمام لوگوں میں سے زیادہ اس خلافت کے لیے سزاوار تھا۔ پس میں نے اپنے غصے پر کنٹرول کیا اور حکم خدا کا انتظار کرتا رہا اور زمین نشین رہا۔ پھر جب حضرت ابوبکر مرنے لگے تو انہوں نے اپنے بعد حضرت عمر کو خلیفہ مقرر کیا حالانکہ ■ جانتے تھے کہ تمام لوگوں میں سے میں اس امر خلافت کا سب سے زیادہ سزاوار ہوں۔ پھر میں نے اپنا غصہ پی لیا اور حکم خدا کا انتظار کرتا رہا پھر جب حضرت عمر مرنے لگے تو انہوں نے اس امر خلافت کو شوریٰ کے سپرد کر دیا اور اس شوریٰ میں سے چھٹا مجھے بھی قرار دیا۔ ایک معمولی چانس دیتے ہوئے اور ساتھ ہی یہ کہہ دیا کہ اکثریت کا فیصلہ قبول کیا جائے اور اقلیت کو قتل کر دیا جائے اور یہ صرف میرے قتل کا منصوبہ تھا۔ میں نے پھر بھی اپنے غصے پر قابو رکھا اور حکم خدا کا انتظار کرتا رہا اور گوشہ نشین رہا۔ پھر اس کے بعد قوم کا معاملہ میرے پاس آیا (یعنی لوگوں نے میری بیعت کرنی) ان کی بیعتوں کے بعد میں ان سے یا جنگ کو پایا ہے یا ان کو اپنے رب سے کفر کرتے ہوئے پایا ہے۔

جنگِ جمل سے پہلے آپؐ کا لوگوں سے خطبہ

﴿قال أخبرني﴾ ابو القاسم جعفر بن محمد بن قولويه رحمه الله عن سعد بن عبد الله عن احمد بن علوية عن ابراهيم بن محمد الشافعي ﴿قال

أخبرنا محمد بن عمر الرازي قال حدثنا الحسن بن المبارك قال
حدثنا الحسن بن سلمة قال لما بلغ أمير المؤمنين صلوات الله عليه مسير
طلحة والزبير وعائشة من مكة إلى البصرة نادى الصلوة جامعة فلما اجتمع
الناس حمد الله وأثنى عليه ثم قال أما بعد فإن الله تبارك وتعالى لما قبض
نبيه (ص) قلنا نحن أهل بيته وعصيته وورثته وأوليائه أحق خلافة الله به
لا تنازع حقه وسلطانه فبينما نحن على ذلك إذ نفر المتأفقون فانتزعوا
سلطان نبينا منا ولوه غيرنا فهكت والله لذلك العيون والقلوب منا جميعا
وخشنت والله الصدور وأيم الله لولا مخافة الفرقة من المسلمين أن يعودوا
إلى الكفر ويعرد الدين لكنا قد غيرنا ذلك من استطعنا وقد ولي ذلك ولاه
ومضوا لسيبلهم ورد الله الأمر إلى وقد بايعاني وقد نهها إلى البصرة
ليفرقا جماعتكم ويلقيا باسكم بينكم اللهم فخذهما لغشهما هذه الأمة
وسوء نظرهما للعامة فقام أبو الهيثم بن التيهان رحمه الله وقال يا
أمير المؤمنين إن حشد قريش أياك على وجهين أما خيارهم فحسدوك
مناخسة لى الفضل وارتفاعا فى الدرجة وأما اشرارهم فحسدوك حدا
حبط الله به اعمالهم واتكل بهم اوزارهم وما رضوا ان يساووك حتى
ارادوا ان يتقدموك لبعدت عليهم الغاية وامسقطهم المضمار وكنت احق
قريش بقريش نصرت نبيهم حيا وقضيت عنه الحقوق ميتا والله ما بغيهم
الا على انفسهم ونحن انصارك واعوانك فمرنا بأمرك ثم انشأ يقول:

ان قوما بغوا عليك وكادوك وعابوك بالامور القباح
ليس من عيبها جناح يعوض فيك حقا ولا كعشر جناح
ابصروا نعمة عليك من الله وقوما يدق قرن التطاح

وامانا تاوى الامور اليه ولجاما يلين غرب الجماح
كل ما تجمع الاما فيه هاشميا له عراض البطاح
حسداً لذى اتاك من الله وعادوا الى قلوب قراح
ونفوس هناك اوعية البغض على الخير للشفاء شحاح
من سر يكته حجب الغيب ومن مظهر العداوة لاح
ياوصى النبی نحن من الحق على مثل بهجة الاصباح
فخذ الاوس والقبيل من الخز رج بالطنن فى الوغى والكفاح
ليس منا من يكن لك فى الله وليا على الهدى والفلاح
فجزاه امير المؤمنين عليه السلام خيراً ثم قال الناس بعده كل واحد
بمثل مقاله -

حديث نعيم 6: (تخلف اند)

جناب حسن بن سلمہ سے روایت بیان کی ہے کہ جب طلحہ زبیر اور حضرت عائشہ کا مکہ سے بصرہ کی طرف جانے کی خیر امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام تک پہنچی تو آپؐ نے لوگوں میں نماز باجماعت کا اعلان کروایا (یعنی یہ اعلان کروایا کہ کوئی بندہ بھی آج جماعت سے غیر حاضر نہ ہو) پس جب تمام لوگ جمع ہو گئے تو آپؐ نے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی اور بعد میں فرمایا:

اے بعد! تحقیق اللہ تعالیٰ نے جب اپنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے پاس بلایا ہم نے لوگوں سے کہا: اے لوگو! ہم نبیؐ کے اہل بیت ہیں ان کے وارث ہیں اور ان کے قریبی رشتہ دار ہیں اور ان کے دوست ہیں محبوب ہیں اور اللہ کی تمام مخلوق میں سے ان کے ساتھ زیادہ حق رکھتے ہیں۔ ان کے حق اور سلطنت میں جو ہمارے لیے وہ قرار

دے گئے ہیں اس میں ہمارے ساتھ جھگڑا اور نزاع نہ کرو جبکہ چند منافقین نے حکمِ نبیؐ کی مخالفت کی اور انہوں نے نبیؐ کی خلافت و سلطنت جو ہمارے لیے تھی اس میں ہماری مخالفت کی اور ہمارے غیر کو اپنا ولی اور خلیفہ بنالیا۔ خدا کی قسم! ان کے اس فعل پر ہماری آنکھیں اور دل روئے۔ اور خدا کی قسم! ہمارے سینے تلک و غم زدہ ہو گئے۔ خدا کی قسم! اگر مسلمانوں کی ایک جماعت کے دوبارہ کافر ہونے کا خطرہ نہ ہوتا اور دین سے بھر جانے کا خوف نہ ہوتا تو ہم اس کو (یعنی معاملہ خلافت کو) تبدیل کر سکتے تھے اور ہم میں اس کی استطاعت موجود تھی۔ پھر ان والیوں نے امر خلافت کو اپنے پاس رکھا، ان کا وقت گزر گیا۔ پھر اللہ نے اس امر (خلافت) کو ہماری طرف واپس کر دیا۔ اور حقیق ان دونوں (طلحہ اور زبیر) نے میری بیعت کی۔ اب وہ دونوں بصرہ کی طرف جا رہے ہیں تاکہ تم مسلمانوں کے اجتماع میں تفرقہ پیدا کریں اور ہمارے درمیان عداوت اور دشمنی کا بیج بویں۔ اے میرے اللہ! ان دونوں کو اٹھالے تاکہ یہ اُمت ان کے دھوکے سے محفوظ رہے۔

پس ابو ایشم بن اہلبہان رحمۃ اللہ علیہ کھڑے ہوئے اور عرض کی: اے امیر المؤمنین! ان قریش والوں کا آپ سے حسد و طرح کا ہے: نیک لوگوں کا آپ سے حسد اس وجہ سے ہے کہ وہ آپ کے ساتھ مقابلہ کرنا چاہتے ہیں اور آپ سے بلند درجہ کی توقع رکھتے ہیں اور قریش کے بُرے لوگ وہ آپ سے اس لیے حسد کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس حسد کی وجہ سے ان کے اعمال کو غارت کرے اور ان پر گناہوں کا بوجھ زیادہ سخت کر دے۔ وہ راضی نہیں ہیں کہ آپ کے برابر رہیں بلکہ وہ اپنے آپ کو آپ سے مقدم کرنا چاہتے ہیں۔ پس ان کی غایت قصد کسکی پورا نہیں ہوگا اور ضمیر ان کو گرا دے گا اور آپ قریش میں سب سے زیادہ حق رکھتے ہیں کیونکہ آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی میں ان کی مدد و نصرت کی ہے اور ان کے اس دنیا سے جانے کے بعد ان کے وعدے پورے فرمائے ہیں۔ خدا کی قسم! ان لوگوں نے کسی کو دھوکا نہیں دیا بلکہ یہ اپنے آپ کو دھوکا دے رہے ہیں۔ ہم

آپ کے معاون و مددگار ہیں اور ہم آپ کے امر کی اطاعت کریں گے۔ پھر اس نے یہ اشعار پڑھے:

ان قوما یغوا علیک وکادوک
وعابوک بالامور القباح
”تحقیق ایک قوم نے آپ کے خلاف بغاوت کی ہے اور آپ کے ساتھ
مکر فریب کیا ہے اور یہی باتوں کے ساتھ آپ کو معیوب کیا ہے۔“
لیس من عیبها جناح بعوض
فیک حقا ولا کھشر جناح
”جب ان عیبوں میں سے پھر کے برابر اور اس کا عشر عشر بھی آپ
کے اندر نہیں ہے۔“

ابصروا نعمة علیک من اللہ
وقوما یدق قرن الطاح
”اور جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے تم پر نعمت نازل ہوئی ہے اس کو تیل
کے سینک بھی چھیل نہیں سکتے۔“

وامانا تأوی الامور الیہ
ولجاما یلین غروب الجماح
”یہ وہ امام ہے کہ تمام امور اس کی طرف چلتے ہیں اور منہ زور
گھوڑے کی لجام بھی اس کے لیے آسان ہے۔“

کل ۛ تجمع الاماة فیہ
ہاشمیا لہ عراض البطاح
”اگر تمام امت جمع ہو جائے تو ان میں پاشی سب کے سردار ہیں۔“

حسداً لذی اتاك من الله
وعادوا الى قلوب قراح
”اور جو خدا نے آپ کو عطا کیا ہے حسد کرنے والے اپنے حسد سے
اپنے بیمار دلوں کا عداوا کرنا چاہتے ہیں۔“

ونفوس هناك اوعية البغض
على الخير للشفاء شحاح
”نفوس یہاں پر بغض کے سپرد ہیں اور وہ خیر سے شفاء پر حریص ہیں۔“
من مسر يكثر حجب الغيب
ومن مظهر العداوة لاح
”جو پوشیدہ ہے وہ غیب کے پردے میں ہے اور جو عداوت کو ظاہر
کرے وہ ظاہر ہے۔“

ياوصى اللهى نحن من الحق
على مثل بهجة الاصباح
”اے نبی اکرمؐ کے وصی! ہم حق کے روشن راستہ پر ہیں۔“
فخذ الاوس والقبيل من الغز
رج بالطنن فى الوغى والكفاح
”پس آپ اوس اور قبیلہ خزرج کو لڑائی اور دشمن کے آمنے سامنے
نیروں کے ساتھ پائیں گے۔“

ليس منا من يكن لك فى الله
وليا على الهدى والفلاح
”ہم میں سے کوئی ایک ایسا نہیں ہے جو ہدایت اور فلاح میں تیرے
سے منہ موڑ جائے گا۔“

امیر المومنین علی علیہ السلام نے فرمایا: خدا آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے اور اس کے بعد دوسرے لوگ بھی باری باری کھڑے ہوئے اور یوں ہی عرض کیا۔

ابلیس کا جناب موسیٰ بن عمران علیہ السلام کی خدمت میں آنا

﴿قال أخبرني﴾ أبو القاسم جعفر بن محمد بن قولويه ﴿قال حدثني﴾

محمد بن يعقوب الكليني عن علي بن ابراهيم عن محمد بن عيسى
اليقطيني عن يونس بن عبد الرحمن عن سعدان بن مسلم عن أبي عبد الله
جعفر ابن محمد عليه السلام قال رسول الله (ص) بينما موسى بن عمران
جالس اذا قيل عليه ابليس وعليه برنس ذولون فلما دنا من موسى خلع
البرنس واقبل عليه فسلم عليه فقال موسى من انت قال انا ابليس قال
موسى فلا قرب الله دارك قيم جنت قال انما جنت لاسلم عليك لمكانك من
الله عز وجل فقال له موسى فما هذا البرنس قال اختطف به قلوب بني آدم
قال له موسى أخبرني بالذنب الذي اذا اذنته ابن آدم استحوذت عليه فقال
اذا اعجبتة نفسه واستكثر عمله وصغر في عينه ذنبه ثم قال له اوصيك
بثلاث خصال يا موسى لا تخل يا امرأة ولا تخلوا بك فانه لا يخلو رجل يا امرأة
ولا تخلوا به الا كنت صاحبه دون اصحابي واياك ان تعاهد الله عهداً فانه
ما عاهد الله احداً الا كنت صاحبه من دون اصحابي حتى احول بينه وبين
الوفاء به واذا هممت بصدقة فامضها فانه اذا هم العبد بصدقة كنت صاحبه
دون اصحابي احول بينه وبينها ثم ولي ابليس ويقول ياويله وياحوله
علمت موسى ما لا يعلمه بني آدم-

حدیث نمبر 7: (بخلاف اسناد)

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: ایک دن جناب موسیٰ بن عمران علیہ السلام تشریف فرما تھے کہ اچانک اٹھیں طعون (جس کے سر پر رنگین لمبی ٹوپی تھی) آپ کی خدمت اللہ میں حاضر ہوا۔ پس جب وہ جناب موسیٰ کے قریب ہوا تو اس نے وہ ٹوپی اتار لی اور آپ کے سامنے آیا اور سلام عرض کیا۔ پس جناب موسیٰ نے فرمایا: تو کون ہے؟ اس نے کہا: میں اٹھیں ہوں۔ جناب موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: خدا تجھے غارت کرے کیوں آیا ہے؟ اس نے عرض کی: آپ کا اللہ کی بارگاہ میں جو مقام ہے اس کی وجہ سے آپ کو سلام کرنے آیا ہوں۔ جناب موسیٰ نے فرمایا: یہ ٹوپی کیا ہے؟ اس نے عرض کی: یہ ٹوپی وہ ہے جس کے ذریعے میں لوگوں کے دلوں میں گھس جاتا ہوں اور دوسو سے ڈالتا ہوں۔ جناب موسیٰ نے فرمایا: مجھے بتاؤ وہ کون سا مناد ہے جب ابن آدم سے سرزد ہو جائے تو تو ان پر غلبہ حاصل کر لیتے ہے؟ اس نے عرض کی: جب وہ اپنے ٹھس میں تعجب کرتا ہے (یعنی ٹکبر کرتا ہے) اور اپنے اعمال کو زیادہ قرار دیتا ہے اور گمن ہوں کو کم شمار کرتا ہے۔ پھر اس نے جناب موسیٰ سے عرض کیا: میں آپ کو تین چیزوں کی نصیحت کرتا ہوں:

① کسی نامحرم عورت کے ساتھ تنہائی نہ کرو اور وہ بھی آپ کے ساتھ خلوت نہ کرے کیونکہ جب بھی ایک مرد اور ایک عورت تنہائی میں اکٹھے ہوتے ہیں تو میں وہاں پر ان کا ساتھی ہوتا ہوں۔ اپنے اصحاب کے بغیر (یعنی میں خود وہاں ہوتا ہوں)۔

② پھر اس سے کہ آپ کسی سے اللہ کا وعدہ کریں کیونکہ جب بھی کوئی اللہ کا وعدہ کسی سے کرتا ہے (یعنی خدا کی خوشنودی کے لیے) پس اپنے ساتھیوں کے علاوہ خود میں اس کے وعدے اور وفا کے درمیان حائل ہو جاتا ہوں۔

③ جب آپ صدقہ کا ارادہ کر لیں تو جلدی ادا کریں کیونکہ جب کوئی صدقہ کا ارادہ کرتا ہے خود اس کے اور اس کے صدقے کے درمیان حائل ہو جاتا ہوں۔ پھر اٹھیں وہاں سے چلا گیا اور یہ کہہ رہا تھا: اس کے لیے ویل ہے اور تعجب ہے کہ میں نے

موسیٰ کو اس کی تعلیم دے دی ہے جس کو ابن آدم نہیں جانتا تھا۔

نیک اعمال کو زیادہ قرار نہ دو

﴿قَالَ أَخْبِرْنِي﴾ ابو جعفر محمد بن علی بن الحسین بن بابویہ رحمہ اللہ عن ابیہ عن علی بن ابراہیم عن محمد بن عیسیٰ بن عبید عثمان بن عیسیٰ عن سماعۃ بن مہران عن ابی الحسن موسیٰ بن جعفر علیہ السلام قال سمعته یقول لا تستکبروا کثیر الخیر ولا تستقلوا قلیل الذنوب فان قلیل الذنوب تجتمع حتی تكون کثیراً وخافوا اللہ عزوجل فی السر حتی تعطوا من انفسکم النصف ومارعوا الی طاعة اللہ وأصدقوا الحدیث وادوا الأمانة فانما ذلک لکم ولا تدخلوا فیما لا یحل فانما ذلک علیکم۔

حدیث نمبر 8: (بخلاف اسناد)

حضرت ابوالحسن موسیٰ بن جعفر علیہ السلام نے فرمایا: نیک اعمال کو کبھی بھی زیادہ قرار نہ دو اور قلیل گناہوں کو کبھی قلیل قرار نہ دو کیونکہ قلیل گناہ بھی جمع ہو کر کثیر بن جاتے ہیں اور پوشیدہ طور پر بھی اللہ سے ڈرو اور اپنے نفسوں کے ساتھ انصاف کرو۔ اللہ کی اطاعت کی طرف جلدی کرو۔ بات کے سچے ہو جاؤ اور امانت کو ادا کرو۔ یہ سب کچھ تمہارے ہی فائدے کے لیے ہے اور جو کام تیرے لیے جائز نہیں ہے اس کو انجام مت دو۔ یہ تمہارے نقصان میں ہوگا۔

اللہ جب احسان کرتا ہے تو علم و دین عطا کرتا ہے

﴿قَالَ أَخْبِرْنِي﴾ ابو القاسم جعفر بن محمد رحمہ اللہ عن ابی جعفر محمد ابن یعقوب الکلینی رحمہ اللہ عن الحسین بن محمد عن معلى بن محمد عن الحسن بن علی انوشا عن حماد بن عثمان عن ابی عبد اللہ جعفر

بن محمد علیہ السلام عن آیاتہ قال قال رسول اللہ (ص) اذا اراد اللہ بعبد
خیراً ففقهہ فی الدین وصلى اللہ علی سیدنا محمد النبی وآلہ وسلم۔

حدیث نمبر 9: (بخاری اسناد)

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے
ساتھ نیک و احسان کا ارادہ کرتا ہے تو اس کو دین میں فقہ (یعنی سوچ بوجھ) عطا کرتا ہے
(یعنی علم دین اور فقہ عطا کرتا ہے)۔

صلی اللہ علی سیدنا محمد النبی وآلہ وسلم۔



مجلس نمبر 20

[بروز ہفتہ ۸ رمضان المبارک سال ۱۴۰۷ھ ہجری قمری]

اللہ کی حدود سے تجاوز نہ کرو

﴿قال أخبرني عن سمعه ابو الفوارس سماع أخى أبى محمد أبقاء الله والحسين بن على النيشابورى من أهل المجلس الذى قيل هذا حدثنا الشيخ الجليل ابو عبد الله محمد بن محمد بن النعمان أيد الله عزه﴾ قال أخبرني عن عبد الله بن محمد بن اعين البزاز ﴿قال أخبرني عن زكريا بن صبيح﴾ قال حدثنا خلف بن خليفة عن سعيد بن عبيد الطائي عن على بن ربيعة النواقي عن أمير المؤمنين على بن أبى طالب (ع) قال قال رسول الله (ص) ان الله تعالى حد لكم حدوداً فلا تعتدوها وفرض عليكم فرائض فلا تضيعوها ومن لكم سنناً فاتبعوها وحرم عليكم حرماً فلا تهتكوها وعفا عن أشياء رحمة منه لكم من غير نسيان فلا تنكفوها-

حدیث نمبر 1: (بخلاف اسناد)

حضرت امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا:

”تحقیق اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے حدود معین فرمائی ہیں پس ان سے تجاوز نہ کرو اور تمہارے لیے فرائض قرار دیئے ہیں ان فرائض کو ضائع مت کرو اور تمہارے لیے سنت

قائم کی ہے اس کی اتباع کرو اور تمہارے لیے جو بات بھی قرار دی ہیں پس ان کی حرمت کرو۔ چمک نہ کرو اور کافی اشیاء سے اپنی رحمت کے ذریعے تم کو معاف کیا ہے۔ وہ ان میں بھولا نہیں ہے پس ان کو ایسے کلفت و زحمت نہ بناؤ۔

اس دنیا میں زہد اختیار کرو

﴿قال أخبرني﴾ ابوعمید اللہ محمد بن عمران المرزبانی ﴿قال﴾ أخبرني ﴿احمد بن محمد المكي﴾ ﴿قال حدثنا﴾ ابو العینا عن محمد بن المحکم عن لوط بن یحیی عن الحرث بن کعب عن مجاهد قال قال امیر المؤمنین علی بن ابی طالب علیہ السلام ازهدوا فی هذه الدنيا التي لم یستع بها احد کان قبلکم ولا تبقي لأحد من بعدکم سبیلکم فیها الماضین قد تصرمت وأذنت بانقضاء وینکر معروفها فسی تخیر أهلها بالفاء وسکاتها بالموت وقد امر منها ما کان حلاً وکدراً منها صفواً فلم تبق منها الا سحلة کسيلة الأداة وجرة کجرعة الاناء لو تمزها العطشان لم یمنع بها فارتعوا بالرحیل من هذه الدار المقدور علی أهلها بالزوال الممنوع أهلها من الحیوة المذلة فیها انفسهم بالموت فلا حی یطمع فی انباء ولا نفس الا مذعنة بالمنون ولا یعلکم الأمل ولا یطوون علیکم الأمد ولا تغتروا منها بالآمال ولا حننتم حنین اوله العجال ودعوتهم مثل حنین الحمام وجارتهم جار متمثل الرهبان وخرجتم الی الله تعالی من المؤمنین والأولاد للتماس القربة الیه فی ارتفاع الدرجة عنده او غفران سیئة احدثتم کتبتہ وحفظتہا ملائکته لکان قلیلاً فیما ارجو لکم من ثوابه واتخوف علیکم من عقابه جعلنا وأیاکم من التائبین الثعابیدین۔

حَدیث نمبر 2: (بخاری-مسند)

جناب مجاہد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے فرمایا:

اے لوگو! اس دنیا میں پرہیزگاری اختیار کرو۔ یہ وہ دنیا ہے جس سے تم سے پہلے لوگوں میں سے بھی کسی نے زیادہ بڑا فائدہ نہیں اٹھایا اور نہ یہ تیرے بعد والوں کے لیے باقی رہے گی۔ تمہارا راستہ اس دنیا میں گزرنے والوں جیسا ہے۔ یہ دنیا ختم ہونے والی ہے اور اپنے ختم و منقطع ہونے سے اذیت دیتی ہے۔ اس کی تکی کا انکار کرو پس یہ اپنے اہل کوفہ کی خبر دیتی ہے اور اپنے اندر رہنے والے کو موت کی خبر دیتی ہے۔ اور جو کڑوا ہوتا ہے وہ اس کا بیٹھا ہوتا ہے اور گندھا ہے وہ جو اس کا غلط دوست ہے اور اس میں سے کچھ نہیں بچے گا مگر جو بچے گا وہ تھوڑا سا پانی ہے جو دوا کی مانند ہے اور اس کا ایک گھونٹ انتظار کا گھونٹ ہے۔ یہ گھونٹ اگر پیسا پانی لے تو اس کے لیے بھی فائدہ مند نہیں ہے۔ پس اس کے گھر سے کوچ کرنے والوں کے ساتھ کوچ کرو کیونکہ اس کے گھر والوں کے لیے روال مقدر ہے اور اس کے رہنے والوں کے لیے کوئی زندگی نہیں ہے۔ اس میں موت کے ذریعے نفسوں کو ذلیل کیا جاتا ہے۔ پس اس میں کوئی زندگی کہ جس کی بقا کا لالچ کیا جائے اور کوئی نفس نہیں مگر نون کی طرح مڑا ہوا ہے۔ اس دنیا کو لمبی آرزو کی وجہ سے مضبوط نہ کرو اور تم اس کی مدت کو طویل نہ قرار دو اور اس کی لمبی آرزوؤں کی وجہ سے دھوکا نہ کھاؤ اور اگر تم سے ناکہ ہے تو اس کی صبر پائی جلدی ختم ہونے والی ہے اور تم اس کو نہ رہنے کی طرح پکارتے ہو اور خوف و ڈرنے والے کی طرح تم بلند آواز سے پکارتے ہو۔ تم اللہ کی طرف نکلو اپنے مالوں سے ادا سے خدا کی قربت کو حاصل کرنے کے لیے اور اس کی بارگاہ میں بلند درجے کی خاطر اور مٹا ہوں کی بخشش کے لیے جن کو اس کے کہنے والوں نے لکھا ہے۔ اور اس کے ملائکہ نے ان کو محفوظ کیا ہے۔ اور جو تم ثواب کی امید رکھتے ہو وہ بہت کم

ہے اور اس میں تمہارے اوپر ہونے والے عتاب سے ڈرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو توبہ کرنے والے عبادت گزاروں میں سے قرار دے۔

سعید حقیقی کون ہے؟

﴿قال أخبرني﴾ ابو الحسن علی بن بلال المہلبی ﴿قال حدثنا﴾ علی بن عبد اللہ بن اسد الاصفہانی ﴿قال حدثنا﴾ یحییٰ بن الحسین الجلی عن ابی ہرون العبیدی عن زاذان عن سلمان الفارسی رحمہ اللہ قال خرج رسول اللہ (ص) یوم عرفة فقال ایہا الناس ان اللہ باہمی حکم فی هذا الیوم لیغفر لکم عامة ویغفر لعلی علیہ السلام خاصة ثم قال ادن منی یا علی فاحذ ببہدہ ثم قال ان السعید کل السعید حق السعید من اطاعک وتولاک من بعدی وان الشقی کل الشقی حق الشقی من عصاک ونصب لک عداوة من بعدی۔

تصحیث نمبر 3: (بخلاف اسناد)

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عرفہ کے دن باہر تشریف لائے اور فرمایا:

اے لوگو! آج اللہ تعالیٰ تمہارے اوپر غرور و مہابات کر رہا ہے اور تم سب کو عمومی طور پر اس نے بخش دیا ہے اور علی علیہ السلام کے لیے خصوصی طور پر بخشش کو قرار دیا ہے۔ پھر آپؐ نے علی علیہ السلام سے فرمایا:

یا علی! میرے قریب آؤ۔ پس آپؐ نے علی علیہ السلام کا ہاتھ پکڑا پھر فرمایا: نیک بخت مکمل نیک بخت اور نیک بخت ہونے کا حق اس بندے کو ہے جو آپؐ کی اطاعت کرے گا اور میرے بعد آپؐ کی ولایت کو قبول کرے گا اور شقی اور شقی ترین اور حقیقی شقی وہ

مخلص ہے جو آپ کی نافرمانی کرے اور میرے بعد آپ سے عداوت نہ ختم رکھے گا۔

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جلاوطنی کے دوران تبلیغ

﴿قال أخبرني﴾ علي بن بلال المهلبی ﴿قال أخبرني﴾ علي بن عبد الله الاصفهانی ﴿قال حدثني﴾ ابو اسحاق ابراهيم بن محمد الثقفی ﴿قال حدثني﴾ محمد بن علي ﴿قال حدثني﴾ النعمان بن سفیان عن أبيه عن ابي جهمم الأزدي عن أبيه قال لما اخرج عثمان اباذر الغفاری رحمه الله من المدينة الى الشام كان يقوم في كل يوم فيعظ الناس ويأمرهم بالتمسك بطاعة الله ويحذرهم من ارتكاب معاصيه ويروي عن رسول الله (ص) ما سمعه في فضائل اهل بيته (ع) ويحضهم على التمسك بعترته كذب اني عثمان اباذر فان اباذر يصبح اذا اصبح ويمسي اذا امسى وجماعة من الناس كثيرة عنده فيقول كيت وكيت فان كان لك حاجة في الناس قبلي فاقدم اباذر اليك فاني اخاف ان يفسد الناس عليك والسلام فكتب عثمان اليه ابا بعد فاشخص الى اباذر حين تنتظر في كتابي هذا والسلام- فبعث معاوية الى ابي ذر ودعاه واقرأه كتاب عثمان فقال النجاة الساعة فخرج ابوذر الى راحلته فشدّها بكورها وانساعها فاجتمع اليه الناس فقالوا له يا اباذر رحمك الله اين تريد قال اخرجوني اليكم غضبا على واخرجوني منكم اليهم الآن عثمان يي ولا يزال هذا الأمر فيما اري شأنهم فيما بيني وبينهم حتى يستريح برأ ويستراح من فاجر ومضى- وتسمع الناس بخروجه حتى خرج من دمشق فساروا معه حتى انتهى الى (دير المران) فنزل ونزل معه الناس فاستقدم فصلي بهم، ثم قال ايها الناس اني

موصيكم بما ينفعكم وتارك الخطب والتشقيق احمدا الله عزوجل قالوا
 الحمد لله قال اشهد ان لا اله الا الله وان محمدا عبده ورسوله فاجابوه بمثل
 ما قال فقال اشهد ان البعث حق وان الجنة حق وان النار حق واقر بما جاء
 من عند الله واشهدوا على بذلك قالوا نحن على ذلك من الشاهدين قال
 لبشر من مات منكم على هذه الخصال برحمة الله وكرامته ما لم يكن
 المجرمين ظهيرا ولا لأعمال الظلمة مصلحا ولا لهم معينا ايها الناس اجمعوا
 مع صلاتكم وصومكم غضبا لله عزوجل اذا عصى في الأرض ولا ترضوا
 أئمتكم بسخط الله واذا احدثوا ما لا تعرفون فجانبهم وازروا عليهم وان
 عذبتم وحرمتهم ويسر ثم حتى يرضى الله عزوجل فان الله اعلا واجل
 لا ينهى ان بسخط برضا المخلوقين غفر الله لي ولكم استودعكم الله
 واقره عليكم السلام ، فناداه الناس ان سلم الله عليك ورحمك يا اباذر
 يا صاحب رسول الله (ص) انا لا نردك ان كان هؤلاء القوم اخرجوك ولا
 نسمعك فقال لهم ارجعوا رحمكم الله فاني اصبر منكم على الهوى واياكم
 والفرقة والاختلاف فمضى حتى قدم على عثمان فلما دخل عليه قال له
 لا قرب الله بعمر وعينا فقال ابوذر االله ماسماني ابو اي عمرو ولكن
 لا قرب الله من عصاء وخالف امره وارتكب هواه فقام اليه كعب الأحبار
 فقال الا تتقى الله يا شيخ وتجنب امير المؤمنين بهذا الكلام فرغ ابوذر
 عصي كاتب في يده فضرب بها رأس كعب ثم قال له يا ابن اليهوديين ما
 كلامك مع المسلمين فوالله ما خرجت اليهودية من قلبك بعد فقال عثمان
 والله لا جمعتنى واياك دار قد خرفت وذهب عقلك اخرجوه من بين يدي
 حتى تركبوه قتب ناقته بغير وطاء ثم انخسوا به الناقة وتعتوه حتى

توصلوه الریذة فنزلوه بها من غیر انیس حتی یقضى الله فيه ما هو قاض
 فاخرجوه متعتا موهونا بالعصا وتقدم ان لا یشیعه احد من الناس فبلغ ذلك
 امیر المؤمنین علی بن ابی طالب علیه السلام فیکى حتی بل لحیته بدموعه
 ثم قال اھکذا یصنع بصاحب رسول الله (ص) انا لله وانا الیہ راجعون ثم
 نهض ومعه الحسن والحسین (ع) وعبدالله بن العباس والفضل وقثم
 وعبدالله حتی لحقوا اباذر فشیعوه فلما ابصریهم ابوذر رحمہ الله حن
 الیہم وبکی علیہم وقال بابی وجوه اذا رأیتها ذكرت رسول الله (ص)
 وشملتنی البرکة برؤیتها ثم رفع یدیه الی السماء وقال احبہم ولو قطعت
 اریا اریا فی محبتہم ما زلت عنہا ابتغاء وجهک والدار الآخرة فارجعوا
 رحمکم الله والله اسأل ان یخلفنی فیکم احسن الخلافة فودعه القوم
 فرجعوا وهم یبکون علی فراقہ۔

تحدیث نمبر 4: (بخلف انار)

جناب ابو جعفر ازوی نے اپنے والد سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: جب
 حضرت عثمان نے جناب ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مدینہ سے شام کی طرف جلا وطن
 کیا تو آپؓ ہر روز لوگوں کے درمیان کھڑے ہو جاتے اور ان کو وعظ فرماتے اور ان کو اللہ
 تعالیٰ سے تمسک کرنے کی ہدایت دیتے اور جو کچھ آپؓ نے رسول خدا سے جو روایات و
 احادیث اہل بیت علیہم السلام کی شان میں سنی تھیں وہ سب لوگوں کے سامنے بیان فرماتے
 تھے اور ان کو اہل بیتؓ سے تمسک کے بارے میں آمادہ فرماتے تھے۔ پس حاکم شام نے
 حضرت عثمان کی طرف خط تحریر کیا۔

اما بعد! ہر روز صبح و شام ابوذر کے ارد گرد لوگ جمع ہو جاتے ہیں اور وہ ان کے
 سامنے ایسے ایسے کی گفتگو کرتا ہے۔ اگر آپ کو ان لوگوں کی ضرورت ہے تو ان کو اپنی طرف

بلانے کے اقدامات کریں کیونکہ مجھے خوف ہے کہ وہ لوگوں کو آپ کے خلاف بھڑکانے دیں۔ پس حضرت عثمان نے اس کی طرف تحریر کیا۔ ابابعد! جیسے ہی میرا خط تمہارے پاس آجائے اسی وقت اس کو میری طرف واپس پلٹا دو۔ والسلام

پس معاویہ نے ایک بندے کو جناب ابوذرؓ کی خدمت میں روانہ کیا، اُن کو بلا کر لایا اور اس نے حضرت عثمانؓ کا خط ان کے سامنے پیش کر دیا اور کہا کہ یہ حضرت عثمانؓ کا خط ہے اس کو پڑھیں۔ پس جناب ابوذرؓ غفاریؓ نے فرمایا: میں اسی وقت تجھے نجات دیتا ہوں۔ پس آپؓ اس وقت اپنی سواری کی طرف جو راستے میں بندھی ہوئی تھی اس کی طرف روانہ ہو گئے۔ لوگ جناب ابوذرؓ کے ارد گرد جمع ہو گئے اور عرض کیا: اے ابوذرؓ! (خدا آپؓ پر رحم کرے) کہاں کا ارادہ ہے؟ آپؓ نے فرمایا: ان لوگوں نے غضب ناک ہو کر مجھے تمہاری طرف روانہ کیا تھا اور ان لوگوں نے مجھے تم سے نکال کر ان کی طرف روانہ کر دیا ہے۔ اب یہ میرے لیے کوئی پریشان کن نہیں ہے۔ ان کے اور میرے درمیان اللہ کا فیصلہ ہوگا۔ یہ عنقریب ایک ایک سے محروم ہوں گے اور میں ایک فاجر و فاسق سے راحت پا لوں گا۔ جب لوگوں نے آپؓ کے دمشق سے نکلنے کے بارے میں سنا تو بہت زیادہ لوگ آپؓ کے ساتھ آپ کو ”دیمران“ رخصت کرنے کے لیے آپؓ کے ساتھ روانہ ہوئے اور امران راہب کے دیمر تک آپؓ کے ساتھ آئے۔ پس جب آپؓ اپنی سواری سے اترے تو لوگ بھی سب کے سب اپنی اپنی سواریوں سے اترے۔ پس آپؓ نے لوگوں کو نماز باجماعت کی امامت کروائی۔ پھر آپؓ نے فرمایا: اے لوگو! میں آپ کو ایسی چیز کی وصیت کرتا ہوں جو تمہارے لیے فائدہ مند ہے اس کو اپناؤ اور آپس میں شک و عداوت کو چھوڑ دو۔ پس اللہ تعالیٰ کی حمد کرو۔ سب لوگوں نے الحمد للہ کہا۔ پھر آپؓ نے فرمایا: اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمداً عبده ورسوله۔ پس لوگوں نے بھی ان کلمات کو دہراتے ہوئے جواب دیا۔

پھر آپؓ نے فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں کہ مرنے کے بعد دوبارہ مبعوث ہونا حق

ہے جنت حق ہے جہنم حق ہے اور جو کچھ خدا کی طرف سے نازل ہوا ہے اس کا اقرار کرنا ہوں اور تم لوگ بھی اس کی شہادت دو۔ پس لوگوں نے کہا: ہم بھی ان چیزوں کی گواہی دیتے ہیں۔ تم میں سے جو کوئی بھی ان خصال کی گواہی دے اس کو اللہ کی رحمت اور اس کے اکرام کی بشارت ہو۔ جب تک وہ مجرمین کا پشت پناہ ہو اور نہ ہی وہ ظالموں کے کاموں کی اصلاح کرے اور نہ ہی ان کے لیے معاون و مددگار بنو۔

اے لوگو! اپنی نمازوں اور روزوں کے ساتھ اجتماع کرو۔ جب زمین پر نافرمانی کرو گے تو خدا تعالیٰ کے غضب کا موجب بنو گے۔ پس خداوند تعالیٰ کی ناراضگی سے اپنے حاکموں کو خوش نہ کرو اور اگر وہ کوئی ایسی بدعت ایجاد کریں جو تم نہیں جانتے پس ان سے ایک جانب ہو جاؤ ان کا گناہ ان کے سر پر ہوگا اور اگر ان پر عذاب ہو تو تم اس سے بچ جاؤ گے۔ کوشش کرو یہاں تک کہ خدا تم سے راضی ہو جائے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ ناراض ہے سزاوار نہیں ہے کہ مخلوق کی خوشی کی خاطر اس کو ناراض کیا جائے۔ خدا مجھے اور آپ سب کو بخش دے۔ میں تم کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں اور میری طرف سے تم سب کو سلام ہو۔

پس لوگوں نے بھی آواز دی ہماری طرف سے آپ کو سلام ہو۔ اے ابوذر! اے صحابی رسول! اللہ تعالیٰ آپ پر رحم نازل فرمائے۔ ہم آپ کو واپس نہیں کرتے۔ اگر یہ قوم آپ کو نکال دے تو ہم آپ کو پناہ دینے کو تیار ہیں۔ پس آپ نے فرمایا: آپ لوگ واپس چلے جائیں خدا آپ سب پر رحم فرمائے۔ میں تم سب کو مصیبتوں میں صبر کی تلقین کرتا ہوں۔ تفرقہ اور اختلاف سے بچو۔ اس کے بعد آپ جب مدینہ میں تشریف لائے پس آپ حضرت عثمان کے دربار میں داخل ہوئے تو حضرت عثمان نے کہا: خدا مجھے تیرے قریب نہ کرے۔ پس جناب ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

خدا مجھے ایسے شخص کے قریب نہ کرے جو اس کی نافرمانی کرے اور اس کے حکم کی مخالفت کرے اور اپنی خواہشات کی پیروی کرے۔ پس وہاں پر کعب الاحبار یہودی کھڑا

ہو گیا اور اس نے کہا: اے ابوذرؓ کیا تجھے خوفِ خدا نہیں تم امیر کو کیسے جواب دے رہے ہو؟ جناب ابوذرؓ نے اپنے ہاتھ میں جو عصا پکڑا ہوا تھا اس کو اٹھایا اور اس کے سر پر مارا اور فرمایا: اے یہودیہ کے بیٹے! تم مسلمانوں کے ساتھ کس طرح بات کر رہے ہو تمہاری اتنی جرات..... خدا کی قسم! تیرے دل سے یہودیت کو نکال دوں گا۔ اس کے بعد حضرت عثمانؓ نے کہا: اسے ابوذرؓ! تیری آخرت خراب ہو چکی ہے اور تیری عقل ختم ہو چکی ہے۔ اس کو میری آنکھوں سے دور کر دو اور اس کو بغیر پالان کے اونٹ پر سوار کر دو اور اس کو روانہ کر دو یہاں تک اس کو رہ نہ پہنچا دو اور اس کو بے سہارا و مددگار وہاں چھوڑ آؤ یہاں تک کہ یہ وہاں مر جائے۔ پس اس کو خارجہ کر دو اور اس کے ارد گرد گھیرا رکھو کہ کوئی اس کو لٹنے نہ پائے۔

پس جب حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو اس کی خبر ملی آپؓ نے جناب ابوذرؓ کی جانب زار پر اثنا گریہ فرمایا کہ آپؓ کی دادی اقدس تر ہو گئی۔ پھر فرمایا: کیا صحابیؓ رسولؐ کے ساتھ اس طرح کا سلوک کیا جا رہا ہے۔ فرمایا: اللہ وانا الیہ راجعون۔ پھر آپؓ کھڑے ہوئے اور آپؓ کے ساتھ امام حسن و امام حسین علیہما السلام جناب مہدی اللہ بن عباس جناب فضل جناب ختم جناب عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی تھے۔ آپ جناب ابوذرؓ کے پاس گئے تاکہ آپؓ خود وادع کریں۔ جب جناب ابوذرؓ نے آپؓ کی طرف دیکھا اور بلند آواز سے ان پر گریہ کیا اور فرمایا: میرے ماں باپ اُن چہروں پر قربان ہو جائیں! جب میں ان کو دیکھتا ہوں تو مجھے رسول اکرمؐ یاد آ جاتے ہیں اور ان کو دیکھنے سے ہر کسبِ خدا میرے شامل حال ہو جاتی ہے۔

پھر آپؓ نے آسمان کی طرف ہاتھ اٹھائے اور عرض کی: اے خدا! میں ان سے محبت کرتا ہوں اور اگر مجھے ان کی محبت میں کھڑے کھڑے کر دیا جائے تب بھی میں ان سے منحرف نہیں ہوں گا! اے میرے اللہ! تو اپنا دریغ رحمت قیامت تک ان کی طرف فرما۔ پس اللہ تم سب پر رحمت نازل فرمائے تم سب واپس چلے جاؤ۔ خدا کی قسم! میں نے اللہ سے

سوال کیا ہے۔ خدا آپ کو انجی خلافت عطا فرمائے۔ میں آپ لوگوں نے آپ کو دواع فرمایا اور واپس آئے اس حالت میں کہ آپ سب رو رہے تھے۔

احسان کے بدلے میں برائی کرنا

﴿قال أخبرني﴾ ابویکر محمد بن عمر الجعابی ﴿قال حدثنا﴾ ابو القاسم الحسن بن عمر بن الحسن ﴿قال حدثنا﴾ جعفر بن محمد بن مروان ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن اسماعیل الهاشمی ﴿قال حدثنا﴾ عبد المؤمن عن محمد بن علی بن الحسین (ع) عن جابر بن عبد اللہ الانصاری قال قال رسول اللہ (ص) امرع الأشياء عقوبة رجل تمحسن اليه ويكافيك على احسانك باسائة ورجل عاهدته ومن شئتك الوفاء به ومن شأنه ان يكذبك ورجل لا تبغى عليه وهو دائما يبغى عليك ورجل تصل قرابته وهو يقطعك -

حصہ 5: (بخلف اسناد)

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سب گناہوں میں سے جس گناہ پر بہت جلدی عذاب ہوتا ہے وہ یہ کہ ایک شخص کے ساتھ تو احسان کرے اور وہ تیرے احسان کے بدلے میں تیرے ساتھ برائی کرے۔ اور جس شخص کے ساتھ تو وعدہ کرے اور اس کو وفا کرنا ضروری قرار دے اور وہ تیرے ساتھ جھوٹ بولے اور تو اس شخص پر کبھی بغاوت نہ کرے اور وہ ہمیشہ تیرے خلاف بغاوت کرے اور وہ شخص جس کے ساتھ تو تعلقات کو قائم کرے اور وہ ان کو ختم کرے۔ یہ جلدی عذاب کا مستحق ہوگا۔

مولا امیر المومنین علی علیہ السلام کی دعا

﴿حدثنا﴾ ابو علی احمد بن محمد الصولنی بمسجد براقا سنة اثنتين وخمسين وثلاثائة ﴿قال حدثنا﴾ عبدالعزیز بن یحیی المجلودی ﴿قال

حدثنا محمد بن زكريا القلابي **﴿قال حدثنا﴾** قيس بن حفص الدورقي **﴿قال حدثنا﴾** حسين الأشقر عن عمر بن الفغار عن اسحاق بن الفضل الهاشمي قال كان من دعاء امير المؤمنين علي بن ابي طالب اللهم اني اعوذ بك ان اعاديك لك وليا او الى لك عدواً او ارضى لك سخطاً ابداً اللهم من صليت عليه فصلواتنا عليه ومن لعنته فلعنتنا عليه اللهم من كان في موته فرح لنا ولجميع المسلمين فارحنا منه وابذل لنا من هو خير لنا منه حتى نرينا من علم الاجابة ما نتعرفه في ادياننا ومعاشنا يا ارحم الراحمين - صلى الله على سيدنا محمد النبي وآله وسلم -

حصہ نمبر ۵: (بخلاف استاد)

جناب اسحاق بن فضل بیان کرتے ہیں کہ جناب امیرالمؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی اکثر یہ دعا ہوا کرتی تھی:

اے میرے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں کہ میں تیرے کسی دوست و ولی کے ساتھ دشمنی کروں یا میں تیرے دشمن کے ساتھ دوستی کروں اور میں تیری نافرمانی پر راضی ہو جاؤں۔ اے میرے اللہ! جس کے لیے تو نے اپنا درود و سلام خاص قرار دیا ہے اس کے لیے میرا درود و سلام ہو۔ اور جس پر تو لعنت کرتا ہے میں بھی اس پر لعنت کرتا ہوں۔ اے میرے اللہ! جس شخص کی موت سے ہمارے لیے اور تمام مسلمانوں کے لیے باعثِ خوشی ہو اس کی موت سے ہم کو راضی و خوش فرما اور اس کے بدلے جو ہمارے لیے بہتر و خیر ہے اس کو قرار فرما یہاں تک کہ تو اپنے علم سے اجازت قرار فرما۔ اور جو ہمارے دین اور زندگی میں ہمارے لیے تو بہتر جانتا ہے اس کو ہمارے لیے قرار فرما۔ اے سب سے بہتر رحم کرنے والے۔ صلى الله على سيدنا محمد النبي وآله وسلم -

مجلس نمبر 21

[ہر روز ہفتہ ■ رمضان المبارک سال ۱۴۰۷ھ ہجری قمری]

ایمان کا وزنی ہونا

سمعه ابو القوارس ﴿حدثنا﴾ الشيخ الجليل المفيد محمد بن محمد بن النعمان ادام الله تاييده ﴿قال أخبرني﴾ ابو الحسن احمد بن محمد بن الحسن بن الوليد ﴿قال حدثني﴾ امي عن محمد بن الحسن الصفار عن احمد بن محمد بن عيسى عن الحسن بن محبوب عن امي ايوب الخزاز عن امي حمزة الثمالي رحمه الله عن امي جعفر الباقر محمد بن علي (ع) قال سمعته يقول اربع من كن فيه كمل اسلامه واعين على ايمانه ومحصت عنه ذنوبه والقي ربه وهو عنه ارض ولو كان فيما بين قرنه الى قدميه ذنوب حطها الله عنه وهي انوفاء بما يجعل الله على نفسه وصدق اللسان مع الناس والحياء مما يقع عند الله وعند الناس وحسن الخلق مع الأهل والناس واربع من كن فيه من المؤمنين أسكنه الله في اعلا عليين وغرف فوق غرف لي محل الشرف كل الشرف من آوى اليتيم ونظر له وكان له ابا ومن رحم الضعيف واعانه وكفاه ومن انفق على والديه ورقق بهما وبرهما ولم يحزنهما ومن لم يخرق بملوكه واعانه على ما يكلفه ولم يستسه فيما لا يطيق

جناب ابو حمزہ ثمالی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے آپؑ نے فرمایا:

جس شخص میں چار چیزیں ہوں گی اس کا اسلام کامل ہے اور اس کا ایمان وزنی ہوگا اور اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اور وہ اللہ تعالیٰ سے اُس حالت میں ملاقات کرے گا کہ خدا اس سے راضی ہوگا اور اگر سر سے پاؤں تک اس کا جسم گناہوں سے پر ہو تب بھی اللہ تعالیٰ ان سب کو گرا دے گا اور وہ چار یہ ہیں:

- ① جو اللہ نے تیرے لیے قرار دیا ہے اس سے وفا کرتا۔
- ② لوگوں کے ساتھ سچ بولتا۔
- ③ اور جو چیز قبیح ہے کے بارے میں اللہ اور لوگوں سے حیا کرتا۔
- ④ اپنے اہل اور لوگوں کے ساتھ حسن سلوک کرتا۔

چار چیزیں مومنین میں سے جس میں ہوں گی اللہ تعالیٰ اس کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے گا اور اس گھر میں جگہ دے گا جس گھر سے زیادہ شرافت و کرامت میں کوئی دوسرا گھر نہیں ہوگا:

- ① جو یتیم پروری کرے اور اس کے ساتھ نظر کرم کرے اور اس کے لیے باپ ہو۔
- ② جو کمزور پر رحم کرے اور اس کی مدد کرے اور اس کی کفالت کرے۔
- ③ جو اپنے والدین پر خرچ کرے ان کے ساتھ نرمی کرے اور احسان کرے اور ان کو غمگین نہ کرے۔
- ④ جو اپنے غلام پر سختی نہ کرے اس کو خوف زدہ نہ کرے اور جو اس کو حکم دیا ہے یا کام اس کے سپرد کیا ہے اس میں اس کی مدد کرے اور جس کی وہ طاقت نہیں رکھتا۔ اس کام کا اس پر بوجھ نہ ڈالے۔

نفس کا حساب ہوگا

﴿قال أخبرني﴾ ابو عبد اللہ محمد بن عمران المرزبانى ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن احمد الحکیمى ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن اسحاق ﴿قال أخبرنا﴾ یحییٰ بن یحییٰ ﴿قال حدثنا﴾ معمر عن ثابت عن انس بن مالك قال قال رسول الله (ص) ما كان الفحش فى شیء قط الا شأنه ولا كان الحياء فى شیء الا زانه۔

تصديت نصیب ہے: (بخلاف سو)

حضرت رسول خدا علی اللہ غیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر نفس وگالی جو کسی کو دے جائے گی اس کا ضرور حساب ہوگا اور جو کسی سے حیا کرے گا اس کا اس کو وزن دیا جائے گا یعنی اگر دیا جائے گا۔

نبی اکرم سے ان کے وحی کے بارے میں سوال

﴿قال أخبرني﴾ ابو نصر محمد بن الحسن المقرئ ﴿قال حدثنا﴾ ابو عبد اللہ الحسین بن علی الرازی ﴿قال حدثنا﴾ جعفر بن محمد الحنفی ﴿قال حدثني﴾ یحییٰ بن ہاشم السمسار ﴿قال حدثنا﴾ عمرو بن شمر ﴿قال حدثنا﴾ احمد بن ابی التوزیر عن جابر بن عبد اللہ ابن حزام الأنصاری قال اتيت رسول الله (ص) فقلت يا رسول الله من وصيك قال فاسلك عني عيشا لا يدعي ثم لا تأني يا جابر الا أخبرك عما سألتني فقلت يا رسول الله وأمن أمير المؤمنين فقلت عني جابر طئت أهلك وجدت علي فقال ما وجدت عليا۔ يا جابر راجع كذا ما رأيتني من السماء فأتاني جبريل (ع) فقال يا جابر أريدك يعني ما رأيتني عن أنبي طائب وصييك يا رسول الله

اهلك وامتك والذائد عن حوضك وهو صاحب لواذك يقدمك الى الجنة
فقلت يانبي الله من لا يؤمن بهذا اقتله قال نعم يا جابر ما وضع هذا الموضع
الا ليتابع عليه فمن تابعه كان معي غداً ومن خانقه لم يرد على الحوض ابداً
تفسيره نمبر 3: (بخلاف اسناد)

حضرت جابر بن عبد اللہ ابن حزام انصاری رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ میں
حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا:
یا رسول اللہ! آپ کے بعد آپ کا صی اور جانشین کون ہوگا؟
آپ نے فرمایا: جس مخالفت نے اس کو روکا ہوا ہے وہ نہ ضرور مجھے بتا دینا۔ پھر
فرمایا: اے جابر! جو تو نے مجھ سے سوال کیا تھا اس کے جواب کے بارے میں تجھے خبر نہ
ہوئی؟ پس میں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں کیوں نہیں۔ خدا کی
قسم! آپ جو میرے سوال کے بارے میں خاموش رہے کہ اس سے میرے دل میں گمان
پیدا ہوا کہ آپ مجھ سے کوئی چیز پوشیدہ رکھ رہے ہیں۔

پس آپ نے فرمایا: اے جابر! میں آپ سے کسی چیز کو پوشیدہ نہیں رکھ رہا لیکن اس
چیز کا انتظار کر رہا تھا جو آسمان سے میرے اوپر نازل ہوئی ہے (یعنی وحی کا)۔ پس جبرائیلؑ
میرے پاس آئے اور انھوں نے کہا ہے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ کا رب آپ کو
سلام کہہ رہا ہے اور آپ کے لیے اس نے یہ فرمایا ہے کہ علی ابن ابی طالب علیہ السلام
آپ کا صی ہے اور آپ کے قائم الدین اور آپ کی امامت پر آپ کا خلیفہ ہے اور آپ کے
حوض سے لوگوں کو نور کرنے والے نور و آپ کے پر ہم کو اٹھانے والا ہے اور جنت میں
پر ہم سمیت آپ کے آگے آگے ہوگا۔ میں نے عرض کیا: اے نبی خدا! جو اس کو تسلیم نہ
کے میں اس کو قتل کروں یا آپ نے فرمایا: ہاں اے جابر! اور جس جگہ پر بھی یہ رکھا
جائے گا اور اس کی اطاعت و اتباع کرے گا۔ میں جو اس کی اتباع کرے گا، قیامت کے

دن میرے ساتھ ہوگا اور جو اس کی مخالفت کرے گا وہ میرے حوض پر وارد نہیں ہوگا۔

جو دشمن آلِ محمد ہے وہ گدھا ہے

﴿قال أخبرني﴾ ابویکو محمد بن عمر الجعفی ﴿قال حدثنا﴾ ابو العباس احمد بن محمد بن معید الہمدانی ﴿قال أخبرني﴾ عمر بن اسلم ﴿قال حدثنا﴾ معید بن یوسف البصری عن عبدالرحمن المدائنی عن عبدالرحمن بن ابی لیلی عن ابی ذر الغفاری رضی اللہ عنہ قال رأیت رسول (ص) وقد ضرب کف علی بن ابی طالب علیہ السلام ببیہ وقال یا علی من احبنا فهو العربی ومن ابغضنا فهو العلیج شیعتنا اهل البیوتات والمعادن والشرف ومن کان مولدہ صحیحاً وما علی ملة ابراهیم علیہ السلام الا نحن وشیعتنا وسایر الناس منها برآء وان للہ ملائکة یمدون سینات شیعتنا کما یمدون القدوم البتیان۔

حدیث نمبر 4: (بخلاف استاد)

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے اپنا ہاتھ علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے کندھے پر رکھا اور فرمایا: یا علی! جو ہمارے ساتھ محبت کریگا وہ ہی فصاحت کے ساتھ بولنے والا ہوگا اور جو ہمارے ساتھ بغض و عداوت رکھے گا وہ گدھا ہوگا۔ ہمارے شیعہ ہی گھروں والے شرف و معاون کے مالک ہوں گے اور ہمارے شیعہ ہی ہیں جن کی ولادت صحیح ہوگی (یعنی حلال زدن) اور ملتِ ابراہیم علیہ السلام پر سوائے ہمارے اور ہمارے شیعوں کے کوئی نہیں ہوگا۔ باقی تمام لوگ اس ملت سے بے زار ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کے فرشتوں کا ایک خاص گروہ ہے جو ہمارے شیعوں کے گناہوں کو ختم کریں گے جس طرح کلباڑے درختوں کی جڑوں کو کاٹ کر ختم کر دیتے ہیں۔

جناب مقداد رضی اللہ عنہ اور عبدالرحمن کے درمیان مکالمہ

﴿قال أخبرنا﴾ ابو الحسن علی بن محمد الکاتب ﴿قال أخبرنا﴾ الحسن ابن علی الزعفرانی عن ابراهیم بن محمد الثقفی ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن علی ﴿قال حدثنا﴾ الحصین بن سفیان عن أبیه ﴿قال حدثنا﴾ لوط بن یحییٰ ﴿قال حدثنا﴾ عبدالرحمن بن جندب عن أبیه قال لما بايع عثمان سمعت المقداد بن الأسود الکندی رحمه الله يقول لعبد الرحمن بن عوف والله يا عبد الرحمن ما رأيت مثل ما أتى الى اهل هذا البيت بعد نبيهم (ص) فقال له عبد الرحمن وما انت وذاك يا مقداد قال انى والله احبهم لحب رسول الله لهم ويعتبرنى والله وجد لأبنة لتشرف قريش على الناس بشرفهم واجتماعهم على نزع سلطان رسول الله (ص) من ايديهم فقال له عبد الرحمن ويحك والله لقد اجتهدت نفسى لكم فقال له المقداد اما والله لقد تركت رجلا من الذين يأمرون بالحق وبه يعدلون اما والله لو ان لى على قريش اعداء لقاتلتهم قتالى اياهم يوم بدر واحد فقال له عبد الرحمن شككتك اما لا يسمعن هذا الكلام منك الناس اما والله لخافت ان تكون صاحب فرقة وفتنة قال جندب فاتيته بعد ما انصرف من مقامه وقلت له يا مقداد انا من اعدائك فقال رحمتك الله ان الذى نريد لا يكفى فيه الرجلان والثلاثة فخرجت من عنده فدخلت على على بن ابي طالب عليه السلام فذكرت له ما قال وقلت قال فدعا لنا بالخير -

الحديث نمبر 5: (بخلاف اسناد)

جناب عبدالرحمن ابن جندب نے اپنے والد سے نقل کیا ہے بیان کرتے ہیں کہ حضرت عثمان کی بیعت کرنی گئی تو میں نے مقداد بن اسود کو عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو

فرماتے ہوئے سنا آپ نے عبدالرحمن بن عوف سے فرمایا:

خدا کی قسم! اے عبدالرحمن! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جانے کے بعد جو اس اہل بیت علیہم السلام کے ساتھ لوگوں نے سلوک کیا ہے اس کی مثال کہیں نہیں ملتی۔ عبدالرحمن نے کہا: آپ کو ان سے کیا واسطہ اور تعلق ہے؟ جناب مقداد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خدا کی قسم! میں ان سے محبت کرتا ہوں جیسے رسول خدا ان سے محبت کرتے تھے اور یہ ہی مجھے آخرت میں بچانے والے ہیں۔ خدا کی قسم! ان کو ایک عظمت کا مقام حاصل ہے۔ قریش والوں نے لوگوں پر اپنے آپ کو شرافت مند ان کی وجہ سے قرار دیا ہے اور پھر ان سے حکومت و خلافت کو چھیننے پر جمع ہو گئے ہیں۔ پس عبدالرحمن نے آپ سے کہا کہ ہائے افسوس تیرے لیے خدا کی قسم! میں اپنے نفس کے ساتھ تمہارے خلاف جہاد کروں گا۔ جناب مقداد نے اس کے مقابلے میں فرمایا: خدا کی قسم! اس مرد کو چھوڑ دیا ہے جو ان میں سے ہے جو حق کا حکم دینے والے ہیں اور حق کے ساتھ عدل و فیصلہ کرنے والے ہیں۔ آگاہ ہو جاؤ خدا کی قسم! اگر مجھے طاقت مل جائے اور میرے مددگار جمع ہو جائیں تو میں تم لوگوں کے خلاف اس طرح جہاد کروں جس طرح میں نے پروردگار خدا کے خلاف جہاد کیا ہے۔

پس عبدالرحمن نے آپ سے کہا: تیری ماں تیرے غم میں روئے لوگ تیری اس گفتگو کو نہ سنیں۔ آگاہ ہو جاؤ خدا کی قسم! مجھے لگتا ہے کہ تو ضرور کوئی فتنہ و فساد برپا کرے گا۔ جناب جندب نے ان لوگوں کے جدا جدا ہونے کے بعد مقداد سے کہا: اے مقداد! یہ تمہارے مددگار و معاون ہوں۔ پس آپ نے فرمایا: خدا آپ پر رحم کرے جو کچھ میں چاہتا ہوں اس کے لیے وہ پانچ تین مرد کافی نہیں ہیں۔ پس میں وہاں سے امیر انوشیروان علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور جو مقداد اور عبدالرحمن کے درمیان گفتگو ہوئی تھی وہ میں نے ساری بیان کر دی۔ آپ نے ان کے حق میں دعائے خیر فرمائی۔

ہے (امیہ کا معنی ہوا چھوٹی کینر)۔ پس معاویہ نے کہا: نہیں یا رایسے نہ کر۔ اس نے کہا: اگر تو ایسا کہے گا تو میں تجھے ایسا ہی کہوں گا۔ پس معاویہ نے اس سے کہا: آؤ میرے قریب آؤ اور میرے ساتھ تخت پر تشریف رکھو۔ پس جاریہ نے کہا: نہیں میں ایسا نہیں کروں گا۔ معاویہ نے کہا: کیوں؟ جاریہ نے کہا: اس لیے کہ یہ دو بندے تیرے پاس موجود ہیں پس تیری مجلس میں نہیں بیٹھوں گا۔ میں ان کے ساتھ شریک محفل نہیں ہو سکتا۔ پس معاویہ نے جاریہ سے کہا کہ میرے قریب آؤ۔ میں تجھے ان کا شریک قرار دینا چاہتا ہوں۔ پس وہ اس کے قریب ہوا اور معاویہ نے کہا کہ میں نے ان دونوں کے ایمان کو خرید لیا ہے۔ جاریہ نے کہا: اچھا تو پھر میرے ایمان کو بھی خرید لو اے معاویہ! معاویہ نے کہا: آہستہ بولو۔

غیبت کا کفارہ

﴿قال أخبرني﴾ ابو عبید اللہ محمد بن عمران المرزبانی ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن احمد الحکیمی ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن اسحاق ﴿قال أخبرنا﴾ داود بن المغیر ﴿قال حدثنا﴾ عتبہ بن عبد الرحمن القرشی ﴿قال حدثنا﴾ خالد بن یزید الیمانی عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ (ص) کفارۃ الاغتیاب ان تستغفر لمن اغتبتہ و صلی اللہ علی سیدنا۔

حدیث نمبر 7: (تخلف اسناد)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

غیبت کا کفارہ یہ ہے کہ جس کی غیبت کی ہے اس کے لیے استغفار کرو۔ صلی

اللہ علی محمد وآلہ وسد

مجلس نمبر 22

[بروز ہفتہ ۲۲ رمضان المبارک سال ۱۴۰۷ھ قمری]

رزق حلال طریقہ سے حاصل کرو

سمعه ابوالفوارس حدثنا الشيخ المفيد محمد بن محمد بن النعمان اداہم اللہ تأییدہ ﴿قال حدثنا﴾ ابوبکر محمد بن عمر بن سلم البراء المعروف بابی الجعابی رحمہ اللہ ﴿قال حدثنا﴾ ابو العباس احمد بن محمد بن سعيد المعروف بابن عقیقہ ﴿قال حدثنا﴾ یحییٰ بن زکریا بن شیبان ﴿قال حدثنا﴾ محمد ابن مروان الذہلی عن عمرو بن سیف الازدی قال لی ابو عبد اللہ جعفر بن محمد (ع) لا تدع طلب الرزق من حله فانه عون لك علی دنیاك واعقل راحتك وتوكل -

تحدیث نمبر ۱: (بخلاف اسناد)

عمرو بن سیف ازدی نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام نے فرمایا: رزق حلال طلب کرو کیونکہ یہ تیری دنیا میں تیرا مددگار ہے اور اپنے کوچ میں عقل مندی کرو اور اس پر توکل کرو۔

تین بندوں کی نماز قبول نہیں ہوگی

﴿قال حدثنا﴾ ابوبکر محمد بن عمر الجعابی ﴿قال حدثنا﴾ ابو

العباس احمد بن محمد ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن عبد الله بن غالب ﴿قال حدثنا﴾ الحسين بن علي بن رباح عن سيف بن عميرة ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن مروان ﴿قال حدثني﴾ عبد الله بن أبي يعفور عن أبي عبد الله جعفر بن محمد (ع) قال ثلاثة لا يقبل الله لهم صلوة عيد أبى عن موالیه حتى يرجع اليهم فيضع يده في أيديهم ورجل أم قوما وهم له كارهون وامرأة تبیت وزوجها عليها ماحط -

تحدیث نمبر 2: (بخلاف اسناد)

جناب ابو عبد اللہ بن ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابو عبد اللہ جعفر بن محمد الامام الصادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا:
تین لوگوں کی اللہ تعالیٰ نماز قبول نہیں کرے گا:

- ① وہ بندہ اور غلام جو اپنے آقا سے بھاگ گیا ہو جب تک وہ واپس اپنے مولا آقا کے پاس نہ آجائے۔ پس وہ اپنا ہاتھ ان کے ہاتھوں میں رکھتا ہے۔
- ② وہ مرد جو ایک قوم کو امسج نماز کروائے اور وہ اس کو پسند نہ کرتے ہوں۔
- ③ وہ عورت جو سو جائے اور اس کا شوہر اس پر ناراض ہو۔

معراج کی رات محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آواز دی گئی

﴿قال أخبرني﴾ أبو الحسن أحمد بن محمد بن الحسن بن الوليد رحمه الله ﴿قال حدثني﴾ أبي عن سعد بن عبد الله عن أحمد بن محمد بن عيسى عن بكر بن صالح عن الحسن بن علي عن عبد الله بن إبراهيم ﴿قال حدثني﴾ الحسين بن زيد عن جعفر بن محمد عن أبيه عن جده عليه السلام قال قال رسول الله (ص) لما أسرى بي إلى السماء انتهيت إلى

سدرۃ المنتہیٰ نودیت یا محمد استوص بعلی خیراً فانہ سید الوصیین
وامام المتقین وقائد الفرو المحجلین الی یوم القيمة-

حدیث نمبر 3: (بخلاف سدر)

حضرت حسین بن زید نے حضرت امام جعفر بن محمد علیہ السلام سے اور آپ نے
اپنے والد سے اور آپ نے اپنے جد علیہم السلام سے اور آپ نے حضرت رسول خدا صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا:

جب معراج کی رات مجھے آسمان کی طرف لے جایا گیا تو جب میں سدرۃ المنتہیٰ
تک پہنچ گیا تو مجھے آواز دی گئی: اے محمد! میں آپ کو علی علیہ السلام کے ساتھ خیر اور نیکی کی
وصیت کرتا ہوں کیونکہ وہ تمام اوصیاء کا سردار اور متقین کا امام اور قیامت تک کے لیے تمام
ردن پیشانی والوں کے قائم ہیں۔

اے علی! آپ دنیا و آخرت میں میرے بھائی ہیں

﴿قال أخبرنی﴾ ابوالحسن علی بن محمد الکاتب ﴿قال أخبرنا﴾
الحسن ابن علی الزعفرانی ﴿قال أخبرنا﴾ ابراہیم بن محمد الثقفی ﴿قال
حدثنی﴾ عثمان بن ابی شیبۃ عن عمرو بن میمون عن جعفر بن محمد عن
أبیہ عن جدہ علیہ السلام قُلْ قال امیر المؤمنین علی بن ابی طالب علیہ
السلام علی منبر الکوفۃ ایہا الناس انہ کان لی من رسول اللہ (ص) عشر
خصال من احب الی ما طلعت علیہ الشمس قال لی رسول اللہ (ص) یا علی
انت اخی فی الدنیا والآخرۃ وانت اقرب الخلاق الی یوم القيمة فی
الموقف بین یدی الجبار ومنزلک فی الجنة ساجد منزلی کما یتواجه منزل
الاخوان فی اللہ وانت الوارث عنی وانت اوصی من بعدی فی عدالتی

وامری وانت الحافظ لی فی اہلی عند غیبتی وانت الامام لامتی القائم بالقسط فی رعیتی وانت ولیس ولیس ولی اللہ وعدوک عدوی وعدوی عدو اللہ۔

۱۱: باب ۴: (مخفف، اسناد)

حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے کوفہ کے منبر پر فرمایا:
اے لوگو! مجھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ دس نسبتیں ہیں جو مجھے تمام دنیا اور جو کچھ اس میں ہے ان سب سے زیادہ محبوب ہیں۔ رسول خدا نے میرے لیے فرمایا:

- ① اے علی! آپ میرے دنیا و آخرت میں بھائی ہیں۔
- ② قیامت کے دن خدائے جبار کے سامنے تمام دنیا سے آپ میرے زیادہ قریب ہوں گے۔
- ③ جنت میں آپ کا مکان میرے مکان کے سامنے ہوگا جیسے دو بھائیوں کے مکان ایک دوسرے کے سامنے ہوتے ہیں۔ جنہوں نے خدا کے لیے ایک دوسرے سے برادری قائم کر رکھی ہو۔
- ④ اے علی! آپ میرے وارث ہیں۔
- ⑤ آپ میرے بعد میری عدالت میں میرے جگہ گیر ہیں۔
- ⑥ میری غیبت کے دوران میرے خاندان میں میرے محافظ ہیں۔
- ⑦ آپ میری امت میں عدل و انصاف کرنے والے امام ہیں۔
- ⑧ آپ میرے دوست ہیں۔
- ⑨ اور میرا دوست دلی دوست ہوتا ہے۔
- ⑩ آپ کا دشمن میرا دشمن ہے اور میرا دشمن اللہ کا دشمن ہے۔

آل محمد کے غم میں رونے کا ثواب

﴿قال أخبرني﴾ ابویکر محمد بن عمر الجعافی ﴿قال حدثنا﴾ ابو العباس احمد بن محمد بن سعید الهمدانی ﴿قال حدثنا﴾ احمد بن عبد الحمید بن خالد ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن عمرو بن عتبہ عن حسین الاشقر عن محمد بن ابی عمارۃ الکوفی قال سمعت جعفر بن محمد علیہ السلام یقول من دعت عنہ فیما دعتہ لدم سفک منا او حق لنا نقضاه او عرض استہلک لنا او لاحد من شیعتنا ہواہ تعالیٰ بہا فی الجنة حقاً۔

تصحیہ نمبر 5: (بحرف اسناد)

جناب محمد بن عمارہ کوئی نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے سنا آپؑ نے فرمایا:

جس شخص کی آنکھ ہمارے اس خون کی خاطر جو زمین پر بہ گیا ہے یا ہمارے اس حق کی خاطر جس سے ہمیں محروم رکھا گیا ہے یا ہماری عزت کی خاطر جس کو پامال کیا گیا ہے یا ہمارے شیعوں میں سے کسی ایک کی خاطر ایک آنسو بہائے گی اس کی جزا اللہ تعالیٰ جنت قرار دے گا۔

لوگوں کا معاویہ کی طرف فرار کر کے جانا

﴿قال حدثني﴾ ابو الحسن علی بن ہلال السہلی ﴿قال حدثنا﴾ علی ابن عبد اللہ بن راشد الاصفہانی ﴿قال حدثنا﴾ ابراہیم بن محمد الثقفی قال حدثني محمد بن عبد اللہ بن عثمان ﴿قال حدثني﴾ علی بن سیف عن علی بن ابی حباب عن ربیعۃ وعمارۃ وغیرہما ان طائفة من اصحاب امیر المؤمنین علی بن ابی طالب علیہ السلام مشوا الیہ عند تفرق الناس

عنه وفرار كثير منهم الى معاوية طلبا لما في يديه من الدنيا فقالوا له يا امير المؤمنين اعط هذه الأموال وفضل هؤلاء الأشراف من العرب وقريش على الموالى والمجم ومن يخاف خلافة عليك من الناس وفراره الى معاوية فقال لهم امير المؤمنين عليه السلام أتامروني ان اطلب القصر بالجور لا والله لا افعل ما طلعت شمس ولا ح في السماء نجم والله لو كانت أموالهم لي لو اسيت بينهم فكيف وانما هي أموالهم قال ثم ارم امير المؤمنين عليه السلام طويلا ساكتا ثم قال من كان له مال فإياه والفساد فان اعطاء المال في غير حقه تبذير واسراف وهو وان كان ذكراً لصاحبه في الدنيا فهو يضعه عند الله عز وجل ولم يضع رجل ماله في غير حقه وعند غير اهل الاحرمه الله تعالى شكراً وكان لغيرهم وده فان بقى معه ويظهر له الشكر فانما هو ملق وكذب يريد التقرب به اليه لينال منه مثل الذي كان يأتي اليه من قبل فان ذلت بصاحبه النعل واحتاج الى معونته او مكافئته فشر خليل والأم خدين ومن صنع المعروف فيما اتاه فليصل به القرابة ولتحسن به الضيافة وليقل به العاني وليعن به الغارم وابن السبيل والفقراء والمجاهدين في سبيل الله وليصبر نفسه على التواضع والخطوب فان الفوز بهذه الخصال اشرف مكارم الدنيا ودرك فضائل الآخرة -

تصديق نصبر 6: (بخلاف اسناد)

جناب ربيعہ اور عمارہ وغیرہ بیان کرتے ہیں: جناب امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے اصحاب کا ایک گروہ امیر المؤمنین کی خدمت میں آیا جب کہ لوگوں کی ایک جماعت آپ سے اختلاف کرتے ہوئے فرار اختیار کر کے معاویہ کے پاس چلی گئی تاکہ اس سے دنیا کو حاصل کر سکیں۔ پس اس گروہ نے جناب امیر المؤمنین کی خدمت میں عرض

کیا: اے امیر المومنین! عرب کے ان شرکا کو مال اور عزت عطا کرو اور قریش والوں کو ان غلام اور غیر عربیوں پر فضیلت عطا کرو۔ جو بھی اس معاملہ میں آپؐ سے خائف ہوتا ہے وہ معاویہ کی طرف فرار کر جاتا ہے۔

پس جناب امیر المومنین علیؑ علیہ السلام اپنے مقام پر کھڑے ہوئے اور ان سے فرمایا: کیا تم لوگ مجھے مشورہ دیتے ہو کہ میں لوگوں کی مدد کو حرام اور جور کے ذریعے حاصل کروں۔ خدا کی قسم! جب تک سورج طلوع کرتا ہے اور آسمان پر ایک ستارہ بھی چمکتا رہے گا میں ایسا ہرگز نہیں کروں گا۔ خدا کی قسم! اگر ان کا اپنا مال میرے پاس آئے گا تو میں بھی ان پر برابر تقسیم کروں گا اور میں ایسے کیسے کر سکتا ہوں۔ یہ مال تمام لوگوں کا مال ہے۔ پھر آپؐ نے ایک لباس کوٹ کیا، پھر فرمایا: جس کے پاس مال ہو اس کو اس کے فساد سے بچنا چاہیے کیونکہ اگر یہ مال فیر مستحق کو دیا گیا تو فضول خرچی اور اسراف ہے۔ یہ مال اگر دنیا میں اپنے مالک کو یاد رکھتا ہے تو آخرت میں اس کو ضائع کر دیتا ہے اور کوئی فرد اپنا مال فیر مستحق کو دے گا اور فیر مال کے پاس رکھے گا تو اللہ تعالیٰ اپنے لشکر کو اس بندے کے لیے حرام قرار دیتا ہے۔ اور وہ ان کے فیر کے لیے محبوب ہو جائے گا۔ پس اگر وہ مال ان کے پاس پہنچ گیا ہے تو وہ اس کا شکر یہ ادا کریں گے اور وہ جھوٹ بولیں گے تاکہ وہ اس کا قرب حاصل کریں کہ اس سے کچھ مال حاصل کر سکیں۔ جب کہ ان کے پاس پہلے بھی ہے۔ اور اگر وہ مال ضائع ہو جائے تو اس کے مالک کے لیے جو اس کا کفیل ہے اور وہ اپنی ضروریات زندگی میں بھی محتاج ہوگا۔ پھر دوست بھی بُرے ہو جاتے ہیں۔ پس جس شخص کو یہ مال حاصل ہو جائے اس کو چاہیے کہ اس کے ساتھ صلہ رحمی کرے۔ اس کے ساتھ اچھی مہمان نوازی کرے اپنے اہل کو بھی اس سے خوش کرے۔ اس مال سے مقروض و مسافر و فقراء اور راہِ خدا میں جہاد کرنے والوں کی مدد کرو اور اپنے نفس پر مصیبتوں میں مہر کریں اور ناپسند معاملے پر مہر کریں۔ پس جو شخص ان چیزوں پر کامیاب ہو گیا اس نے دنیا کی

بزرگی کو اور آخرت کے نفعاًل کو پایا ہے۔

مومن کی تذلیل کرنے سے بچو

﴿قال أخبرني﴾ ابوہریرہ محمد بن عمر الجماعی ﴿قال حدثنا﴾ ابی العباس احمد بن محمد بن سعید ﴿قال حدثنا﴾ علی بن الحسین ﴿قال حدثنا﴾ العباس بن عامر عن احمد بن رزق عن اسحاق بن عمار قال قال لی ابو عبد اللہ (ع) یا اسحاق کیف تصنع بزکوة مالک اذا حضرت قلت یا تونی الی المنزل فاعطیہم فقال لی ما اراک یا اسحاق الا وقد اذک المؤمن فایاک ایاک ان الله تعالی یقول من اذل لی ولیا فقد ارضد لی بالمحاربة -

تفسیر نمبر 7: (بخلاف استاد)

جناب اسحاق بن عمار نے بیان کیا ہے کہ مجھے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا: اے اسحاق! آپ نے مالک کی زکوٰۃ کے ساتھ کیا کیا جب وہ لائی گئی؟ میں نے عرض کیا: جب وہ لائی گئی تو میں نے کہا: میرے گھر آ جاؤ۔ پس میں نے لوگوں میں وہ تقسیم کر دی۔ پس آپؑ نے فرمایا: اے اسحاق! تجھے کیا ہو گیا ہے۔ آگاہ ہو جاؤ کہ تو نے مومن کو ذلیل کیا ہے اور مومن کو ذلیل کرنے سے بچو کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو میرے کسی دوست کو ذلیل کرے گا پس وہ جنگ میں میری کمین گاہ میں ہے یعنی وہ جنگ میں میرے مقابلہ میں ہے۔

مومن کا اللہ تعالیٰ کے نزدیک مقام و عزت

﴿قال أخبرني﴾ ابو القاسم جعفر بن محمد بن قولویہ رحمہ اللہ ﴿قال حدثنا﴾ ابی عن سعد بن عبد اللہ عن احمد بن محمد بن عیسیٰ عن الحسن ابن محبوب عن حنان بن سدید عن أبیہ قال کنت عند ابی عبد اللہ

عليه السلام فذكر عنده المؤمن وما يجب من حقه فالتفت الى ابو عبد الله عليه السلام فقال يا ابا الفضل الا احببتك بحال المؤمن عند الله قلت بلى فحدثني جعلت فداك فقال اذا قبض الله روح المؤمن صعد ملكاه الى السماء فقالا يارب عبدك ونعم العبد كان سريعا الى طاعتك بطيئا عن معصيتك وقد قبضته اليك فما تأمرنا من بعده فيقول الجليل الجبار اهبنا الى الدنيا فكونا عند قبر عبيد ومجداني وسبحاني وعللاني وكبراني واكتبنا ذلك لعبيد حتى ابعثه من قبره ثم قال لي الا ازيدك قلت بلى زدني قال اذا بعث الله المؤمن من قبره خرج معه مثال يقدمه امامه فكلما رأى المؤمن هؤلاء من احوال القيمة قال له المثال لا تجزع ولا تحزن وابشر بالسرور والكرامة من الله عز وجل قال فما يزال يبشره بالسرور والكرامة من الله عز وجل حتى يقف بين يدي الله سبحانه ويحاسب حسابه يسيرا ويأمر به الى الجنة والمثال امامه فيقول المؤمن رحمك الله نعم الخارج خرجت معي من قبري ما زلت تبشرني بالسرور والكرامة من الله عز وجل حتى كان ذلك "فمن انت فيقول المثال انا السرور الذي ادخلته على اخيك المؤمن في الدنيا خلقتني الله لا بشرك"۔

تفسیر نمبر 8: (بخلاف استاد)

جناب حنان بن سدر رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے والد سے نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابو عبد اللہ امام صادق علیہ السلام کی خدمت اقدس میں موجود تھا کہ آپ کے سامنے مومن اور جو اس کے حقوق ہیں ان کا ذکر کیا گیا۔ پس جناب ابو عبد اللہ علیہ السلام میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے ابو الفضل! کیا ایک مومن کا جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مقام ہے میں تجھے اس کے بارے میں خبر نہ دوں؟

پس میں نے عرض کیا: کیوں نہیں میں آپ پر قربان ہو جاؤں آپ میرے لیے بیان فرمائیں۔ آپ نے فرمایا: جب مومن کی روح کو اللہ تعالیٰ قبض کروانا ہے تو دو فرشتے اس کی روح لے کر آسمان کی طرف بلند ہوتے ہیں پس وہ دونوں عرض کرتے ہیں: اے ہمارے رب! یہ تیرا بندہ ہے اور بہت اچھا بندہ ہے جو آپ کی اطاعت میں جلدی کرتا تھا اور تیری نافرمانی میں سستی کرتا تھا اور ہم اس کو لے کر آپ کے دربار میں حاضر ہوں۔ اس کے بعد اب اس کے لیے کیا حکم ہے؟ پس اللہ تعالیٰ ان دونوں فرشتوں کو حکم دے گا:

اے میرے فرشتو! زمین پر اتر جاؤ۔ میرے اس بندے کی قبر کے نزدیک و قریب رہو جب تک میرا یہ بندہ قبر سے محسوس نہیں کیا جاتا اس کی قبر پر میری تعجید کرو میری تسبیح کرو میری تحلیل کرو میری کبریائی بیان کرو اور اس کے ثلثہ اعمال میں تم دونوں اس سب کو لکھو۔

پھر آپ نے فرمایا: اگر تو چاہے تو میں اس میں اضافہ کروں۔ میں نے عرض کیا: اور فرمائیں۔ آپ نے فرمایا: جب مومن اپنی قبر سے محسوس ہوگا اس کی قبر سے ایک مثال نورانی اس کے ساتھ خارج ہوگی جو اس کے آگے آگے ہوگی۔ جب وہ مومن قیامت کی ہولناکیوں کو دیکھے گا تو وہ مثال اسے کہے گی نہ ڈرو اور نہ غم کرو۔ میں آپ کو سرور و کرامت کی اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارت دیتی ہوں۔ پس وہ جب تک اللہ کی بارگاہ میں کھڑا رہے گا وہ سرور و کرامت خدا کی طرف سے اس کو شامل حال رہے گی اور پھر اس کا تھوڑا سا حساب ہوگا اور پھر اس کو جنت میں جانے کا حکم سنایا جائے گا اور وہ مثال پھر اس کے آگے آگے ہوگی۔ پس مومن اس سے کہے گا: اللہ تعالیٰ آپ پر رحمت کرے میری قبر سے میرے ساتھ بہت اچھی نکلے ہے۔ تو نے ہمیشہ مجھے اللہ کے سرور و کرامت کی خوشخبری دی ہے یہاں تک کہ میں جنت میں داخل ہو گیا ہوں۔ پس یہ بتاؤ تم کون ہو؟ پس وہ مثال جواب دے گی: پس میں وہ خوشی ہوں جو تو نے دنیا میں اپنے مومن بھائی کے دل میں ایجاد کی تھی تو اللہ نے مجھے خلق فرمایا تاکہ میں تجھے بشارت دوں۔

نماز فجر کے بعد کی دعائے امام علیہ السلام

﴿قال أخبرني﴾ أبو القاسم جعفر بن محمد بن قولويه رحمه الله عن أبيه مسعد بن عبد الله عن أحمد بن محمد بن عيسى عن الحسين بن سعيد عن محمد بن أبي عمير عن محمد الجعفي عن أبيه قال كنت كثيراً ما اشتكى عيني فشكوت ذلك إلى أبي عبد الله عليه السلام فقال لا أعلمك دعاء لدنياك وآخرتك وتكفي به وجع عينك قلت بلى قال تقول في دهر الفجر ودهر المغرب اللهم اني استلك بحق محمد وآل محمد عليك ان تصلي على محمد وآل محمد وان تجعل النور في بصري والبصيرة في ديني واليقين في قلبي والاخلاص في عسلي والسلامة في نفسي والسعة في رزقي والشكر لك ابدأ بعتني وصلى الله على سيدنا محمد النبي وآله وسلم تسليماً -

تھاہیثہ نمبر 9: (بخلاف اناؤ)

جناب عمر رضی نے اپنے والد سے نقل کیا وہ بیان کرتے ہیں کہ میری آنکھ اکثر خراب رہتی تھی۔ پس میں نے اس کا حکوہ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام کی خدمت میں کیا۔ پس آپؑ نے فرمایا: کیا میں تیری دنیا اور آخرت کی خیر کے لیے تجھے دعا کی تعلیم نہ دوں۔ وہ میری آنکھ کی بیماری کے لیے بھی کافی ہوا؟ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں مولا۔ آپؑ نے فرمایا: نماز فجر اور نماز مغرب کے بعد یہ دعا پڑھا کرو:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تَجْعَلَ النُّورَ فِي بَصَرِي وَالبَصِيرَةَ فِي دِينِي وَاليَقِينَ فِي قَلْبِي وَالاخْلَاصَ فِي عَمَلِي وَالسَّلَامَةَ فِي نَفْسِي وَالسَّعَةَ فِي رِزْقِي وَالشُّكْرَ لَكَ أَبَدًا بِقَيْتِي -

”اے میرے اللہ! میں تجھ سے محمدؐ و آلِ محمدؐ کے حق کے ذریعے سوال کرتا ہوں۔ آپ محمدؐ اور آلِ محمدؐ پر اپنی درود (یعنی رحمت) نازل فرما اور میری آنکھ میں ایک نور قرار فرما اور میرے دین میں ایک بصیرت عطا فرما اور میرے دل میں یقین قرار فرما۔ میرے عمل میں اخلاص قرار فرما اور میرے نفس میں سلامتی اور میرے رزق میں وسعت اور مجھے ہمیشہ اپنے لیے شکر کرنے والا قرار فرما۔

صلی اللہ علی سیدنا محمد النبی وآلہ وسلم تسلیماً

مجلس نمبر 23

طالب علم سے گفتگو

﴿قال حدثني﴾ احمد بن محمد عن أبيه محمد بن الحسن بن الوليد القمي رحمه الله عن محمد بن الصفار عن العباس بن معروف عن علي بن مهزيار عن الحسين بن سعيد الاهوازي عن النضر بن سويد وابن أبي نجران جميعا عن عاصم عن أبي بصير عن أبي جعفر محمد الباقر عليه السلام انه قال ان ابأذر رحمه الله كان يقول يا مبتغى العلم كان شيئا من الدنيا لم يكن شيئا الا عملا يقطع خيره ويضر شره الا من رحم الله يا مبتغى العلم لا يشغلك اهل ولا مال عن نفسك انت يوم تذاقهم كضيف بت فيهم ثم غدوت من عندهم الى غيرهم والدنيا والآخرة كمنزل انزله ثم عدلت عنه الى غيره وما بين الموت والبعث الا كئومة نمتها ثم استيقظت منها يا مبتغى العلم قدم لمقامك بين يدي الله فانك مرتين بملك وكما تدين تدان يا مبتغى العلم قدم لمقامك بين يدي الله فانك مرتين بملك وكما تدين تدان يا مبتغى العلم صل قبل ان لا تقدر على ليل ولا نهار تصلي فيه انما مثل الصلوة لصاحبها باذن الله كمثل رجل دخل على سلطان فانصت له حتى فرغ من حاجته كذلك المرء المسلم مادام في صلوته لم يزل الله ينظر اليه حتى يفرغ من صلوته يا مبتغى العلم تصدق قبل ان لا تقدر ان تعطى

شیئا ولا تمنع منه انما مثل الصدقة لصاحبها كمثل رجل طلبه القوم بدم فقال لا تقتلونى واضربوا لى اجلا لامعنى فى مرضاتكم كذلك المرء المسلم باذن الله كلما تصدق بصدقة حل عقدة من رقبته حتى يتوفى الله اقواما وقد رضى عنهم ومن رضى الله عنه فقد عتق من النار يامبتغى العلم ان قلبا ليس فيه من الحق شين كالبيت الخراب الذى لا عامر له يامبتغى العلم ان هذا اللسان مفتاح خير ومفتاح شر فاختم على قلبك كما تختم على ذهابك و ورقك يامبتغى العلم ان هذه الأمثال ضربها الله للناس وما يعقلها الا العالمون-

تھاہیث نمبر 1: (تحف استاد)

حضرت ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت امام ابو جعفر محمد باقر علیہ السلام سے نقل فرمایا آپ نے فرمایا:

جناب ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے: اے طالب علم! اس دنیا میں جو کچھ ہے وہ عمل ہے جو اس کے لیے نفع مند ہے یا نقصان دہ ہے مگر جس پر اللہ رحم فرمادے۔ اے طالب علم! مال اور تیرے اہل تیرا نفس تجھے غافل نہ کروں۔ آج تو ان کے درمیان اس طرح رہو جس طرح ایک مہمان ان کے درمیان رہتا ہے جو دوسری صبح کو ان سے کسی دوسرے کے پاس چلا جاتا ہے۔ دنیا اور آخرت تیرے لیے ایسے ہیں جو تیرے پاس نازل ہوئے ہیں پھر آپ سے رخ موڑ کر کسی دوسرے کی طرف چلے جاتے ہیں اور موت اور دوبارہ حشر کے درمیان کا فاصلہ تیری نیند کی مانند ہے جس میں تو سویا ہوا ہے اور دوبارہ بیدار ہو جائے گا۔

اے طالب علم! خدا کی بارگاہ میں اپنے مقام کے لیے کچھ آگے بھی بھیجو کیونکہ تو اپنے عمل کا مہو ہونے منت ہے اور جیسا تو یہاں افعال انجام دے گا ویسے ہی وہاں پر تجھے

جزا دی جائے گی۔

اے طالب علم! نماز پڑھو قبل اس کہ تم نماز پڑھنے کی قدرت نہ رکھو۔ دن رات تیرے اوپر آجائیں۔ یہ نماز اپنے نمازی کے لیے اللہ کے حکم سے ایسے ہوگی جیسے ایک مرد ایک بادشاہ کے دربار میں اور وہ اس کے لیے خاموش رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اپنی حاجت بیان کرے۔ ایسے ہی جب کوئی مسلمان نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے جب تک وہ نماز میں رہتا ہے اللہ تعالیٰ کی نظر رحمت اس کی طرف رہتی ہے یہاں تک کہ وہ نماز سے فارغ ہو جائے۔

اے طالب علم! صدقہ دو قبل اس کے کہ کوئی چیز دینے پر قادر نہ رہے اور نہ ہی کسی چیز کو اپنے سے روکنے پر قادر رہے۔ یہ صدقہ اپنے صاحب کے لیے ایسے ہے جیسے ایک مرد کو اس کی قوم اس کو خون کے لیے طلب کرتی ہے اور وہ مرد کہتا ہے کہ مجھے قتل نہ کرو اور ایک مدت تک مہلت دو تا کہ میں تمہاری خوشنودی کے لیے کوشش کرتا رہوں۔ ایسے ہی ہے جب کوئی مسلمان مرد صدقہ دیتا ہے اللہ کے حکم سے وہ صدقہ اس کی مشکلات کو حل کرتا ہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اس کی روزی کو مکمل کر دیتا ہے (یعنی اس کی موت کا وقت آ جاتا ہے) اور اللہ ان سے راضی ہوتا ہے اور جس سے اللہ راضی ہو جائے پس اس کو جہنم سے نجات عطا کر دیتا ہے۔

اے طالب علم! جس دل میں حق نہ ہو وہ اس گھر کی مانند ہے جو خراب ہے اور اس میں کوئی رہنے والا نہیں ہے۔

اے طالب علم! یہ حیرت زبان خیر اور شردلوں کی چابی ہے۔ اپنے دل کی حفاظت کرو جس طرح تم اپنے سونے اور چاندی کی حفاظت کرتے ہو۔

اے طالب علم! تحقیق یہ وہ مثالیں ہیں جن کو اللہ لوگوں کے لیے بیان کرتا ہے اور ان مثالوں سے کوئی بھی عبرت و عقل حاصل نہیں کرتا سوائے علماء کے۔

جو آپ پر ظلم کرے اس کو معاف کرو

وبالاستاد الأول عن علي بن مهزيار عن ابن أبي عمير عن النضر بن سويد عن ابن مثنان عن أبي عبد الله جعفر بن محمد الصادق (ع) قال قال رسول الله (ص) في خطبته ألا أخبركم بخير خلائق الدنيا والآخرة العفو عن ظلمك وإن تصل من قطعك والاحسان إلى من أساء إليك واعطاء من جرمك وفي التباغض الحائلة لا اعتنى حائلة الشعر ولكن حائلة الدين -

تصحيح نعيم 2: (بخلاف استاد)

حضرت امام ابو عبد الله جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام نے فرمایا ہے: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ایک خطبہ کے دوران فرمایا: میں تم کو دنیا اور آخرت کے اخلاق میں سے سب سے بہتر کے بارے میں خبر دیتا ہوں جو آپ پر ظلم کرے اس کو معاف کرنا اور جو آپ کو محروم رکھے اس کو عطا کرنا اور جو آپ کے ساتھ برا سلوک کرے اس کے ساتھ احسان کرنا اور جو آپ سے قطع تعلقات کرے اس سے تعلقات قائم کرنا اور دشمنی اور اختلاف میں بلند ہو جاؤ (اس سے مراد شعر میں بلندی نہیں بلندی دین میں حائلہ مراد ہے یعنی بلندی مراد ہے)۔

نیکی بکرم ہو اس کو کم شمار نہ کرو

وبالاستاد الأول عن علي بن مهزيار عن فضالة بن أيوب عن عبد الله ابن زيد عن ابن أبي يعفور قال قال لي أبو عبد الله جعفر بن محمد صلوات الله عليهما لا يغرنك الناس عن نفسك فإن الأمر يصل إليك دونهم وتقطع عنك النهار بكذا وكذا فإن معك من يحفظ ولا تستقل قليل الخير فإنك تراه حيث يسرك ولا تستقل قليل الشر فإنك تراه غداً بحيث يسوءك

واحسن فاضی لم ار شیئا اشد حلقا ولا اسرع درکا من حسنة لذنب قديم
ان الله جل اسمه يقول ان المحسنات يذهب السیئات ذلك ذکرئ للذاکرین۔

تعبیث نعیدو 3: (تخرف استاد)

حضرت ابو عبد اللہ جعفر بن محمد صلوات اللہ علیہ نے فرمایا: لوگوں کو اپنے نفس کو دھوکا نہ دو کیونکہ معاملہ تیرے ساتھ ہے ان لوگوں کے ساتھ نہیں ہے اور ان کے ساتھ دن کو یوں یوں کر کے ضائع مت کرو کیونکہ آپ کے ساتھ وہ (فرشتے) موجود ہیں جو تیری ہر چیز محفوظ کرتے ہیں اور اپنے قلیل عمل خیر کو بھی قلیل شمار نہ کرؤ کیونکہ جب آپ اس کو قیامت کے دن دیکھیں گے تو آپ خوش ہو جائیں گے اور اپنے قلیل عمل شر کو بھی قلیل قرار نہ دو کیونکہ ممکن ہے وہ قلیل عمل بھی قیامت کے دن دیکھے تو وہ تجھے رسوا کر دے۔ اور نیکی کیا کرؤ کیونکہ میں نے نہیں دیکھا کسی چیز کو جس کی طلب بہت سخت ہوتی ہے سوائے نیکی کے۔ اور بہت جلدی جس کو آپ درک کریں گے وہ نیکی ۱۱ تیرے گناہوں کو ختم کر دے گی کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نیکیاں بدیوں کو ختم کر دیتی ہیں۔ یہ یاد رکھنے والوں کے لیے یاد دہانی ہے۔

لوگوں سے انصاف کرو

وبالاستاد الاول عن علی بن فضالہ عن عجلان ابن صالح قال قال
لی ابو عبد اللہ جعفر بن محمد السلام انتصف الناس من نفسك وواسهم فی
مالك وارض لهم بما ترضی لنفسك واذكر الله كثيراً وایاك والکسل
والضجر فان ابی بذلك کان یوصینی وبذلك کان یوصیه ابوہ وكذلك فی
صلوة اللیل انک اذا تکاسلت لم تؤد الی الله حقه وان ضجرت لم تؤد حقاً
وعلیک بالصدق والورع واداء الامانة واذا وعدت فلا تخلف۔

حدیث نمبر 4: (کشف استاد)

جناب ابوصالح نے بیان کیا کہ حضرت ابو عبد اللہ جعفر بن محمد علیہ السلام نے فرمایا: لوگوں کے ساتھ اپنی طرف سے انصاف کرو اور اپنے مال میں ان کا حصہ قرار دو۔ اور جس چیز کو تم اپنے لیے پسند کرتے ہو اس کو ان کے لیے پسند کرو اور اللہ کا ذکر زیادہ سے زیادہ کرو۔ سستی اور تنگ دلی سے بچو۔ میں میرے والد نے مجھے اس کی وصیت کی تھی اور ان کے والد نے ان کو اس کی وصیت فرمائی تھی اور ایسے ہی نماز شب کے بارے میں وصیت فرمائی کیونکہ جب تو سستی کرے گا تو اللہ کے حقوق کو پورا نہیں کر سکے گا اور دل تنگی کرے گا تو لوگوں کے حقوق پورے نہیں کر پائے گا۔ اپنے اوپر کچھ کم پریز گاری کو امانت کی ادائیگی کو لازم و واجب قرار دو اور جب وعدہ کرو تو اس کی مخالفت نہ کرو۔

ابو نعمان کو نصیحت

بالاستاد الأول عتلی بن مہزیار عن علی بن حدید عن علی بن النعمان عن اسحاق بن عمار عن ابی النعمان العجلی قال قال ابو جعفر محمد ابن علی علیہ السلام یا ابا النعمان لا تحقق علينا کذبا فتسلب الحنیفۃ یا ابا النعمان لا ترأس فتکون ذنبا یا ابا النعمان انک موقوف ومسؤل لا محالة فان صدقت صدقناک وان کذبت کذبناک یا ابا النعمان لا یفرنک الناس عن نفسك فان الأمر یصل الیک دونهم ولا تقطن نہارک بکذا وکذا فان معک من یحفظ علیک واحسن قلم ارشیفا اسرع درکا ولا اشد طلبا من حسنة لذتہ قدیم -

حدیث نمبر 5: (کشف استاد)

حضرت ابو عبد اللہ جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام نے فرمایا: اے ابو نعمان! ہمارے

اوپر جھوٹ کو محقق نہ کرو (یعنی ہمارے اوپر جھوٹ نہ بولو) ایسا کرنے سے تیری ضعیفیت ختم ہو جائے گی۔ اے ابونعمان! اپنے آپ کو دیکھیں قرار نہ دو تا کہ تم گناہ کار بن سکو۔ اے ابونعمان! تم کو کھڑا کیا جائے گا اور تجھ سے سوال کیا جائے گا (یعنی قیامت کے دن) اگر تو نے ہمارے اوپر سچ بولا تو ہم تیری تصدیق کریں گے اور اگر تو نے ہمارے خلاف جھوٹ بولا تو ہم تیری تکذیب کریں گے؟ اے ابونعمان! لوگوں کو اپنی طرف سے دھوکا مت دو پس معاملہ تیرے سپرد ہے ان کے نہیں ہے۔ ان کے ساتھ اپنا دن فضول نہ گزارو کیونکہ تیرے ساتھ تیرے کاموں کو محفوظ رکھنے والے ہیں (یعنی فرشتے) پس نکلی کرو کیونکہ وہ چیز جس کی سب سے سخت طلب ہوگی اور جو بہت جلد درک ہوگی وہ نکلی ہے جو گناہ کو ختم کرنے والی ہے۔

مغبون کون ہے؟

وبالاسناد الأول عن علی بن مہزیار عن علی بن حدید عن علی بن النعمان رفعہ قال کان علی بن الحسین علیہ السلام یقول ربح من غلبت واحدته عشیrote وکان ابو عبد اللہ علیہ السلام یقول المغبون من ظہن عمره ساعة بعد ساعة وکان علی بن الحسین (ع) یقول اظہر الیاس من الناس فان ذلك من الغنی واقل طلب الحوائج الیہم فان ذلك فقر حاضر وایاک وما یتعذر منه وصل صلوة مودع وان استطعت ان تكون الیوم خیراً منك امس وغداً خیراً منك الیوم فافعل۔

ترجمہ نمبر 6: (بخلاف اسناد)

حضرت امام علی بن حسین زین العابدین علیہ السلام فرماتے ہیں: فائدہ مند وہ ہے جس کی وحدت اپنے خاندان پر غالب آجائے۔ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام فرماتے ہیں:

مغنون (جس کو دھوکا دیا گیا ہو) وہ ہے جو اپنی زندگی میں ہر گھڑی دھوکے میں رہے۔ امام علی بن حسین علیہ السلام فرماتے ہیں: لوگوں سے ناامیدی ظاہر کرو کیونکہ یہ غنی ہونے کی علامت ہے اور لوگوں سے اپنی ضروریات و حاجات زیادہ طلب نہ کرو کیونکہ یہ فقر کی علامت ہے۔ بچو اس سے کہ تم کو معذرت کرنا پڑے (یعنی ایسا کام نہ کرو کہ جس کے انجام کے بعد معذرت کرنی پڑے) اور نماز کو آخری نماز سمجھ کر پڑھو۔ اگر آپ کے پاس استطاعت و طاقت ہو تو اپنے آج کو گزشتہ کل سے اور آنے والے کل کو آج سے بہتر قرار دینے کی ایسا ضرور کرو۔

ویل ہے اس قوم کے لیے

وبالاستاد الأول عن علی بن مہزیار علی بن النعمان عن ابن مسکان عن داود بن فرقد عن ابی سعید الزہری عن احدهما (ع) انه قال ویل لقوم لا یدینون اللہ بالأمر بالمعروف والنہی عن المنکر وقال من قال لا الہ الا اللہ فلن یلج ملکوت السماء حتی یتم قوله بعمل صالح ولا دین لمن دان اللہ بطاعة الظالم ثم قال وكل القوم الہامم التکاثر حتی زاروا المقابر۔

حدیث نمبر 7: (کتاب استاد)

ابوسعید زہری نے امام ابو عبد اللہ یا امام علی بن حسین علیہم السلام سے روایت نقل کی کہ آپؑ نے فرمایا:

اس قوم کے لیے جو اللہ کی خدمت نیک کے حکم اور برائی سے روکنے کے ذریعے نہیں کرتے اور آپؑ نے فرمایا: جو شخص لا الہ الا اللہ کہتا ہے وہ ملکوت السماء میں ہرگز داخل نہیں ہو سکے گا یہاں تک کہ وہ اپنے اس قول کو نیک عمل کے ساتھ مکمل و تمام نہ کرے۔ اور جو اللہ کے دین کا بدلہ ظالم کی مدد و اطاعت کر کے دینا چاہتا ہے اس کا کوئی دین نہیں ہے۔

پھر آپؐ نے فرمایا: ہر قوم غفلت میں ہے اور یہ اس غفلت سے بیدار نہیں ہوں گے یہاں تک کہ وہ قبروں کی زیارت کر لیں گے۔

خدا کی نافرمانی سے بچو

وبالاسناد الأول عن علی بن مہزیار عن النظر عن ابراهیم بن عبد الحمید عن زید الشحام قال سمعت ابا عبد اللہ جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام یقول احذروا سطوات اللہ باللیل والنهار فقلت وما سطوات اللہ فقال اخذہ بالمعاصی -

تحدیث نمبر 8: (بخلاف اسناد)

جناب زید شحام نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے سنا ہے آپؐ نے فرمایا: صبح و شام اللہ کی سطوات سے بچو۔ پس میں نے عرض کیا کہ یہ سطوات کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: اس کی نافرمانی کرنا۔

جو واجبات پورا کرے وہی لوگوں سے بہتر ہے

وبالاسناد الأول عن علی بن مہزیار عن الحسن بن محبوب عن ابی حمزہ الثمالی قال سمعہ علیہ السلام یقول من عمل بما افترض اللہ علیہ فهو من خیر الناس ومن اجتنب ما حرم اللہ علیہ فهو من اسعد الناس ومن اورع الناس ومن قبح بما قسم اللہ له فهو اغنی الناس -

تحدیث نمبر 9: (بخلاف اسناد)

ابو حمزہ ثمالی نے بیان کیا ہے کہ امام علیہ السلام سے سنا آپؐ نے فرمایا: جو اللہ کے واجب کردہ اعمال کو انجام دے وہ سب لوگوں سے بہتر ہے اور جو اللہ کی حرام کردہ سے اجتناب کرے وہ لوگوں میں سب سے زیادہ عبادت گزار ہے اور وہ سب سے زیادہ پرہیز

کرنے والا ہے اور جو شخص خدا کی تقسیم پر قناعت کرے گا پس وہ سب سے زیادہ غنی ہے۔

منافع کے ساتھ زبانی تعلق رکھو

وبالاستاد الأول عن علي مهزيار عن الحسن بن محبوب عن محمد بن سنان عن الحسين بن مصعب عن سعيد بن ظریف عن أبي جعفر محمد ابن علي (ع) انه قال صانع المنافع بلسانك واطلص ودك للمؤمن وان جالسك يهودي فاحسن مجالسته۔

تفسیر نمبر 10: (بخلاف استاد)

حضرت ابو جعفر محمد بن علی الباقر علیہ السلام نے فرمایا: منافع کے ساتھ اپنی زبان سے معاملہ رکھو اور مؤمن کے لیے اپنی محبت کو خالص قرار دو۔ اگر کسی یہودی کے ساتھ محفل کرو تو احسن انداز سے کرو۔

جو زمانے کی مصیبت پر صبر نہ کرے گا وہ عاجز ہو جائے گا

وبالاستاد الأول عن علي بن مهزيار عن فضالة عن ابان بن عبد الرحمن ابن سيابة عن الثمان عن أبي جعفر (ع) انه قال من تفقد تفقد ومن لا يعد الصبر لفواجب الدهر يعجز وان قرضت الناس قرضوك وان تركتهم لم يتركوك قال فكيف اصنع قال اقر منهم من عرضك ليوم فافتك وفترك۔

تفسیر نمبر 11: (بخلاف استاد)

حضرت امام ابو جعفر الباقر علیہ السلام نے فرمایا: جو تجھے گم کر دے اس کو تم بھی گم کر دو اور جو زمانے کی مصیبت پر صبر نہیں کرے گا وہ عاجز ہے۔ اور اگر تم لوگوں کو قرض دو گے تو وہ آپ کو قرض دیں گے اور اگر آپ ان کو ترک کریں گے تو وہ آپ کو ترک نہیں کریں گے۔

کریں گے۔ راوی نے عرض کیا: مولاً پھر مجھے کیا کرنا چاہیے؟ آپ نے فرمایا: اپنے اقاہ اور فقر کے دن کے لیے ان سے اقرار لو۔

نماز مسجد میں ادا کرنا اپنے لیے لازم قرار دو

وبالاسناد الأول عن علی بن مہزیار عن علی بن حدید عن مرزم قال قال ابو عبد اللہ علیہ السلام علیکم بالصلاوات فی المساجد وحسن الجوار للناس واقامة الشہادة وحضور الجنائز انه لا بد لکم من الناس ان احدا لا یمستغنی عن الناس بجنائزہ فاما نحن نأتی جنائزہم وانما ینبغی لکم ان تصنعوا مثل ما صنع القوم من تأتمون بہ والناس لا بد لبعضہم من بعض ماداموا علی هذه الحال حتی یکون ذلک ثم ینقطع کل قوم الی اهل اہوائہم ثم قال علیکم بحسن الصلوۃ واعملوا لاخرتکم لانفسکم فان الرجل قد یکون کیمسا فی امر الدنیا فیقال ما اکیس فلانا انما الکیس کیمس الآخرة۔

تہذیب نمبر 12: (بخلاف اسناد)

حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا: نمازوں کو مساجد میں ادا کرنا اپنے لیے لازم قرار دو۔ لوگوں کے لیے اچھے مسائے ہو۔ شہادت کو قائم کرو۔ لوگوں کے جنازوں پر حاضری کو اپنے اوپر لازم قرار دو کیونکہ کوئی شخص بھی جنازے کے وقت لوگوں سے بے نیاز نہیں ہو سکتا۔ پس کیا ہم آپ لوگوں کے جنازوں پر حاضر نہیں ہوتے اور تمہارے لیے سزاوار یہ ہے کہ تم لوگوں کے ساتھ ایسا سلوک کرو جیسا کہ قوم اس بندے کے ساتھ کرتی ہے جس کے لوگوں کے لیے بعض کا بعض کے لیے ہونا ضروری ہے۔ وہ اسی طرح رہیں گے جب تک ان کے لیے ایسا رہنا ضروری ہو۔ پھر یہ قوم اپنے ہم خیال لوگوں کی صحبت میں ہو جائیں گے۔ آپ نے فرمایا: تمہارے لیے ضروری ہے کہ تم نماز کو احسن انداز میں

اور کرو اور اپنی آخرت کے لیے نیک اعمال انجام دو کیونکہ کبھی کبھار کوئی شخص دنیا کے لیے بڑا عقل مند ہوتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ قلاں بہت زیادہ عقل مند ہے۔ عقل مندی وہ ہے جو آخرت کے لیے ہو۔

تین چیزوں میں خیانت نہ کرنا

وبالاستاد الأول عن علی بن مہزیار عن محمد بن اسماعیل عن منصور ابن یونس عن ابی خالد القمط عن ابی عبد اللہ جعفر بن محمد علیہ السلام انه قال خطب رسول اللہ (ص) یوم متی فقال نصر اللہ عبداً سمع مقاتلی فوعاها ویبلغها من لم یسمعها فکم حامل فقه غیر فقیہ وکم حامل فقه الی من هو افقه منه ، ثلاث لا یقل علیها قلب عبد مسلم اخلاص العمل للہ والنصیحة لأئمة المسلمین وال لزوم لجماعتهم فان دعوتهم محبطة من ورائهم المؤمنون اخوة تتکافی دمائهم وهم ید علی مواہم یسعی بذمتهم اداناهم -

22۔ بیٹ نمبر 13: (بخلاف سند)

حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام فرماتے ہیں: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے متی کے دن اپنے خطبہ میں ارشاد فرمایا:

”خدا اس بندے کی مدد کرے جو میری باتوں کو سنے اور ان کو اپنے پاس محفوظ رکھے اور پھر جن لوگوں نے میری گفتگو نہیں سنی ان تک میری باتوں کو پہنچائے۔ کافی حامل فقہ ایسے ہیں جو فقیہ نہیں ہیں اور بعض حامل فقہ ایسے ہیں جو اپنی فقہ کو اپنے سے زیادہ فقیہ کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ تین چیزیں ایسی ہیں جس میں کسی مسلمان کا دل خیانت نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ کے لیے عمل خالص کرنے میں تمام مسلمانوں کو نصیحت کرنے میں اور مسلمانوں کی جماعت کو وہ لازم قرار دیتا ہے اور ان کی دعوت راہیگاں جائے گی۔ تمام

مؤمنین آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ وہ اپنے غیر پر فوقیت رکھتے ہیں اور جو ان سے ادنیٰ ہے وہ کوشش کرتے ہیں ان کے ذمہ کی۔

افضل ترین ہدایت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے

وبالاسناد الأول عن علی بن مہزیار عن منصور بن ابی یحییٰ قال سمعت ابا عبد اللہ علیہ السلام یقول صعد رسول اللہ (ص) المنبر فتمیز وجنتاء والتع لونه ثم اقبل بوجهه فقال یامعشر المسلمین انی انما بعثت انا والساعة کھاتین قال ثم ضم السہابتین ثم قال یامعشر المسلمین انا الفضل الھدی ھدی محمد (ص) وخیر الحدیث کتاب اللہ وشر الامور محدثاتها الاوکل بدعة ضلاله الاوکل ضلاله فلعی النار من ترک مالا لاهله ولورثته ومن ترک کلاء او ضیاعا فعلى والی -

تخصیص نمبر 14: (بخلاف اسناد)

جناب منصور بن یحییٰ نے بیان کیا ہے کہ میں حضرت ابو عبد اللہ امام صادق علیہ السلام سے سنا آپ نے فرمایا:

سید المرسلین والانبیاء حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر تشریف لے گئے جب آپ کے دونوں رخسار کا رنگ تبدیل ہو چکا تھا پھر آپ نے اپنا رخ نور لوگوں کی طرف کیا اور فرمایا: اسے لوگو! افضل ترین ہدایت محمد کی ہے اور سب سے بہتر کتاب کلام اللہ کی ہے اور تمام امور سے بدتر اور شدید ترین بدعات ہیں۔ آگاہ ہو جاؤ کہ تمام بدعتیں منکرات و گمراہی ہیں اور ہر گمراہی کا نتیجہ جہنم ہے۔ پس جو مال کو اپنے ترک میں چھوڑ کر جائے گا وہ اس کے وارثوں کے لیے ہے اور جو ترک کلام اور ضیاع چھوڑ کر جائے گا ■ پس میرے ذمہ یا میرے لیے ہیں۔

تورات میں چار چیزیں

وبالاسناد الأول عن علي بن مهزيار عن رفاعه عن أبي عبد الله جعفر ابن محمد عليه السلام قال أربع في التوراة وأربع إلى جنبهن من أصبح على الدنيا حزينا أصبح ساطعا على ربه ومن أصبح يشكو مصيبة نزلت به فانما يشكو ربه ومن اتى غنيا فتضعف له ليصيب من دنياه ذهب ثلثا دينه ومن دخل النار من هذه الامة ممن قرء القرآن فانما هو ممن كان اتخذ آيات الله هزوا والأربع الآخر من ملك استأثر ومن يستشير لا يندم وكما تدبّر تدان والفقر الموت الأكبر-

حدیث نمبر 15: (بخاری اسناد)

حضرت امام ابو عبد اللہ جعفر بن محمد علیہ السلام فرماتے ہیں: تورات میں چار چیزیں ہیں اور ان کے پہلو میں ہیں:

① جو دنیا میں اس حالت میں صبح کرتا ہے کہ وہ دنیا پر غمگین ہے جس نے اپنے رب سے ناراض ہے۔

② اور جو شخص اپنے اوپر آنے والی مصیبت کا شکوہ کرتے ہیں اس نے اپنے رب کی شکایت کی ہے۔

③ جو شخص کسی امیر کے لیے انکاری کرتا ہے تاکہ اس سے دنیا کو حاصل کرے پس اس کا تیسرا حصہ ایمان ضائع ہو چکا ہے۔

④ اور اس امت سے جو شخص جہنم میں جائے گا وہ ان میں سے ہے جو اللہ تعالیٰ کی آیات اور نشانوں کا خناق اڑاتے ہوں گے۔ اور وہ چار جو دوسری ہیں وہ یہ ہیں:

① جو مالک ہوگا وہ دوسروں پر فوقیت طلب کرتا ہے ② جو مشورہ کرے وہ پشیمان

نہیں ہوتا ③ اور جیسا کر دے ویسا ہی مجر دے ④ اور فقر بہت بڑی مصیبت ہے۔

پانچ وقت کی نمازوں کی مثل نہر کی ہے

وبالاسناد الأول عن علي بن مهزيار عن اسماعيل بن عباد عن الحسن ابن محمد عن سليمان عن سابق عن احمد بن محمد عن عبد الله بن لهيعة عن أبي الزبير عن جابر بن عبد الله الأنصاري قال خطبنا رسول الله (ص) فحمد الله وأثنى عليه ثم قال أيها الناس بعد كلام تكلم به عليكم بالصلوة فانها عمود دينكم كابدوا الليل بالصلوة واذكروا الله كثيراً يكثر عنكم سيئاتكم انما مثل هذه الصلوات الخمس مثل نهر جار بين يدي باب أحدكم يغتسل منه في اليوم خمس اغتسالات فكما يتقى بدنه من الدرن بثواتر الغسل فكذا يتقى من الذنوب مع مداومة الصلوة فلا يبقى من ذنوبه شيء ايها الناس ما من عبد إلا وهو يضرب عليه بخاتم معقودة فإذا ذهب ثلثا الليل وبقي ثلثه اتاه ملك فقال له قم فاذكر الله فقد دنا الصبح قال فان هو تحرك وذكر الله انحلت عنه عقدة وان هو قام فتوضأ ودخل في الصلوة انحلت عنه العقد كلها فيصبح حين يصبح قرير العين -

حدیث نمبر 16: (بخاری، مستدرک)

حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا: خدا کی حمد و ثناء بیان کرنے کے بعد فرمایا: اے لوگو! نماز کو اپنے اوپر لازم قرار دو کیونکہ یہ دین کا ستون ہے اور نماز شب کی زحمت کو برداشت کرو۔ اور اللہ تعالیٰ کا ذکر بہت زیادہ کیا کرو اور اپنے گناہوں کی بخشش کو زیادہ طلب کرو۔ ان پانچ نمازوں کی مثال نہر کی سی ہے۔ جو تمہارے گھر کے سامنے بہہ رہی ہے۔ اور تم اس میں روزانہ پانچ دفعہ غسل کرتے ہو تو جیسے تواتر سے غسل کرنے کی وجہ سے تمہارا بدن میل و پکیل سے پاک ہوتا ہے ایسے ہی نماز کی پابندی کرنے سے تم گناہوں سے پاک ہو جاتے ہو اور

تمہارے تمنا ہوں میں سے کوئی چیز باقی نہیں رہتی۔

اے لوگو! تم میں سے ہر ایک کو گروہوں سے پابند کیا گیا ہے پس جب رات دو تہائی ختم ہو جائے اور ایک تہائی = جائے پس ایک فرشتہ آتا ہے اور وہ آ کر کہتا ہے: اٹھو اور اللہ کو یاد کرو۔ صبح ہونے والی ہے پس اگر وہ حرکت کرے اور اللہ تعالیٰ کو یاد کرے تو اس کی ایک گرہ کھول دی جاتی ہے اور اگر وہ اٹھے اور وضو کرے اور نماز ادا کرے تو اس کی ساری گرہیں کھول دی جاتی ہیں اور وہ صبح اس حالت میں کرتا ہے کہ اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوتی ہیں۔

ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تین چیزیں پسند تھیں

وإلا سناد الأول عن علي بن مهزيار عن الحسن بن علي عن يونس ابن يعقوب عن شعيب العنقرقوني قال قلت لابي عبد الله جعفر بن محمد (ع) سمعت من يروي عن ابي ذر انه كان يقول ثلثة يبغضها الناس وانا احبها احب الموت واحب الفقر واحب البلاء فقال (ع) ان هذا ليس على ما يذهب انما عني احب الموت اى الموت فى طاعة الله احب الى من الحيوة فى معصية الله والبلاء فى طاعة الله احب الى من الصحة فى معصية الله والفقر فى طاعة الله احب الى من الغنى فى معصيته -

تہذیب نمبر 17: (بخلاف اسناد)

جناب شعيب العنقرقوني بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام صادق علیہ السلام کی خدمت اقدس میں عرض کی: اے مولانا! ابو ذر رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت بیان کی جاتی ہے کہ وہ فرماتے تھے: تین چیزیں ایسی ہیں جن سے لوگ نفرت کرتے ہیں اور میں ان کو پسند کرتا ہوں: ① میں موت کو پسند کرتا ہوں ② میں فقر کو پسند کرتا ہوں ③ میں بلاء و مصیبت کو پسند کرتا ہوں۔

پس امام علیہ السلام نے فرمایا: بات ایسے نہیں ہے جیسے لوگ سمجھ رہے ہیں بلکہ اس سے ان کی مراد یہ تھی: وہ فرماتے تھے کہ میں موت کو پسند کرتا ہوں اس سے مراد یہ وہ موت جو اطاعتِ خدا میں آئے وہ مجھے محبوب ہے اس زندگی سے جو خدا کی نافرمانی میں گزرے۔ وہ فرماتے تھے میں بلا کو پسند کرتا ہوں اس سے مراد یہ ہے کہ وہ بلا اور بیماری جو اطاعتِ خدا میں آئے وہ مجھے زیادہ محبوب و پسند ہے اس صحت سے جو خدا کی نافرمانی سے ملے۔ اور وہ فرماتے تھے کہ میں فخر کو پسند کرتا ہوں اس سے مراد یہ ہے کہ وہ فخر و ناداری جو خدا کی اطاعت میں ہو مجھے زیادہ محبوب ہے اس دولت و امیری سے جو خدا کی نافرمانی میں ملے۔

فسق و جھوٹ گھروں کو اہل سمیت جلا دیتا ہے

وبالاستناد الأول عن علي بن مهزيار عن ابن فضال عن يونس بن يعقوب عن أبي مريم عن أبي عبدالله او عن أبي جعفر (ع) عن جابر ابن عبدالله قال قال لنا رسول الله (ص) خمروا أنفسكم واركبوا أسلحتكم واجيئوا أبوابكم واحبسوا مواشيكم واهاليكم من حديث ثجب الناس الى أن يذهب لعمدة المشاء ان الشيطان لا يكشف غطاء ولا يحل وكاء وان الشيطان ترسل من حيث تجب الشمس واطفؤ اسرجكم فان الفويسقة تضرع البيت على اهله -

تھاہارٹ نمبر 18: (تخریفات)

حضرت چاہے ابن عبد اللہ انصاری رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اپنے ظرف کو پوشیدہ رکھو اور نیکی کا ہوں پر ٹیک لگا کر رکھو اور اپنے دروازے بند کر دو اور جانوروں اور اہل کو بند کر کے رکھو۔ اس طرح کہ لوگ واجب قرار دیں کہ یہ رات

کی تاریکی ختم ہو جائے، کیونکہ شیطان پروے نہیں اٹھاتا اور وہ سر بند چیزوں کو نہیں کھولتا۔
تحقیق شیطان نرمی کرتا یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے اور جھوٹ بولنا بند کرو کیونکہ
جھوٹ گھر اہل خانہ کے سمیت جلا کر راکھ کر دیتا ہے۔

نیک سنت قائم کرنے والے کو عامل کے برابر اجر ملے گا

وبالاسناد الأول عن علی بن مہزیار عن احمد بن محمد عن حماد
بن عثمان قال قال اسماعیل الجعفی سمعت ابا جعفر محمد بن علی (ع)
يقول من سنة عدل فاتح كان له مثل اجر من عمل بها من غير ان ينقص من
اجورهم شيئا ومن من سنة جور فاتح كان عليه وزر من عمل بها من
غير ان ينقص من وزرهم شيئا -

تہذیب نمبر 19: (مختلف استاد)

حضرت امام ابو جعفر محمد بن علی الباقر علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص کوئی نیک عدل
والی سنت قائم کرے اور اس کے لیے اس کا اجر اس شخص کے برابر ہوگا جو اس پر عمل کرتا ہے
اور عمل کرنے والے کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوگی اور جو کوئی بری روش قائم کرے گا اس کا
گناہ اس کے برابر ہوگا جو اس پر عمل کرے گا اور عمل کرنے والے کے گناہ میں بھی کوئی
تہدیلی نہیں کرے گا۔

مکاشفہ سے والدین کی خدمت بہتر ہے

وبالاسناد الأول عن علی بن مہزیار عن یکر بن صالح قال کتب
صهر لی الی انی جعفر الثانی علیہ السلام ان ابنی ناصب خبیث الرأی
وقد لقیمت منه شدة وجهداً فرأیک جعلت فداک فی الدعاء لی وما تری
جعلت فداک افتری ان اکشفه ام اداریه فکتب قد فهمت کتابک وما

ذکرت من امر ابیک ولست ادع الدعاء لك انشاء الله والمداراة خیر لك
من المکاشفة ومع العسر یسر ان العاقبة للمتقین شبتک الله علی ولایة من
تولیت نحن واتسم فی ودیعة الله التی لا تضیع وداعه قال بکر فعطف الله
بقلب ابیه حتی صار لا یخالفه فی شیء -

تہذیب نمبر 20: (بخلاف اسناد)

جناب بکر بن صالح بیان کرتے ہیں کہ میرے سر نے حضرت امام ابو جعفر علیہ
السلام کی خدمت میں تحریر کیا کہ میرا والد نامی اور برے عقیدے کا مالک ہے اور مجھ پر سختی
کرتا ہے اور پوری کوشش کرتا ہے۔ پس میں آپ پر قربان ہو جاؤں اس کے بارے میں
آپ کی رائے کیا ہے۔ آپ کا حکم کیا ہے کیا میں مکافہہ کر لوں (یعنی ایک طرف ہو کر
عبادت خدا میں مصروف ہو جانا) یا ان کی خدمت و مداری کروں۔ پس آپ نے جواب
تحریر فرمایا: میں آپ کی تحریر کو کچھ چکا ہوں اور جو آپ نے اپنے باپ کے بارے میں تحریر
کیا ہے پس تیرے لیے دعا کو ترک نہیں کروں گا ان شاء اللہ۔ اور مداری اور خدمت تیرے
مکافہہ سے بہتر ہے اور ہر مشکل کے ساتھ ایک آسانی ہے اور آخرت کا خیر انجام متقین
کے لیے ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس شخص کی ولایت و محبت پر ثابت رکھے جس سے تو محبت و
ولایت رکھتا ہے۔ ہم اور آپ سب ہم اللہ کی امانتیں ہیں اور اللہ اپنی امانت کو ضائع نہیں
کرتا۔ بکر بیان کرتا ہے پس اللہ تعالیٰ نے میرے والد کے دل کو نرم کر دیا وہ اس طرح ہو گیا
کہ وہ کسی چیز میں میری مخالفت نہیں کرتا تھا۔

شراب نوشی اور بت پرستی سے اللہ نے روکا ہے

وبالاسناد الأول عن علی بن مهزیار عن جعفر بن محمد الهاشمی

عن ابی حفص العطار قال سمعت ابا عبد الله جعفر بن محمد الصادق علیه

السلام يحدث عن أبيه عن جده عليه السلام قال قال رسول الله (ص)
جائني جبرئيل في ساعة ويوم لم يكن يأتي في فقلت له جبرئيل لقد
جئتني في ساعة ويوم لم تكن تأتي فيهما لقد ارعبتني قال وما يروعك
يا محمد وقد غفر لك الله ما تقدم من ذنبك وما تأخر قال بماذا بعثك به ربك
قال ينهالك ربك عن عبادة الاوثان وشرب الخمر وملاحاة الرجال واخرى
هي للاخرة والاولى يقول لك ربك يا محمد ما ابغضت وعاء قط كبغضى
بطنا ملائكة-

تحدیث نمبر 21: (بخلاف اسناد)

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ایک دن جبرائیلؑ اس وقت
آئے کہ جس وقت وہ نہیں آیا کرتے تھے۔ میں نے کہا: اے جبرائیلؑ! آپ آج اور اس
وقت کیوں آئے ہیں جبکہ اس وقت آپ نہیں آیا کرتے تھے۔ آپ نے مجھے حیران و
پریشان کر دیا ہے۔ جبرائیلؑ نے کہا: اے محمدؐ! میں آپ کو خوشخبری دینا چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ
نے آپ کے اگلے اور پچھلے سارے الزامات ختم کر دیے ہیں اور کہا وہ چیز جس کی وجہ سے
خدا نے آپ کو مبعوث فرمایا ہے وہ ہے کہ آپ کے رب نے آپ کو بت پرستی اور شراب
نوشی اور لوگوں کی غیرت سے منع کیا ہے اور اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں کسی بڑے
پہن کو برا نہیں قرار دیتا جس اس پیٹ کے جوئے ہو (شکم بڑی سب سے زیادہ مغضوب ہے)

انبیائے کرام مکرم اخلاق کے ساتھ خاص ہیں

وبالاستاد الأول عن علي بن مهزيار عن اسماعيل بن عباد عن
بكير عن أبي عبد الله جعفر بن محمد عليه السلام انه قال احب من شيعتنا
من كان عاقلاً فهما فقيها حليماً مدارياً صبوراً صدوقاً وفياً ثم قال ان الله

تبارک وتعالیٰ خص الانبیاء بمکارم الأخلاق فمن فيه فليحمد الله على ذلك ومن لم تكن فيه فليتنزع الى الله وليسأله قال قلت جعلت فداك وما هي قال الورع والتقوى والصبر والشكر والحلم والحياء والسخاء والشجاعة والغيرة واداء الأمانة-

تحدیث نمبر 22: (بخلاف استاد)

حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام فرماتے ہیں: اپنے شیعوں میں سے سب سے زیادہ مجھے وہ محبوب ہے جو عاقل صاحب فہم فقہی بردبار داری کرنے والا صبر کرنے والا سچا اور وعدہ وفا کرنے والا ہو۔ پھر آپؑ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیوں کو مکار (یعنی عمدہ و اچھے) اخلاق کے ساتھ خاص قرار دیا ہے۔ جس جس شخص میں یہ مکارم اخلاق پائے جاتے ہیں ان کو چاہیے کہ وہ اس پر خدا کی حمد بجالائیں اور جس شخص میں یہ نہیں پائے جاتے اس کو چاہیے کہ وہ خدا کی بارگاہ میں گریہ و زاری کرے اور اس سے مکارم اخلاق کو طلب کرے۔ راوی عرض کرتا ہے کہ میں نے عرض کیا: مولاً وہ مکارم اخلاق کیا ہیں؟ آپؑ نے فرمایا: وہ پرہیزگاری، قناعت، صبر، شکر، صم، حیا، سخاوت، شجاعت و غیرت اور امانت ادا کرنا ہے۔

تمنِ نخت ترین اعمال ہیں

وبالاستاد الأول عن علی بن مهزیار عن علی بن عقیبة عن جابرود بن المتذر قال سمعت ابا عبد الله جعفر بن محمد (ع) يقول اشد الاعمال ثلثة انصافك الناس من نفسك حتى لا ترضى لها بشيء منهم الارضيت لهم منها مثله ومواساتك الاخ فی المال وذكر الله علی كل حال وليس سبحانه والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر ولكن اذا ورد عليك شیء نهي الله عنه تركته -

تحدیث نمبر 23: (بخلف استار)

جناب جابر بن عبد اللہ جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے سنا آپ نے فرمایا: تین اعمال سخت ترین ہیں:

① لوگوں سے انصاف کرنا ② لوگوں کے لیے اپنے نفس سے وہ چیز پسند کرے جو چیز ان سے اپنے نفس کے لیے پسند کرنا ہے اور بھائی کے ساتھ برابری مال میں ③ اللہ کا ہر حال میں ذکر کرنا اس سے سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر مراد نہیں ہے اگرچہ یہ بھی ذکر ہے بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ جب تیرے سامنے خدا کی حرام کردہ چیزیں آئیں تو اس وقت اللہ کو یاد رکھو (یعنی ان سے پرہیز کرو)۔

تقویٰ کے ساتھ عمل قلیل نہیں ہوتا

وبالاستاد الأول عن علی بن مہزیار عن الحسن بن محمد بن سنان عن الفضیل بن عثمان عن ابی عجبۃ عن ابی جعفر محمد بن علی الباقر صلوات اللہ علیہما قال کان امیر المؤمنین علیہ السلام یقول لا یقل عمل مع التقویٰ وکیف یقل ما یتقل -

تحدیث نمبر 24: (بخلف استار)

حضرت امام ابو جعفر محمد بن علی الباقر علیہ السلام نے بیان فرمایا ہے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام فرمایا کرتے تھے: تقویٰ کے ساتھ جو عمل کیا جائے وہ کم نہیں ہے کیونکہ جو قبول ہو جائے وہ کم کیسے ہو سکتا ہے۔

سب سے زیادہ مصائب رسول خدا پر وارد ہوئے ہیں

وبالاستاد الأول عن علی بن مہزیار عن علی بن عقبہ عن ابی کہس عن عمر بن سعید بن ہلال قال قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام اوصینی قال اوصیک بتقوی اللہ والورع والاجتهاد واعلم انه لا ینفع

اجتهاد ولا ورع وانتظر الى ما هو دونك ولا تنظر الى من هو فوقك
فلكتيريا ما قال الله تعالى لرسوله ولا تعجبك اموالهم ولا اولادهم وقال ولا
تمدن عينيكَ الى ما متعنا به ازواجنا منهم زهرة الحياة الدنيا وان نازعتك
نفسك الى شيىء من ذلك فاعلم ان رسول الله (ص) كان قوته الشعير
وحلواو الثمر اذا وجد ووقوده السعف واذا اصبحت بمصيبة فاذكر مصابك
برسول الله (ص) فان الناس لن يصابوا بمثله ابدا۔

25: (بخند اسناد)

جناب عمر بن سعید بن ہلال نے بیان کیا ہے وہ کہتا ہے کہ میں نے حضرت
ابوسعبد اللہ علیہ السلام سے عرض کیا: آپ مجھے نصیحت فرمائیں۔

آپ نے فرمایا: میں آپ کو اللہ سے تقویٰ اختیار کرنے پر ہیزگاری اور راد حق میں
کوشش کرنے کی نصیحت کرتا ہوں۔ جان لوراہ خدا میں کوشش اور پرہیز مفید نہیں ہے۔ تم
اپنے سے اعلیٰ اور اوپر والے کی طرف نہ دیکھو بلکہ اپنے سے نیچے والے کی طرف دیکھو۔
پس اکثر دفعہ اللہ نے اپنے نبیؐ سے فرمایا ہے: اے میرے نبیؐ! یہ ان لوگوں کا مال اور اولاد
کی کثرت اور یہ دنیا کی رنگینیاں آپؐ کی آنکھوں کو چکا چوند نہ کر دیں اور اپنے نفس کو ان
میں سے کسی کی طرف مائل نہ کرو۔ پھر فرمایا: جان لو کہ رسولؐ خدا کی خوراک جو علوہ اور
سجور ہوتی تھی اور جب وہ اس کو پالیتے اس کی سخاوت کر دیتے تھے۔ اور جب کوئی
مصیبت تیرے اوپر آجائے تو رسولؐ خدا کے مصائب کو یاد کیا کرو کیونکہ ان کی مثل کسی پر
مصائب نازل نہیں ہوئے۔

نیک عمل جنت میں بستر لگائے گا

وبالاسناد الأول عن علی بن مہزیار عن علی بن النعمان عن داود
بن فرقد قال سمعت ابا عبد اللہ جعفر بن محمد (ع) يقول ان العمل الصالح

ليذهب الى الجنة فيمهد لصاحبه كما يبعث الرجل غلامه فيفرش له ثم قرء
واما الذين آمنوا وعملوا الصالحات فلانفسهم يمهدون -

تحديث نمبر 26: (بخلاف اسناد)

جناب داؤد بن فرقہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام صادق علیہ
السلام سے سنا آپؑ نے فرمایا:

عمل صالح جنت لے جاتا ہے پس وہ اپنے صاحب (یعنی کرنے والے) کے لیے
بستر لگائے گا جیسا کہ ایک مرد اپنے غلام کو بھیجتا ہے کہ وہ جا کر میرے لیے بستر لگائے۔ پھر
آپؑ نے قرآن کی اُس آیت کی تلاوت کی جس میں خالق ارشاد فرماتا ہے: ”بہر حال وہ
لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے ہیں پس انھوں نے اپنے لیے بستر لگالیے ہیں۔“

مومن خائف اور امیدوار دونوں ہو

وبالاستاد الأول عن علی بن مہزیار عن محمد بن سنان عن
الحسن بن ابی سارة قال سمعت ابا عبد الله (ع) يقول لا يكون مؤمنا حتى
يكون خائفا راجيا ولا يكون خائفا راجيا حتى يكون عاملا لما يخاف
ویرجوا۔

تحديث نمبر 27: (بخلاف اسناد)

جناب حسن بن ابی سارہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا
آپؑ نے فرمایا: کوئی بندہ مومن نہیں بن سکتا جب تک وہ خائف اور امیدوار نہ ہو اور یہ اس
وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک وہ ایسے اعمال انجام نہ دے جو خوف اور امید کا موجب ہو۔

فرمان خدا کی تفسیر

وبالاستاد الأول عن علی بن مہزیار عن القاسم بن محمد بن علی

قال سئلت ابا عبد الله (ع) عن قول الله عزوجل والذين يؤتون ما اتوا وقلوبهم وجلة قال من شفقتهم ورجائهم يخافون ان ترد اليهم اعمالهم اذا لم يعلموا وهم يرجون ان يتقبل منهم -

تصحيح لمعبر 28: (بخلاف اسناد)

جناب قاسم بن محمد بن علی نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں سوال کیا: والذین يؤتون ما اتوا وقلوبهم وجلة اس سے ان کی شفقت اور امید مراد ہے۔ وہ اپنے اعمال کے کرنے کے بعد ان کے سامنے ہونے سے خوف کھاتے ہیں اور جب وہ اطلاع نہیں کرتے پھر بھی ان اعمال کے قبول ہونے کی امید رکھتے ہیں۔

رسول خدا کو پریشان نہ کرو

وبالاسناد الأول عن علي بن مهزيار عن الحسن بن عثمان بن عيسى عن سماعة قال سمعته يقول ما لكم تسوون رسول الله (ص) فقال رجل جعلت فداك وكيف نسوه قال اما تعلمون ان اعمالكم تعرض عليه فاذا رأى فيها معصية الله سانه ذلك فلا تسووا رسول الله وسروه -

تصحيح لمعبر 29: (بخلاف اسناد)

جناب سمعہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے آپ (یعنی امام) سے سنا ہے آپ نے فرمایا: تم لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ تم رسول خدا کو پریشان کرتے ہو۔ ایک شخص نے عرض کیا: میں آپ پر قربان ہو جاؤں رسول خدا کو کیسے ہم پریشان کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: کیا تم جانتے نہیں ہو کہ تمہارے اعمال رسول خدا کے سامنے پیش کیے جاتے ہیں۔ پس جب آپ اس میں برائیوں کو دیکھتے ہیں (یعنی اللہ کی نافرمانی کو دیکھتے ہیں پس وہ نافرمانی آپ کو

پریشان کر دیتی ہے) پس تم رسول خدا کو پریشان نہ کرو بلکہ ان کو خوش کرو۔

اصحاب رسول خدا کی حالت

وبالاسناد الأول عن علي بن مهزيار عن أبي سنان عن أبي معاذ السدي عن اراكة قال صليت خلف امير المؤمنين علي بن طالب عليه السلام الفجر في مسجدكم هذا فانقتل علي يمينه وكان عليه كآبة ومكث حتى طلعت الشمس على حائط مسجدكم هذا قيد رمح وليس هو علي ما هو اليوم ثم اقبل على الناس فقال ما والله لقد كان اصحاب رسول الله (ص) وهم يكابدون هذا الليل يراوون بين جباههم وركبهم كأن زفير النار لي اذانهم فاذا اصبحوا صبوا غبراً صفراً بين اعينهم شبه ركب المعزى فاذا ذكر الله تعالى ما دوا كما يمد الشجر في يوم الريح وانهملت اعينهم حتى تبطل شياهم قال ثم نهض وهو يقول والله لكانما بات القوم غافلين ثم لم ير مبتدئاً حتى كان من أمر ابن ملجم لعنه الله ما كان -

تھا بیٹ نمبر 30: (بخلاف اسناد)

جناب اراکہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے نماز فجر امیر المؤمنین علی علیہ السلام کی اقتداء میں اس مسجد میں ادا کی۔ پس وہ دائیں کروٹ لیٹ گئے اور آپ پر مشقت کے آثار واضح تھے۔ وہ مسجد میں رکے رہے یہاں تک کہ سورج طلوع ہوا اور اس کی دھوپ مسجد کی دیواروں پر پڑی اور ان کے پاس نیزے کا غلاف تھا لیکن خود نیزہ آج آپ کے پاس موجود نہیں تھا۔ پھر آپ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا:

خدا کی قسم! اصحاب رسول اس رات کو بہت زحمت و مشقت کیا کرتے تھے اور وہ اپنے گھٹنوں اور پیشانی کو بار بار زمین پر رکھتے (یعنی سجدے زیادہ کرتے) تھے گویا جہنم کی

آگ کا شور وہ اپنے کانوں سے سنتے تھے۔ جب وہ صبح کرتے تھے تو ان کی حالت یہ ہوتی کہ بچوں کی طرح روتے، مصیبت زدہ ہوتے اور ان کے رنگ زرد ہو چکے ہوتے تھے جیسے ان پر کوئی مصیبت کا پہاڑ ٹوٹ پڑا ہو۔ پس جب ان کے سامنے ذکرِ خدا کیا جاتا تھا تو وہ کانپتے تھے جیسے تیز ہوا میں درخت ہلنے ہیں اور ان کی آنکھوں سے اس طرح آنسو بہتے یہاں تک کہ ان کے کپڑے تر ہو جاتے۔ پھر آپؐ کھڑے ہوئے اور یہ فرما رہے تھے کہ خدا کی قسم! یہ لوگ غفلت کی نیند سو رہے ہیں۔ پھر آپؐ کو عام نہیں دیکھا گیا یہاں تک کہ ابنِ مسلمہ رضی اللہ عنہ کا واقعہ آپؐ کے ساتھ رونما ہو گیا۔

کوفے کے تاجروں کو مولیٰ کی وعظ

وبالاسناد الأول عن علی بن مہزیار عن الحسن بن محبوب عن عمرو ابن ابی المقدام عن ابی جعفر محمد بن علی الجاقر علیہ السلام قال کان امیر المؤمنین علی بن ابی طالب علیہ السلام عندکم بالكوفة یفتدی فی کل یوم من القصر فیطوف فی اسواق الکوفة سوقا سوقا ومعہ الدرہ علی عاتقه وکان لہا طرفان وکان تسمی السببۃ قال فیقف علی کل اهل السوق فینادی فیہم یا معشر التجار قدموا لاستخارة وتبرکوا بالسهولة واقربوا من المبتاعین وتزینوا بالحلم وتناہوا عن الیمین وجانبوا الکذب وتجاولوا عن الظلم وانصفوا المظلومین ولا تقرّبوا الربوا واولوا الکیل والمیزان ولا تبخسوا الناس اشیائهم ولا تعثوا فی الارض مفسدین قال فیطوف فی جمیع اسواق الکوفة ثم یرجع ویقعد للناس قال وکان اذا نظروا الیہ قد اقبل الیہم وقال یا معشر الناس امسکوا ایدیہم واصفوا الیہ باذانہم ورمقوہ بأعینہم حتی یفرغ من کلامہ فاذا فرغ قالوا السمع والطاعة یا امیر المؤمنین -

حضرت ابو جعفر محمد بن علی الباقر علیہ السلام نے فرمایا: حضرت امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کوفہ میں موجود تھے۔ وہ ہر روز صبح کے وقت کوفہ کے بازاروں میں ہر ایک بازار میں چکر لگاتے تھے اور آپ کے پاس کندھے پر ذرا ہوتا تھا جس کے دو سرے ہوتے تھے اس کا نام سیبہ تھا اور آپ بازار کے لوگوں کے پاس کھڑے ہو جاتے اور فرماتے: اے تاجروں کے گروہ! خیر اور نیک کو طلب کرو اور آسانی اور سہولت کے ساتھ برکت حاصل کرو۔ خریدنے والوں کے قرب کو حاصل کر ڈا اپنے آپ کو حکم اور بردباری سے مزین کرو اور قسموں سے پرہیز کرو اور جھوٹ سے اجتناب کرو اور ظلم سے پرہیز کرو اور مظلوم کے ساتھ انصاف کرو اور سود سے پرہیز کرو وزن کو پورا کرو۔ لوگوں کو اشیاء میں کم نہ دو اور زمین میں فساد برپا نہ کرو۔ راوی بیان کرتا ہے کہ آپ کوفہ کے سارے بازاروں میں چکر لگاتے پھر آپ واپس آتے اور لوگوں کے پاس بیٹھ جاتے اور فرماتے: اے لوگو! اپنے ہاتھوں کو روکو اور غور سے میری باتوں کو سنو۔ لوگ آپ کو غور سے دیکھتے اور سنتے۔ جب آپ اپنی گفتگو سے فارغ ہو جاتے تو لوگ عرض کرتے: اے امیر المؤمنین! ہم نے سن لیا ہے اور آپ کی اطاعت بھی کریں گے۔

امیر المؤمنین کا کوفہ والوں کو وعظ کرنا

وإلاستاد الأول عن علی بن مہزیار عن الحسن بن محبوب عن عمرو ابن ابی المقدام عن جابر عن ابی جعفر علیہ السلام قال کان امیر المؤمنین علیہ السلام بالکوفہ اذا صلی العشاء الاخیرۃ ینادی الناس ثلاث مرات حتی یسمع اهل المسجد انھا الناس تجهزوا رحمکم اللہ فقد نودی فیکم بالرحیل فما التخرج علی الدنیا بعد النداء فیها بالرحیل تجهزوا رحمکم اللہ وانتقلوا بأفضل ما بحضورکم من الزاد وهو التقوی واعلموا ان

طريقكم في المعاد وممركم على الصراط والهول الاعظم امامكم وعلى طريقكم عقبة كؤودة ومنازل مبهولة مخوفة لابدلكم من الممر عليها والوقوف عندها فما رحمة الله جل جلاله فتجاة من هولها وعظم خطرهما وفضاضة منظرهما وشدة مختبرها واما مهلكة ليس بعدها انجبار-

الحديث نمبر 32: (بخلاف سند)

جناب جابر رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابو جعفر امام باقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے آپؑ نے فرمایا: امیر المومنینؑ نے کوفے میں نماز عشاء کے ادا کرنے کے بعد تین دلدہ آواز دی یہاں تک کہ تمام اہل مسجد سے آپؑ کی آواز کو سنا۔ اے لوگو! خدا تم پر رحم کرے! اپنے زادراہ کو تیار کرو کیونکہ تمہیں کوچ کی آواز ملنے والی ہے۔ اس دنیا میں کوچ کی آواز کے بعد کسی نے ٹھیرنا نہیں ہے۔ خدا تم پر رحم کرے۔ اپنے زادراہ کو تیار کرو اور اس کو منتقل کرو اور تمہارے سامنے بہترین زادراہ وہ تقویٰ ہے اور جان لو کہ تمہارا راستہ قیامت کی طرف جاتا ہے اور تمہارا گزر ٹیل صراط سے ہوتا ہے اور بہت بڑی ہولناکی آپ کے سامنے ہے۔ اور تمہارے راستے میں دشوار گزار گھانیاں اور خوف ناک منازل بھی ہیں اور اس راستے سے گزرا بھی تمہارے لیے ضروری ہے اور ان منزلوں پر رکن بھی ضروری ہے۔ پس آگاہ ہو جاؤ اللہ کی رحمت سے ہی اس ہولناکی سے اور عظیم خطرے اور دہشت زدہ مناظر سے اور اس کے شدید سخت امتحان سے نجات حاصل ہو سکتی ہے اور یہ ایسی ہلاکت ہوگی کہ جس کا بعد میں جبران نہیں ہو سکے گا۔

علی بن حسین کی وعظ پر مشتمل تقریر

وبالاسناد الأول عن علی بن مہزیار عن الحسن بن محبوب عن

مالک ابن عطیة عن ابن حمزة العنابی قال ما سمعت باحد قط کان ازهد من

على ابن الحسين عليه السلام اذا تكلم في الزهد ووعظ ابكى من
 بحضوره قال ابو حمزة قرأت صحيفة فيها كلام زهد من كلام على بن
 الحسين عليه السلام وكتبت ما فيها واتيت به فعرضته عليه لفرقه
 وصحة وكان فيها:

بسم الله الرحمن الرحيم

كلانا الله وإياكم كيد الظالمين وبغى الحاسدين وبطش الجبارين
 ايها المؤمنون مصيبتكم الطواغيت من اهل الرغبة في الدنيا المائلون اليها
 المفتونون بها المقبلون عليها وعلى حطامها وحشيمها الهائد غداً فاحذروا ما
 حذرکم الله منها وازهدوا فيما زهدكم الله فيه منها ولا تركنوا الى ما في هذه
 الدنيا ركون من اتخذها دار قرار ومنزل استيطان وبالله ان لكم ما فيها
 عليها دليلاً من زينتها وتصرف ايامها وتغير انقلابها وسيلانها وتلاعبها
 باهلها انها لترفع الجليل وتضع الشريف وتورد النار اقواماً غداً لغى هذا
 معتبر ومختبر وزاجر للنبيه ان الامور الواردة عليكم في كل يوم وليلة من
 مضلات الفتن وحوادث البدع وسفن الجور وبواق الزمان وهيبة السلطان
 ووسوسة الشيطان ليذر القلوب عن تمجيها وتذهلها من وجود الهدى
 ومعرفة اهل الحق الا قليلاً ممن عصمه الله وليس يعرف بصرف آياتها
 وتقلب حالاتها وعاقبة ضرر فتنتها الا من عصمه الله ونهج سبيل الرشـد
 وسلك سبيل التقصد ممن استعان على ذلك بالزهد فكرر الفكر واتعظ
 بالعبر وازدجر فزهد في عاجل بهجة الدنيا وتجاوى عن لذاتها ورغب في
 دائم نعم الآخرة واسعى لها سعيها وراقب الموت ومنم الحياة مع القوم
 الظالمين فعند ذلك نظر الى ما في الدنيا بعين نيرة حديدة النظر وابصر

حوادث الفتن وضلال البدع وجور الملوك الظلمة فقد لعمرى استدبرتم من
الامور الماضية فى الايام الخالية من الفتن المتراكمة والانهاك فيها ما
تستدلون به على تجنب الغواية واهل البدع والبغى والفساد فى الارض
بغير الحق فاستعينوا بالله وارجعوا الى طاعته وطاعة من هو اولى بالطاعة
من طاعة من اتبع واطيع فالحذر الحذر من قبل التدامة والحصرة والتقدم
على الله والوقوف بين يديه وبالله ما صدر عن معصية الله الا الى عذابه
وما اثر قوم قط الدنيا على الآخرة الا ساء مقلبهم وساء مصيرهم وما العز
بالله والعمل بطاعته الا القان مؤتلفان فمن عرف الله خافه فحشه الخوف
على العمل بطاعة الله وان ارباب العلم واتباعهم الذين عرفوا الله فعملوا له
ورغبوا اليه وقد قال الله انما يخشى الله من عباده العلماء فلا تلتمسوه شيئا
ما فى هذه الدنيا بمعصية الله وابشتغلوا فى هذه الدنيا بطاعة الله
واغتسبوا ايامها واوسعوا لما فيه نجاتكم غداً من عذاب الله فان ذلك اقل
للتبعة وادنى من العذر ولرجى للنجاة فقدموا امر الله وطاعته وطاعة من او
جب الله طاعته بين يدي الامور كلها ولا تقدموا الامور الواردة عليكم من
طاعة الطواغيت وفتنة زهرة الدنيا بين يدي امر الله وطاعته وطاعة اولى
الامر منكم واعلموا انكم عبيد الله ورضع منكم يحكم علينا وعليكم
سيدنا غداً وهو موقفكم ومسائلكم فاعدوا الجواب قبل الوقوف
والمسألة والعرض على رب العالمين يومئذ لا تكلم نفس الا باذنه واعلموا
ان الله لا يصدق كاذباً ولا يكذب صادقاً ولا يرد عذر مستحق ولا يعذر
غير معذور بل الله الحجة على خلقه بالرسول والاوصياء بعد الرسل فاتقوا
الله عباد الله واستقبلوا من اصلاح انفسكم وطاعة الله وطاعة من تولونه

دنیا کی طرف اور اس کے ساز و سامان کی طرف ہے جو کل فنا ہونے والی چیزیں ہیں۔

اے لوگو! بچو! ذرو ان چیزوں سے جن سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو ڈرایا ہے۔ اور پرہیزگاری کرو دنیا کی ان چیزوں سے جن سے اللہ تعالیٰ نے پرہیزگاری کرنے کا حکم دیا ہے۔ اس دنیا پر بھروسہ اور اعتماد نہ کرو۔ اس شخص کے بھروسہ و اعتماد کی مانند جس نے اس دنیا کو اپنے لیے قرار والا گھر اور ہمیشہ رہنے کی منزل قرار دیا ہے۔ خدا کی قسم! اس دنیا میں سے تمہارے لیے فقط وہ چیز ہے جس کے بارے میں تمہارے پاس دلیل ہو کہ اس کے لیے زیلت ہے۔ اس کے ایام گزر رہے ہیں اور اس میں انقلاب پایا جاتا ہے اور اس کا انقلاب مختلف ہوتا رہتا ہے۔ یہ دنیا اپنے اہل کے ساتھ کھیل کھیلتی ہے۔ یہ دنیا کہنے و پست کو بلند کر دیتی ہے اور کسی شریف کو نیچے گرا دیتی ہے۔ اور یہ کل بہت اقوام کو جہنم کی آگ میں جلا دے گی۔ پس اس میں مہرت ہے، امتحان ہے اور متحقی ہونے والوں کے لیے اس میں زجر اور تنبیہ ہے۔ تحقیق اس دنیا میں جو کچھ آپ لوگوں پر دن رات وارو ہوتا ہے وہ فتنوں کی گمراہی، بدعتوں کے حوادث، ظالم و جابر کی روش اور زمانے کی بے رخی اور بادشاہوں کی حیثیت اور شیطان کے دسواں یہ سب کے سب وہ امور ہیں جن کی طرف توجہ کرنے سے ہی دل مجروح اور زخمی ہو جاتے ہیں۔ ہادی کے وجود اور اہل حق کی معرفت سے غافل ہو جاتا ہے۔ سوائے چند لوگوں کے جن پر ان کا اثر نہیں ہوتا ہے۔ وہ ان میں سے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے محفوظ و معصوم بنا رکھا ہے اور اللہ تعالیٰ کی مختلف آیات اور حالات کی تہہ پلجی اور ضرر دینے والے انجام سے کوئی معرفت حاصل نہیں کر سکا سوائے چند لوگوں کے جن کو اللہ نے محفوظ رکھا ہے اور ان کو ہدایت و رشد کے راستے پر چلا دیا ہے وہ مقصود راستے کے راہی ہیں۔ یہ ان میں سے ہیں جو ان پر زہد کے لیے مدد و طلب کرتے ہیں اور ان کی فکر مضبوط ہوتی ہے اور عبرت حاصل کرتے ہیں پس وہ اس دنیا کی جلدی ختم ہونے والی چمک دمک سے پرہیز کرتے ہیں اور اس کی لذت سے دُور و الگ رہتے ہیں اور

وہ ہمیشہ باقی رہنے والی آخرت کی نعمات کی طرف رغبت رکھتے ہیں اور وہ ان کے لیے کوشش کرتے ہیں، موت کے انتہاء میں رہتے ہیں اور ان ظالم اقوام کے ساتھ زندگی گزارنے پر اکتا چکے ہیں۔ وہ اس کے باوجود بھی اس دنیا کو عبرت انگیز آئینہ سے دیکھتے ہیں اور وہ یہ فتنہ حواشی بدعات کی گمراہی اور ظالم بادشاہوں کے ظلم و جور کی طرف اُن کی نظر رہتی ہے۔ جیسے قسم ہے اپنی زندگی کی کہ تم اپنے ماضی کے امور جو فانی ایام میں گزر چکے ہیں ان میں غور و فکر کرو۔ وہ امور جو حقوں کے ڈھیر ہیں اور ان حقوں میں مشغول ہیں، تاکہ ان باغیوں اور بدعتی اور زمین پر ناحق فساد کرنے والوں سے نجات حاصل کرنے کے راستے دریافت کرتے رہتے ہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرتے ہیں اور وہ اس کی اطاعت کی طرف جو ان سب سے زیادہ اولیٰ و سزاوار ہے جن کی اطاعت اور اتباع کی جاتی ہے، ندامت اور حسرت سے پہلے ہی اپنے آپ کو محفوظ رکھو اور ڈرو اور اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑے ہونے سے اور بارگاہِ خدا میں جانے سے پہلے ڈرو۔

خدا کی قسم! خدا کی نافرمانی میں جو بھی ضلّ انجام دیا جائے گا اُس پر عذاب ہوگا اور جو قوم اپنی دنیا کو آخرت پر ترجیح دے گی تو اُس نے بہت برا کیا، ان کا آخرت سے دنیا کی طرف راغب ہونا اور یہ راہ اپنا دونوں بہت بُرے ہیں۔ خدا کی عزت اور خدا کی اطاعت کرنا یہ دونوں آپس میں مالوف ہیں یعنی ان دونوں میں باہمی اُلفت ہے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کر لیتا ہے وہ اس سے ڈرتا ہے اور اس کا خوف ہی اُس کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں عمل کرنے پر آمادہ کرتا ہے۔

تحقیق صاحبانِ علم اور وہ جو اللہ تعالیٰ کی معرفت رکھتے ہیں وہ تو فقط اُس کے لیے عمل بجالاتے ہیں اور اُس کی طرف رغبت رکھتے ہیں۔ تحقیق اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اُس سے اُس کے عام بندے ہی ڈرتے ہیں اور وہ دنیا میں سے جو خدا کی نافرمانی کے امور و چیزیں ہیں وہ ان کو مس بھی نہیں کرتے۔ اور وہ اللہ کی اطاعت کی خاطر اس دنیا سے رخ

موڑ لیتے ہیں اور اس دنیا کے ایام کو ختمت قرار دیتے ہیں۔ اور یہ ان ایام کو ان چیزوں میں
بسر کرتے ہیں جو تم کو کل قیامت کے دن کے عذاب سے نجات دلا سکیں۔ پس یہ پیروی ان
میں کم اور عذر سے ادنیٰ اور نجات کی امید والے ہوتے ہیں۔ پس حکم و امر خدا اور اس کی
اطاعت کی طرف اور جن لوگوں کی اطاعت اللہ نے واجب قرار دی ہے ان کی اطاعت کی
طرف جلدی کرتے ہیں جو امور ان کے سامنے آتے ہیں۔ ان تمام میں وہ ان کی اطاعت
کرتے ہیں اور جو امور ان پر وارد ہوتے ہیں ان میں وہ دنیا کے سرکشوں اور دنیا کی
رنگینیوں کی اطاعت کو اللہ اور اولی الامر کی اطاعت پر مقدم نہیں کرتے۔“

اے لوگو! جان لو کہ تم سب کے سب اللہ کے بندے ہو اور ہم بھی تمہارے ساتھ
اللہ کے بندے ہیں۔ ہم اور آپ سب پر اس کا حکم ہوا ہے اور قیامت کے دن پھر حکم
ہوگا۔ اور وہ یہ ہے کہ تم سب کے سب اس کی بارگاہ میں کھڑے کیے جاؤ گے اور تم سب
سے سوالات ہوں گے۔ پس اس کے سامنے کھڑے ہوئے اور اس کی بارگاہ میں پیش
ہونے سے پہلے ان کے جوابات تیار کرو۔ یہ وہ دن ہوگا جس دن کوئی نفس بھی اس کی
اجازت کے بغیر نہیں بولے گا۔

جان لو! اللہ تعالیٰ جھوٹ کی تصدیق نہیں کرے گا اور سچے کی تکذیب نہیں کرے
گا۔ مستحق کا عذر رد نہیں کرے گا۔ غیر مذکور کے عذر کو قبول نہیں کرے گا بلکہ اللہ تعالیٰ کے
لیے اپنی مخلوق پر اس کے رسول اور رسولوں کے بعد ان کے اوصیاء سب حجت و دلیل قائم
کریں گے۔

اے خدا کے بندو! خدا سے ڈرو اور اپنے نفسوں کی اصلاح کرو۔ اللہ کی اطاعت
اور وہ جن کی اطاعت کو اس نے واجب قرار دیا ہے ان کی اطاعت کرو تاکہ تم کو ندامت
اور پشیمانی نہ ہو اور خدا کے پاس گذشتہ کل کی تعزیر پر ندامت یہ اللہ کے حق کو ضائع کرنے
پر ہوگا اور تم اللہ تعالیٰ سے استغفار کرو اور اس سے توبہ کرو (یعنی اس کی طرف رجوع کرو)

کیونکہ وہ توبہ قبول کرنے والا ہے اور تمہاری بدیوں اور نافرمانیوں کو معاف کرنے والا ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو وہ سب کچھ جانتا ہے۔ تم غاصب لوگوں کی بیشک سے بچو ظالموں کی مدد کرنے سے پرہیز کرو اور فاسقوں کا ساتھ دینے سے اجتناب کرو ان کے قتلوں سے بچو اور حرام کی کمائی سے دُوری اختیار کرو۔

جان لو! جو شخص اللہ کے اولیاء کی مخالفت کرے گا اور اللہ کے بنائے ہوئے دین کو چھوڑ کر دوسرا طریقہ زندگی اپنائے گا اور وہ اللہ کے دلی کو چھوڑ کر دوسرے لوگوں کے حکم پر عمل کرے گا وہ جہنم کا ایسا صدمہ بنے گا اور جہنم کی آگ اُس پر غالب آئے گی۔ اے صاحبان عقل اور صاحبان بصیرت! اس سے عبرت حاصل کرو اور اللہ نے جو تمہاری ہدایت کی ہے اس پر اُس کی حمد کرو اور جان لو کہ تم اُس کی قدرت و حکومت سے نکل کر کسی دوسرے کی حکومت میں داخل نہیں ہو سکتے اور وہ تمہارے عمل کو دیکھ رہا ہے۔ پھر تم کو اُس کی طرف مشغور کیا جائے گا۔ پس اُس کی عظمت سے فائدے حاصل کرو اور نیک لوگوں کے آداب سے اپنے آپ کو مؤدب کرو۔

میں ابن زبیر کے فتنے سے خوفزدہ ہوں

وبالاسناد الأول عن علی بن مہزیار عن الحسن بن علی بن الحکم عن ابی حفص الاعمش و محمد بن سنان عن رجل من بنی امیہ عن ابی حمزۃ الثمالی عن علی بن الحسین (ع) قال خرجت حتی انتهیت الی هذا المحاط فأتکأت علیہ فاذا رجل علیہ ثوبان ابیضان فنظہر فی تجاہ وجهی ثم قال یا علی بن الحسین مالی اراک کنیبا حزینا اعلی الدنیا فرزق اللہ حاضر للبر والفاجر قال قلت یا علی هذا اخزن وانه لکما یقول قال فقال علی الآخرة فهو وعد صادق یحکم فیہ ملک قاهر قلت یا علی هذا حزن وانه لکما تقول قال فما حزنک قلت ما تتخوف من فتنۃ ابن الزبیر قال

فضحك ثم قال يا علي بن الحسين هل رأيت أحداً توكل على الله فلم يركمه
قال قلت لائم تطرق فإذا ليس قداسي احد

تھا بیٹ نمبر 34: (بخاری-اسناد)

جناب ابو حمزہ ثمالی نے حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ
آپؑ فرماتے ہیں کہ میں گھر سے نکلا یہاں تک کہ میں اس دیوار تک آ گیا۔ میں نے اُس
سے ٹیک لگائی۔ اچانک ایک مرد ظاہر ہوا اس نے دو سفید رنگ کے کپڑے زیب تن کیے
ہوئے تھے، میں وہ میری طرف متوجہ ہوا اور کہا: اے زین العابدین! کیا وجہ ہے کہ میں آپؑ
کو آج اس دنیا پر پریشان اور غمزدہ دیکھ رہا ہوں جبکہ اللہ تعالیٰ کا رزق ہر نیک و بد کے لیے
حاضر ہے۔ امام علیہ السلام نے فرمایا: میرا غم و حزن اس وجہ سے نہیں ہے۔ پھر اس دوسرے
فخص نے کہا: یہ وہ تپا و تدہ ہے جس پر مالک قاصر نے حکم لگایا ہے۔ پھر میں نے عرض کیا:
اے مولاً! پھر یہ حزن کس پر ہے؟ آپؑ نے فرمایا: میں ابن زہر کے قتل کے بارے میں
خوفزدہ ہوں۔ وہ فخص مسکرایا اور اُس نے عرض کیا: اے علی بن حسین! کیا آپؑ نے دیکھا
ہے کہ کوئی اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرے اور وہ اس کی کفایت نہ کرے؟ میں نے کہا: پھر میں
نے آنکھ جھمکی تو میرے سامنے کوئی بھی نہیں تھا۔

قول خدا کی تفسیر

وبالاسناد الأول عن علي بن مهزيار عن القاسم بن عروة عن رجل
عن احدهما (ع) في معنى قوله جل وعز كذلك يريدهم الله افعالهم حسرات
عليهم قال الرجل يكسب مالا فيحرم ان يعمل فيه خيراً فيموت فيرثه غيره
فيعمل فيه عملاً صالحاً فيرى الرجل ما كسب حسرات في ميزان غيره۔

تھا بیٹ نمبر 35: (بخاری-اسناد)

جناب قاسم بن عروہ نے بیان کیا ہے کہ امام علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ خدا کے اس فرمان کی تفسیر کیا ہے:

كَذَلِكَ يَرْوِيهِمُ اللَّهُ أَعْمَالَهُمْ حَسَرَاتٍ عَلَيْهِمْ
 ”اے نبی اللہ ان کو ان کے اعمال دکھائے گا جن میں حسرت کے ساتھ دیکھیں گے۔“

آپؐ نے فرمایا: ایک مرد مال کاتا ہے اور وہ اس سے کوئی نیک کام نہیں کرتا، واجبات ادا نہیں کرتا اور وہ مرجاتا ہے اور دوسرے لوگ اس سے ارث لیتے ہیں اور وہ اس مال سے اعمال خیر انجام دیتے ہیں۔ پس وہ مرد اس کے مال سے کمائی ہوئی نیکیاں دوسروں کے نفع کے اعمال میں دیکھے گا تو اس وقت اس پر حسرت کرے گا۔

ایک نیکی بھی ہمیشہ کے عذاب سے محفوظ کر دیتی ہے

وبالاسناد الأول عن علي بن مهزيار عن ابن أبي عمير عن هشام بن سالم عن أبي عبد الله (ع) قال اذا همت بخير فان الله تبارك وتعالى ربما اطلع على عبده وهو على الشين من طاعته فيقول وعزتي وجلالي لا اعذبك بعدها واذا همت بمعصية فلا تفتلها فان الله تبارك وتعالى ربما اطلع على العبد وهو على شين من معاصيه فيقول وعزتي وجلالي لا اغفر لك ابدا -

حدیث نمبر 36: (بخلاف اسناد)

جناب ہشام بن سالم رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: جب تم نیکی و خیر کا ارادہ رکھتے ہو تو بعض اوقات اللہ تعالیٰ اپنے بندے پر مطلع ہوتا کہ جو اس کی اطاعت میں سے کوئی نیک کام کرنے کا ارادہ کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: مجھے قسم ہے اپنی عزت و بزرگی کی اس کے بعد میں تجھے ہرگز عذاب نہیں کروں گا اور جب تم کسی ایسے کام کا ارادہ کرتے ہو جو اس کی نافرمانی ہے اس کو انجام نہ دو کیونکہ اللہ تعالیٰ بعض اوقات اپنے کسی بندے کے بارے میں مطلع ہوتا ہے کہ جو ایسا کام کرنا چاہتا ہے جو اس کی نافرمانی شمار ہوتی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: مجھے قسم ہے اپنی عزت و بزرگی کی کہ اے میرے بندے! میں تجھے کبھی بھی معاف نہیں کروں گا۔

کوئی ایک روزہ بھی ہمیشہ کے لیے عذاب سے محفوظ کر دیتا ہے

وبالاسناد الأول عن علی بن مہزیار عن علی بن حدید عن علی بن النعمان عن حمزة بن حمران قال سمعت ابا عبد اللہ (ع) يقول اذا هم احدکم بخیر فان العبد ربما صلى الصلوة وصام اليوم فقال له ما شئت بعدها فقد غفر لك -

تھاویث نمبر 37: (بخلاف اسناد)

حمزہ بن حمران رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی کسی نیکی کا ارادہ کرتا ہے جب کوئی بندہ نماز ادا کرتا ہے یا ایک دن کا روزہ رکھتا ہے تو اس شخص کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جو کچھ تو خدا سے چاہتا ہے وہ تجھے معاف کر دے گا۔

یقین بہتر ہے

وبالاسناد الأول عن علی بن مہزیار قال أخبرنی ابن اسحاق الخراسانی صاحب کان لنا قال امیر المؤمنین علی بن ابی طالب علیہ السلام يقول لا ترتابوا فتشکروا فتکفروا ولا ترخصوا الا نفسکم فتذهبوا ولا تداہنوا فی الحق فتخسروا ولن الحزم ان تنفقوا ومن الفقه ان لا تغتروا

وان اتصحك لنفسه اطوعمك لربه وان اغشك لنفسه اعصمك لربه من يطع الله يأمن ويرشد ومن يعصه يخب ويتدم اسألوا الله اليقين وارغبوا اليه في العافية وخير ما دار في القلب اليقين ايها الناس اياكم والكذب فان كل راج طالب وكل خائف هارب -

تھاہیث نمبر 38: (بخف اسناد)

جناب ابن اسحاق غرسانی نے ہمارے لیے بیان کیا ہے کہ حضرت امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے فرمایا:

اے لوگو! شک نہ کرو اگر شک کرو گے تو شکوہ کرو گے اور شکوہ کرو گے تو کافر ہو جاؤ گے۔ اپنے نفسوں کو آزاد نہ چھوڑو ورنہ ختم ہو جاؤ گے۔ حق کے بارے میں فریب اور دھوکا نہ کھاؤ، ورنہ خسارہ پانے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔ جزم و یقین ہے کہ تم فقہ کا علم حاصل کرو اور فقہ میں یہ ہے کہ تم کسی کو دھوکا نہ دو تم اپنے آپ کو فصیح کرو تا کہ تم اپنے رب کی زیادہ اطاعت کرنے والے بن جاؤ اور اگر تم نے اپنے نفس کو دھوکا دیا تو یہ اپنے رب کی سب سے زیادہ نافرمانی کرنے والا ہو جائے گا اور جو اپنے رب کی اطاعت کرے گا وہ امن میں رہے گا اور ہدایت یافتہ ہوگا اور جو اپنے رب کی نافرمانی کرے گا وہ بے کار اور پشیمانی اٹھانے والا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ سے یقین کا سوال کرو اور عافیت میں اس کی طرف رجوع کرو اور دل میں وارد ہونے والی سب سے بہترین چیز کا نام یقین ہے۔

اے لوگو! جموٹ سے بچو، یس جو امید رکھتا ہے وہ طالب ہوتا ہے اور جو خائف ہوتا ہے وہ فرار کرنے والا ہوتا ہے۔

موت کو قریب سمجھو

وبالاسناد الأول عن علی بن مہزیار رضعہ قال کان امیر المؤمنین صلوات اللہ علیہ یقول قریبوا علی انفسکم البعید وھونوا علیہا الشدید

واعلموا ان عبداً وان ضعف حيلته ووهنت مكيدته انه لن ينقص ما قدر الله له وان قوى عهده في شدة الحيلة وقوة المكيدة انه لن يزداد على ما قدر الله له

تحدیث نمبر 39: (بخاری سنن)

حضرت امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے فرمایا: تم اپنے نفوس کے بعید کو قریب کرو (یعنی موت جو دور ہے اس کو اپنے قریب سمجھو) اور جو تمہارے نفس پر سخت ہے (یعنی موت) اس کو اپنے اوپر آسان قرار دو۔ جان لو! اے لوگو! ایک بندہ اگر اس کام کرنے کی ہمت و قدرت سے کمزور ہو اور اس کا کمرست ہو تب بھی کوئی چیز اس سے کم نہیں کی جائے گی جو اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے مقرر فرمائی ہے اور کوئی بندہ کام کرنے کی ہمت و طاقت میں قوی ہو اور اس کا کمر قوی ہو تب بھی جو اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے مقدر کیا ہے اس میں زیادتی نہیں کر سکتا۔

اصلاح نفس

وبالاسناد الأول عن علی بن مسزیار عن ابن ابی عمیر عن هشام رفعه الی ابنی عبداللہ (ع) کان امیر المؤمنین علی بن ابی طالب علیہ السلام یقول للناس بالكوفة اترونی لا اعلم ما یصلحکم ہلی ولکنی اکره ان اصلحکم بقساد نفسی -

تحدیث نمبر 40: (بخاری سنن)

حضرت امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے کوفہ میں لوگوں سے فرمایا: تم یہ گمان کرتے ہو کہ میں تمہاری اصلاح کے بارے میں کچھ نہیں جانتا۔ کیوں نہیں میں اس کے بارے میں جانتا ہوں لیکن میں نہیں چاہتا کہ اپنے نفس کے فساد کے ساتھ ساتھ

تمہاری اصلاح نہیں کرتا چاہتا۔

میں تم سے دو چیزوں کے بارے میں ڈرتا ہوں

وبالاسناد الأول عن علي بن مهزيار عن عاصم عن فضيل الرسان عن يحيى بن عقیل قال قال علی علیہ السلام انما اخاف علیکم اثنتین اتباع الهوى وطول الأمل فاما اتباع الهوى فيصد عن الحق واما طول الأمل فينسى الآخرة ارتحلت الآخرة مقبلة وارتحلت الدنيا مدبرة ولكل بنون فكونوا من بنى الآخرة ولا تكونوا من ابناء الدنيا اليوم عمل ولا حساب وغداً حساب ولا عمل

تفسیر نمبر 41: (بخلاف اسناد)

جناب یحییٰ بن عقیل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جناب علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے فرمایا: اے لوگو! میں تم سے دو چیزوں کے بارے میں ڈرتا ہوں:

① خواہشات کی پیروی کرنے کے بارے میں،

② لمبی آرزو کرنے کے بارے میں کیونکہ خواہش کی پیروی حق سے روک دیتی ہے اور لمبی آرزو آخرت کو بھلا دیتی ہے۔

اے لوگو! آخرت تمہارے سامنے اور آگے ہے اور دنیا تمہارے پیچھے ہے اور ہر ایک کے فرزند ہیں پس دنیا کے فرزند بن کر نہ رہو۔ آج عمل کا دن ہے حساب نہیں ہوگا اور کل حساب کا دن ہوگا۔ اس دن عمل نہیں ہوگا۔

دل کو شریف بناؤ

وبالاسناد الأول عن علي بن مهزيار عن فضالة عن اسماعيل عن ابن عبد الله عليه السلام قال كان امير المؤمنين عليه السلام يقول نبه بالفر

فیما لعل نادما وقد ندم علی ما قد فرط بالامس فی جنب اللہ وضع من حق اللہ واستغفروا اللہ وتوبوا الیہ فانہ یقبل التوبۃ ویعفو عن السیئات ویعلم ما تفعلون وایاکم وصحبۃ الفاصمین ومعونۃ الظالمین ومجاورة الفاسقین احذروا فتحتهم وتباعدوا من ساحتهم واعلموا انہ من خالف اولیاء اللہ ودان بغير دین اللہ واستبد بامرہ دون امر ولی اللہ فی نار تلتهب تأکل ابدانا غلبت شقوتہا فاعتبروا یا اولی الابصار واحمدوا اللہ علی ماہدکم واعلموا انکم لا تخرجون من قدرۃ اللہ الی غیر قدرته وسیری اللہ عملکم ثم الیہ تحشرون فانفعوا بالعلۃ وتأدبوا باداب الصالحین -

تحدیث نمبر 33: (کشف استاد)

حضرت ابو حمزہ ثمالی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے کسی ایک کے بارے میں نہیں سنا جو علی بن حسین علیہ السلام سے زیادہ زاہد و پرہیزگار ہو۔ جب آپؑ زہد کے بارے میں گفتگو کرتے جو جو آپؑ کے سامنے ہوتا وہ روتا شروع کر دیتا تھا۔ ابو حمزہ ثمالیؑ فرماتے ہیں: میں نے ایک صحیفہ پڑھا جس میں آپؑ کے زہد کے بارے میں تحریر تھا اور جو کچھ اس میں تحریر تھا میں نے اسے آپؑ کی خدمت اقدس میں پیش کیا۔ آپؑ نے اس کو دیکھا اور اس کی صحت کی تصدیق کی اور جو کچھ اس میں تھا اس سب کی تصدیق کی اور تحریر یوں تھی:

بسم اللہ الرحمن الرحیم! خداوند کریم! ہمیں اور آپؑ لوگوں کو ظالموں کے کمرے محفوظ رکھئے! سددوں کی بغاوت و سرکشی سے اور ظالم و جاہل لوگوں کے ظلم سے اور حسد سے محفوظ رکھئے۔

اے مومنو! آپؑ کی مصیبت ان لوگوں کی سرکشی ہے جو دنیا میں رغبت رکھنے والوں سے ہیں اور اس کی طرف مائل ہیں اور اس دنیا کے فتنے سے منتوان ہیں اور ان کی توجہ اس

قلبك وجاف عن النوم جنبك واتق الله ربك -

تفسیر نمبر 42: (بخلاف استاد)

حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام فرماتے ہیں: اپنے دل کو فکر و سوچ کے ساتھ شریف بناؤ اور اپنے پہلو (یعنی دل کو غیبت سے بیدار کرو اور اپنے رب سے ڈرتے رہو)۔

عیسیٰ علیہ السلام کا اپنے اصحاب کو وعظ کرنا

وبالاسناد الأول عن علی بن مهزيار عن رجل عن واصل بن سليمان عن ابن سنان قال سمعت ابا عبد الله (ع) يقول كان المسيح (ع) يقول لاصحابه ان كنتم احبائي واخواني فوطنوا انفسكم على العداوة والهفء من الناس فان لم تفعلوا فليستم باخواني انما اعلمكم لتعلموا ولا اعلمكم لتعجبوا انكم لن تنالوا ما تريدون الا بترك ما تشتهون وبصبركم على ما تكرهون واياكم والنظرة فانها تزرع في قلب صاحبها الشهوة وكفى بها لصاحبها فتنة يا طوبى لمن يرى بعينه الشهوات ولم يعمل بقلبه المعاصي ما اهد ما قدفات ما ادنى ما هو آت ويل للمفتريين لو قد اريهم ما يكرهون وفارقهم ما يحبون وجائهم ما يوعدون وفي خلق هذا الليل والنهار معتبر ويل لمن كانت الدنيا همه والخطايا عمله كيف يفتضح عند ربه ولا تكثروا الكلام في غير ذكر الله فان الذين يكثرون الكلام في غير ذكر الله قاسية قلوبهم ولكن لا يعلمون لا تنظروا الى عيوب الناس كأنكم رثايا ولكن انظروا في خلاص انفسكم فانما انتم عبيد مملوكون الى كم يسيل الماء الى الجبل لا يلين الى كم تدرسون الحكمة لا تلين عليهما قلوبكم عبيد السوء لاعبيد الاتقياء ولا احرار كرام انما مثلكم كمثل الدفلى يعجب بزهرها من يراها ويتفل طعمها والسلام -

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے اصحاب سے فرمایا: تم میرے بھائی اور میرے دوست ہو، تم اپنے آپ کو لوگوں کی عداوت پر آمادہ رکھو۔ اگر تم نے ایسا نہ کیا تو میرے دوست نہیں ہو۔ میں تم کو اس لیے بتا رہا ہوں تاکہ تم اس کو مان لو۔ میں اس لیے نہیں بتا رہا کہ تم اس پر تعجب کرو۔ ہرگز جو کچھ تم چاہتے ہو اس کو نہیں پاسکتے جب تک تم اس چیز کو نہیں چھوڑتے جس کا تمہیں بہت اشتیاق ہے۔ اور جس کو تم نہیں چاہتے اس پر صبر کرو۔ اپنے آپ کو نظر سے بچاؤ کیونکہ یہ دیکھنے والے کے دل میں شہوت و خواہش پیدا کر دیتی ہے اور اس دیکھنے والے کے لیے خود اس کا فتنہ ہی کافی ہے۔ طلبی اور خوش بختی ہے اس شخص کے لیے جو شہوت و خواہش رکھنے کے باوجود بھی خدا کی نافرمانی نہیں کرتا۔ جو بعید ہے وہ فوت ہو چکی ہے اور جو قریب ہے وہ آنے والی ہے۔ دھوکے بازوں اور فریب کاروں کے لیے ہلاکت ہے جس کو تم پسند نہیں کرتے۔ تم اس سے ضرور ملاقات کرو گے اور جو تم کو محبوب ہے اس سے ضرور تم جدا ہو کے رہو گے۔ اس دنیا کے شب و روز میں تمہارے لیے عبرت ہے۔ ہلاکت ہے اس شخص کے لیے جس کے لیے پوری حکمت یہ دنیا ہو اور اس کا عمل خطا و نافرمانی ہو۔ وہ اپنے رب کے سامنے کیسے رسوا ہوگا؟ اللہ کے ذکر کے علاوہ اپنے کلام کو زیادہ نہ کرو کیونکہ ذکر خدا کے علاوہ اگر تمہارا کلام زیادہ ہوگا تو اس سے تمہارے دل سخت ہو جائیں گے لیکن تم کو اس کا علم نہیں ہوگا۔ لوگوں کے عیبوں کی طرف فکر نہ کرو کیونکہ تم سب رعایا ہو، تم اپنے اخلاص کی طرف توجہ دو۔ کیونکہ تم سب بندے و غلام ہو۔ کافی دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ سیلاب پھاڑ سے آتا ہے لیکن وہ گرم نہیں ہوتا۔ ایسے ہی حکمت بیان کی جاتی ہے لیکن اس سے تمہارے دل نرم نہیں ہوتے کیونکہ تمہارے دل بے غلام کے دل کی مانند ہیں۔ نیک اور آزاد لوگوں کے دلوں کی مانند نہیں ہیں۔ تمہاری مثال دُلی کی مانند ہے جس چمک دیکھنے والے کو تعجب میں ڈال دیتی

ہے اور اس کا طمع قیمت ہے۔

شہرت سے بچو

وبالاسناد الأول عن علي بن مهزيار عن ابي نجران عن الحسن بن
بهر عن فرات بن احتف عن رجل من اصحاب امير المؤمنين عليه السلام
قال سمعته يقول تبذل ولا تثتھر واخف شخصك لئلا تذكر وتعلم واكنم
واصمت تسلم واومي بيده الى صدره تسر الأبرار وتغف الكفار واومي
بيده الى العامة۔

تھا بیٹھ نمبر 44: (بخلاف استاد)

حضرت امیر المؤمنین علی علیہ السلام نے فرمایا: خرچ کرو لیکن اس کی شہرت نہ کرو
اور اپنے آپ کو خلیفہ شمار نہ کرو تا کہ تمہیں یاد رکھا جائے۔ جانو اور پیشیدہ رکھو۔ خاموش رہو
چا کہ ما لہم رہ سکو اور پھر آپؑ نے اپنے مہکنے کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا: یہ نیک لوگوں سے
خوش ہوتا ہے اور کفار پر غضب ناک ہوتا ہے اور پھر آپؑ نے اپنے ہاتھ سے عوام کی طرف
اشارہ فرمایا۔

دو گروہوں کا ملنا

وبالاسناد الأول عن علي بن مهزيار عن الحسن بن فضال
قال سمعت ابا الحسن (ع) ما التقت فئتان قط الى نصر الله اعظمها عفواً۔

تھا بیٹھ نمبر 45: (بخلاف استاد)

جناب علی بن فضال رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابوالحسن علیہ
السلام سے سنا کہ آپؑ نے فرمایا: جب دو گروہ آپس میں ملتے ہیں تو ان میں سے اللہ کی
مدد کا زیادہ حق دار وہ ہے جو ان میں سب سے زیادہ معاف کرنے والا ہے۔

موسیٰ بن عمران علیہ السلام کی مناجات

وبالاستاذ الأول عن علي بن مهزيار عن الحسن بن محبوب عن هشام ابن سالم عن حبيب السجستاني عن أبي جعفر محمد بن علي الباقر (ع) قال ان في التوراة مكتوبا فيما نالجي الله تعالى به موسى (ع) ان قال له يا موسى خفي في سر امرك احفظك من وراء عورتك واذكرني في خلوتك وعند سرور لذتك اذكرك عند غفلاتك واملك غضبك عن ملكك عليه اكف عنك غصبي واكنم مكنون سري في سريرتك واظهر في علانيتك المداراة عني لعدوي وعدوك من خلقي ولا تنسب لي عندهم باظهار مكنون سري فتشرك عدوي وعدوك في سبي -

ترجمہ نمبر 46: (بخلاف استاد)

حضرت امام ابو جعفر محمد بن علی الباقر علیہ السلام فرماتے ہیں: تورات میں مناجات موسیٰ علیہ السلام میں تحریر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ جو مناجات فرمائی ہیں ان میں ذکر فرمایا ہے: اے موسیٰ! تم اپنے پوشیدہ امور میں مجھے یاد رکھو۔ میں تیری پشت میں تیری عورت (یعنی شرمگاہ) کی حفاظت کروں گا۔ مجھے اپنی تنہائی میں اور اپنی خوشی کے مواقع پر یاد رکھو۔ میں تیری غفلت کے وقت تجھے یاد رکھوں گا۔ جن پر تو حق حکومت و برتری رکھتا ہے ان پر اپنے غضب کو روک کر رکھو تا کہ میں اپنے غضب کو تیرے سے روک کر رکھوں اور میرے راز کو اپنے رازوں میں پوشیدہ رکھوں اور میری مخلوق میں سے جو میرے اور تیرے دشمن ہیں ان کے ساتھ میری طرف سے عداوت (یعنی نرمی کے ساتھ پیش آنا) کا اعلان نہ کرنا اور میرے پوشیدہ راز کا ان کے سامنے اظہار کر کے مجھے گالیاں نہ دلاؤ۔ اگر تم نے اس طرح کیا تو تو میرے اور اپنے دشمن کے ساتھ مل کر مجھے گالیاں دینے میں شریک ہو جاؤ گے۔

لمعة نہ بنو

وبالاسناد الأول عن علي بن مهزيار عن ابن محبوب عن الفضل بن
يونس عن أبي الحسن الأول (ع) انه قال ابلغ خيرا وقل خيرا ولا تكونن
امعة قلت وما الامعة قال لا تقبل انا مع الناس وانا كواحد من الناس ان رسول
الله (ص) قال ايها الناس هما نجدان نجد خير ونجد شر فما نجد الشر احب
اليكم من نجد الخير والحمد لله رب العالمين وصلى الله على سيدنا محمد
وعترته الطاهرين -

تھا بیٹ نمبر 47: (بخلاف اسناد)

حضرت امام علی علیہ السلام نے فرمایا: خیر دینی کی تبلیغ کرو اور خیر کہو اور لمعة نہ بن
جاؤ۔

راوی بیان کرتا ہے کہ میں نے عرض کیا: مولاً! یہ لمعة کیا ہے؟ آپؑ نے فرمایا:
یوں نہ کہو کہ میں بھی لوگوں کے ساتھ ہوں اور میں بھی لوگوں میں سے ایک کی مانند ہوں
کیونکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! ہم ان دونوں کو پانے والے
ہیں۔ ہم خیر کو پاتے ہیں اور شر کو بھی پاتے ہیں اور بھی خیر کی نسبت شر کو پسند نہ کرنا۔



مجلس نمبر 24

[بروز بدھ ۲۴ رمضان المبارک سال ۱۴۰۸ ہجری قمری]

سب سے افضل کلام اللہ کی کتاب ہے

﴿قال أخبرني﴾ ابو غالب احمد بن محمد الزراری ﴿قال حدثني﴾ ابن طاہر محمد بن سلیمان الرازی ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن الحسین بن ابی الخطاب عن محمد بن یحییٰ الخزاز عن غیاث بن ابراہیم عن ابی عبد اللہ الصادق جعفر بن محمد (ع) عن أبیه عن جندہ (ع) قال کان رسول اللہ (ص) اذا خطب حمد اللہ واشی علیہ ثم قال اما بعد فان اصل الحديث كتاب وافضل الهدی هدی محمد وشر الامور محافظتها وكل بدعة ضلالة ويرفع صوته وتجمر وجنتاه ويذكر الساعة وقيامها حتى كأنه منذر جيش يقول صحتكم الساعة مستكم الساعة ثم يقول بعث انا والساعة كهاتين ويجمع بين سبها يتيه من ترك ما لا فلاهله ومن ترك ديننا فعلى والى -

حدیث نمبر 1: (بخلاف سند)

حضرت امام صادق علیہ السلام نے اپنے آباؤ اجداد کے ذریعے سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل فرمایا ہے کہ آپؐ نے اپنے ایک خطبے میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کے بعد فرمایا:

اما بعد! اصل کلام و حدیث کتاب خدا ہے اور افضل ترین ہدایت محمدؐ کی ہدایت ہے

اور سب سے شریر ترین بدعات ہیں اور ہر بدعت گمراہی ہے۔ پھر آپؐ نے اپنی آواز بلند کی اور لوگوں کو اکٹھا کیا۔ پھر آپؐ نے قیامت اور اس کے قائم ہونے کا ذکر یہاں تک فرمایا کہ گویا آپؐ ایک لشکر کو ڈرانے والے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: اے لوگو! تم قیامت کے قریب ہو اور قیامت کی طرف تم جا رہے ہو۔ پھر آپؐ نے فرمایا: مجھے مبعوث کیا گیا اور قیامت یہ دونوں یوں آپس میں ملے ہوئے ہیں اور آپؐ نے اپنی دونوں بڑی انگلیوں کو جمع کیا (یعنی میری نبوت قیامت تک چلے گی اور میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا) تم میں سے جو اپنے ترکہ میں سے مال چھوڑ کر جائے گا وہ اس کے اپنے خاندان والوں کے لیے ہوگا اور جو قرض چھوڑ کر جائے گا وہ میرے ذمہ یا میری طرف لوٹے گا۔

تم میرے بعد کمزور ہو جاؤ گے

﴿قال أخبرني﴾ ابو نصر محمد بن الحسين المقرئ ﴿قال حدثنا﴾
عبد الكريم بن محمد الهجلى ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن على ﴿قال حدثنا﴾
زيد ابن المعدل عن اهان بن عثمان الاجلح عن زيد بن على بن الحسين
(ع) قال وضع رسول الله (ص) فى مرضه الذى توفى فيه رأسه فى حجر
أم الفضل واغمى عليه فقطرت قطرة من دموعها على خده ففتح عينيه وقال
لها مالك يا أم الفضل قال نعت الينا نفسك واخبرت انك ميت فان يكن
الأمر فينا فبشرنا وان يكن فى غيرنا فإوص بنا قال فقال لها النسي (ص) انتم
المقبورون والمستطفون من بعدى -

حدیث نمبر 2: (بخلاف اسناد)

جناب زید بن علی بن حسین علیہ السلام نے فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سر اقدس حضرت ام الفضل رضی اللہ عنہا کی گود میں تھا۔ آپؐ کا وہ آخری وقت

تھا اور آپ بیماری اور بے ہوشی کی حالت میں تھے۔ آپ کے رخسار اقدس پر اُم الفضل کی آنکھوں سے آنسوؤں کا ایک قطرہ نکلا۔ آپ نے اپنا آنکھیں کھولیں اور فرمایا: اے اُم الفضل! آپ کو کیا ہو گیا ہے؟ بی بی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کی حالت سے ہمیں معلوم ہو رہا ہے کہ آپ اس دنیا سے جا رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا: اگر میری رحلت کے بعد امر (یعنی امر خلافت) ہمارے درمیان رہا تو اس میں ہماری خوشی ہے اور اگر یہ ہمارے غیروں کے پاس چلا گیا تو لوگوں کو میری طرف سے وصیت کرنا۔

راوی بیان کرتا ہے کہ آپ نے اُم الفضل سے فرمایا: تم میرے بعد سب سے مجبور کردی جاؤ گی اور میرے بعد تم سب کو ضعیف و کمزور کر دیا جائے گا۔

ایک فرقہ نجات حاصل کرنے والا ہے

﴿حدثنا﴾ ابو الحسن علی بن خالد المراءغی ﴿قال حدثنا﴾ ابو طالب محمد بن احمد بن النہلول ﴿قال حدثنا﴾ ابو العباس احمد بن الحسن الضریر ﴿قال حدثنا﴾ احمد بن محمد ﴿قال حدثنا﴾ احمد بن یحییٰ ﴿قال حدثنا﴾ اسماعیل بن ایان ﴿قال حدثنا﴾ یونس بن ارقم ﴿قال حدثنا﴾ ابوہریر العہدی عن ابی عقیل قال کنا عند امیر المؤمنین علی بن ابی طالب علیہ السلام فقال لتفرقن هذه الامة علی ثلاثة وسبعین فرقة والذی نفسی بیده ان الفرق کلها ضالة الا من اتبعنی وكان من شیعتی۔

حدیث نمبر 3: (بخلاف اشار)

جناب ابو عقیل رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ ہم امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی خدمت اقدس میں موجود تھے کہ آپ نے فرمایا: یہ امت ضرور تہتر (۷۳) فرقوں میں بٹ جائے گی اور مجھے قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری

جان ہے۔ سارے فرقے گمراہ ہوں گے سوائے اُس فرقہ یا لوگوں کے جو میری اتباع کریں گے اور وہ میرے شیعوں میں سے ہوں گے۔

اگر آپؐ نہ ہوتے تو میرے بعد مومنین کی شناخت نہ ہوتی

﴿قال أخبرني﴾ ابو جعفر محمد بن علی بن الحسین ﴿قال حدثني﴾ ایہی ﴿قال حدثني﴾ محمد بن یحییٰ العطار ﴿قال حدثنا﴾ احمد بن محمد بن عیسیٰ عن علی بن الحکم عن هشام بن سالم عن سلیمان بن خالد عن ایہی عبد اللہ جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام عن ابائہ علیہم السلام قال قال رسول اللہ (ص) لعلی (ع) یا علی انت منی وانا منک ولیک ولی وولی ولی اللہ وعدوی عدوک وعدوی عدو اللہ یا علی انا حرب ان حاربک وسلم لمن سالتک یا علی لک کتز فی الجنة ذو قرینہا یا علی انت قسم الجنة والنار لا یدخل الجنة الا من عرفک وعرفته ولا یدخل النار الا من انکرتہ وانکرتک یا علی انت والأشمة من بعدک علی الاعراف یوم القيمة تعرف المجرمین بسیماعم والمؤمنین بعلاماتہم یا علی لولاک لم يعرف المؤمنین بعدی ۔

تھاویث نمبر 4: (بخلاف اسناد)

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علی! آپؐ مجھ سے ہیں اور میں آپؐ سے ہوں۔ آپؐ کا دوست میرا دوست اور میرا دوست اللہ کا دوست ہے۔ آپؐ کا دشمن میرا دشمن اور میرا دشمن اللہ کا دشمن ہے۔

اے علی! میری اس سے جگہ ہے جس نے آپؐ سے جگہ کی۔ اس سے دوستی و سلامتی ہے جس نے آپؐ سے دوستی و سلامتی رکھی۔

اے علی! آپ کے لیے جنت میں خزانہ ہے اور آپ جنت میں ذوالقرنین ہیں۔

اے علی! آپ جنت و جہنم کو تقسیم کرنے والے ہیں۔

اے علی! جنت میں کوئی بھی داخل نہیں ہو سکے گا مگر وہ شخص جو آپ کی معرفت

رکھتا ہوگا اور آپ اس کو اپنا قرار دیں گے اور جہنم میں کوئی داخل نہیں ہوگا مگر وہ جس کا آپ

انکار کریں گے اور وہ آپ کا انکار کرتا ہوگا

اے علی! آپ اور آپ کے بعد والے آئمہ قیامت کے دن اس مقام اعراف پر

ہوں گے کہ یہاں سے مجرموں کو ان کے چہروں سے اور مومنین کو ان کی نشانیوں سے

پہچان لیں گے۔

اے علی! اگر آپ نہ ہوتے تو میرے بعد مومنین کی شناخت نہ ہو سکتی۔

وہ مجنون ہیں

﴿قال أخبونی﴾ ابو القاسم جعفر بن محمد بن قولویہ رحمہ اللہ عن

أبيه ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن یحییٰ و احمد بن ادریس جمیعاً عن علی بن

محمد بن علی بن سعید الأشعری عن الحسن بن النضر بن المزاحم العطار

عن أبيه عن عمرو بن شمر عن جابر بن یزید الجعفی عن ابی جعفر الباقر

(ع) قال سمعت جابر بن عبد الله بن حزام الأنصاری يقول لو نشئ سلمان

وابوذر رحمهما الله لهؤلاء الذين يتحطون مودتكم اهل البيت لقالوا لهؤلاء

الکذابون ولو رأى هؤلاء اولئك لقالوا مجانين -

تحدیث نمبر 5: (مکذف اسناد)

جناب حضرت جابر بن عبد اللہ بن حزام انصاری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اگر

حضرت سلمان اور حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان لوگوں کے بارے جو اپنے آپ کو

اہل بیت کی موذت کا قائل قرار دیتے ہیں مطلع ہو جائیں تو وہ دونوں ان لوگوں کو اپنے دعویٰ میں جھوٹے قرار دیں گے اور اگر یہ لوگ ان دونوں کے عقیدہ کے بارے میں مطلع ہو جائیں تو ان دونوں کو وہ مجنون شمار کریں گے۔

جن کا اندرون قوی ہوگا تو ظاہر خود بخود قوی ہو جائے گا

﴿قال أخبرني﴾ ابو الحسن احمد بن محمد بن الحسن عن أبيه عن محمد بن الحسن الصفار عن احمد بن محمد بن عيسى عن يونس بن عبد الرحمن عن محمد بن ياسين قال سمعت ابا عبد الله جعفر بن محمد عليه السلام يقول ما ينفع العبد يظهر حسنا ويسر سيئا اليس اذا رجع الى نفسه علم انه ليس كذلك والله تعالى يقول ان الانسان على نفسه بصيرة اذا صلحت قويت العلانية وصلى الله على سيدنا محمد الامي وآله الطاهرين وسلم تسليماً -

مستدرك نصاب 8: (مخلف استاد)

جناب محمد بن یاسین رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: بندے کے لیے فائدہ مند نہیں ہے کہ وہ نیکی کو ظاہر کرے یعنی ظاہر اس کا اچھا ہو اور اس کا باطن بُرا ہو کیا ایسا نہیں ہے جب انسان اپنے آپ کی طرف توجہ کرتا ہے تو اس کو معلوم ہو جاتا ہے کہ وہ ایسا نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تحقیق انسان اپنے اندرون کے بارے میں خود باخبر ہے۔ جب اس کا اندرون نیک ہو جائے گا تو اس کا ظاہر خود بخود قوی و اچھا ہو جائے گا۔

مجلس نمبر 25

[سال ۷۴۰ ہجری قمری]

حضرت ابوذر غفاری کا لوگوں کو وعظ کرنا

﴿قال أخبرني﴾ ابو الحسن احمد بن محمد بن الحسن بن الوليد رحمه الله ﴿قال حدثني﴾ ابی ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن الحسن الصفار ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن محمد بن الوليد ﴿قال حدثني﴾ ابی ﴿قال حدثنا﴾ احمد بن النصر الخراز عن عمرو بن شمر عن جابر بن يزيد عن ابی جعفر محمد بن علی بن الحسين عليه السلام قال قام ابوذر الغفاری رحمه الله وصعد الكعبة ونادی انا جندب بن سکر فاکتظه الناس فقال معاشر الناس لو ان احدکم اراد السفر لاعد ما يصلحه افما تريدون السفر يوم ما يصلحکم فقام اليه رجل وقال له ارشدنا رحمک الله فقال ابوذر رحمه الله صوم يوم شديد الحر للنشور وحج البيت الحرام لله تعالى لعضائم الامور وصلوة رکعتين في سواد الليل لوحشة القبور اجعلوا الکلام کلمتين کلمة خير تقولونها وکلمة شر تسکتون عنها وصدقة منك على مسکين لعلک تنجوبها يامسکين من يوم عسير اجعل الدنيا درهمين اکتسبتهما درهمًا تنفقه على عیالك ودرهما تقدمه لآخرک واثالث يضر ولا ينفع فلا توده اجعل الدنيا کلمة في طلب الحلال وکلمة للاخرة والثالثة ولا تنفع فلا تردها ثم قال قلبی

ہم یوم لا ادرکہ -

حدیث: نمبر 1: (بخاری اسناد)

حضرت امام ابو جعفر محمد بن علی بن حسین علیہ السلام فرماتے ہیں: ایک دفعہ حضرت ابوذر غفاریؓ کھڑے ہوئے اور کعبہ کی چھت پر چلے گئے اور انہوں نے لوگوں کو بلند آواز سے پکارا: اے لوگو! میں جناب بن سکر ہوں۔ لوگ آپ کے ارد گرد جمع ہو گئے۔ آپ نے فرمایا: اے لوگو! اگر تم میں سے کوئی ستر کا ارادہ کرے تو اپنے سفر کے لیے زائر راہ کو آمادہ کرتا ہے۔ تم لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ تم اُس سفر پر جانے والے ہو کہ اُس دن کے لیے تم کسی چیز کو آمادہ نہیں کر رہے۔ ایک شخص کھڑا ہوا اور اُس نے عرض کیا: خدا آپ پر رحم فرمائے! آپ ہمیں وعظ و ہدایت فرمائیں کہ ہمیں آخرت کے سفر کے لیے کیا سمجھ کرنا چاہیے۔ جناب ابوذر غفاریؓ نے فرمایا: دوبارہ زندہ ہونے والے دن کے لیے گرمی کے دن کا روزہ رکھو اور اپنے امور کی تنظیم کے لیے بیت الحرام کا حج کرو اور قبر کی وحشت و تنہائی کے لیے رات کی تاریکی میں دو رکعت نماز ادا کرو اور اپنی کلام کو دو باتیں قرار دو۔ ایک وہ بات جو خیر ہے وہ لوگوں سے کرو اور دوسری بات جو شر ہے اس سے اپنے آپ کو محفوظ اور دور رکھو اور مسکینوں کو صدقہ دو ممکن ہے کہ وہ صدقہ تم لوگوں کو کامیاب کر دے۔ پھر آپ نے فرمایا: اے مسکین! آج تو تنگ دست ہے تو اپنی دنیا کو دو درہم قرار دے۔ ایک وہ درہم جو تو نے اپنے اور اپنے اہل و عیال کے لیے خرچ کیا ہے اور دوسرے وہ درہم ہے جو تو نے اپنی آخرت کے لیے آگے روانہ کیا ہے اور تیسرا درہم وہ ہے جس میں نہ تیرا کوئی فائدہ ہے اور نہ ہی نقصان ہے پس اس سے محبت نہ کرو اور دنیا کو ایک کلمہ حلال اور دوسرا کلمہ آخرت کو قرار دو۔ اور تیسرا کلمہ وہ ہے جو تیرے لیے کوئی فائدہ مند نہیں ہے۔ پس اس کو رد نہ کرو (یعنی اس کو نہ بولو) پھر فرمایا: ان باتوں کو میری طرف سے قبول کر اُس دن کے لیے جس دن مجھے نہ پاؤ گے۔

ہمارے نبی مصطفیٰ ہیں

﴿قال أخبرني﴾ أبو الحسن علي بن خالد المراءغي ﴿قال حدثنا﴾ عبد الكريم بن محمد الجعفی ﴿قال حدثنا﴾ عثمان بن ابی شیبہ ﴿قال حدثنا﴾ مصعب الفرقستانی ﴿قال حدثنا﴾ الأزاعي ﴿قال حدثنا﴾ شداد أبو عمار عن واثلة بن الأسقع قال قال رسول الله (ص) ان الله اصطفى من ولد ابراهيم من قریش بنی هاشم واصطفاني من بنی هاشم -

تصديت نمبر 2: (بخلاف انصار)

جناب واثلہ بن الاسقع رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا کہ آپؐ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے تمام اولاد ابراہیم علیہ السلام میں سے قریش کو مصطفیٰ یعنی چنا ہوا بنایا اور پھر قریش میں سے یوسف کو مصطفیٰ بنایا اور پھر یوسف میں سے مجھے مصطفیٰ قرار دیا ہے۔

مومن کے قتل پر راضی ہونے والے جہنمی ہیں

﴿قال أخبرني﴾ أبو الحسن علي بن خالد المراءغي ﴿قال حدثنا﴾ علي ابن سليمان ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن الحسن النہاوندی ﴿قال حدثنا﴾ أبو الخزرج الأسدي ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن الفضل ﴿قال حدثنا﴾ ابان بن ابی عیاش قال جعفر بن ایاس عن ابی سعید الخدری قال وجد قتیل علی عهد رسول الله (ص) فخرج بمضيا حتى رقی المنبر فحمد الله وأثنى عليه ثم قال يقتل رجل من المسلمين لا يدري من قتله والذي نفسي بيده لو ان اهل السموات والارض اجتمعوا على قتل مؤمن اورضوا به لأدخلهم الله النار والذي نفسي بيده لا يجلد أحداً أحداً الا جلد غداً في نار جهنم مثله والذي نفسي بيده لا يبغضنا اهل البيت أحداً الا أكبه الله على وجهه في

نار جہنم -

حدیث نعبو 3: (بخلاف اندر)

جناب ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے نقل کیا ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں ایک مقتول پایا گیا۔ پس رسول خدا غضبناک ہو کر منبر پر تشریف فرما ہوئے اور خدا کی حمد و ثنا کے بعد آپؐ نے ارشاد فرمایا:

مسلمانوں میں سے ایک مرد قتل ہو گیا ہے اور یہ نہیں معلوم ہو رہا کہ اس کو قتل کرنے والا کون ہے۔ مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر ایک مومن کے قتل پر تمام اہل آسمان اور تمام اہل زمین راضی ہوں یا اس مومن کو قتل کرنے میں شریک ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ ان سب کو جہنم میں داخل کرے گا۔ مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ اگر کوئی کسی کو ایک کوڑا مارے گا تو قیامت کے دن وہی کوڑا اس کو آگ کا مارا جائے گا اور مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے ہم اہل بیت میں سے جو بھی ہم سے بغض رکھے گا خدا اس کو منہ کے بل جہنم میں ڈال دے گا۔

ہم ارکان دین اور اسلام کے ستون ہیں

﴿قال حدثنا﴾ ابو جعفر محمد بن علی بن الحسین ﴿قال حدثنی﴾ ابی ﴿قال حدثنا﴾ سعد بن عبد اللہ عن محمد بن الحسین بن ابی الخطاب عن محمد بن ستان عن مفضل بن عمر الجعفی عن جابر بن یزید عن ابی جعفر محمد بن علی بن الحسین عن ابيه عن جده (ع) قال قال رسول الله (ص) لعلي بن ابي طالب عليه السلام يا علي انا وانت وابنائك الحسن والحسين وتسعة من ولد الحسين ارکان الدین ودعائم الاسلام من تبعنا نجا ومن تخلف عنا فی النار -

حضرت ابو جعفر محمد بن علی بن حسین علیہ السلام نے فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے فرمایا: اے علی! میں اور آپؐ اور آپؐ کے دو فرزند حسن و حسین اور ولاد حسین علیہم السلام میں سے نو فرزند امام ہوں گے جو دین کے ارکان اور اسلام کے ستون ہیں! پس جو ہماری اتباع کرے گا وہ کامیاب ہوگا اور جو ہماری نافرمانی کرے گا وہ جہنم میں جائے گا۔

حق کو باطل کے ساتھ نہ ملاؤ

﴿قال أخبرني﴾ ابو عبد اللہ محمد بن داود الحثمی اجازة ﴿قال﴾ حدثنا ﴿ابو بكر عبد الله بن سليمان بن الأشعث﴾ ﴿قال حدثنا﴾ احمد بن محمد بن عبدان ﴿قال حدثنا﴾ ابراهيم الحريبي ﴿قال حدثنا﴾ سعيد بن داود بن الزبير ﴿قال حدثنا﴾ مالك بن انس عن عمه ابي سهل بن مالك عن ابيه قال اني لواقف مع المغيرة بن شعبه عند نهوض علي بن ابي طالب عليه السلام من المدينة الى البصرة اذ اقبل عمار بن ياسر رضي الله عنه فقال له هل لك في الله عز وجل يا مغيرة فقال واين هولي يا عمار قال تدخل في هذه الدعوة فتلحق بمن سبكك وتمسود من خلفك فقال له المغيرة او خير من ذلك يا ابا اليقظان قال عمار وما هو قال ندخل بيوتنا ونعلق علينا ابوابنا حتى يضيئ لنا الأمر فنخرج ونحن مصرون ولا تكون كالقاطع السلسلة اراد الضحك فوقع في الغم فقال له عمار هيئات هيئات اجمل بعد علم وعمى بعد استبصار ولكن اسمع لقولي فوالله ان تراني الا في الرعيل الاول فطلع عليهما امير المؤمنين عليه السلام فقال يا ابا اليقظان ما يقول لك الأعور فانه والله دائما يلبس الحق بالباطل ويموه فيه وان يتعلق من الدين

الا بما يوافق الدنيا ويحك يا مغيرة انما دعوة تمسوق من يدخل فيها فقال له
المغيرة صدقت يا امير المؤمنين ان لم اكن معك فلن اكون عليك -

تحدیث نمبر 5: (بخلاف اسناد)

مالک بن انس نے اپنے چچا ابوبہل بن مالک سے اور انہوں نے اپنے والد سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتا ہے کہ جس دن علی بن ابی طالب علیہ السلام مدینہ سے بصرہ کی طرف روانہ ہو رہے تھے تو میں اور مغیرہ بن شعبہ دونوں اکٹھے کھڑے تھے۔ اس وقت جناب عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے مغیرہ! تیرا وہ خدا میں جہاد کے لیے جانے پر تو آمادہ ہے؟ مغیرہ نے کہا: اے عمار! کہاں کا ارادہ ہے (یعنی کہاں خوف پھیلاتا ہے)۔ آپ نے فرمایا: اس دعوت میں شریک ہو جاؤ جو حق سے آگے جا چکے ہیں اُن کے ساتھ مل جاؤ اور جو پیچھے رہ جائے گا وہ گمراہ ہوگا۔ پس مغیرہ نے کہا: اے ابوالیقظان! اس سے بہتر بھی ہو سکتا ہے۔ عمار نے کہا: وہ کیا ہے؟ اُس نے کہا: وہ یوں ہے کہ ہم اپنے گھروں میں داخل ہو جائیں گے اور اپنے گھروں کے دروازے بند کر لیں گے یہاں تک یہ معاملہ ختم ہو جائے گا۔ پس ہم گھروں سے نکل آئیں گے اور پھر اپنے مقام پر جمع رہیں گے اور ہم سلسلے کو کاٹنے والے بھی نہیں ہوں گے (یعنی نسل برپا کرنے والے) پس وہ چسنے کا ارادہ کر ہی رہا تھا کہ وہ غم زدہ ہو گیا۔ پس جناب عمار نے اُس سے فرمایا: دُور ہو جاؤ دُور ہو جاؤ۔ کیا ظم کے بعد جا مل ہو جائیں اور بصیرت کے بعد اندھے ہو جائیں؟ لیکن میں نے تیری گفتگو کو سن لیا ہے۔ خدا کی قسم! میں دیکھ رہا ہوں کہ تو سب سے آگے جانے والے گروہ میں سے ہے۔ پس اچانک ان دونوں کے سامنے امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام ظاہر ہوئے۔ آپ نے فرمایا: اے ابوالیقظان! یہ اعمور (بھینکا) آپ سے کیا کہہ رہا تھا؟ خدا کی قسم! یہ ہمیشہ سے حق اور باطل کو ملانے کی کوشش کرتا ہے اور اس میں بھی محو رہتا ہے اور یہ دین میں سے اس کو مانتا ہے جو اس کی دنیا

کے موافق ہو۔ انہوں نے تھہرے تھہرے! تجھے اس کی طرف دعوت دی جا رہی ہے اگر تو اس میں چلے تو کامیاب رہے گا۔ پس مغیرہ نے کہا: اے امیر المومنین! آپ سچ فرما رہے ہیں، لیکن اگر میں آپ کی حمایت میں نہ نکل کر سکا تو یقین رکھیں آپ کے خلاف بھی نہیں نکلوں گا۔

اہل دوزخ بھی محمد و آل محمد کا واسطہ دے کر نجات حاصل کر لیں گے

﴿حدیثی﴾ ابو جعفر محمد بن علی بن الحسین ﴿قال حدثنی﴾ محمد بن یحییٰ البطار ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن احمد بن یحییٰ عن الحسن بن علی الکوفی عن العباس بن عامر القصبانی عن احمد بن رزق اللہ عن یحییٰ ابن ابی العلاء عن جابر بن ابی جعفر محمد بن علی بن الحسین عن ابيه عن جده (ع) قال قال رسول الله (ص) انه اذا كان يوم القيمة وسكن اهل الجنة الجنة واهل النار النار مكث عبد في النار سبعين خريفا والخريف سبعون سنة ثم انه يسأل الله عز وجل ويناديه فيقول يا رب اسألك بحق محمد واهل بيته لما رحمتني فيوحى الله جل جلاله الى جبرئيل (ع) ان اميط الى عبيد فاخرجه فيقول جبرئيل وكيف لي بالهبوط في النار فيقول الله تبارك تعالیٰ انه قد امرتها ان تكون عليك برداً وسلاماً قال فيقول يا رب فما علمي بموضعه فيقول انه في جب من سبعين فيمهبط جبرئيل (ع) الى النار فيجده معقولا على وجهه فيخرجه فيقف بين يدي الله عز وجل فيقول الله تعالیٰ يا عبيد كم امثت في النار تناسدني فيقول يا رب ما احصيه فيقول الله عز وجل اما وعزتي لولا ما سألتني بحقهم عندي لا طلت هو انك في النار ولكنت حتم على نفسي ان لا يسألني عبد بحق محمد واهل بيته الا غفرت له ما كان بيني وبينه وقد غفرت لك اليوم ثم

یوم ربہ الی الجنة۔

حصہ بیست نمبر 6: (بخلاف اسناد)

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو جنت والے جنت میں اور جہنم والے جہنم میں چلے جائیں گے اور ایک بندہ جہنم میں ستر خریف رہے گا جبکہ ایک خریف ستر سال کی ہوگی۔ پھر وہ بارگاہِ خداوندی میں سوال کرے گا اور پکارے گا اور عرض کرے گا کہ اے میرے پروردگار! میں تیری بارگاہ میں محمدؐ و آلِ محمدؐ کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں کہ مجھ پر رحم فرما۔ پھر اللہ تعالیٰ جبرائیل علیہ السلام کی طرف وحی فرمائے گا کہ جاؤ میرے اس بندے کی طرف اور اس کو وہاں سے باہر نکال کر لے آؤ۔ پس جبرائیلؑ بارگاہِ خداوندی میں عرض کریں گے کہ اے میرے خدا! میں آگ میں کیسے جاؤں گا؟ پس آوازِ قدرت آئے گی: میں نے اس آگ کو ختم دے دیا ہے کہ آپؐ پر سختی و سلاستی والی رہے۔ جبرائیلؑ عرض کریں گے: اے میرے خدا! میں اُس کے لٹکانے اور مقام کو نہیں جانتا تو آوازِ قدرت آئے گی: وہ جہنم کے کنوئیں میں ہے۔ پھر جبرائیلؑ جہنم میں داخل ہوں گے اور اُس بندے تک پہنچ جائیں گے اور اُس بندے کو منہ کے بل کنوئیں میں گرا ہوا پائیں گے اور پھر اس کو وہاں سے نکال کر باہر لے آئیں گے۔ اس کے بعد وہ بندہ بارگاہِ خدا میں کھڑا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے کہ اے میرے بندے! کتنی دیر جہنم میں رہنے کے بعد تو نے مجھے پکارا ہے؟ وہ جواب دے گا: اے میرے خدا! میں اُس مدت کو نہیں جانتا۔ پھر خداوند تعالیٰ فرمائیں گے: اے میرے بندے! مجھے قسم ہے اپنی عزت و بزرگی کی تو نے مجھے جن لوگوں کا واسطہ دیا ہے میں جانتا تھا کہ تو جہنم میں ہے اور ہمیشہ رہنے والا ہے لیکن میں نے اپنے اوپر لازم قرار دیا کہ جو بندہ مجھے محمدؐ و آلِ محمدؐ کے حق کا واسطہ دے کر سوال کرے گا تو میرے اور اس کے درمیان جو بھی گناہ ہوں گے میں اُن سب کو معاف کر دوں گا۔ پس میں نے آج تجھے معاف کر دیا ہے اور اس

کے بعد اس کو جنت میں جانے کا حکم دیا جائے گا۔

ایک مسخرہ اور امام علی بن حسین علیہ السلام

﴿قال أخبرني﴾ ابو جعفر محمد بن علی بن الحسین ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن علی ما جیلویہ ﴿قال حدثنا﴾ علی بن ابراہیم عن ابيه عن محمد بن ابي عمير عن معاوية بن عمار عن ابي عبد الله (ع) قال كان بالمدينة رجل بطلال يضحك اهل المدينة من كلامه فقال يوما لهم قد اعياني هذا الرجل يعني علي بن الحسين (ع) فما يضحكه مني شميم ولا بد من احتال في ان اضحكه قال فمر علي بن الحسين (ع) ذات يوم ومعه موليان له فجاء ذلك البطلال حتى انتزع ردائه من ظهره واتبعه الموليان فاسترجعا الرداء منه والقياه عليه وهو محتب لا يرفع طرفه من الأرض ثم قال لموليه ما هذا فقالا له رجل بطلال يضحك اهل المدينة ويستطعم منهم بذلك قال فقولاً له يا ويحك ان الله يوما يخسر فيه البطالون وصلى الله على سيدنا محمد النبي وآله وسلم تسليماً -

تصحيح نعيم 7: (بخلاف اسناد)

جناب معاویہ بن عمار نے حضرت امام صادق علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا:

مدینہ میں ایک مرد تھا جو مسخرہ تھا اور لوگ اس کی باتوں سے ہنسا کرتے تھے۔ ایک دن لوگوں کے سامنے اس نے کہا کہ یہ مرد (یعنی علی بن حسین علیہ السلام) میرے سامنے آیا اور میں نے اُسے ہنسانے کی کوشش کی لیکن یہ شخص نہیں ہنسا۔ اب میرے لیے اس کو ہنسانا ضروری ہو گیا۔ کہتا ہے کہ ایک دن علی بن حسین علیہ السلام اور آپ کے چند موالی جو

آپ کے ساتھ تھے گزر رہے تھے کہ وہ مسخرہ آیا اور اس نے آپ کی عبا مبارک پیچھے سے پکڑ لی اور آپ کے کندھے سے گرا دی۔ آپ کے مولیوں نے اُس مسخرے سے آپ کی عبا لے لی اور دوبارہ آپ کے کندھے پر ڈال دی۔ اس حالت میں بھی آپ نے زمین سے نظر نہیں اٹھائی۔ پھر آپ نے اپنے مولیوں سے پوچھا کہ یہ کون تھا؟ انہوں نے عرض کیا کہ یہ مسخرہ تھا جس کی باتوں پر اہل مدینہ خوش ہوتے ہیں اور لطف اندوز ہوتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: اس سے کہہ دو افسوس ہے تیرے لیے۔ ایک دن آئے گا جس دن یہ مسخرہ کرنے والے خسارے میں ہوں گے۔



مجلس نمبر 26

[بروز جمعہ ۲ رمضان المبارک سال ۱۴۰۹ ہجری قمری]

حضرت امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی آخری وصیت

ابو الفوارس وحده ﴿حدثنا﴾ الشيخ الجليل المفيد ابو عبد الله محمد بن محمد بن النعمان ايد الله تمكينه حدثني ابو حفص عمر بن محمد الصيرفي المعروف بابن الزيارت ﴿قال حدثنا﴾ ابو علي محمد بن همام الاسكافي ﴿قال حدثنا﴾ جعفر بن محمد بن مالك ﴿قال حدثنا﴾ احمد بن سلامة الغنوي ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن الحسين العامري ﴿قال حدثنا﴾ ابو معمر عن ابي بكر بن عياش عن الضحج العقيلي ﴿قال حدثني﴾ الحسن ابن علي بن ابي طالب عليه السلام قال لما حضرت ابي الوفاة اقبل يوصي "وصية امير المؤمنين" (ع) للحسن (ع)

﴿فقال﴾ هذا ما اوصى به علي بن ابي طالب عليه السلام اخو محمد رسول الله وابن عمه وصاحبه واوّل وصيتي اني اشهد ان لا اله الا الله وان محمداً رسوله وخيرته اختاره بطمه وارضاءه لخيرته وان الله باعث من في القبور وسائل الناس عن اعمالهم وعالم ما في الصدور ثم اني اوصيك يا حسن وكفى بك وصيا بما اوصاني به رسول الله (ص) فاذا كان ذلك يابني فالزم بيتك وابك على خطيئتك ولا تكن الدنيا اكبر همك

وأوصيك يا بني بالصلوة عند وقتها والزكاة في أهلها عند محطها والصمت
 عند الشبهة والاقتصاد في العمل والعدل في الرضا والغضب وحسن
 الجوار وأكرام الضيف ورحمة المجهود وأصحاب البلاء وصلة الرحم
 وحب المساكين ومجالستهم والتواضع فإنه من أفضل العبادات وقصر الأمل
 وذكر الموت وازهد في الدنيا فإنك رهن موت وغرض بلاء وطريق سقم
 وأوصيك بخشية الله في سر امرئ وعلايته وإنهاك عن التسرع بالقول
 والفعل وإذا عرض شيء من أمر الآخرة فأبدء به وإذا عرض شيء من أمر
 الدنيا فتأن حتى تصيب رشدك فيه وإياك ومواطن التهمة والمجلس
 المظنون به السوء فإن قرين السوء يعمى جليسه وكن لله يا بني عاملاً وعن
 الخناز جوراً وبالمعروف أمراً وعن المنكر ناهياً وراخ الإخوان في الله
 وأحب الصالح لأصلحه ودار الفاسق عن دينك والمفضية بقلبك وزايله
 بأعمالك لئلا تكون مثله وإياك والجلوس في الطرقات ودع الممارات
 ومجازات من لا عقل له ولا علم واقتصاد يا بني في مميشتك واقتصاد في
 عبادتك وعليك فيها بالأمر الدائم الذي تطبيقه والزم الصمت تسلم وقد
 لنفسك ثغماً وتعلم الخير وكن الله ذاكراً على كل حال وأرحم من أهلك
 الصغير ووفر منهم الكبير لا تأكلن طعاماً حتى تصدق منه قبل أكل وعليك
 بالصوم فإنه زكوة البدن وجنة لأهله وجاهد نفسك واحذر جليستك
 واجتنب عدوك وعليك بمجالسة الذكر وأكثر من الدعاء فإني يا بني لم آنك
 نصحا وهذا فرق بيني وبينك وأوصيك بأخيك محمد خيراً شقيقك وابن
 أهلك وقد تعلم حتى أنه وأما أخوك الحسين فهو ابن أمك ولا أريد الوصاة
 بذلك والله الخليفة عليكم وإياه أسأل أن يصلحكم وأن يكف الطفلة البغاة

عنکم والصبر الصبر حتی یتولی اللہ الأمر ولا قوة الا باللہ العلی العظیم۔

36: پیشہ نمبر 1: (بخاری شریف)

حضرت امام حسن علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جب میرے والدِ مکرم حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی شہادت کا وقت قریب آیا تو آپؑ نے وصیت فرمائی اور وہ وصیت یوں تھی: امام فرماتے ہیں کہ یہ وہ چیز ہے کہ جس کی علی ابن ابی طالب جو محمد رسول اللہ کے بھائی اور ان کے چچا کے بیٹے اور ان کے ساتھی ہیں۔ میری پہلی وصیت یہ ہے کہ اشدھ ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمداً رسولہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود حقیقی نہیں ہے اور محمدؐ اس کے رسول ہیں جو تمام مخلوق سے بہتر ہیں۔ جن کو اس نے اپنے علم سے نوازا ہے اور ان کو اپنی خیرت (یعنی موت) کے لیے چن لیا ہے اور تحقیق اللہ تعالیٰ مُردوں کو قبروں سے محشور کرنے والا ہے اور لوگوں سے ان کے اعمال کے بارے میں پوچھا جائے گا اور وہ ان کے دلوں کے رازوں کو جاننے والا ہے۔ پھر اس کے بعد فرمایا: اے میرے فرزند حسن! تیرے لیے وہی وصیت کافی ہے جو رسول خدا نے مجھے فرمائی تھی (یعنی ان حالات میں جو میرے بعد تیرے لیے ہوں گے) آپ اپنے گھر کو لازم قرار دینا (یعنی میری طرح گوشہ نشینی اختیار کرنا) اور اپنی خطاؤں پر گریہ کرنا (یہ ہم لوگوں کو سمجھانا مقصود ہے ورنہ معصوم سے خطا ممکن نہیں ہے) اور دنیا میں اپنا مقصود و مطلوب قرار نہ دینا۔ اے میرے بیٹے! میں آپؑ کو بروقت نماز کی وصیت کرتا ہوں اور زکوٰۃ کے اہل اور اس کے رکوع کی وصیت کرتا ہوں اور مقام شبہ (یعنی جس کے بارے میں معلوم نہ ہو کہ یہ حلال ہے یا حرام) میں اپنے آپ کو روکے رکھنے کی وصیت کرتا ہوں۔ اپنے عمل میں میانہ روی رکھنا اور رضایت و غضب میں عدل اختیار کرنا (یعنی دونوں صورتوں میں اعتدال میں رہنا) اچھی ہمسائیگی، مہمان نوازی اور مہمان کا احترام کرنا اور کمزوروں و لاغر پر اور مصیبت زدہ پر رحم کرنا، صلہ رحمی کرنا (یعنی اپنے عزیزوں سے تعلقات قائم رکھنا) مساکین اور غرباء سے محبت

کرنا اور اُن کے ساتھ بیٹھنا اور اُن کی تواضع اور انکساری کرنا کیونکہ یہ افضل ترین عبادتوں میں سے ہے۔ آرزو اور خواہش کو کم رکھنا موت کو یاد رکھنا دنیا میں ڈھکڑھکڑ پرہیزگاری اختیار کرنا کیونکہ تم اپنی موت کے مہیون ہو۔ بلا اور مصیبت کا نشانہ بنو گے اور بیمار یوں سے دُور رہنا۔ میں تمہیں پوشیدہ اور ظاہری امور میں خوفِ خدا کی وصیت کرتا ہوں اور میں تمہیں جلد بازی سے منع کرتا ہوں جب تمہارے سامنے آخرت کے امور میں سے کوئی آئے تو اُس کو انجام دو اور جب دنیا کے امور میں سے کوئی امر آپ کے سامنے آئے تو اگر وہ آپ کے لیے باعثِ ہدایت و رشد ہو تو اُس کو انجام دیں۔ تہمت کے مقامات سے بچیں اور مشکوک اور برے گمان والی مجلس سے بچیں کیونکہ برادرِ دوست اپنے ساتھ بیٹھنے والے کو برا اثر دیتا ہے۔

اے میرے فرزند! خدا کے لیے عمل کرنے والے ہو جاؤ اور تکبر و جور سے دُور رہو اور نیکی کا حکم دینے والے ہو جاؤ اور برائی سے روکنے والے ہو جاؤ۔ خدا کی خاطر بھائیوں کا بھائی بن جاؤ اور نیک لوگوں سے اُن کی نیکی کی وجہ سے محبت کرنا اور قاسق لوگوں کو اپنے دین سے دُور رکھو۔ دل کی نفرت اور اپنے اعمال کو زائل کرنے سے دُور رہو (یعنی ایسے کام جن سے یہ چیزیں رونما ہوں ان سے بچو) تاکہ تم اس کی محفل نہ ہو جاؤ۔ راستے میں بیٹھنے سے بچو کھینچا تانی کو چھوڑ دو۔ جن کے پاس عقل اور علم نہ ہو اُن سے دُوری اختیار کرو۔ اے میرے فرزند! اپنی معیشت میں میانہ روی اختیار کرو۔ اپنی عبادت میں بھی میانہ روی اختیار کرو اور ان میں بھتیگی اختیار کرو جن پر آپ قدرت اور طاقت رکھتے ہیں زبان پر کنٹرول رکھو تاکہ سالم رہو اپنے آپ کی قدر کرو تاکہ فائدہ مند بن سکو نیکی و خیر کا علم حاصل کرو ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے بن جاؤ اپنے خاندان کے چھوٹے پر رحم کرو اور بڑے کی عزت اور احترام کرو۔ کھانا کھانے سے قبل اُس کھانے کا صدقہ دُوروزہ اپنے اوپر لازم قرار دو کیونکہ یہ بدن کی زکوٰۃ ہے اور اپنے روزہ دار کے لیے یہ ڈھال ہے اپنے

نفس کے خلاف جہاد کرو، ہم تنہی سے بچو اپنے دشمن سے اجتناب کرو اہل ذکر کی مجالس کو لازم قرار دو اور دعا زیادہ کرو۔

اے میرے فرزند! اس کے بعد مجھے تمہیں کوئی نصیحت نہیں کرنی ہے کیونکہ اس کے بعد میرے اور آپ کے درمیان جدائی اور فراق ہے۔ میں آپ کو آپ کے بھائی محمد (حنفیہ) کے بارے میں خبر کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ وہ آپ کا بھائی ہے۔ اور تیرے باپ کا فرزند ہے اور آپ اس کے ساتھ میری محبت کو جانتے ہیں۔ بہر حال آپ کا بھائی حسینؑ ہے وہ تیری ماں کا بیٹا ہے۔ اس لیے اس کے بارے میں اس قسم کی وصیت نہیں کروں گا اور اللہ تمہارا اور اس کا محافظ ہے اور میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ تمہارے معاملے کی اصلاح کرے اور باغیوں کی بغاوت و سرکشی کو تم سے دور رکھے صبر کرو یہاں تک کہ اللہ اس امر کا ولی ہے ولا قوة الا باللہ العلی العظیم۔

نبی اکرمؐ نے آخری حج کے بعد فرمایا مَن كُنْتُ مَوْلَاَهُ فَعَلَيْهِ مَوْلَاَهُ

﴿آخر نبی﴾ ابو الحسن علی بن محمد الکاتب ﴿قال حدثنا﴾ الحسن ابن علی الزعفرانی ﴿قال حدثنا﴾ ابواسحق ابراہیم بن محمد الثقفی ﴿قال حدثنا﴾ المسعودی ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن کثیر عن یحییٰ بن حماد القطان ﴿قال حدثنا﴾ ابو محمد الحضرمی عن ابی علی الہمدانی ان عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ قام الی امیر المؤمنین علی بن ابی طالب فقال یا امیر المؤمنین انی سائلك لآخذ عنک وقد انتظرتنا ان نقول من امرک شیئا فلم یقل الا تحدثنا عن امرک هذا کان بعد رسول اللہ (ص) او شیعی رأیتہ فانا قد اکثرنا فیک الاقاویل واوثقه عندنا ما قلناه عنک وسمعناه من فیک انا کما نقول لو رجعت الیکم بعد رسول اللہ (ص) لم ینازکم فیہا احد واللہ ما ادری اذا مثلت ما اقول ازعم ان القوم کانوا اولی بما کانوا فیہ منک فان

قلت فعلى م نصبك رسول الله (ص) بعد حجة الوداع فقال ايها الناس من كنت مولاه فعلى مولاه وان تلك اولى منهم بما كانوا فيه فعلى م تتولاهم فقال امير المؤمنين (ع) يا عبدالرحمن ان الله تعالى قبض نبيه وانا يوم قبضه اولى بالناس منى بقميصى هذا وقد كان من نبي الله الى عهد لو خزتمونى بانفى لا قورث سمعا وطاعة وان اول ما انتقمناه بعده ابطال حقنا فى الخمس فلما رقى امرنا طعنت رعيان اليهم من قريش فينا وقد كان لى على الناس لو ردوه الى عفوا قبلته وقمت به وكان الى اجل معلوم وكنت كرجل له على الناس حق على اجل فان عجلوا له ماله اخذه وحمدهم عليه وان اخروه اخذه غير محمودين وكنت كرجل ياخذ السهولة هو عند الناس مخزون وانا يعرف الهدى بقله من ياخذ من الناس فاذا سكنت فاعفونى فانه لوجاء امر تحتاجون فيه الى الجواب اجبتكم فكفوا عنى ما كنتم عنكم فقال عبدالرحمن يا امير المؤمنين فانت لعمر الله كما قال الاول -

حديث نمبر 2: (بخلاف اسناد)

جناب ابوعلی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ عبدالرحمن بن ابی لیلی امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے امیر المؤمنین! میں آپ سے سوال کرنا چاہتا ہوں تاکہ میں اس کا جواب جان سکوں کیونکہ ہم آپ کے امر حکومت کا انتقاد کر رہے ہیں۔ پس ہم وہی کچھ بیان کرتے ہیں جو آپ ہم سے بیان کرتے ہیں کیونکہ آپ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد میں ہیں اور یا وہ چیز جو آپ نے دیکھی ہے اس کو بیان کرتے ہیں جو آپ ہم سے بیان کرتے ہیں کیونکہ آپ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد میں ہیں اور یا = چیز جو آپ نے دیکھی ہے اس کو بیان کرتے ہیں کیونکہ ہم میں بہت زیادہ قیل و قال ہوتا ہے لیکن ہمارے نزدیک زیادہ قابل وثوق اور

اعتماد ہی ہے جو آپؐ سے سنا جائے کیونکہ ہم لوگوں سے کہتے ہیں کہ اگر رسول خدا کے بعد کسی بھی تنازعہ میں آپؐ کی طرف رجوع کر لیا جاتا تو تم میں سے کوئی بھی اس میں اختلاف و تنازع نہ کرتا۔ خدا کی قسم! میں نہیں جانتا اگر مجھ سے سوال کیا جائے تو میں کیا کہوں گا؟ اور میں گمان کرتا ہوں کہ وہ قوم جن میں آپؐ ہیں وہ زیادہ اولویت رکھتی ہے۔ اگر آپؐ کہتے: اے غنی! حجۃ الوداع کے بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیوں نصب فرمایا تھا اور فرمایا تھا: مَنِ مَحَضْتُ مَوْلَا فَعَلَيْ مَوْلَا؛ ”اے لوگو! جس جس کا میں مولا ہوں اُس اُس کا علیؑ مولا ہے۔“ اور اگر آپؐ ان میں سے اولیٰ ہیں اس چیز میں علیؑ آپؐ ان سے محبت کیوں کرتے ہیں؟

پس امیر المؤمنین علیؑ علیہ السلام نے فرمایا: اے عبدالرحمن! اللہ تعالیٰ نے جب اپنے نبیؐ کو اس دنیا سے اٹھالیا اور نبیؐ کی وفات کے دن اس امر کے لیے میں سب سے زیادہ اولویت رکھتا تھا اور یہ امر (خلافت) میری اس قیص کی مانند میرے لیے تھا اور یہ نبیؐ خدا کی طرف سے میرے لیے عہد تھا۔ اگر تم دُک مجھے عاجز نہ کرتے تو میں سکون و قرار حاصل کرتا اور میری بات سننے اور اطاعت کرنے میں تو میں زیادہ حق دار تھا، لیکن رسول خدا کے بعد سب سے پہلا ہمارا نقصان یہ کیا گیا کہ ہمارے حق شمس کو باطل قرار دیا گیا اور پھر جب ہمارا معاملہ اور نرم ہوا تو بڑے بڑے لوگ قریش میں سے اس معاملہ میں ہمارے ساتھ اُلجھ گئے جب کہ میرا ان لوگوں پر حق تھا۔ اگر وہ اس حق کو عافیت کے ساتھ میری طرف پلٹا دیتے اور میں اس کو قبول کرتا اور اس پر قائم ہو جاتا اور یہ ایک وقت مقررہ تک تھا۔ اور میں اس مرد کی مانند ہوں کہ جس کا لوگوں پر حق ہے ایک خاص وقت تک پس اگر لوگ اس کے حق کو اس وقت تک ادا کرتے ہیں وہ ان کی تعریف بھی کرتا ہے اور اپنا حق بھی حاصل کرتا ہے اور اگر وہ حق ادا کرنے میں تاخیر کرتے ہیں تو وہ لوگ اُس کے نزدیک قابلِ تعریف نہیں رہتے۔ اور میں اس مرد کی مانند ہوں جو سہولت کو حاصل کرتا ہے جب کہ وہ لوگوں کے

نزدیک محزون و مغموم ہے۔ (یعنی اُن کی طرف سے غم و حزن اٹھاتا ہے)۔ ہدایت حاصل کرنے والے ہمیشہ لوگوں میں سے کم ہوتے ہیں۔ پس اگر خاموش رہوں تو مجھے عافیت میں قرار دیتے ہیں۔ تحقیق اگر کوئی اسرا آجائے جس میں یہ جواب کے محتاج ہوں تو میں تم کو جواب دوں گا۔ جس چیز کو میں تم سے روک کر رکھتا ہوں اُس کو تم بھی مجھ سے روک کر رکھو۔ عبدالرحمن نے کہا: اے امیر المؤمنین! آپ ہمیشہ صحیح و سالم رہیں جیسا کہ پہلے اُس نے کہا تھا۔

لوگ منافقت کرتے ہیں

﴿قال حدثنا﴾ ابو الطیب الحسین بن محمد الحوی ﴿قال حدثنا﴾ محمد ابن الحسین ﴿قال حدثنا﴾ ابو حاتم عن ابی عبیدة قال کان تابعاً للجعدی ممن یتأله فی الجاهلیة وانکر الخمر والسكر! وهجر الاوثان والأزلام وقال فی الجاهلیة کلمته التي قال فیها-

الحمد لله لا شریک له من لم یقلها لنفسه ظلماً

وكان یذكر دین ابراهیم والحقیقة ویصوم ویستغفر یتوقی اشیاء

لفوا فیها ووفد علی رسول الله (ص) فقال

اثبت رسول الله اذ جاء بالهدی ویتلوا کتاباً کالمجرة نشر

رجاهدت حتی ما احسن ومن معی سهیلا اذا ملاح ثم تعورا

وصرت الی التقوی ولم اخش کافراً وکنت من النار المخوفة زجراً

وقال وكان التابعه علوی رأى وخرج بعد رسول الله (ص) مع امیر

المؤمنین علی بن ابی طالب علیه السلام الی صفین فنزل لیلۃ ضاق به وهو

یقول:

لقد علم المصران والعراق ان عليا فحلها العتاق
ابيض حجاج له رواق وامه غالا بها الصداق
اکرم من شد به نطق ان الاولى جاروك لا افاقوا
لکم سباق ولهم سباق قد علمت ذلکم الرفاق
سنتم الى نهج الهدى وساقوا الى التي ليس لها عراق
في ملة عادت بها النفاق

تحدیث نمبر 3: (بخلف اسناد)

ابو حاتم نے ابو نعیمہ سے بیان کیا کہ نابغہ جعفی ان افراد میں سے تھا جو زمانہ جاہلیت میں اولویت کا قائل تھا۔ وہ شراب اور نشہ آور چیزوں سے پرہیز کرتا تھا اور بت پرستی اور قمار بازی سے اجتناب کرتا تھا اور وہ زمانہ جاہلیت میں بھی یہ کلمات ادا کیا کرتا تھا۔

الحمد لله لا شريك له

من لم يقلها لعنمه خلفا

”تمام حمد ہے اللہ کے لیے ہے جس کا کوئی شریک نہیں ہے اور جو

اس کلمہ کا اقرار نہیں کرتا اُس نے اپنے آپ پر ظلم کیا ہے۔“

وہ دین ابراہیم اور بن حنفیہ کو یاد دلاتا تھا روزہ رکھتا تھا استغفر کرتا اور لغو دے

ہوہ چیزوں سے اجتناب کرتا تھا اور وہ رسول خدا کی خدمت میں قاصد بن کر آیا اور اُس نے عرض کیا:

اتيت رسول الله اذ جاء بالهدى

وایتلوا كتابا كذا - - - - - نشرا

”میں رسول خدا کے پاس آیا ہوں کیونکہ وہ ہدایت لائے ہیں اور

اس کتاب کی تلاوت کرتے ہیں اور اس کو بیان کرتے ہیں۔“

وجاهدت حتى ما احسن ومن معي

سهيلا اذا ملاح ثم تعودا

”اور میں جہاد کرتا ہوں یہاں تک کہ میں اور جو میرے ساتھ ہے وہ اس کو آسان نہیں جانتا جب وہ ظاہر ہوتا ہے پھر سخت ہوتا ہے۔“

وصرت الي التقوى ولم اخش كافراً

وكنيت من النار المخوفة زجرا

”میں تقویٰ کی طرف منتقل ہوتا اور میں کسی کافر سے نہیں ڈرتا اور میں جہنم سے بہت ڈرتا ہوں۔“

راوی بیان کرتا ہے کہ نایفہ جعدی علوی مقیدہ رکھتا تھا (یعنی ہیچہ یعنی تھا) اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد امیر المومنین علی علیہ السلام کے ساتھ تھا۔ وہ جب صلیب میں آپ کے ساتھ تھا۔ رات کو آپ کے پاس آیا تھا اور اس نے دل ٹھک ہو کر یوں کہا:

لقد علم المصران والعراق

ان عليا فحلها العتاق

”تحقیق یہ دونوں شہر اور سارا عراق جانتا ہے کہ علی ایک کریم بہادر مرد ہے۔“

ابيض حجاج له رواق

وامه غالا بها الصداق

وہ چمکتے ہوئے چہرے والا ہے اور آپ کی مادر اس کا مرتبہ بھی بلند ہے۔

اکرم من شد به نفاق

ان الاولى جاروك لا افاقوا

اور ہر یونے والے سے زیادہ وہ کریم ہے تیرے لیے اس کا قرب
مزاوار ہے تاکہ تم کا اس سے جدا ہونا۔

لکم سیاق ولہم سیاق
قد علمت ذلکم الرفاق

”تمہارے لیے سبقت ہے اور اُن کے لیے سبقت اور میں جان چکا
ہوں اس میں تمہارے لیے نرئی ہے۔“

سقم الی نہج الہدی وساقوا
الی التی لیس لها عراق
”تم ہدایت کے راستہ پر چل رہے ہو اور تم چلو اُس کی طرف کہ جس
کا کوئی کنارہ نہیں ہے۔“

فی ملۃ عادتہا النفاق
”لوگوں کی عادت ہے کہ وہ منافقت کرتے ہیں۔“

مکارم اخلاق دس ہیں

﴿قال أخبرنی﴾ ابو القاسم جعفر بن محمد بن قولویہ رحمہ اللہ
﴿قال حدثنا﴾ علی بن الحسین بن مونس بن بابویہ ﴿قال حدثنا﴾ علی بن
ابراہیم بن ہاشم عن احمد بن محمد بن عیسیٰ عن الہیثم بن ابی مسروق
النہدی عن یزید بن اسحق عن الحسن بن عطیۃ عن ابی عبد اللہ جعفر
ابن محمد (ع) قال المکارم عشر فان استطعت ان تكون فیک فلتکن فانہا
تكون فی الرجل ولا تكون فی ولدہ وتكون فی ابنہ ولا تكون فی ابیہ فی
العبد ولا تكون فی الحر قیل وما ھن یا رسول اللہ قال صدق اللسان وصدق
الباس واداء الامانة وصلة الرحم واقراء الضیف واطعام المسائل والمکافاة

على الصنائع والتذمم للجار والتذمم للمصاحب ورأسهن النجاء-

تعبیث نمبر 4: (تخلف استاد)

حضرت ابو عبد اللہ جعفر ابن محمد الصادق علیہ السلام نے فرمایا: مکارم اخلاق دس چیزیں ہیں: اگر تو استطاعت اور قدرت رکھتا ہے تو ان کو اپنے اندر پیدا کر دے کیونکہ یہ وہ اخلاق ہیں جو اگر ایک مرد میں پائے جاتے ہیں تو اس کے بیٹے میں نہیں ہوتے اور اگر یہ بیٹے میں پائے جاتے ہیں تو ضروری نہیں کہ باپ میں بھی موجود ہوں اور اگر غلام میں پائے جاتے ہیں تو ضروری نہیں کہ آزاد میں بھی پائے جاتے ہوں (یعنی یہ موروثی نہیں ہیں بلکہ ان کو حاصل کرنا پڑتا ہے) عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! وہ کیا ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا: وہ یہ ہیں:

- ① زبان کا سچا ہونا ② لباس کا صاف ہونا ③ امانت ادا کرنا ④ صلہ رحمی کرنا ⑤ مہمان کی عزت و احترام کرنا ⑥ سائل کو کھانا کھلانا ⑦ اپنے ماتحت لوگوں کو پورا پورا بدلہ دینا (یعنی جن سے کام کروایا جائے) ⑧ مسائے کی حفاظت کرنا ⑨ اپنے ساتھی کی حفاظت کرنا ⑩ اور ان سب کا ریش چیا ہے۔

چھ میں سے کوئی ایک بھی انسان میں ہو وہ اس کا دفاع کرے گی

﴿قال أخبرني﴾ ابو الحسن علی بن خالد المراءغی ﴿قال حدثنا﴾ القاسم ابن محمد بن حماد ﴿قال حدثني﴾ عبید بن یعیش ﴿قال حدثنا﴾ یونس ابن بکیر قال أخبرنا یحییٰ بن ابی حبه ابو الحیات الکلبی عن ابی العالیة قال سمعت ابا امامة يقول قال رسول الله (ص) من عمل بواحدة منهن جادلت عنه يوم القيامة حتى تدخله الجنة تقول أي رب قد كان يعمل فی دنیا الصلوة والزکوة والنج والصیام واداء الامانة وصله الرحم-

تہذیب نمبر 5: (بخاری سنو)

جناب ابو عالیہ نے بیان کیا کہ میں نے ابوامامہ سے سنا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

جو شخص چھ چیزوں میں سے کسی ایک کو بھی انجام دے گا قیامت کے دن وہ اس شخص کا دفاع کرے گی یہاں تک کہ اُس کو جنت میں داخل کرائیں گیں اور بارگاہِ خدا میں عرض کریں گیں: اے میرے خدایا! اس نے دنیا میں میرے پر عمل کیا ہے اور وہ یہ ہیں:

- ① نماز پڑھنا ② زکوٰۃ ادا کرنا ③ حج بجالانا ④ روزہ رکھنا ⑤ امانت کا ادا کرنا ⑥ صلہ رحمی کرنا۔

حجۃ البالیغہ کیا ہے؟

﴿قال أخبرنی﴾ ابوالقاسم جعفر بن محمد ﴿قال حدثنی﴾ محمد بن عبد اللہ بن جعفر الحمیری عن أبیہ ہرون بن مسلم عن مسعدة بن زیاد قال سمعت جعفر بن محمد (ع) وقد سئل عن قوله تعالى قلله الحجة البالیغة فقال ان الله تعالى يقول للعبد يوم القيامة ائتت عالما فان قال نعم قال افلا عملت بما علمت وان قال كنت جاهلا قال له افلا تعلمت حتى تعمل فیخصمه وذلك الحجة البالیغة وصلى الله على سيدنا ونبينا محمد النبي وعترته وسلم تسليماً -

تہذیب نمبر 6: (بخاری سنو)

حضرت امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کے اس قول قَلِّلْهُ الْحُجَّةَ الْبَالِغَةَ کی تفسیر پوچھی گئی کہ اس سے مراد کیا ہے؟ آپؑ نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ انسان سے پوچھے گا: اے میرے بندے! کیا تو عالم تھا؟ اگر اس نے عرض

کیا: ہاں۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: پھر تو نے اپنے علم کے مطابق عمل کیوں نہیں کیا؟ اور اگر وہ عرض کرے گا: خدایا! میں جاہل تھا تو آوازِ قدرت آئے گی پھر تو نے علم حاصل کیوں نہیں کیا؟ تاکہ عمل کرتا۔ پس = اس کے ساتھ خاصہ کرے گا اور یہ مراد ہے اللہ کے لیے جیتہ بالغہ ہے۔



مجلس نمبر 27

{ بروز ہفتہ ۷ رمضان المبارک سال ۱۴۰۹ ہجری قمری }

حضرت سلمان فارسیؓ کی صبح و شام کی دعا

ابو الفوارس وحده **﴿حَدَّثَنَا﴾** الشيخ الجليل المفيد ابو عبد الله محمد ابن محمد بن النعمان ادام الله حرامته **﴿قَالَ حَدَّثَنَا﴾** ابوبكر محمد بن عمر النجاشي **﴿قَالَ حَدَّثَنَا﴾** محمد بن مدرک بن تمام النشيباني **﴿قَالَ حَدَّثَنَا﴾** زكريا بن الحكم الواسي **﴿قَالَ حَدَّثَنَا﴾** خلف بن تميم **﴿قَالَ حَدَّثَنَا﴾** بكر بن حبيش عن ابی شيبه عن عبد الملك بن عمر عن ابی قره عن سلمان الفارسي رضي الله عنه قال قال النبي (ص) يا سلمان اذا أصبحت فقل اللهم انت ربى لا شريك لك اصبحنا واصبح الملك لله لا شريك له تقولها ثلاثا واذا امسيت فقل مثل ذلك فانهم يكتفون ما بينهن من خطيئة -

تہذیب نمبر 1: (بخلاف استاد)

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اے سلمان! جب تو صبح کرے تو یوں دعا کیا کرو: اللہم انت ربی لا شریک لك اصبحنا واصبح الملك لله لا شریک له۔ اس دعا کو تین مرتبہ پڑھا کرو اور جب شام ہو تو بھی اسی طرح کے کلمات ادا کرو۔ اللہم انت ربی لا شریک لك

اصبحنا واصبح الملك لله لا شريك له۔ یہی یہ کلمات پورے دن کے تمام گناہوں کا کفار و مبین جاتے ہیں۔

بیماری اور فقر سے نجات حاصل کرنے کے لیے دعا

﴿قال أخبرني﴾ أبو الحسن علي بن الحسن المرائي ﴿قال حدثنا﴾ أبو القاسم الحسن بن علي بن الحسن البرقي ﴿قال حدثنا﴾ جعفر بن مروان قال حدثنا أبي ﴿قال حدثنا﴾ أحمد بن عيسى ﴿قال حدثنا﴾ جعفر بن محمد بن علي عن أبيه (ع) قال فقد رسول الله (ص) رجلا من أصحابه ثم رآه بعد ذلك فقال ما أبطأ بك عنا فقال السقم والسقم قال فقال النبي (ص) الا اعلمك دعوات تدعوا بهن فيذهب الله عنك السقم وينفي عنك الفقر قال له بلى يا بني انت وامى يا رسول الله (ص) قال قل لا حول ولا قوة الا بالله توكلت على الحي الذي لا يموت الحمد لله الذي لم يتخذ صاحبة ولا ولدا ولم يكن له شريك في الملك ولم يكن له ولي من الدن وكبره تكبيرا۔

حصہ بیست نمبر 2: (بخلاف استاد)

حضرت جعفر بن محمد علیہ السلام نے اپنے والد محرم علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک صحابی تھا جو ایک عرصہ تک غائب رہا۔ جب رسول خداؐ نے اس کو دوبارہ دیکھا تو فرمایا: کیا وجہ ہے کہ تو اتنے دن غائب رہا ہے؟ اُس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! بیماری اور فقر کی وجہ سے میں غیر حاضر رہا ہوں۔ نبی اکرمؐ نے فرمایا: کیا میں تجھے ایک ایسی دعا کی تعلیم نہ دوں کہ جس کے پڑھنے سے بیماری اور فقر دور ہو جائے۔ اس نے عرض کیا: کیوں نہیں یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپؑ پر قربان ہو جائیں آپؑ ضرور تعلیم فرمائیں۔

آپ نے فرمایا: یوں دعا کیا کرو:

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ الْحَيُّ الَّذِي لَا يَمُوتُ
الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ
فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ وَلِيٌّ مِنَ الذَّلِّ وَكَبِيرَةٌ تَكْبِيرًا -

ماہ رمضان کی فضیلت

﴿قال أخبرني﴾ أبو الطيب الحسين بن محمد الثمار ﴿قال حدثنا﴾
جعفر بن أحمد الساهد ﴿قال حدثنا﴾ أبو الحسين أحمد بن محمد بن أبي
سلم ﴿قال حدثنا﴾ أحمد بن جليس الرازي ﴿قال حدثنا﴾ القاسم بن
الحكم العرنی ﴿قال حدثنا﴾ هشام بن الوليد عن حماد بن سليمان
السدوسي ﴿قال أخبرنا﴾ أبو الحسن علي بن محمد السيرا في ﴿قال
حدثنا﴾ الضحاک بن مزاحم عن عبد الله بن عباس بن عبد المطلب انه سمع
النبي (ص) يقول ان الجنة لتتجد وتزين من الحول الى الحول لدخول شهر
رمضان فاذا كان اول ليلة منه هبت ريح من تحت العرش يقال لها المثيرة
تصفق ورق اشجار الجنان وحاقي المصاريع فيسمع لذلك طنين لم يسمع
السامعون احسن منه ويهرزن الحور العين حتى يقفن بين شرف الجنة
فينادين هل من خاطب الى الله فيزوجه ثم يقفن يارضوان ما هذه الليلة
فيجيبهن بالتلبية ثم يقول يا خيرات حسان هذه اول ليلة من شهر رمضان
قد فتحت ابواب الجنان للصائعين من امة محمد (ص) ويقول له عز وجل
يارضوان افتح ابواب الجنان يا مالك اغلق ابواب جهنم عن الصائمين من

أمة محمد (ص) يا جبرئيل أهبط الأرض فصعد مردة الشياطين وغلبهم بالأغلال ثم ائذف بهم في ليج البحار حتى لا يفسدوا على أمة حبيبي صيامهم قال ويقول الله تبارك وتعالى في كل ليلة من شهر رمضان ثلاث مرات هل من سائل فأعطيه مؤله هل من تائب فأتوب إليه هل من مستغفر فأغفر له من يترض المثلث غير المعدم الوفي غير الظالم قال وإن الله تعالى في آخر كل يوم من شهر رمضان عند الإفطار ألف ألف عتيق من النار فإذا كان ليلة الجمعة ويوم الجمعة اعتق في كل ساعة منها ألف ألف عتيق من النار وكلهم قد استوجب العذاب فإذا كان في آخر شهر رمضان اعتق الله في ذلك اليوم بعد ما اعتق من أول الشهر إلى آخره فإذا كانت ليلة القدر أمر الله تعالى جبرئيل بهبط في كتيبة من الملائكة إلى الأرض ومعه لواء أخضر فيركز اللواء على ظهر الكعبة وله ستانة جناح منها جناحان لا ينشرهما إلا في ليلة القدر فينشرهما تلك الليلة فيجاوزان المشرق والمغرب ويمت جبرئيل والملائكة في هذه الليلة فيسلمون على كل قائم وقاعد مصل وذاكر ويصافحونهم ويؤمنون على دعائهم حتى يصلح الفجر فإذا طلع الفجر نادى جبرئيل (ع) يا معشر الملائكة الرحيل الرحيل فيقولون يا جبرئيل لما صبح الله في حوائج المؤمنين من أمة محمد (ص) فيقول إن الله نظر إليهم في هذه الليلة فغفر عنهم وغفر لهم ألا أربعة فقال رسول الله (ص) وهؤلاء الأربعة مدمن الخمر والعاق لوالديه والقاطع للرحم والمشاحن فإذا كانت ليلة الفطر وهي تسمى ليلة الجوائز أعطى الله العاملين أجرهم بغير حساب فإذا كانت غداة يوم الفطر يمض الله الملائكة في كل البلاد فيهبطون إلى الأرض ويقفون على أفواه السكك فيقولون يا أمة محمد

اخرجوا الى رب كريم يعطى الحزيل ويغفر العظيم فاذا برزوا الى مصلاهم قال الله عز وجل الملائكة ملائكتى ما جزاء الأجير اذا عمل عمله قال فتقول الملائكة الهنا وسيدنا جزاؤه ان توفى اجره قال فيقول الله عز وجل فانى اشهدكم ملائكتى انى قد جعلت ثوابهم من صيامهم شهر رمضان وقيامهم فيه رضائى ومغفرتى يا عبادى سلونى فوعزتى وجلالى لا تسألونى اليوم فى جمعكم لأخرتكم ودينياكم الا اعطيتكم وعزتى لاسترن عليكم عوراتكم ما راقبتمونى وعزتى لأجرنكم ولا افضحكم بين يدى اصحاب الحدود انصرفوا مغفور لکم قد ارضيتمونى ورضيت عنكم قال فتفرح الملائكة وتبشرون ويبهتن بعضها بعضا بما يعطى هذه الامة اذا افطروا -

نصیحت نمبر 3: (مختلف اسناد)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ آپؐ نے فرمایا:

ماہ رمضان کے شروع ہوتے ہی جنت کو بلند کیا جاتا ہے اور اس کے گھروں کو مزین کیا جاتا ہے اور مختلف طریقوں سے جنت کو آراستہ اور مزین کیا جاتا ہے۔ پس جب پہلی رمضان کی رات ہوتی ہے تو عرش کے نیچے ایک ہوا چلتی ہے اس کا نام شیرہ ہے۔ وہ جنت کے درختوں کے چوں کو اس طرح ہلائے گی کہ وہ آپس میں ٹکرائیں گے اور ان سے ایک ساز پیدا ہوگا کہ کسی سننے والے نے اس سے بہتر کوئی ساز نہیں سنا ہوگا اور حورالعین سامنے آئیں گی یہاں تک کہ وہ جنت کے فرنٹ پر کھڑی ہوں گیں اور آواز دیں گیں: کیا کوئی ہے جو خدا کی خوشنودی کی خاطر ہم سے شادی کا مطالبہ کرے تاکہ اس سے شادی کی جائے۔ اس کے بعد وہ رضوان جنت سے کہیں گیں کہ آج کون سی رات ہے؟ پس ان کو پکار کر جواب دیں گے: اے بہت زیادہ احسان کرنے والوں کی خیرات! آج رمضان کی

پہلی رات ہے۔ پس حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت میں سے روزہ داروں کے لیے جنت کے سارے دروازے کھول دیے جائیں گے اور اللہ تعالیٰ جنت کے رضوان کو حکم دے گا کہ جنت کے تمام دروازے کھول دے اور جہنم کے مالک (دارودغہ) کو حکم دیا جائے گا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی اُمت کے روزہ داروں کے لیے جہنم کے تمام دروازے بند کر دے۔ اے جبرائیل! زمین پر اتر جاؤ اور تمام مرد و شیاطین کو جمع کر دو اور ان کو سخت انداز میں طوق اور زنجیر سے جکڑ دو۔ پھر ان کو مسند کی گہرائی میں پھینک دو تا کہ وہ میرے حبیب کی اُمت کے روزہ داروں کا روزہ خراب نہ کر سکیں۔

آپؐ نے فرمایا: ہر رات اللہ تعالیٰ تین دفعہ اعلان کرتا ہے کوئی سوال کرنے والا کہ وہ سوال کرے اور میں اُس کے سوال کو عطا کروں؟ کیا کوئی توبہ کرنے والا ہے تاکہ وہ توبہ کرے اور میں اس کی توبہ کو قبول کروں۔ کیا کوئی مجھ سے مغفرت طلب کرنے والا ہے کہ وہ مجھ سے مغفرت طلب کرے اور میں اُس کو بخش دوں؟ اور جو قرض دے کسی ایسے شخص کو جو مصیبت زدہ ہے اور وہ ادا نہ کر سکا ہو اور وہ ظالم بھی نہ ہو۔ آپؐ نے فرمایا: ہر روز ماہ رمضان میں روزے کے آخر میں افطار کے وقت اللہ تعالیٰ دس لاکھ افراد روزہ دار کو جہنم کی آگ سے نجات عطا فرماتا ہے اور جب رمضان میں جمعہ کی رات اور جمعہ کا دن ہوتا ہے تو ہر گھنٹے میں دس لاکھ افراد کو تار جہنم سے نجات عطا فرماتا ہے اور یہ لوگ جہنم کی آگ کے مستحق ہوتے ہیں اور جب آخری دن آتا ہے تو اَوَّلِ ماہ سے لے کر آخرت تک جتنے لوگوں کو نجات دی جا چکی ہوتی ہے ان کی تعداد کے برابر آخری دن میں اور لوگوں کو اللہ تعالیٰ جہنم کی آگ سے نجات عطا فرماتا ہے اور جب شبِ قدر آتی ہے تو اللہ تعالیٰ جبرائیل کو حکم دیتا ہے اور جبرائیل علیہ السلام فرشتوں کو ایک پورے لشکر کے ساتھ زمین پر نازل ہوتا ہے اور اُن کے ہاتھ میں سبز رنگ کا پرچم ہوتا ہے اور وہ اس پرچم کو کعبہ کی چھت پر لہراتا ہے اور اس کے چھ سو (۶۰۰) پھریرے ہوتے ہیں اور اُن میں سے دو پھریرے

ایسے ہوتے ہیں جو سوائے شب قدر کے باقی راتوں میں ان کو نہیں لہرایا جاتا۔ ان دونوں کو شب قدر میں لہرایا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ مشرق و مغرب سے تجاوز کر جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جبرائیلؑ اور دوسرے فرشتوں کو اس رات مبعوث کرتا ہے تاکہ اس رات میں جو بھی مصلیٰ عبادت پر کھڑا ہو یا بیٹھا ہے یا ذکر خدا کر رہا ہے اس کو سلام کریں اور ان سے مصافحہ کریں اور ان کی دعاؤں پر اثن کہیں یہاں تک کہ طلوع فجر ہو جائے اور جب طلوع فجر ہو جاتی ہے تو جبرائیلؑ فرشتوں کو آواز دیتا ہے کوچ کوچ کرو۔ وہ فرشتے جبرائیلؑ سے پوچھتے ہیں کہ اے جبرائیلؑ! محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی امت میں سے مومنین کی حاجات کے ساتھ کیا کیا جائے گا۔ وہ جواب دے گا کہ اللہ تعالیٰ ان پر اپنی نظر رحمت فرمائے گا اور پھر ان کو بخش دے گا اور ان کے ہر گناہ کو بخش دے گا سوائے چار قسم کے لوگوں کے۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! وہ چار لوگ کون ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا:

① ہمیشہ شراب نوشی کرنے والا

② والدین کا عاق شدہ

③ قطع رحمی کرنے والا

④ لوگوں کو دشمن رکھنے والا۔

جب عید الفطر کی رات آتی ہے تو اس رات کو انعام والی رات کا نام دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس رات میں عمل کرنے والوں کو ان کے اعمال کا بغیر حساب اجر و ثواب عطا فرماتا ہے۔ جب عید الفطر کا دن ہوتا ہے اللہ تعالیٰ ہر شہر میں فرشتوں کو مبعوث فرماتا ہے اور وہ زمین پر نازل ہوتے ہیں اور وہ ہر راستہ کے شروع میں کھڑے ہو جاتے ہیں اور آواز دیتے ہیں:

اے محمد کی امت! واللہ! اپنے رب کریم کی طرف نکلو وہ تمہیں انعام دے اور عظیم بخشش عطا کرے۔ جب لوگ اپنے اپنے نماز گاہوں میں چلے جاتے ہیں اور نماز عید الفطر

ادا کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں کو فرماتا ہے: اے میرے فرشتو! جب عمل کرنے والا عمل کرے تو اس کی اجرت کیا ہوگی؟ فرشتے آواز دیں گے: اے ہمارے رب دسروارا! جب عمل کرنے والا عمل کرے تو اس کی اجرت پوری ادا کرنی چاہیے۔ پس آواز قدرت آئے گی: اے میرے فرشتو! میں تم کو گواہ قرار دیتا ہوں کہ میں ان لوگوں کے رمضان کے روزوں اور رمضان میں عبادت کرنے کا اجر و ثواب میں نے اپنی رضایت اور مغفرت کو قرار دیا۔ اے میرے بندو! آج مجھ سے سوال کرو۔ پس مجھے اپنی عزت و بزرگی کی قسم! آج تم سب اگر اپنی دنیا اور آخرت کے بارے میں سوال کرو گے تو میں ضرور تم کو عطا کروں گا اور مجھے اپنی عزت کی قسم! میں تمہارے محبوب کو تمہارے لیے پوشیدہ رکھوں گا اور تمہاری شرمگاہوں کی حفاظت کروں گا اور مجھے اپنی عزت کی قسم! آج میں تمہیں ضرور اجر دوں گا اور جہنم کے اصحاب کے سامنے تمہیں ہرگز رسوا نہیں کروں گا۔ اب تم اپنے گھروں کو چلے جاؤ اس حالت میں کہ تم کو بخش دیا گیا ہے اور تم مجھ سے راضی ہو جاؤ جبکہ میں تم سے راضی ہو چکا ہوں۔

آپؐ نے فرمایا: طائفہ خوش ہو جائیں گے اور ایک دوسرے کو بشارت دیں گے اور ایک دوسرے کو مبارک باد دیں گے اور یہ سب کچھ ان کو عید الفطر کے دن افطار کے وقت ملے گا۔

امیر المؤمنین علیہ السلام اپنے محبت کرنے والوں سے محبت کرتے ہیں

﴿قال أخبرني﴾ أبو القاسم جعفر بن محمد بن قولويه القمي رحمه الله ﴿قال حدثني﴾ أبي ﴿قال حدثنا﴾ سعد بن عبد الله ﴿قال حدثنا﴾ أحمد بن محمد بن عيسى عن الحسن بن علي بن فضال عن عاصم بن حميد الحناط عن أبي حمزة الثمالي عن حميش بن المعتمر قال دخلت على أمير المؤمنين علي بن أبي طالب عليه السلام وهو في الرحبة متكئا فقلت

السلام عليك يا امير المؤمنين ورحمة الله وبركاته كيف اصبحت قال قرفع رأسه ورد على فقال اصبحت محبا لمحبتنا ومبغضا لمن يبغضنا ان محبتنا ينتظر انوار والفرج في كل يوم وليلة وان مبغضا بنى بناء فاس بنيانه على شفا جرف هار فكان بنيانه هار فانهار به في نار جهنم يا ابا المعتمر ان محبتنا لا يستطيع ان يبغضنا وان مبغضا لا يستطيع ان يحبنا ان الله تبارك وتعالى جبل قلوب العباد على حبنا وخذل من يبغضنا فلن يستطيع محبتنا بغضا ولن يستطيع مبغضا حبا ولن يجتمع حبا وحب عدونا في قلب احد ما جعل الله لرجل من قلبين في جوفه يحب بهذا قوما ويحب بالآخر اعدائهم -

حديث نعبو 4: (بخلاف اسناد)

جناب حبیب بن معتمر رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا کہ آپ اپنے گھر کے صحن میں نکیہ لگا کر تشریف فرما تھے۔ پس میں نے عرض کیا: یا امیر المؤمنین! السَّلَامُ عَلَیْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُہ۔ آپ نے آج صبح کیسے کی؟ آپ نے سرائق اٹھایا اور مجھے میرے سلام کا جواب دیا اور فرمایا: آج میں نے صبح اس حالت میں کی ہے کہ میں اپنے ساتھ محبت رکھنے والوں سے محبت کروں اور جو مجھ سے بغض و عداوت رکھتے ہیں مجھ میں بھی اُن سے بغض و عداوت رکھتا ہوں اور میں شب و روز اُن کے لیے وسعت اور راحت کی خواہش کرتا ہوں اور اُن کا منتظر رہتا ہوں۔ تحقیق ہمارے ساتھ بغض رکھنے والا جو گھریا مکان بناتا ہے تو اُس کی بنیاد جہنم کے کنارے پر ہے اور اُن کی بنیاد بھی گرم ہے اور ان کے گھروں میں جو نہریں ہیں وہ بھی جہنم کی آگ کی ہوں گی۔ اے ابو معتمر! ہمارا محبت ہمارے ساتھ بغض و عداوت نہیں کر سکتا اور ہمارا دشمن ہمارے ساتھ محبت نہیں کر سکتا اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے

ہمارے پاس ہے۔ کتاب خدا کے امین ہم ہیں۔ ہم لوگوں کو خدا اور اُس کے رسولؐ کی طرف دعوت دیتے ہیں اور خدا اور اُس کے رسولؐ کے دشمن کے مقابلے میں جہاد کی طرف بلانے والے ہیں۔ اور خدا کے امر اور حکم پر شدت کے ساتھ کاربند رہنے کی طرف اور اس کی رضایت و خوشی کو حاصل کرنے کی طرف دعوت دیتے ہیں۔ نماز کو قائم کرنے کی دعوت دیتے ہیں۔ زکوٰۃ ادا کرنے کی اور حج بیت اللہ کرنے کی دعوت دیتے ہیں۔ ماہ رمضان کے روزے رکھنے کی دعوت دیتے ہیں اور اپنے خاندان کے ساتھ پورا پورا انصاف کرنے کی دعوت دیتے ہیں لیکن مجھے معاویہ بن ابوسفیان اموی اور عمرو بن عاصؓ سمجھی دونوں پر تعجب ہے کہ وہ اپنے ہی بچا کے بیٹے کے خون کے طالب ہیں۔ خدا کی قسم! میں رسولؐ خدا کی کبھی مخالفت نہیں کر سکتا اور میں اُن کے حکم کی نافرمانی نہیں کر سکتا۔ اور میں ہر مقام پر باطل کو روکنے اور حق و فرائض پر عمل درآمد کرانے کی پوری طاقت سے کوشش کروں گا جو طاقت اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا فرمائی ہے اور اس پر میں اس کی حمد کرتا ہوں۔ جب رسولؐ خدا کی وفات ہوئی تو آپؐ کا سر اقدس میری گود میں تھا اور آپؐ کو غسل دینے کی ولایت و ذمہ داری میرے سپرد تھی۔ میں غسل دے رہا تھا اور آپؐ کے جسد اطہر کو فرشتے بدلتے تھے۔ خدا کے مقرب فرشتے غسل میں میرے ساتھ تھے۔ خدا کی قسم! انسؓ محمدؐ نے آپؐ کے جانے کے بعد ہر اختلافی مورد میں باطل کو حق پر فوقیت دی۔ مگر وہ مرد کہ جس میں خدا نے چاہا۔ راوی بیان کرتا ہے کہ عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا: امیر المؤمنین! آپؐ کو آگاہ کرو یا ہے کہ یہ اُمت اس پر قائم نہیں رہ سکتی۔ پس تمام لوگ متفرق ہوئے اور اُن کی بصیرت ختم ہو چکی تھی۔

اصحاب اور علی علیہ السلام کے علم کا توازن

﴿قال أخبرنی﴾ ابو الحسن علی بن خالد ﴿قال حدثنا﴾ زید بن

الحسین الکوفی ﴿قال حدثنا﴾ جعفر بن نجیح ﴿قال حدثنا﴾ جندل ابن والی الثعلبی ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن محمد بن عمر الماری عن ابی زید الأنصاری عن سعید بن بشر عن قتادة عن سعید المسیب قال سمعت رجلاً یسأل ابن عباس عن علی بن ابی طالب علیه السلام فقال له ابن عباس ان علی بن ابی طالب صلی القیلتین ویاغ البیعتین ولم یعبد صنماً ولا وثناً ولم یضرب علی رأسه بزل ولا قدح ولد علی الفطرة ولم یشرك بالله طرفه عین فقال الرجل لم اسألك عن هذا وانما سألتک عن حملة سیفه علی عاتقه یختال به حتی البصرة فقتل اربعین الفام سار علی الشام فلقى حوایب العرب فضرب بعضهم ببعض حتی قتلهم ثم اتی النهروان وهم مسلمون فقتلهم عن آخرهم فقال له ابن عباس اعلم عندک ام انا فقال لو کان علی اعلم عندی منك ما سألتک قال ففضب ابن عباس حتی اشتد غصبه ثم قال شکلتک امک علی علمی وکان علمه من رسول الله (ص) ورسول الله علمه الله فوق عرشه فعلم النبی من الله وعلم علی من النبی (ص) وعلمی من علم علی (ع) وعلم اصحاب محمد (ص) کلهم فی علم علی (ع) کالفطرة الواحدة من سبعة ابحر-

تصحیث نمبر 6: (بخلاف اسناد)

جناب سعید المسیب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے ابن عباس سے امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے بارے میں سوال کیا تو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

تحقیق علی ابن ابی طالب علیہ السلام وہ ہیں جنہوں نے دونوں قیلوں کی طرف منہ کر کے نماز ادا کی ہے۔ دونوں بیعتیں کیں، کبھی بت پرستی نہیں کی اور وہ فطرت اسلام پر

پیدا ہوئے اور اُن میں کسی قسم کا کوئی شک و شبہ نہیں ہے۔ آپؐ نے ایک لمحہ کے لیے بھی شرک نہیں کیا، اُس مرد نے کہا: اے ابن عباس! میں نے اُن کے بارے میں آپؐ سے سوال نہیں کیا، بلکہ میں نے صرف اور صرف یہ سوال کیا ہے کہ علیؑ نے جو یصرہ میں (یعنی جنگِ جمل) تلوار سے حملہ کیا اور وہاں چالیس ہزار آدمیوں کو قتل کیا اور پھر شام کی طرف رخ کیا اور وہاں بھی عرب کے ایک حواجب (سورماؤں) سے ملاقات کی اور اُن کو ایک دوسرے سے مارا اور پھر ان کو بھی قتل کیا، پھر نہروان میں آئے اور وہاں بھی قتل و غارت کی حالانکہ یہ سب مسلمان تھے۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: یہ بتاؤ تمہارے نزدیک علیؑ زیادہ عالم ہیں یا میں؟ اس نے جواب دیا: اگر علیؑ میرے نزدیک اعلم ہوتے تو میں آپؐ سے سوال کیوں کرتا؟ ابن عباس رضی اللہ عنہ غضب ناک ہوئے اور اُن کا غصہ بہت زیادہ ہو گیا۔ پھر فرمایا: تیری ماں تیرا ماتم کرے۔ علیؑ علیہ السلام نے مجھے علم عطا فرمایا اور علیؑ علیہ السلام کو رسول خداؐ نے علم عطا فرمایا ہے اور رسول خدا کو اللہ تعالیٰ نے عرش پر علم عطا فرمایا ہے۔ پس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا علم اللہ تعالیٰ سے ہے اور علیؑ کا علم رسول خدا کے علم سے ہے اور میرا علم علیؑ کے علم سے ہے۔ تمام اصحاب محمدؐ کا علم علیؑ علیہ السلام کے علم کے مقابلے میں ایسے ہے جیسے سات سمندروں کے مقابلے میں ایک قطرہ۔

اے عیسیٰؑ اپنی آنکھوں کے آنسو مجھے دو

﴿قال أخبرني﴾ ابو جعفر محمد بن علی بن الحسین بن بابویہ رحمہ اللہ ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن الحسن بن الولید ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن الحسن الصفار ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن الحسین بن ابی الخطاب عن علی بن اسباط عن علی بن ابی حمزہ عن ابی بصیر عن ابی عبد اللہ جعفر بن محمد (ع) قال اوحی اللہ تعالیٰ الی عیسیٰ بن مریم (ع) یا عیسیٰ ہب لی من عینک الدموع ومن قلبک الخشوع واکمل عینک بمیل المحزون اذا

ضحك البطلون وقم على قبور الأموات فتأدهم بالصوت الرقيق لعلك تأخذ
من موعظتك منهم وقل انى لاحق بهم فى اللاحقين وصلى الله على
سيدنا محمد النبى وآله الطاهرين -

پیش نمبر 7: (بخلاف استاد)

جناب ابوبصیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابو عبد اللہ امام صادق علیہ السلام سے
نقل فرمایا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کی طرف
وحی فرمائی:

اے عیسیٰ! اپنی آنکھوں کے آنسوؤں اور اپنے دل کا خشوع مجھے جیسے بہہ کرو اور اپنی
آنکھوں کا سرمہ میرے حزن کو قرار دو۔ جب باطل پرست ہنس رہے ہوں اور مردوں کی
قبروں پر جا کر کھڑے ہو جاؤ اور اُن کو بلند آواز کے ساتھ پکارؤ شاید وہ ان کے ملاحظہ
سے کچھ حاصل کر سکیں اور ان کو بتاؤ کہ میں بھی آپ کے پیچھے آنے والوں کے ساتھ آ رہا
ہوں۔

مجلس نمبر 28

[بروز پیر ۹ رمضان المبارک سال ۱۴۰۹ ہجری قمری]

تین گناہوں کا عذاب جلدی ملتا ہے

ابو الفوارس ﴿حدیث﴾ الشیخ الجلیل المفید ابو عبد اللہ محمد ابن محمد بن النعمان ادام اللہ تائیدہ ﴿قال حدیثی﴾ ابو حفص عمر بن محمد ابن علی الزیات ﴿قال حدیثی﴾ عبید اللہ بن جعفر بن اعین ﴿قال حدیثی﴾ معمر ابن یحییٰ الثدی ﴿قال حدیثی﴾ شریک بن عبد اللہ القاضی ﴿قال حدیثی﴾ ابواسحاق الہمدانی عن ابيه عن امیر المؤمنین علی بن ابی طالب (ع) قال قال رسول اللہ (ص) ثلاثة من الذنوب تعجل عقوبتها ولا يؤخر الى الآخرة عقوب الوالدین والہی علی الناس وکفر الاحسان۔

تحدیث نمبر ۱: (بحدیث استاد)

حضرت امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا:

تین گناہ ایسے ہیں جن کی عقوبت و عذاب بہت جلدی اس دنیا میں مل جاتا ہے اور اس کو آخرت کے لیے موخر نہیں کیا جاتا اور وہ یہ ہیں: ① والدین کے حقوق (نا فرمانی) ② لوگوں پر سرکشی کرنا اور ③ احسان و نعمت کا کفر کرنا

نجاشی بادشاہ کا جناب جعفر رضی اللہ عنہ کو بدر کے بارے میں خبر دینا

﴿قال أخبرني﴾ ابو الحسنين أحمد بن الحسين بن اسامة البصري اجازة ﴿قال حدثني﴾ عبيد الله بن محمد الواسطي ﴿قال حدثنا﴾ ابو جعفر بن محمد يحيى ﴿قال حدثني﴾ هرون بن مسلم بن سعدان ﴿قال حدثنا﴾ مسعدة بن صدقة ﴿قال حدثنا﴾ جعفر بن محمد عليه السلام انه قال ارسل النجاشي ملك الحبشة الى جعفر بن ابي طالب (ع) واصحابه فدخلوا عليه وهو في بيت له جالس على التراب وعليه خلتان الثوب قال فقال جعفر بن ابي طالب فاشفقنا منه حين رأيناه على تلك الحال فلما ان رأى ما بنا وتغير وجوها قال الحمد لله الذي نصر محمداً (ص) واقرعني فيه الا ابشركم فقلت بلى ايها الملك فقال انه جائتني الساعة من نحو ارضكم عين من عيوني فأخبرني ان الله قد نصر نبيه محمداً (ص) واهلك عدوه واسرفلان وفلان وقتل فلان وفلان وفلان انتفوا هواد يقال له بدر لكانني انظر اليه حيث كنت ارعى لسيدى هناك وهو رجل من بني ضمرة فقال له جعفر ايها الملك الصالح فما لي اراك جالسا على التراب وعليك هذه الخلقان فقال يا جعفر انا نجد فيما انزل الله على عيسى صلوات الله ان من حق الله على عباده ان يحدثوا له تراضعا عندما يحدث لهم من النعمة فلما احدث لي نعمة نبيه محمد (ص) احدثت لله هذا التواضع قال فلما بلغ النبي (ص) ذلك قال لأصحابه ان الصدقة تزيد صاحبها كثرة فتصدقوا يرحمكم الله وان التواضع يزيد صاحبه رقة فتواضعوا يرفعكم الله وان العفو يزيد صاحبه عزاً فاعفوا يعزكم الله -

دلوں کو ہماری محبت کے ساتھ مضبوط کیا ہے اور ہمارے دشمنوں کو ذلیل و رسوا کیا ہے۔ جو ہمارا محبت ہے وہ ہمارا دشمن نہیں ہو سکتا اور جو ہمارا دشمن ہے وہ ہمارا محبت نہیں ہو سکتا اور اللہ تعالیٰ ہماری محبت اور ہمارے دشمنوں کی محبت ایک دل میں جمع نہیں کرتا اور اللہ تعالیٰ نے کسی شخص کے لیے دو دل بھی نہیں بنائے کہ ایک میں ایک قوم کی محبت ہو اور دوسرے میں ان کے دشمن کی محبت پائی جائے۔

ہم اہل بیت رحمۃ خدا ہیں

﴿قال أخبرني﴾ ابو الطیب الحسین بن محمد النحوی التمار ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن الحسن ﴿قال حدثنا﴾ ابو نعیم ﴿قال حدثنا﴾ صالح بن عبد اللہ ﴿قال حدثنا﴾ هشام عن ابی محنف عن الأعمش عن ابی اسحاق السبعی عن الأصعب بن نہاتہ رحمہ اللہ قال ان امیر المؤمنین علیہ السلام خطب ذات یوم فحمد اللہ واثی علیہ وصلى اللہ علی النبی (ص) ثم قال ایہا الناس اسمعوا مقالتي وعوا کلامی ان الخدلاء من التجبر والتموه من التكبر وان الشیطان عدو حاضر یعدکم الباطل الا ان المسلم اخو المسلم ولا تنابزوا ولا تغاذلوا فان شرایع الدین واحدة وصله قاصدة من اخذ بها لحق ومن ترکها غرق ومن فارقها محق لیس المسلم بالخائن اذا اتتمن ولا بالمخائف اذا وعد ولا بالكذب اذا نطق نحن اهل بیت الرحمة وقولنا الحق وفعلنا القسط ومنا خاتم النبیین وفیتا قادة الاسلام وامناء الکتاب ندعوکم الی اللہ ورسوله والی جهاد عدوه والشدة فی امره وابتغاء رضوانه والی اقام الصلوة وایتاء الزکوة وحج البیت وصیام شهر رمضان وتوفیر الفیق لاهله الا وان اعجب العجب ان معویة بن ابی سفیان الأموی وعمرو بن العاص السہمی یحرضان الناس علی طلب دم ابن عمہما وانی واللہ لم

اخالف رسول الله (ص) قط ولم اعصه في امره فقط اقيه بنفسى في
المواطن التى تنكص فيها الأبطال وترعد فيها الفرائص بقوة اكرمنى الله
بها فله الحمد ولقد قبض النبی (ص) وان رأسه لقی حجرى ولقد وليت
غسله بيدي ثقله الملائكة المقربون معى ואيم الله ما اختلفت امة بعد نبیها
الاظهر باطلها على حقها الا ما شاء الله قال فقام عمار بن ياسر رضى الله
عنه فقال اما امير المؤمنين فقد اعلمكم ان الامة لم تستقم عليه فتفرق الناس
فقد نذرت بصائرهم -

تھاہیت نمبر 5: (بخلف اساد)

جناب اصغ بن ہادیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت امیر المومنین علی ابن ابی
طالب علیہ السلام نے ایک خطبہ ارشاد فرمایا۔ آپؑ نے پہلے خدا کی حمد کو بیان فرمایا اور پھر
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوٰۃ و درود پڑھی اس کے بعد فرمایا:
اے لوگو! میری گفتگو کو غور سے سنو اور میری کلام کو محفوظ کرلو۔ تحقیق خود پسندی
نکبر کی علامت ہے اور اپنے آپ کو نکبر سے بچاؤ کیونکہ شیطان تمہارا حکم کھلا دشمن ہے جو تم
کو باطل کی دعوت دیتا ہے آگاہ ہو جاؤ کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔ ایک
دوسرے کو نمے القابات سے نہ پکارو۔ اور نہ ہی ایک دوسرے کو رسوا و ذلیل کرو۔ تحقیق
دین کا قانون سب کے لیے ایک ہے اور اس کے صلہ رچی میں میانہ روی ہے۔ جس شخص
نے اسے اخذ کیا وہ کامیاب ہوا اور جو اس کو چھوڑ دے گا وہ غرق ہو جائے گا اور جو شخص اس
میں تفرقہ ڈالے گا وہ اس کو مٹانے والا ہے۔ مسلمان کو جب کوئی امانت دی جائے تو وہ اس
میں خیانت نہیں کرتا اور جب وہ وعدہ کرے تو وعدہ خلافی نہیں کرتا۔ جب بولتا ہے تو
جھوٹ نہیں بولتا۔ ہم اہل بیت اللہ تعالیٰ کی رحمت ہیں۔ ہمارا قول برحق ہے۔ ہمارا فعل
(یعنی کام) عدل و انصاف پر مبنی ہے۔ خاتم الانبیاء ہم میں سے ہیں۔ اسلام کی قیادت

حضرت امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام نے بیان فرمایا ہے کہ حبشہ کے بادشاہ نجاشی نے جناب جعفر رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کو اپنے پاس بلایا۔ جب یہ حضرات اُس کے پاس گئے تو وہ اپنے گھر کے صحن میں مٹی پر بیٹھا ہوا تھا اور اس کے جسم پر دو بوسیدہ چادریں تھیں۔ جناب جعفر فرماتے ہیں کہ جب ہم نے اس کو اس حالت میں دیکھا تو ہمیں اس پر رحم آیا۔ جب اس نے ہمیں دیکھا تو ہمارے چہروں کی رنگت تبدیل ہو گئی (یعنی ہمیں حیرانگی ہوئی) اور وہ اُس وقت ہوئی جب اُس نے کہا:

ترجمہ ہے اس اللہ تعالیٰ کی جس نے اپنے نبی محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی مدد فرمائی ہے اور اس میں میری آنکھوں کو مضدک عطا فرمائی ہے۔ کیا میں تم لوگوں کو بشارت نہ دوں۔ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں اے بادشاہ! اُس نے کہا: ابھی میرا ایک جاسوس آپ کے وطن سے آیا ہے اور اُس نے مجھے خبر دی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی مدد کی ہے اور اُس کے دشمنوں کو ہلاک کیا ہے۔ فلاں فلاں اسیر و قیدی بن گئے ہیں اور فلاں فلاں قتل ہو چکے ہیں اور یہ جنگ بدر کے مقام پر ہوئی ہے۔ گویا میں اس کی طرف دیکھ رہا ہوں اور میں اپنے سردار کے لیے سوئچی چرا رہا ہوں۔ وہاں میرا جاسوس بنی ضرہ سے ایک مرد ہے (یعنی جس نے مجھے یہ خبر دی ہے)۔

پس جناب جعفر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے بادشاہ! کیا وجہ ہے کہ ہم آپ کو اس حالت میں دیکھ رہے ہیں کہ آپ زمین پر بیٹھے ہوئے ہیں اور آپ پر بوسیدہ دو چادریں ہیں۔ پس اُس نے کہا: اے جعفر! میں نے جناب عیسیٰ علیہ السلام پر تازن ہونے والی کتاب (انجیل) میں پایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں پر حق یہ ہے کہ جب بھی وہ لوگوں کے ساتھ گفتگو کریں۔ او۔ ان کو کوئی اچھی خبر دیں تو ان کے لیے انکساری و تواضع کا اظہار کریں۔ جب میں آپ کو اللہ کے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعمت کے بارے میں خبر دے رہا ہوں تو میرے لیے لازم ہے کہ اللہ تعالیٰ کے لیے تواضع و انکساری کا اظہار

کروں۔ امام فرماتے ہیں: جب اُس کی خبر نبی اکرمؐ کو ہوئی تو آپؐ نے اپنے اصحاب سے فرمایا:

صدقہ اپنے صاحب کے لیے زیادتی کا موجب بنتا ہے لہذا آپ صدقہ دیا کریں تاکہ اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے اور تواضع و انکساری اپنے صاحب کے لیے بلندی کا موجب بنتی ہے۔ پس تم بھی تواضع اور انکساری کرو تاکہ اللہ تعالیٰ بلند کرے اور غنوا اور بخشش اپنے صاحب کے لیے عزت کا باعث بنتی ہے۔ پس معاف کرو تاکہ اللہ تعالیٰ تم کو عزت عطا فرمائے۔

حضرت امام سجاد علیہ السلام کی دعا

﴿قال أخبرني﴾ أبو الحسن أحمد بن محمد بن الحسن بن الوليد ﴿قال حدثني﴾ ابنی ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن الحسن الصفار عن أحمد بن محمد ابن عیسیٰ عن هرون بن مسلم عن مسعدة بن صدقة قال سألت ابا عبد الله جعفر بن محمد (ص) ان یعلمنی دعاء ادعوه به فی المهمات فأخرج الی او راقا من صحيفة عیقة انتسخ ما فیها فهو دعاء جدی علی ابن الحسین زین العابدین للمهمات فکتبت ذلك علی وجهه فما کرینی شیئ قط واهمنی الادعوت به ففرج الله همی وکشف غمی وکرهی واعطانی سؤلی وهو-

اللهم هدیتنی فلموت ووعظت ففسوف واییت الجمیل فعصیت وعرفت فاصورت ثم عرفت فاستفقرت فأقلت فعدت فسترت ففلك الحمد الهی تتحمت اودیة هلاکی وتخللت شعاب تلفی تعرضت فیها لسلطانک بجلوها لعقوباتک ووسیلتی الیک التوحید وزیرعتی انی لم اشرك بك شیئا ولم اتخذ معک الهأ وقد خرت الیک من نفسی والیک یقر المسمی انت

مفرع المضيق حظ نفسه فلك الحمد الهى فكم من عدو انتضى على سيف
 عداوته وشحذلى ضبة مديته وارشف لى شهادة وداف قواثل سموه
 وسدد نحوى صواب سهامه ولم تتم عنى عين حراسته واظهر ان
 يسومنى المكروه ويجر عنى دُعاى مرارته فتطرت يا الهى الى ضعفى عن
 احتمال الفواح وعجزى عن الانتصار ممن قصدنى بمحاربته ووجدتى
 فى كثير عدد من ناوئى وارصد لى الهلاك فيما لم يعمل فيه فكرى
 فابتدأتى بنصرك وشددت ازرى بقوتك ثم فلتت لى حدة وصيرته من بعد
 جمع وعده واعطيت كفى عليه وجعلت ما سدده مردوداً عليه فرددته لم
 يشف غليله ولم يبرد حرارة غيظه قد عض على اشواه وابرد مولياً قد
 احلفت سراياه وكم من باغ بغانى بمكانده ونصب لى اشرارك مصانده
 ووكل بى تفقد وعاقبته واضمأء الى السبع لسانده واظهار الانتصار
 افرسته لناديت يا الهى مستغيثاً بك وانما بسرعة اجابتك عالماً انه لن
 يضهد من اوى لى ظل كفك ولن يفزع من لجاه الى معاقل انتصارك
 تحصنتنى من بأسه بقدرتك وكم من سحائب مكروه قد جليت بها وغواشى ..
 كربات كشتها لانتل عما تفعل ولقد سلت فاعطيت ولم تسئل فابتدأت
 فاستسبح فضلك فما اكديت ابيت الا احسانا وابيت الاتقحم حرمان
 وتعدى حدودك من الغفلة عن وعيدك فلك الحمد الهى من مقتدر لا يغلب
 وذى انا لا يجعل هذا مقام من اعترف لك بالتقصير وشد على نفسه
 بالتضيق اللهم انى اتقرب بالمجدية الرفيعة واتوجه اليك بالعلوية البيضاء
 فاعذنى من شر ما خلقت وشر من يريد بى سوء فان ذلك لا يضيق عليك
 فى وجدك ولا يشكك فى قدرتك وانت على كل شئ قدير اللهم ارحمنى

بترك المعاصي ما أبقيتني وارحمني بترك تكلفي ما لا يخففني وارزقني
حسن النظر فيما يرضيك عني والزم قلبي حفظ كتابك كما علمتني
واجعلني أتلو على ما يرضيك عني ونور به بنصري وأوعه سمعي
واشرح به صدري وفرج به عن قلبي وأطلق به لساني واستعمل به يدي
واجعل في من الحول والقوة ما يسهل ذلك علي فانه لا حول ولا قوة الا بك
اللهم اجعل ليلى ونهارى ودنياى وآخرتى ومتقلبي ومشواى عافية منك
ومعافاة وبركته منك اللهم انت ربي ومولاي وسيدى وأملى واللهى
وغياثى وسندى وخالقى وناصرى وثقتى وربانى لك محياى ومعاتى
ولك سمعى وبصرى وببكد رزقى واليك امرى فى الدنيا والآخرة
ملكتنى بقدرتك وقدرت على بسلطانك لك القدرة فى امرى وناصيتى
بيدك لا يحول احدون رضاك برأفتك ارجو رحمتك وبرحمتك ارجو
رضوانك لا ارجو ذلك بعملى وقد عجز عني عملى وكيف ارجو ما قد
عجز عني اشكر اليك ذقتى وضعف قوتى واقراضنى فى امرى وكل ذلك
من عندى وما انت اعلم به منى فاكفنى ذلك كله اللهم اجعلنى من رفقاء
محمد حبيبك وابراهيم خليلك ويوم الفزع من الأمنين فامنى وببشرتك
فبشرنى وفى ظلاتك فاطلنى وبمفازة من النار فتنجنى ولا تسمينى السوء
ولا تجر . ومن الدنيا فسلمنى وحجة يوم القيمة فلقنى وبذكرك مذكرنى
واليسرى فيسرنى والمعسرى فجنبنى والصلوة والزكوة ما دمت حيا فالهمنى
ولعبادتك فقونى وفى الفقه ومروضاتك فاستعملنى ومن فضلك فارزقنى
ويوم القيمة فيمض وجهى حيايا يسيرا فحاسبنى وبقيح عملى فلا
تضحنى وبهداك فاهدنى وبالقول الثابت فى الحيرة الدنيا والآخرة

ففتنتى وفى صلوتى وصيامى ودعائى ونسكى وشكرى ودنياى
وأخرتى فبارك لى والمقام المحمود قابعثى وسلطانا نصيرا فاجعل لى
وظلمى وجهلى واسرافى فى امرى فتجاوز عنى ومن فتنة المحبى
والعمات فخلصنى ومن الفواحش ما ظهر منها وما بطن فنجنى ومن
أوليائك يوم القيمة فاجعلنى وادم لى صالح الذى اتيتنى به بالحلال عن
الحرام فاغننى وبالطيب عن الخبيث فاكفنى اقبل بوجهك الكريم الى ولا
تصرفه عنى والى صراطك المستقيم فاهدنى ولما تحب وترضى فوفقنى
اللهم انى بك من الرياء والسمعة والكبرياء والاعجاب والخيلاء والفخر
والهذخ والاشهر والبطر والاعجاب والجهرية فنجنى واعوذ بك من العجز
والهزل والشح والحسد والحرص والمنافسة والفش واعوذ بك من الطمع
والطمع والميلع والجزع والزيف والقع واعوذ بك من البغى والظلم
والاعتماد والفساد والفجور والفسوق واعوذ بك من الخيانة والعدوان
والدلفيان رب واعوذ بك من المعصية والقطيعة والسينة والفواحش
والذنوب واعوذ بك من الائم والمآم والمحرم والمحرّم والخبيث وكل ما
لا تحب واعوذ بك من الشيطان ومكره وبغيه وظلمه وعداوته وشركه
وزبانيته وجنده واعوذ بك من شر ما خلقت من دابة وهامة او حية او انس
ما يتحرك واعوذ بك من شر ما ينزل من السماء وما يخرج فيها ومن شر
ما ذره فى الأرض وما يخرج منها واعوذ بك من شر كل كاهن وساحر
وراق ونافس وراق رب اعوذ بك من شر كل حاسد وطاغ وباغ ونافس
وظالم ومقيد وانر واعوذ بك من العمى والصم والبكم والبرص والجذام
والشك والريب واعوذ بك من الكسل والفشل والعجز او تفريط والعجلة

والتضع والتقصير والأبطاء واعوذبك من شر ما خلقت في السموات والأرض وما بينهما وما تحت الثرى رب واعوذبك من الفقر والحاجة والفاقة والمسألة والضيعة والعاقلة واعوذبك من القلة والمذلة واعوذبك من الضيق والشدة والقيد والحبس والوثاق والسجون والبلاء وكل مصيبة لا صبر لي عليها آمين رب العالمين اللهم اعطنا كل الذي سألناك وزدنا من فضلك على قدر جلالك وعظمتك بحق لا إله إلا أنت العزيز الحكيم -

تلمیذ نمبر 3: (بخلف استاد)

جناب سعدہ بن صدقہ سے روایت ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے عرض کیا: آپ مجھے کوئی دعا تعلیم فرمائیں کہ جس کو میں مشکلات میں پڑھ سکوں۔ آپ نے مجھے چند ورق عطا فرمائے جو تحریر شدہ تھے۔ آپ نے فرمایا: جو کچھ اس میں تحریر ہے وہ میرے جد علی بن حسین زین العابدین علیہ السلام کی دعا ہے جو وہ مہمات کے لیے پڑھا کرتے تھے۔ پس میں نے اس کو یاد کر لیا ہے۔ جب بھی مجھے کوئی معیبت یا مشکل پیش آتی ہے تو میں اس دعا کو پڑھتا ہوں تو خدا میری مشکل کو حل کر دیتا ہے اور غم کو دور کر دیتا ہے۔ معیبت کو تال دیتا ہے اور میرا سوال مجھے عطا کرتا ہے اور وہ دعا یہ ہے: (جس کی عبارت عربی متن میں موجود ہے اور ترجمہ پیش خدمت ہے)

اے میرے معبود! تو نے میری رہنمائی کی مگر میں غافل رہا تو نے پند و نصیحت کی مگر میں سخت دلی کے باعث متاثر نہ ہوا تو نے مجھے عمدہ نعمتیں بخشیں مگر میں نے نافرمانی کی۔ پھر یہ کہ جن گناہوں سے تو نے میرا رخ موڑا جب کہ تو نے مجھے اس کی معرفت عطا کی۔ تو میں نے (گناہوں کی برائی کو) پہچان کر توبہ واستغفار کی جس پر تو نے مجھے معاف کر دیا اور پھر گناہوں کا مرتب ہوا تو تو نے پردہ پوشی سے کام لیا۔

اے میرے معبود! تیرے ہی لیے حمد و ثنا ہے۔ میں ہلاکت کی وادیوں میں پھانسا اور جہاں و بربادی کی گھاٹیوں میں اتر ا۔ ان ہلاکت خیز گھاٹیوں میں تیری قبر بانی سخت گیر یوں اور اُن میں در آنے سے تیری عتوبتوں کا سامنا کیا۔ تیری بارگاہ میں میرا وسیلہ تیری وحدت و یکتائی کا اقرار ہے۔ اور میرا ذریعہ صرف یہ ہے کہ میں نے کسی چیز کو تیرا شریک نہیں جانا اور تیرے ساتھ کسی کو معبود نہیں ٹھہرایا۔ اور میں اپنی جان کو لیے تیری رحمت و مغفرت کی جانب گریزاں ہوں اور ایک گنہگار تیری ہی طرف بھاگ کر آتا ہے اور ایک التماس کرنے والا جو اپنے حظ و نصیب کو ضائع کر چکا ہو تیرے ہی دامن میں پناہ لیتا ہے۔ کتنے ہی ایسے دشمن تھے جنہوں نے شمشیرِ عدالت کو مجھ پر بے نیام کیا اور میرے لیے اپنی چھری کی دھار کو ہار یک اور تندی و سختی کی باز کو تیز کیا۔ اور پانی میں میرے لیے مہلک زہروں کی آمیزش کی اور کمانوں میں تیروں کو جوڑ کر مجھے نشانہ کی زد پر رکھ لیا اور ان کی تعاقب کرنے والی لگا ہیں مجھ سے ذرا غافل نہ ہوئیں۔ اور دل میں میری ایذا رسانی کے منصوبے ہاندھتے اور تلخ جڑوں کی تخی سے مجھے پیہم تلخ کام بناتے رہے۔

اے میرے معبود! ان رنج و آلام کی برداشت سے میری کمزوری اور مجھ سے آمادہ پیکار ہونے والوں کے مقابلہ میں انتقام سے میری عاجزی اور کثیر التعداد دشمنوں اور ایذا رسانی کے لیے گھات لگانے والوں کے مقابلہ میں میری تنہائی تیری نظر میں تھی جس کی طرف سے میں غافل اور بے فکر تھا کہ تو نے میری مدد میں چکل اور اپنی قوت اور طاقت سے میری کمزوری کی۔ پھر یہ کہ اس کی تیزی کو توڑ دیا اور اس کے کثیر ساتھیوں (کو منتشر کرنے) کے بعد اسے یکہ و تنہا کر دیا اور مجھے اس پر غلبہ و سر بلندی عطا کی اور جو تیرا اس نے اپنی کمان میں جوڑے تھے وہ اسی کی طرف پلٹا دیئے۔ چنانچہ اس حالت میں تو نے ا۔ چنا دیا کہ نہ تو وہ اپنا غصہ ٹھنڈا کر سکا اور نہ اس کے دل کی تپش فرو ہو سکی۔ اس نے اپنی لوثیاں کاٹیں اور پیٹھ بھرا کر چلا گیا اور اس کے لشکر والوں نے بھی اسے دعا دیا اور کتنے ہی

ایسے ستم گر تھے جنہوں نے اپنے مکرو فریب سے مجھ پر ظلم و تعدی کی اور اپنے شکار کے جال میرے لیے بچائے اور اپنی نگاہ جتو کا مجھ پر پہرا لگا دیا اور اس طرح گھات لگا کر بیٹھ گئے جس طرح درندہ اپنے شکار کے انتظار میں موقع کی تاک میں گھات لگا کر بیٹھتا ہے۔ درآسمانیکہ وہ میرے سامنے خوشامدانہ طور پر خندہ پیشانی سے پیش آتے اور (درپردہ) انتہائی کینہ تو ز نظروں سے مجھے دیکھتے تو جب اے خدائے بزرگ و برتر ان کی بد باطنی و مرشی کو دیکھا تو انہیں سر کے بل انہی کے گڑھے میں آٹ دیا اور انہیں انہی کے غار کے گہراؤ میں پھینک دیا اور جس جال میں مجھے گرفتار دیکھنا چاہتے تھے خود ہی غرور و سر بلندی کا مظاہرہ کرنے کے بعد ذلیل ہو کر اس کے پھندوں میں جا پڑے۔ اور سچ تو یہ ہے کہ اگر تیری رحمت شریک حال نہ ہوتی تو کیا بعید تھا کہ جو بلا و مصیبت ان پر ٹوٹ پڑی ہے وہ مجھ پر ٹوٹ پڑتی اور کتنے ہی ایسے حاسد تھے جنہیں میری وجہ سے غم و غصہ کے اچھو اور غیظ و غضب کے گلو گیر پھندے لگے اور اپنی تیز زبانی سے مجھے اذیت دیتے رہے اور اپنے عیوب کے ساتھ مجھے متہم کر کے طیش دلاتے رہے اور میری آبرو کو اپنے نيزوں کا نشانہ بنایا اور جن بُری عادتوں میں وہ خود ہمیشہ مبتلا رہے وہ میرے سر منڈھ دیں اور اپنی فریب کاریوں سے مجھے مشتعل کرتے اور اپنی دعا بازیوں کے ساتھ میری طرف بد تو لتے رہے تو میں نے اے میرے اللہ! تجھ سے فریاد کی چاہتے ہوئے اور تیری جلد حاجت روائی پر بھروسہ کرتے ہوئے“ تجھے پکارا اور آسمانیکہ یہ جانتا تھا کہ جو تیرے سایہ رحمت میں پناہ لے گا وہ شکست خوردہ نہ ہوگا اور جو تیرے انتقام کی پناہ گاہ محکم میں پناہ گزین ہوگا وہ ہراساں نہیں ہوگا۔ چنانچہ تو نے اپنی قدرت سے ان کی شدت و شر انگیزی سے مجھے محفوظ کر دیا اور کتنے ہی مصیبتوں کے آبر (جو میرے اُفق زندگی پر چھائے ہوئے) تھے تو نے چھانٹ دیئے اور کتنے ہی نعمتوں کے بادل برسا دیئے اور کتنی ہی رحمت کی نہریں بہا دیں اور کتنے ہی صحت و عافیت کے جامے پینا دیئے۔ اور کتنی ہی آلام و حوادث کی آنکھیں (جو

میری طرف غمران تھیں) تو نے بے نور کر دیں اور کہتے ہی غموں کے تاریک پردے (میرے دل پر سے) اٹھا دیئے اور کہتے ہی اچھے گمانوں کو تو نے جج کر دکھایا اور کتنی ہی تہی دستیوں کا تو نے چارو کیا اور کتنی ہی شوکروں کو تو نے سنبھالا اور کتنی ہی ناداریوں کو تو نے (ثروت سے) بدل دیا۔

(بارالہا!) یہ سب تیری طرف سے انعام و احسان ہے۔ میں ان تمام واقعات کے باوجود تیری مصیبتوں میں بہر تن منہک رہا (لیکن) میری بد اعمالیوں نے تجھے اپنے احسانات کی تکمیل سے روکا نہیں۔ اور نہ ہی حیر افضل و احسان مجھے ان کاموں سے جو تیری ناراضگی کا باعث ہیں باز رکھ سکا اور جو کچھ تو کرے اس کی بابت تجھ سے بچ چکے نہیں ہو سکتی۔ تیری ذات کی قسم: جب بھی تجھ سے مانگا گیا تو نے عطا کیا اور جب نہ مانگا گیا تو تو نے انکار کر دیا اور جب میرے فضل و کرم کے لیے جھولی پھیلائی گئی تو تو نے بخل سے کام نہیں لیا۔

اے میرے مولا و آقا! تو نے کبھی احسان و بخشش اور تفضل و انعام سے دریغ نہیں کیا اور میں تیرے عمرات میں پھانٹتا، تیرے حدود و احکام سے تجاوز کرتا، تیری تہدیدہ سرزنش سے ہمیشہ غفلت کرتا رہا۔

اے میرے معبود! تیرے ہی لیے حمد و ستائش ہے جو ایسا صاحب اقتدار ہے جو مغلوب نہیں ہو سکتا اور ایسا بردبار ہے جو جلدی نہیں کرتا۔ یہ اس شخص کا موقف ہے جس نے تیری نعمتوں کی فراوانی کا اعتراف کیا ہے اور ان نعمتوں کے مقابلے میں کوتاہی کی ہے اور اپنے خلاف اپنی زیاں کاری کی گواہی دی ہے۔

اے میرے معبود! میں محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی منزلت بلند پایہ اور علی (علیہ السلام) کے مرتبہ روشن و درخشاں کے واسطے سے تجھ سے تقرب کا خواستگار ہوں۔ ان دونوں کے وسیلہ سے تیری طرف متوجہ ہوں تاکہ مجھے ان چیزوں کی برائی سے پناہ دے

جن سے پناہ طلب کی جاتی ہے۔ اس لیے کہ یہ تیری تو نگہری وسعت کے مقابلہ میں دشوار اور تیری قدرت کے آگے کوئی مشکل کام نہیں ہے۔ اور تو ہر چیز پر قادر ہے۔

اے میرے اللہ! مجھ پر رحم فرما! ان نافرمانیوں کے ترک کرنے کے ساتھ جو تو نے میرے لیے باقی رکھی ہوئی ہیں۔ اور مجھ پر رحم فرما! اس تکلیف کے ترک کرنے کے ساتھ جو مجھے بے نیاز نہیں کرتی اور مجھے حسن نظر عطا فرما! ان چیزوں میں جو تجھے مجھ سے راضی کر دین اور میرے دل کو اپنی کتاب کے یاد کرنے کو اسی طرح لازم قرار دے جیسے آپ نے مجھے تعلیم دی ہے۔ اور مجھے قرار دین تاکہ میں اس کی تلاوت کروں تاکہ تو مجھ سے راضی ہو جائے اور اس سے میری آنکھوں کی بصیرت کو نورانی قرار دے اور میرے کانوں کو اُس کے لیے غزانہ قرار دے اور اس کے ساتھ میرے سینے کو کھولی دے اور اس کے ذریعے میرے دل کو شاد فرما دے اور میری زبان کو اس کے ساتھ باطن قرار دے اور میرے بدن کو اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرما! اور میرے لیے اس میں طاقت و قوت قرار فرما اور اس کو مجھ پر آسان فرما! کیونکہ کوئی طاقت و قوت نہیں سوائے تیری طاقت و قوت کے۔

اے میرے اللہ! تو میری راتوں کو میرے دن، میری دنیا، میری آخرت کو میرے آنے جانے کو اور میرے ٹھکانے کو اپنی طرف سے عافیت مند قرار دے۔ اپنی طرف سے باعث برکت اور صحت مند قرار فرما۔

اے میرے اللہ! تو میرا پروردگار، میرا مولیٰ، میرا سردار، میری آرزو، میرا معبود، میرا غوث، میری سند، میرا خالق، میرا ناصر، میرا مورد وثوق، میری امید تیرے لیے مجھے مارنے والا، مجھے زندہ رکھنے والا، میرے سینے کی طاقت تیری طرف سے اور میرے دیکھنے کی طاقت اور میرا رزق تیرے ہاتھوں میں اور دنیا و آخرت میں میرا امر تیرے اختیار میں ہے اور تو نے اپنی قدرت کے ساتھ مجھے مالک قرار دیا ہے۔ اور میری سلطنت و قدرت میرے اوپر ہے اور میرے امر و معائنے میں تیری قدرت شامل ہے اور میری پیشانی کے بال بھی

تیرے ہاتھ میں ہیں (یعنی میرا اختیار تیرے سپرد ہے) تیری رضایت کے بغیر کوئی ایک حالت سے دوسری حالت میں تبدیلی کرنے والا نہیں ہے۔ تیری نہایت مہربانی کے ذریعے تیری رحمت کا امیدوار ہوں اور تیری رحمت کے واسطے سے تیری رضایت کا امیدوار ہوں۔ میں اپنے عمل کی وجہ سے اس کا امیدوار نہیں ہوں، کیونکہ میرا عمل بہت کم اور قلیل ہے اور جو قلیل و کم اور ناقص ہو اُس کے ذریعے سے بھلا میں کیسے امیدوار ہو سکتا ہوں؟ میں تیری ہرگاہ میں اپنے الفاظ کی اپنی کمزوری اور اپنے معاملہ میں افراد کا شکوہ کرتا ہوں اور یہ سب کچھ میری طرف سے ہے اور یہ وہ چیزیں ہیں جن کے بارے میں میری نسبت تو زیادہ جانتا ہے اور ان تمام امور میں تو میرے لیے کافی ہے۔

اے میرے اللہ! تو مجھے اپنے حبیب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اپنے ظلیل ابراہیم علیہ السلام کے رفقاء میں سے قرار فرما اور خوف و ہیبت والے دن مجھے اپنی طرف سے امن عطا فرماتے ہوئے مجھے امن والوں میں سے قرار فرما اور اپنی بشارت کے ساتھ مجھے بشارت دے اور اپنے سائے میں مجھے سایہ نصیب فرما۔ اور اپنی نجات والی جگہ میں مجھے آگ سے نجات عطا فرما اور برائی کے ساتھ مجھے مہسوم قرار نہ فرما اور مجھے محزون و مغموم قرار نہ فرما۔ اور اس دنیا میں مجھے سالم قرار فرما اور قیامت کے دن مجھے حجت اور دلیل کا القا فرما اور اپنے ذکر کے ساتھ مجھے یاد فرما اور آسانی کے ساتھ میرے معاملے میں آسانی قرار فرما۔ اور ہر قسم کی تنگی سے مجھے نجات عطا فرما۔ اور جب تک میں زندہ ہوں اُس وقت تک مجھے نماز پڑھنے اور زکوٰۃ ادا کرنے کی توفیق عطا فرما اور اپنی عبادت کے لیے مجھے حالات و وقت عطا فرما اور فقہ اور اپنی مرضی کے ساتھ مجھے عمل کرنے کی توفیق عطا فرما۔ اور اپنے فضل کا مجھے رزق عطا فرما اور قیامت کے دن میرے چہرے کو روشن فرما اور میرا حساب بہت ہی آسان اور قلیل فرما۔ اور میرے برے عمل کے ذریعے مجھے رسوا قرار نہ فرما اور اپنی ہدایت کے ساتھ میری ہدایت فرما اور دنیا و آخرت میں مجھے قول ثابت کے ساتھ

ثابت قدم فرما، میری نماز، میرا روزہ، میری دعا، میری عبادت، میرے شکر، میری دنیا اور میری آخرت کو میرے لیے باعثِ برکت قرار فرما اور قیامت کے دن مجھے مقامِ محمود پر مبعوث فرما اور ایک سلطانِ نصیر (یعنی مددگار بادشاہ) مجھے عطا فرما۔ میرے ظلم، میری جہالت اور میرے امر میں میرے اسلاف سے تو مجھ سے درگزر فرما۔ موت و حیات کے فتنہ سے مجھے نجات عطا فرما اور ظاہری اور پوشیدہ گناہوں سے مجھے نجات عطا فرما۔ قیامت کے دن مجھے اپنے دوستوں میں سے قرار فرما اور ہمیشہ مجھے اپنی طرف سے اصلاح عطا فرما اور حلال کے ذریعہ مجھے حرام سے بے نیاز فرما اور پاک و طیب کے ذریعہ خبیث سے میری کفایت فرما۔ اپنا وجہِ کریم کو میری طرف قرار فرما اور اپنی رحمت کو مجھ سے دُور فرما اور اپنے سیدھے راستے کی طرف مجھے ہدایت عطا فرما اور وہ چیز جو تجھے محبوب ہے اور پسند ہے اس کی مجھے توفیق عطا فرما۔

اے میرے اللہ! میں آپ سے ریاکاری اور دکھاوے، بڑائی، زیادہ تعجب کرنے، خود پسندی، فخر، تکبر، شر، بہک جانا، تعجب کی کثرت اور جبر سے میں تجھ سے ان چیزوں میں تیری پناہ و نجات کا طلبگار ہوں۔ اے میرے پروردگار! میں ناتوانی، کُخل، لالچ، حسد، حرص، ایک دوسرے پر فخر و مباہات کرنا اور ملامت سے میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔ اے میرے رب! میں طمع، جہالت، غم، خوف، کُخل اور خیف میں میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔

اے میرے رب! میں بغاوت، ظلم، حد سے تجاوز کرنے، فس، فُجور اور فسق میں تیری پناہ کا طلبگار ہوں۔ میں خیانت، کاری، عداوت اور سرکشی میں تیری پناہ چاہتا ہوں۔ میں تیری نافرمانی، قطع و جدائی میں ہدی اور برائیوں، گناہوں میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔ اے میرے اللہ! میں حرام، محرّم، اثم، ملامت، خبیث اور ہر وہ جو تجھے پسند نہیں اس میں تیری پناہ چاہتا ہوں اور میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔ شیطان اور اُس کے کمرے، اُس بغاوت

سے اُس کے ظلم اُس کی عداوت اُس کے شرک اُس کے فتنہ اور اُس کے سپاہیوں سے۔
 اے میرے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں ہر اس چیز کے شر سے جس کو تو نے خلق
 فرمایا ہے خواہ وہ حیوانوں میں سے ہو پرندوں میں سے ہو یا جتوں سے یا انسانوں میں سے
 ہو۔ جو بھی حرکت کرنے والی چیزوں میں سے ہو اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں ہر اُس
 چیز کے شر سے جو آسمان سے نازل ہو یا اُس کی طرف عروج کرنے والی ہو اور ہر اُس چیز
 کے شر سے جو زمین سے نکلے یا زمین میں پھنس جائے۔ اور میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں
 ہر کاہن و جادوگر کے شر سے زمین میں دفن کرنے والے جادوگر اور زیادہ بوجھ اٹھانے
 والے سے اے میرے پروردگار! میں تیری پناہ حاصل کرتا ہوں ہر حاسد طافوت ہافنی
 برتری طلب کرنے والے ظلم کرنے والے قید کرنے والے اور جابر سے۔

اے میرے اللہ! میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں اندھے پن بہرے پن گونگے پن
 برص جذام شک و شبہ سے۔ اے میرے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں سُستی بزدلی ہمز
 کوتاہی جہد بازی ضیاع کاری تقصیر اور نال مشول کرنے سے۔

اے میرے رب! میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں جو کچھ تو نے زمین و آسمان اور ان
 کے درمیان خلق فرمایا ہے اس کے شر سے۔ اے میرے رب! میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں
 فقر حاجت فاقہ سوال کرنے جائیداد اور محتاجی سے۔ اے میرے اللہ! میں تیری پناہ طلب
 کرتا ہوں قلت اور ذلت سے۔

اے میرے رب! میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں تنگی شدت قید جس بندش اسیری
 بلاء اور ہر مصیبت سے جس پر صبر کرنے کی مجھ میں طاقت نہ ہو اس سے۔ اے عالمین کے
 رب! اس دعا کو قبول فرما۔ اے میرے اللہ! جس جس چیز کا میں نے تیری بارگاہ میں سوال
 کیا ہے وہ مجھے عطا فرما اور اپنی جلالت و بزرگی عظمت اور فضل سے اس میں زیادتی عطا
 فرما۔ بِحَقِّ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ۔

حاجت طلب کرنے والا غلامی کے لیے تیار ہوتا ہے

﴿قال أخبرني﴾ ابو الحسن علی بن مالک المحوی ﴿قال حدثنا﴾ علی بن ہامان قال سمعت الفضل بن سعد يقول سمعت الرياشی يقول سمعت محمد بن سلام يقول سمعت شريح القاضي يقول من سأل اخاه حاجة فقد عرض نفسه على الرق فان قضاها استرقه وان لم يقضها فقد اذله وكانا ذلینین هذا بذل الرد وهذا بذل المسألة

لیس یعتاظ باذل الوجه عن بذل ماء وجهه عوضا
کیف یعتاض من اتاك وقد صیر الذل وجهه عرضا

حدیث نمبر 4: (بخلاف استاد)

شرح قاضی بیان کرتا ہے کہ جو شخص اپنے بھائی سے حاجت طلب کرتا ہے اور وہ اُس کے سامنے اپنے آپ کو غلامی کے لیے پیش کرتا ہے اگر اس نے اس کی حاجت کو پورا کر دیا تو اُس نے اُس کو اپنا غلام بنالیا ہے اور اگر اُس نے اُس کی حاجت کو پورا نہیں کیا پس اس کو رسوا کیا اور یہ دونوں ذلیل ہوئے۔ ایک سوال کرنے کی وجہ سے اور دوسرا رد کرنے کی وجہ سے۔

لیس یعتاظ باذل الوجه عن بذل ماء وجهه عوضا
کیف یعتاض من اتاك وقد صیر الذل وجهه عرضا

”خرچ کرنے والے کا خرچ کرنا اس سوال کرنے والے کے

چہرے کی غیرت کا بدلہ نہیں بن سکتا۔ اور جو تیرے پاس آتا ہے اس

کا بدلہ کیسے ہو سکتا ہے حالانکہ اس نے اپنے چہرے کے آبرو کو

تیرے سامنے فخر کر دیا ہے۔“

میں درخت ہوں اور فاطمہؑ اس کی شاخ ہے

﴿قال أخبرني﴾ ابو محمد عبد اللہ بن محمد الأیہری ﴿قال حدثنا﴾ علی ابن احمد بن الصباح ﴿قال حدثنا﴾ ابراہیم بن عبد اللہ بن اخی عبد الرزاق ﴿قال حدثني﴾ عمی عبد الرزاق بن ہمام بن نافع ﴿قال أخبرني﴾ ابی ہمام بن نافع ﴿قال أخبرني﴾ مینا مولى عبد الرحمن بن عوف الزهري قال قال لى عبد الرحمن يامينا الا احديثك بحديث سمعته من رسول الله (ص) قلت بلى قال سمعته يقول انا شجرة وفاطمة فرعها وعلى عليه السلام لقاحها والحسن والحسين (ع) ثمرتها ومحبرهم من امتى ورقها رضوان الله عليهم اجمعين وصلى الله على محمد وآله وسلم -

تھاہیث نمبر 5: (بخلف اشار)

عبدالرحمن بن عوف زہری کے غلام مینا نے بیان کیا ہے کہ عبدالرحمن نے کہا: اے مینا! کیا میں تجھے ایک حدیث سناؤ جو میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنی ہے؟ میں نے عرض کی: کیوں نہیں؟ اس نے کہا کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ آپؐ نے فرمایا:

میں درخت ہوں اور فاطمہؑ علیہا السلام اس کی شاخ اور علیؑ علیہ السلام تنہا اور حسن و حسینؑ علیہما السلام یہ دونوں اس کا پھل اور اس کے پھول اور پتے میری امت ہے۔ اس کے ساتھ محبت کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب پر راضی ہو جائے۔

مجلس نمبر 29

[پروزیده ۱۱ رمضان المبارک سال ۴۰۹ ہجری قمری]

﴿حدثنا﴾ الشيخ الجليل المفيد أبو عبد الله محمد بن محمد بن النعمان أيد الله تمكينه ﴿قال حدثني﴾ أبو بكر محمد بن عمر الجعابی القاضي ﴿قال حدثني﴾ محمد بن علي بن إبراهيم ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن أبي العنبر ﴿قال حدثنا﴾ علي بن الحسين بن واقد عن أبيه عن أبي عمرو بن العلا عن عبد الله بن بريدة عن يثير بن كعب عن شداد بن أوس قال قال رسول الله (ص) لا إله إلا الله نصف الميزان والحمد لله تملأه -

تصانيف فقہ ۱: (تخلف اسناد)

شداد بن اوس رضی اللہ عنہ نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: نصف میزان لا إله إلا الله ہے اور الحمد لله میزان کو پورا کرے گا۔

سورہ کافرون کی وجہ نزول

﴿قال أخبرني﴾ أبو محمد عبد الله بن أبي شبيب اجازة ﴿قال أخبرنا﴾ أبو عبد الله محمد بن أحمد الحکیمی ﴿قال حدثنا﴾ عبد الرحمن بن عبد

عبداللہ ابوسعید البصری ﴿قال حدثنا﴾ وھب بن جریو عن ابيہ ﴿قال﴾
 حدثنا محمد بن اسحاق بن یسار المدني ﴿قال حدثنی﴾ سعید بن مینا
 عن غیر واحد من اصحابہ ان نقرأ من قریش اعتراضوا الرسول (ص) منهم
 عتبہ بن ربیعہ وأمیہ بن خلف والولید بن المغیرہ والعاص ابن سعید فقالوا
 یا محمد ہلم فلنعبد ما تعبد وتعد ما نعد ونشترک نحن وانت فی الأمر فان
 یکن الذی نحن علیہ الحق فقد اخذت بحظک منه وان یکن الذی انت
 علیہ الحق فقد اخذنا بحظنا منه فانزل اللہ تبارک وتعالی (قل یا ایہا
 الکافرون لا اعبد ما تعبدون ولا انتم عابدون ما اعبد) الی آخر السورۃ ثم
 مشی الیہ ابی بن خلف یعظم ریم ففتہ بیدہ ثم نفخہ فقال یا محمد اتزعم
 ان ربک یحیی بعد ما تری فانزل اللہ تعالی (وحضرب لنا مثلاً ونسی خلقه
 قال من یحیی العظام وہی ریم الذی انشا اول مرۃ وهو بکل خلق علیہم)
 الی آخر السورۃ -

تفسیر سورۃ 2: (بخلاف انشاء)

جناب سعید بن مینا نے اصحاب رسول سے نقل کیا ہے کہ قریش کے چند لوگ رسول
 خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور ان میں سے عتبہ بن ربیعہ
 امیہ بن خلف والولید بن مغیرہ اور عاص ابن سعید وغیرہ تھے۔ انہوں نے رسول خدا سے عرض
 کیا: اے محمد! آؤ جس کی آپ عبادت کرتے ہیں ہم بھی اس کی عبادت کریں اور جس کی
 ہم عبادت کرتے ہیں آپ بھی اس کی عبادت کریں تاکہ ہم اور آپ اس ہر عبادت میں
 شریک ہو جائیں اس لیے کہ اگر ہم حق پر ہوئے تو آپ نے اپنا حصہ حاصل کر لیا اور اگر
 آپ حق پر ہوئے تو ہم نے آپ کے حق سے اپنا حصہ حاصل کر لیا۔ اس کے جواب میں
 اللہ تعالیٰ نے سورۃ کافرون نازل فرمائی:

”اے میرے رسول! کہہ دو اے لوگ جو کفر کرنے والے ہیں جس کی تم عبادت کرتے ہو میں اُس کی عبادت نہیں کروں گا اور جس کی میں عبادت کرتا ہوں اُس کی تم عبادت نہیں کرتے۔“ آخری سورہ تک یہ نازل ہوئی۔ پھر رسول خدا کی خدمت میں ابی ابن خلف ایک بوسیدہ ہڈی لے کر آیا جو اس کے ہاتھ میں تھی۔ اس نے اس ہڈی کو پھونک ماری اور کہا: اے محمد! آپ یہ گمان کرتے ہیں کہ آپ کا رب اس بوسیدہ ہڈی کو پھر دوبارہ زندہ کرے گا اس کے بارے واقع ایسا ہوگا؟ بھلا یہ کیسے ممکن ہے؟

اللہ تعالیٰ نے اس کے جواب میں نازل فرمایا: ”اللہ تعالیٰ ہمارے لیے مثال بیان کرتا ہے اور اس کی مخلوق جھول جاتی ہے۔ یہ (کافر) کہہ رہا ہے کہ کون اس بوسیدہ ہڈی کو زندہ کرے گا تو وہ ذات جس نے اس کو پہلی مرتبہ زندہ کیا تھا وہ اس کو دوبارہ بھی زندہ کرے گی۔ اور وہ ہر مخلوق کے بارے میں جاننے والا ہے“ آخری سورہ تک نازل ہوئی۔

لوگوں کی تین قسمیں ہیں

﴿قال أخبرنی﴾ ابو جعفر محمد بن علی بن الحسین ﴿قال حدثنا﴾ ابی ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن ابی القاسم ما جیلویہ عن محمد بن علی الصیرفی عن نصر بن مزاحم عن عمرو بن سعید عن فضیل بن خدیج عن کمال بن زیاد النخعی، قال کنت مع امیر المؤمنین علی بن ابی طالب علیہ السلام فی مسجد الکوفة وقد صلینا عشاء الآخرة فاخذ بیدی حتی خرجنا من المسجد فمشی حتی خرج الی ظهر الکوفة لایکلمنی بکلمة فلما اصحر تنفس ثم قال یا کمال ان هذه القلوب اوعیة فخیرها او عاها احفظ منی ما اقول الناس ثلاثة عالم ربانی ومتعلم علی سبیل نجات وھمج رعا ع اتباع کل ناعق یحیلون مع کل ریح لم یتضیوا بنور العلم ولم ینلجوا الی رکن وثیق یا کمال العلم خیر من المال العلم یحرسک وانت تحرمس المال

والمال تنقصه النفقة والعلم يزكو على الاتفاق ياكمل محبة العلم خير ما
يدان الله به تكسيه الطاعة في حيوته والجميل الاحدوثه بعدموته ياكمل
منفعة المال تزول بزواله ياكمل مات خزان الأموال والعلماء بافون ما بفي
الدهر اعيانهم مفقوده وامثالهم في القلوب موجوده هاه هاه ان ههنا واهنا
بيده الى صدره لعلما جما لو اصبحت له حطة بلى اصيب له لقنا غير مأمون
يستعمل آله الآخرة في الدنيا ويستظهر بحجج الله على خلقه وينعمته
على عبادہ ليتخذہ الضعفاء وليجة دون ولي الحق او متقاداً للحكمة لا
بصيرة له في احياته فقدح الشك في قلبه باول عارض من شبهة الا اذا
ولا ذاك فمدنهم بالذات سلس القياد للشبهوات او مغرى بالجمع والادخار
ليس من دعاة الدين اقرب شهباً بهؤلاء الأنعام السائلة كذلك يموت العلم
يموت حامليه اللهم بلى لاتطلى الأرض من قائم بحجة ظاهر مشهور او
مستتر مغمور لئلا تبطل حجج الله وبنياته فان اولئك الأقلون عدداً
الأعظمون خطراً بهم يحفظ الله حججه حتى يودعها نظرائهم ويزرعوها
في قلوب اشباہهم هجم بهم العلم على حقيق الأمور فباشروا روح
اليقين واستلانو ما استوعره المترفون وانسوا بما استوحش منه الجاسلون
صحبوا الدنيا بابدان ارواحها معلقة بالمحل الأعلى اولئك خلفاء الله في
ارضه والدعاة الى دينه هاه هاه شوقا الى رؤيتهم واستغفر الله لي ولكم ثم
نزع يده (ع) وقال انصرف اذا شئت -

تصانيف نعيم 3: (تخلف استاد)

حضرت کمال بن زیاد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں مسجد کوفہ میں امیر
المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے ساتھ تھا اور میں نے آپ کی اقتداء میں نماز

عشاء ادا کی اور اس کے بعد آپؐ نے میرا ہاتھ پکڑا اور کوفہ سے باہر تشریف لے گئے۔ آپؐ نے اس دوران میرے ساتھ کوئی بات نہ کی۔ پس جب صحرا میں چلے گئے اور آپؐ نے ایک لمبا سانس لیا اور پھر فرمایا: اے کمیل! حقیق یہ دل خزانہ ہے اور اس میں خیر کا خزانہ ہے جو میں بیان کروں گا اس کو یاد کر لو جان لو! لوگ تین طرح کے ہیں:

① عالم ربانی (یعنی وہ عالم جس نے اللہ تعالیٰ کے لیے علم حاصل کیا اور اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دینے والا ہوا اور خوشنودی خدا کی نہ طراں پر عمل کرنے والا ہو اس عالم کو عالم ربانی کہا جاتا ہے)۔

② محکم جو راہِ نجات پر چلنے والا ہے۔

③ عوام الناس بے عمل لوگ ہیں جو ہر ہاتھنے والے کی اتباع کرتے ہیں اور ہوا کے رخ پر چلتے ہیں۔ (یعنی جدھر کی ہوا چلتی ہے یہ آدھر ہو جاتے ہیں) وہ علم کے نور سے روشنی طلب نہیں کرتے اور کسی مضبوط ستون کی پناہ حاصل نہیں کرتے۔

اے کمیل! علم مال سے بہتر ہے کیونکہ علم حیرتِ حفاظت کرتا ہے اور تو مال کی حفاظت کرتا ہے۔ مال خرچ کرنے سے کم ہوتا ہے اور علم خرچ کرنے سے زیادہ ہوتا ہے۔ اے کمیل! علم کی محبت اللہ تعالیٰ کے دین میں بہترین چیز ہے۔ اس علم سے زندگی میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی جاتی ہے اور مرنے کے بعد یہ علم بہت اچھی کہانی اور افسانہ بن جاتا ہے۔

اے کمیل! مال کے ختم ہونے سے اس کے فوائد بھی ختم ہو جاتے ہیں۔

اے کمیل! مال کے خزانہ دار مر جاتے ہیں لیکن جب تک زمانہ ہے علامہ باقی ہیں وہ نہیں مرتے۔ ان کے جسم مفقود و پوشیدہ ہو جاتے ہیں لیکن ان کی مثالیں دلوں میں محفوظ رہتی ہیں۔ ہا۔۔۔ ہا! یہاں پر آپؐ نے اپنے سینہ مبارک کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا: یہاں پر علم کا ٹھکانہ مارتا ہوا سمندر موجزن ہے۔ اے کاش! اس کو برداشت کرنے والا اور

اٹھانے والا مل جاتا؟ کیوں نہیں؟ اس کو ایک ایسا بار کرنے والا پائے گا جو خود اس میں نہیں ہوگا اور وہ اس کو دین کا ہتھیار بنا کر دنیا حاصل کریں گے اور وہ اللہ تعالیٰ کی حجت۔ اس کی مخلوق پر ہونے کو ظاہر کریں گے اور اس کی نعمت اس کے بندوں پر ہونے کا اظہار کریں گے اور وہ ولی حق کو چھوڑ کر کمزور اور ضعیف لوگوں کو اپنا رازدار قرار دیں گے۔

وہ اپنے آپ کو حکمت کے تابع قرار دیں گے لیکن ان کو زندگی میں کوئی بعیرت حاصل نہیں ہوگی۔ پس پہلے ہی شبہ میں جو ان کو عارض ہوگا اس کی وجہ سے ان کے دل میں شک پیدا ہو جائے گا۔

آگاہ ہو جاؤ! ان کے لیے نہ یہ جہان ہوگا اور نہ دوسرا جہان ہوگا۔ ان میں سے بعض ایسے ہوں گے جو آسانی سے خواہشات کی اتباع کر جائیں گے اور وہ تمام کو دھوکا دیں گے اور ذلیل و خوار کریں گے اور دین کے ستونوں میں شبہ پیدا کرنے میں جانور بھی ان سے زیادہ قریب نہیں ہوں گے۔

عالم کے مرنے سے علم مر جاتا ہے۔ اے اللہ! یہ زمین خالی نہیں رہے گی ایسی حجت سے جو ظاہر و مشہور ہو یا پوشیدہ اور غیر معروف ہو تاکہ اللہ کی حجت اور اس کے دین کی بنیادیں کمزور نہ ہوں۔ یہ لوگ اگرچہ تعداد میں بہت تھوڑے ہوں گے لیکن عظمت میں بہت زیادہ ہوں گے۔ انہی کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اپنی دلیلوں کی حفاظت کرے گا یہاں تک کہ وہ اپنی دلیلوں کو امامت کے طور پر ان کے سپرد کر دے گا اور وہ اپنے اتباع کے دلوں میں ان کا بیج بوائیں گے اور ان کا علم امور کے حقائق پر اپنا تک مطلق ہو جاتے ہیں۔ پس وہ روئے یقین ان کو حاصل ہوتا ہے اور یقین ان کے لیے آسان ہوتا ہے اور سرکشی کرنے والوں کے لیے وہ بہت سخت دشوار ہوتے ہیں اور جس سے جاہل و حشت محسوس کرتے ہیں وہ اس سے محبت کرتے ہیں اور ان کے دل اس دنیا میں ہوتے ہیں لیکن ان کے روح اعلیٰ محل کے ساتھ معلق ہوتے ہیں۔ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے زمین پر خلیفہ ہوتے ہیں اور اس کے

دین کی طرف دعوت دینے والے ہوتے ہیں اور ان کی زیارت کا شوق ہوتا ہے۔ میں اپنے لیے اور تمہارے لیے استغفار کرتا ہوں پھر آپؐ نے ہاتھ چڑھ لیا اور فرمایا: جاؤ جدھر جانا چاہتے ہو۔

دین کا اختتام ہمارے ساتھ ہوگا

﴿قال حدثنا﴾ ابوبکر محمد بن عمر الجعفی ﴿قال حدثنی﴾ علی بن اسحاق المحرمی ﴿قال حدثنا﴾ عثمان بن عبد اللہ الشامی ﴿قال حدثنا﴾ ابولہیعۃ عن ابی ذرۃ الحضرمی عن عمرو بن علی بن ابی طالب علیہ السلام قال قال رسول اللہ (ص) یا علی بنا ختم اللہ الدین کما بنا فتحہ وبنا یؤلف اللہ بین قلوبکم بعد العداۃ والبغضاء -

حدیث نمبر 4: (بخلاف اسناد)

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علی! اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہی اپنے دین کا اختتام فرمائے گا جیسا کہ اس نے اپنے اس دین کی ابتداء ہمارے ساتھ فرمائی ہے اور ہمارے ساتھ اللہ تعالیٰ لوگوں کے دلوں کو نفرت اور عداوت کے بعد آپس میں دوبارہ جوڑے گا۔

مازنی کے لیے اشعار

﴿قال أخبرنی﴾ ابوالطیب الحسن بن محمد التمار قال سمعت ابابکر ابن الأنباری یقول سمعت علی بن ہامان ینشد للمازنی -

إذا أنا لم أقبل من الدهر كلما تکرهت منه طلال عینی علی الدهر
تعودت من الضر حتى الفته فاسلمنی حسن العزاء الی الصبر
ورسع قلبی للفرح بالآذی وقد کنت أحياناً یضیق به صدری

وصیرنی یأسی من الناس راجیا لسرعة صنع الله من حيث لا أدري
وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ النبی وسلم تسلیماً

تھاویث نعیم 5: (بخلاف استاد)

ابوبکر ابن اثاری نے بیان کیا ہے کہ میں نے علی بن ہامان سے سنا کہ انہوں نے
مازنی کے لیے ان اشعار کو پڑھا:

إذا أنا لم أقبل من الدهر كلما تكرويت منه طال عيني على الدهر
تعودت من الضر حتى الفتة فاسلمني حسن العزاء الى الصبر
ووسع قلبي للآذي الانس بالآذي وقد كنت أحياناً يضيق به صدري
وصیرنی یأسی من الناس راجیا لسرعة صنع الله من حيث لا أدري
وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ النبی وسلم تسلیماً

① ”جب کہ میں زمانے سے سامنا کرتا ہوں تو مجھے کراہت ہوتی ہے میری نظر زمانے
پر غلبہ رکھتی ہے۔“

② ”جب بھی اس سے الفت کرتا ہوں تو میری طرف ضرر لوٹ آتا ہے پس یہ مجھے
معیبت پر مبر کرنے کے پر دکراتا ہے۔“

③ ”میرا دل ایک اذیت کے لیے وسیع ہوتا ہے تو یہ دوسری دیتا ہے اور کبھی میرا دل
تنگ پڑ جاتا ہے۔“

④ ”میں اُمید کے باوجود بھی لوگوں سے نا اُمید ہو جاتا ہوں جب میں خدا کے کام کے
جند ہونے کی حکمت کو نہیں جانتا۔“

مجلس نمبر 30

[بروز ہفتہ ۱۴ رمضان المبارک سال ۱۴۰۹ ہجری قمری]

اللہ کی خاطر محبت کرنے والوں کے لیے طوبیٰ ہے

﴿قال أخبرني﴾ ابو الحسن احمد بن محمد بن الوليد رحمه الله
﴿قال حدثني﴾ ابي ﴿قال حدثني﴾ محمد بن الحسن الصفار عن احمد بن
محمد بن عيسى عن محمد بن مروان عن محمد بن عجلان عن ابي عبد الله
جعفر بن محمد (ع) قال طوبى لمن لم يبدل نعمة الله كفرة طوبى للمتحابين
فى الله-

تحدیث نمبر 1: (بخلاف استاد)

حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام نے فرمایا: طوبیٰ ہے اُن کے
لیے جو اللہ تعالیٰ کی نعمت کو کفر کرتے ہوئے تبدیل نہیں کرتے اور طوبیٰ ہے اُن کے لیے جو
اللہ تعالیٰ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں۔

دشمن آل محمد دوزخ میں جائے گا

﴿قال أخبرني﴾ ابوبکر محمد بن عمر الجعابی ﴿قال حدثنا﴾
عبد الكريم بن محمد ﴿قال حدثنا﴾ سهل بن زنجلة الرازی ﴿قال حدثنا﴾
ابن ابي اويس ﴿قال حدثنا﴾ ابي عن حميد بن قيس عن عطا عن ابن
عباس قال قال رسول الله (ص) يا بني عبدالمطلب انى سألت الله لكم ان

یعلم جاهلکم وإن یثبت قائمکم وإن یمدی اللہ ضالکم وإن یجمعکم بحدآء
جودآء رحماء أمّا واللہ لو أن رجلاً صف قدمیه بین الرکن والمقام مصلیاً
ولقی اللہ وهو یفخصکم أهل البیت لدخل النار۔

تصحیح شعبہ 2: (بخلاف اسناد)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: اے اولادِ عبدالمطلب! میں نے اللہ تعالیٰ سے تمہارے
بارے میں دعا کی ہے کہ وہ تمہارے جاہلوں کو علم عطا فرمائے اور تمہارے قیام کرنے والوں
کو ثابت قدم رکھے اور تمہارے گمراہ کو ہدایت عطا فرمائے اور تمہارے امیروں کو سخاوت
اور رحم دلی عطا فرمائے۔ آگاہ ہو جاؤ! خدا کی قسم! اگر کوئی مرد زکین اور مقام کے درمیان کھڑا
رہے اور ہر وقت نماز ادا کرتا رہے اور وہ خدا کے ساتھ ملاقات اس حال میں کرے کہ وہ
اہل بیت سے دشمنی رکھتا ہو تو اس کو ضرور جہنم میں داخل کیا جائے گا۔

بعض ہاشمیوں اور امام رضاؑ کے درمیان گفتگو

﴿قال أخبرنی﴾ الشریف الصالح ابو محمد الحسن بن حمزہ العلوی
الطبری رحمہ اللہ ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن عبد اللہ بن جعفر الحمیری عن
أبیہ عن احمد بن عیسیٰ عن مروک بن عبید الکوفی عن محمد بن زید
الطبری قال کنت قائماً علی رأس الرضا (ع) علی بن موسیٰ (ع) بخراسان
وعندہ جماعہ من بنی ہاشم منهم اسحق بن العباس بن موسیٰ فقال لہ
یا اسحاق بلغنی انکم تقولون ان الناس عبید لنا لا وقوابتی من رسول اللہ
(ص) ما قلته قط ولا سمعته من أحد أبائی ولا یبلغی أحد منهم قال کنا نقول
الناس عبید لنا فی الخطیئة موال لنا فی الدین فلیغ الشاب الغائب۔

جناب محمد بن زید طبری نے بیان کیا ہے کہ میں فراسان میں امام علی بن موسیٰ علیہ السلام کے پاس کھڑا تھا اور آپؐ کے پاس بنو ہاشم کی ایک جماعت بھی کھڑی تھی جن میں اسحاق بن عباس بن موسیٰ بھی موجود تھے۔ آپؐ نے فرمایا:

اے اسحاق! مجھے یہ خبر ملی ہے کہ تم لوگوں کو یہ کہتے ہو کہ تمام لوگ ہمارے غلام ہیں۔ ایسا نہیں ہے اور جو رسولؐ سے ہماری قرابت ہے اس کے حساب سے بھی میں نے کبھی بھی ایسا نہیں کہا اور نہ میں نے اپنے آباؤ اجداد میں سے کسی سے ایسا سنا ہے جیسا کہ ہم کہتے ہیں۔ تمام لوگ اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں ہمارے غلام ہیں اور دین میں ہمارے مولیٰ ہیں۔ پس ہر حاضر و غائب تک اس کو پہنچا دے۔

حضرت امام رضاؑ کا توحید خدا میں بیان

﴿قال وبهذا الأمعاد﴾ قال سمعت الرضا علی بن موسیٰ (ع) یتکلم فی توحید اللہ سبحانہ فقال اول عبادۃ اللہ معرفتہ واصل معرفۃ اللہ عزوجل توحیدہ ونظام توحیدہ یفنی التحدید عنہ لشہادۃ العقول ان کل محدود مخلوق وشہادۃ کل مخلوق الممتنع من الحدیث هو القدیم فی الازل فلیس للہ عبد من نعت ذاته ولا ایاہ وحد من اکتمہ ولا حقیقۃ اصاب من مثله ولا به صدق من نہاہ ولا صمد صمدہ من اشار الیہ بشیین من الحزاس ولا ایاہ عنی من شبہہ ولا له عرف من بعضہ ولا ایاہ اراد من توہمہ کل معروف بنفسہ مصنوع وکل قائم فی سواد مطول بمصع اللہ یستدل علیہ وبالعقول تعتقد معرفتہ وبالفطرۃ تثبت حجتہ خلق اللہ تعالیٰ الخلق حجاب بینہ وبینہم ومیایتہ ایاہم مفارقتہ لہم وابتدائہ لہم دلیل

على ان لا ابتداء له لعجز كل مبتدئ منهم عن ابتداء مثله فاسمائته تعالى
تعبير وافعاله سبحانه تفهيم قد جهل الله تعالى من حده وقد تعداه من
اشتمله وقد اخطأ من اكتبته ومن قال كيف هو فقد شبهه ومن قال فيه لم
فقد علله ومن قال متى فقد وقته ومن قال فيم فقد ضمنه ومن قال الى م فقد
نهاء ومن قال حتى م فقد غياه ومن غياه فقد جزاء ومن جزاء فقد الحد فيه
لا يتغير الله تعالى انما إشارة مجمل لا باستهلال رؤية باطن لا بمزايلة مبان
لا بمسافة قريب لا بعد اناة لطيف لا يتجسم موجود لا عدم فاعل لا
باضطرار مقدر لا بفكرة مدير لا بحركة مريد لا بعزيمة يشاء لا بهمة مدرك
لا بحاسة سمع لا بالة بصير باداة لاتصحبه الأوقات ولا تضمنه ولا تأخذ
السنات ولا تحده ولا تنفذه الأدوات سبق الأوقات كونه والعدم وجوده
والابتداء ازله بخلقه الاشياء عرف ان لا قرين له ضاد النور بالظلمة
والصرد بالحرور مؤلف بين متباعد اتبا ومفرق بين متدانياتها بتفريقها
دل على مفرقها وتباينها علم مؤلفها قال الله عزوجل ومن كل شئ خلقنا
زوجين لعلكم تذكرون له معنى الربوبية اذ لا مربوب وحقيقة الالهية اذ لا
مألوه ومعنى العالم ولا معلوم ليس منذ خلق استحق معنى الخالق ولا من
حيث احدث استفاد منى المحدث لاتفنيه منذ ولا تدنيه قد ولا تحجبه لعل
ولا توقته متى ولا تشمله حين ولا تقارنه مع كلما فى الخلق ما لمشر غير
موجود فى خالقه وكلما امكن فيه متع من صانعه لا تجرى عليه الحركة
والسكون وكيف تجرى عليه ما هو اجراء او يعود فيه ما هو ابتداء اذن
لتفاوت ذاته ولا امتنع من الأزل معناه ولما كان للبارى معنى غير المبرء
لوحدله وراه لحدله امام ولو التمس للزمه التقصان كيف يستحق الأزل من

لا يمتنع من الحدث وكيف ينشئ الأشياء من لا يمتنع من الأشياء لو تعلقت به المعاني لقامت فيه آية المصنوع وتحول عن كونه دالا الى كونه مدلولاً عليه ليس في مجال القول حجة ولا في المسئلة عنه جواب لا اله الا الله العلي العظيم -

قال انشدني ابو الحُمَون:

كن للمكاره بانعزاء مدافعا قلعل يوما لا ترى ما تكره
فلربما استتر الفتى فتناقصت فيه العيون وانه لموه
ولربما خزن الأديب لسانه حذر الجواب وانه لمغوه
ولربما ابتسم الوقور من الأذى وضميره من حره يتأوه

تصحيح نمبر 4: (بحذف اء)

گزشتہ اسناد کے ساتھ یہ بھی ہے۔ راوی بیان کرتا ہے کہ میں نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے سنا کہ وہ خدا کی توحید و وحدانیت کے بارے میں گفتگو فرما رہے تھے۔ پس آپ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کی پہلی عبادت اُس کی معرفت حاصل کرنا ہے اور اللہ تعالیٰ کی معرفت کی اصل بنیاد اس کو واحد قرار دینا اور اُس کی وحدانیت کا اقرار کرنا ہے اور اُس کی وحدانیت کی زینت یہ ہے کہ اس کو وحد و حدود سے مبرا قرار دیا جائے کیونکہ عقل گواہ ہے کہ ہر محدود چیز مخلوق ہے اور ہر مخلوق گواہ ہے کہ وہ حادث نہیں ہے بلکہ وہ ہمیشہ سے ازل سے قدیم ہے پس اُس کی ذات کی نعمت سے اُس کی عبادت نہیں کی جاسکتی اور جس نے اُس کی حد بیان کی اُس نے اس کی اصل و حقیقت کو نہیں پہچانا۔ اور جس نے اُس کی مثل و مثال بیان کی وہ اس کی حقیقت کو نہیں پاسکا۔ اور جو اس کی نمی کرے گا وہ اُس کی تصدیق نہیں کرے گا اور جس نے اپنے حواسِ ظاہر یہ کے ذریعے اس کی طرف اشارہ کیا ہے وہ اُس کو سمجھ نہیں قرار

دے رہا۔ اور جس نے اس کی تفسیر بیان کی اُس نے اُس کا قصد و ارادہ نہیں کیا اور جس نے اُس کے جتنے قرار دیئے، بعض کو بعض قرار دیا اُس نے اس کی معرفت حاصل نہیں کی اور جس نے اُس کو دوام قرار دیا اس نے بھی اس کا ارادہ نہیں کیا۔ ہر معروف بذات خود ممنوع ہے اور ہر قائم جو اس کے علاوہ ہے وہ طول و لبائی کو قبول کرتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی معرفت پر اُس سے استدلال کیا جاتا ہے اور عقول کے ساتھ اُس کی معرفت کا عقیدہ رکھا جاتا ہے۔ اور فطرت کے ذریعے اس کی حجت و دلیل ثابت ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو وضوح فرمایا اور پھر اپنے اور اُن کے درمیان پردہ حائل کر دیا ہے اور اپنے اور اُن کے درمیان مہانیت قرار دی اور اُن کے اور اپنے درمیان مفارقت قرار دی اور اس مخلوق کی ابتداء اس بات کی دلیل ہے کہ اس کی کوئی ابتداء نہیں ہے کیونکہ ہر ابتداء کرنے والا اس کی ابتداء کو جاننے سے قاصر ہے اور اس کے تمام اسما صرف اس کو تغیر کرنے کے لیے ہیں ورنہ اس کی حقیقت کو بیان نہیں کرتے اور اُس کے افعال صرف اور صرف سمجھانے کے لیے ہیں۔ پس جس نے اس کی حد معین کی وہ اس سے جا مل ہے اور جس نے اُس کا احاطہ کرنے کی کوشش کی وہ اس کی تعداد کا قائل ہو گیا اور جو اُس کی اصل حقیقت کو جاننے کی کوشش کرے گا وہ خطا کار ہے۔ اور جو یہ بیان کرتا ہے کہ وہ کیسا ہے وہ اس کی تفسیر بیان کرنے والا ہے اور جو اس کے بارے میں یہ بیان کرتا ہے کہ وہ کیوں ہے تو اُس نے اُس کی تعلیل بیان کی ہے اور جو اُس کے بارے میں بیان کرتا ہے کہ وہ کب سے ہے اُس نے اُس کے لیے وقت معین کیا ہے اور جس نے یہ بیان کیا ہے کہ وہ اس میں ہے تو اُس نے اُس کو مضمون قرار دیا ہے (یعنی کسی کے ضمن میں قرار دینا) اور جس نے یہ بیان کیا کہ وہ کب تک ہے اس نے اُس کی نفی کی ہے۔ اور جس نے بیان کیا کہ وہ فلاں وقت ہے اُس نے اُس کی غایت و انتہا بیان کی ہے۔ اور جس نے اُس کی غایت و انتہا بیان کی ہے اُس نے اُس کا تجزیہ کیا ہے۔ اور جس نے اُس کا تجزیہ کیا وہ اُس کی حد کا قائل ہو گیا ہے۔ پس وہ کافر

ہو گیا اور مخلوق کی معاشرت سے اُس میں تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ وہ ایسا روشن و ظاہر ہے جس کو آنکھوں سے دیکھا نہیں جاسکتا اور وہ ایسا باطن ہے جو غائب نہیں ہو سکتا اور وہ ایسا دور ہے جو مسافت کے اعتبار سے دُور نہیں ہے اور وہ ایسا قریب ہے جس قریب کو محسوس نہیں کیا جاسکتا۔ وہ ایسا لطیف ہے جو مجسم نہیں ہو سکتا وہ ایسا موجود ہے کہ جس میں عدم نہیں ہے۔ وہ قائل (یعنی کرنے والا) ہے جو مجبور نہیں ہوتا اور وہ بغیر فکر و سوچ کے امور کی تقدیر کرنے والا ہے اور کوئی حرکت کیے بغیر امور کی تدبیر کرنے والا ہے اور بغیر کسی عزیمت اور مشکل کے وہ ارادہ کرنے والا ہے اور بغیر کوشش اور ہمت کے وہ چاہنے والا ہے اور وہ دور کرنے والا ہے بغیر اس کے کہ وہ کوئی محسوس کرے۔ اور وہ بغیر سننے کے آواز سے سنتا ہے اور بغیر دیکھنے والے آواز سے دیکھتا ہے اور وہ زمانے کے ساتھ مربوط نہیں ہے اور نہ ہی زمانہ اس کا احاطہ کر سکتا ہے اور اس کو خیزد اور انگٹھ نہیں آتی اور اس کے اوصاف محدود نہیں ہیں۔ آلات و اسباب اس کو نفع اور فائدہ نہیں دیتے (کیونکہ وہ ان کا محتاج نہیں ہے) اور اُس کا وجود زمانے سے پہلے ہے۔ اُس کا وجود عدم پر سبقت دیکھتا ہے اور وہ ہمیشہ سے ہے۔ وہ اشیاء کی خلقت سے معلوم ہوا۔ اُس کا کوئی ساتھی نہیں ہے اور اُس نے نور کو چار کی کی ضد قرار دیا ہے سرودی کو گرمی کی ضد بنایا اور دُور دُور والی چیزوں کے درمیان الفت پیدا کی اور قریب قریب والی چیزوں کے درمیان جدائی ڈالی اور اس جدائی نے اس جدا کرنے والے کی معرفت کرائی ہے اور اُن کے قرب نے اُن کے درمیان تالیف کرنے والی اور جوڑنے والی ذات کو بیان کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا ہے کہ ہم نے ہر چیز کا جوڑا خلق کیا ہے تاکہ تم اُس سے تذکرہ اور فصیحت حاصل کر سکو اور وہ تب تھا جب پرورش حاصل کرنے والا کوئی نہیں تھا اور وہ اس وقت سے مبنی و حقیقی ہے کہ جب اس کی عبادت کرنے والا کوئی نہیں تھا اور وہ اُس وقت بھی عالم تھا کہ جب کوئی ایسی چیز نہیں تھی جس کے ساتھ علم کا تعلق ہوتا اور وہ خالق ہے ایسا نہیں کہ جب اس نے خلق کیا پھر وہ خلق کے معنی کا مستحق ہوا۔ وہ ایسا

نہیں ہے کہ اُس نے ایجاد کیا تو پھر ایجاد کرنے کے معنی کا مستحق قرار پایا ہے۔ کوئی چیز اُس سے غائب نہیں ہے اور کوئی اُس کے قریب نہیں ہے اور نہ ہی شاید اُس کو تعجب میں مبتلا کر سکتا ہے۔ اُس کے وقت کو بیان نہیں کیا جاسکتا، کوئی زمانہ اس کا احاطہ نہیں کر سکتا، اُس کو کسی کے ساتھ مقارن نہیں کیا جاسکتا، ہر قسم کا اثر جو مخلوق میں پایا جاتا ہے وہ خالق نہیں ہوتا اور جو چیز مصنوع میں پائی جاتی ہے وہ اُس کے بنانے والے میں منتسب ہوتی ہے۔ پس اُس میں حرکت اور سکون نہیں پایا جاتا اور یہ کیسے جاری ہو سکتے ہیں اُس ذات پر کہ جو خود ان کو دوسروں پر جاری کرنے والا ہے؟ یہ تمام چیزیں اُس کی طرف رجوع کرنے والی ہیں کیونکہ یہ سب کی سب اُس سے ابتداء کرنے والی نہیں (یعنی وہ ان کو پیدا کرنے والا ہے) کیونکہ اُس کی ذات ان چیزوں سے جدا ہے اور یہ چیزیں اگر اُس کو لاحق ہو جائیں تو وہ ان کی ازلیت کو ختم کر دیتی ہے اور خالق و باری کے لیے غلویت اور اوصاف کو ثابت نہیں کیا جاسکتا اور اگر اس کے لیے پیچھے والی حد مقرر کی جائے گی تو اس کے لیے آگے والی حد بھی معین کرنا پڑے گی۔ (یعنی اُس کے لیے حد مقرر کرنا محال ہے) اور اگر تو یہ کہہ دے کہ وہ کامل ہو گیا ہے تو اس کا لازمی ہے کہ تو اُس کے نقصان کا قائل ہوا ہے۔ وہ کیسے لازمی اور ہمیشہ سے ہو سکتا ہے جو اپنے آپ سے حدیث کو منع نہ کر سکے۔ (یعنی جو ازلی ہے وہ حادث نہیں ہو سکتا) اور وہ چیزوں کو کیسے ایجاد کر سکتا ہے کہ جو خود چیزوں کا محتاج ہے۔ اور جو ان معانی کے ساتھ تعلق رکھتا ہے اُس کا محتاج ہے۔ یہ خود اس کے مصنوع اور مخلوق ہونے کی دلیل ہے (یعنی وہ خالق نہیں بلکہ مخلوق ہے) اور وہ اُس کو دال سے مدلول کی طرف تہذیل کر دے گی اور اُس کے پاس مقام محققوں میں کوئی دلیل نہیں اور جب اس سے سوال کیا جائے گا تو وہ اس کا جواب نہیں دے سکے گا جب کہ اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے۔ وہ علی اور عظیم ہے۔

راوی بیان کرتا ہے کہ ابو مامون نے وہاں یہ اشعار پڑھے:

كن للمكاره بالعزاء مدافعا
فلعل يوما لا تری ما تكبره
”برائیوں کو عمدہ اخلاق کے ذریعے دور کرو۔ پس امید ہے کہ ایک
دن آئے گا کہ جو کسی برائی کو نہیں دیکھے گا۔“

قلربما استور الفتى فتنافست
فيه العيون وانه لمعوه
بعض اوقات جوان ایسے پروے میں چلا جاتا ہے کہ اس میں اس کی
آنکھیں مانوس ہوتی ہیں اور وہ ان کو بڑھ کر دیتا ہے۔“

ولربما خزن الأديب لسانه
حذر الجواب وانه لمعوه
”بعض اوقات غم ایسا ہوتا ہے کہ ادیب کی زبان بھی اس کو بیان
کرنے سے عاجز ہوتی ہے کیونکہ وہ ان کو معاف کر دیتا ہے۔“

ولربما ابتسم الوقور من الأذى
وضميره من حرقه يتأوه
اور بعض اوقات (لوگ) عظیم بھی اس اذیت پر مسکرا دیتا ہے اور اس
کا ضمیر اس کی گرمی کو محسوس کرتا ہے۔“

مجلس نمبر 31

[بروز پیر ۱۶ رمضان المبارک سال ۴۰۹ ہجری قمری]

نیکی میری طرف سے ہدایت ہے

ابوالفوارس ﴿حدیث﴾ الشیخ الجلیل المفید ابو عبد اللہ محمد بن محمد بن النعمان اید اللہ تمکینہ ﴿قال أخبرنی﴾ ابو غالب احمد بن محمد الارزی رحمہ اللہ ﴿قال حدثنی﴾ خالی ابو العباس محمد بن جعفر الرزاز القرشی ﴿قال حدثنی﴾ محمد بن الحسین بن ابي الخطاب عن الحسن ابن محبوب عن جميل بن صالح عن بريد بن مغيرة انجلى عن ابي جعفر محمد بن علي الباقر (ع) عن آبائه قال قال رسول الله (ص) يقول الله تعالى المعروف هدية مني الى عبدي المؤمن فان قبلها مني فبرحمتي ومن وان ردها علي لبذنه حرمها ومنه لامنى وأیما عبد خلقته وهديته الى الايمان وحسنت خلقه ولم ابتله بالبخل فانی اریدہ خیراً۔

خلاصہ بیحد نمبر 4: (بخلاف استاد)

امام محمد باقر علیہ السلام نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل فرمایا ہے کہ آپؐ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نیکی میری طرف سے اپنے مومن بندے کے لیے ہدیہ و ہدایت ہے۔ اگر وہ میری طرف سے اس نیکی کو قبول کر لے تو میری رحمت اس کے شامل

حال ہو جاتی ہے اور اگر وہ اس کو رد کر دے میری طرف تو اس کا گناہ اس کے لیے اور اس ہدیہ کو میں اس پر حرام کر دیتا ہوں اور انہی کی طرف سے اس کو اس سے محروم کر دیتا ہوں۔ میں جس بندے کو خلق کرتا ہوں اگر میں اس سے خیر و نیکی کا ارادہ کر لوں تو اسے ایمان کی طرف ہدایت کرتا ہوں اور اس کے اخلاق کو اچھا بنا دیتا ہوں اور اس کو بخل نہیں بناتا۔

فاطمہ علیہا السلام میرا کھڑا ہے

﴿قال أخبرني﴾ ابو الحسن علی بن خالد المراغی ﴿قال حدثنا﴾ ابو القاسم الحسن بن علی بن الحسن الکوفی ﴿قال حدثنا﴾ جعفر بن محمد ابن مروان الغزالی ﴿قال حدثنا﴾ ابی ﴿قال حدثنا﴾ عبد اللہ بن الحسن الأحمسی ﴿قال حدثنا﴾ خالد بن عبد اللہ عن یزید بن ابن زیاد عن عبد اللہ بن الحرث بن نوفل قال سمعت سعد بن مالک یعنی ابن ابی وقاص یقول سمعت رسول اللہ (ص) یقول فاطمة بضعة منی من سرها فقد سرنی ومن سائبها فقد سائنی فاطمة اعز الیریة علی -

حدیث نمبر 2: (بخلاف اسناد)

سعد بن مالک یعنی ابن ابی وقاص نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: فاطمہ علیہا السلام میرا کھڑا ہے جس نے اس کو خوش کیا اس نے مجھے خوش کیا اور جس نے اس کو ناراض کیا اس نے مجھے ناراض و ناراض کیا۔ فاطمہ علیہا السلام تمام مخلوق سے زیادہ مجھے عزیز ہے اور عزت دار ہے۔

امیر المومنین کا محمد بن ابی بکر اور ابی مصر کی طرف خط

﴿قال أخبرني﴾ ابو الحسن علی بن محمد بن محمد بن حبیش

الكاتب ﴿قال أخبرني﴾ الحسن بن علي الزعفراني ﴿قال أخبرني﴾ أبو اسحاق ابراهيم بن محمد الثقفى ﴿قال حدثنا﴾ عبدالله بن محمد بن عثمان ﴿قال حدثنا﴾ علي بن محمد بن ابي سعيد عن فضيل بن الجعد عن ابي اسحاق الهمداني قال ولي امير المؤمنين علي بن ابي طالب عليه السلام محمد بن ابي بكر مصر واعمالها وكتب له كتابا وامره ان يقرئه على اهل مصر وليعمل بما اوصاه به فيه فكان الكتاب -

بسم الله الرحمن الرحيم

من عبدالله امير المؤمنين علي بن ابي طالب الى اهل مصر ومحمد بن ابي بكر سلام عليكم فاني احمد اليكم الله الذي لا اله الا هو اما بعد فاني اوصيكم بتقوى الله فيما اتم عنه مسؤولون واليه تصيرون فان الله تعالى يقول كل نفس بما كسبت رهينة ويقول ويحذركم الله نفسه واليه المصير ويقول فوردك لئلا تنهم عن الصير من عسلكم والكبير فان يعذب فمنه ان ظلم وان يعف وهو ارحم الراحمين يا عباد الله ان اقرب ما يكون العهد الى المغفرة والرحمة حين يعمل لله بطاعته وينصحه بالتوبة عليكم بتقوى الله فانها تجمع الخير ولاخير غيرها وتدرك بها من الخير مالا يدرك بها من خير الدنيا وخير الآخرة قال الله عز وجل وقيل للذين اتقوا ماذا انزل ربكم قالوا خيراً للذين احسنوا في هذه الدنيا حسنة ولدار الآخرة خير ولنعم دار المتقين اعلموا يا عباد الله ان المؤمن من يعمل ثلاث اما لخير فان الله يشيبه بعمله في دنياه قال الله سبحانه لا ابراهيم وآتينا اجره في الدنيا وانه في الآخرة لمن الصالحين فمن عمل لله تعالى اعطاء اجره في الدنيا والآخرة وكناه المهم فيهما وقد قال الله عز وجل يا عبادي الذين آمنوا

اتقوا ربكم للذين احسنوا في هذه الدنيا حسنة وارضى الله واسعة
يحاسنهم به في الآخرة قال الله عزوجل للذين احسنوا الحسنى وزيادة
فالحسنى هى الجنة والزيادة فى الدنيا وان الله عزوجل يكفر وبكل حسنة
سيئة قال الله عزوجل ان الحسنات يذهبن السيئات ذلك ذكرى للذاكرين
حتى اذا كان يوم القيمة حسبت لهم حسناتهم بكل واحدة عشر امثالها الى
سبعمائة ضعف قال الله عزوجل "جزاء من ربك عطاء حساباً" وقال
"اولئك لهم جزاء الضعف بما عملوا وهم فى العرفات آمنون" فارغبوا فى
هذا رحمكم الله واعملوا له وتحاضوا عليه واعلموا يا عباد الله ان المتقين
حازوا عاجل الخير وآجله شاركوا اهل الدنيا فى دنياهم ولم يشاركهم اهل
الدنيا فى آخرتهم اياهم الله ما اغناهم قال الله عز اسمه "قل من حرم
زينة الله التى اخرج لعباده والطيبات من الرزق قل هى للذين آمنوا فى
الحياة الدنيا خالصة يوم القيمة كذلك تفصل الآيات لقوم يعلمون" سکوا
الدنيا بفضل ما سکت واكلوها بافضل ما اكلت شاركوا اهل الدنيا فى
دنياهم فاكلوا معهم من طيبات ما يأكلون وشربوا من طيبات ما يشربون
ولبسوا من افضل ما يلبسون وسکوا من افضل ما يسکون وتزوجوا من
افضل ما يتزوجون وركبوا من افضل ما يركبون اصابوا لذة الدنيا مع اهل
الدنيا وهم غداً جيران الله يتمنون عليه فيعطيهن ما تمنوه ولا يرد لهم دعوة
ولا ينقص لهم نصيباً من اللذة قالى هذا يا عباد الله يشتاقي اليه من كان له
عقل ويعمل له بتقوى الله ولا حول ولا قوة الا بالله يا عباد الله ان اتقيتم الله
وحفظتم نبيكم فى اهل بيته فقد عبدتموه بافضل ما عبد وذكركموا بافضل
ما ذكر وشكرتموه بافضل ما شكر واخذتم بافضل انصبر والشكر

واجتهدتم بافضل الاجتهاد وان كان غيركم اطول منكم صلوة واكثر منكم صياما فانتتم اتقى الله عزوجل منهم وانصح لاولى الأمر احذروا عباد الله الموت وسكوته فانه يفاجمكم بامر عظيم بخير لا يكون معه شراً ابدا وبشر لا يكون معه خير ابدا فمن اقرب الى الجنة من عاملها ومن اقرب من النار من عاملها انه ليس احد من الناس تفارق روحه جسده حتى يعلم اى المنزلين يصل الى الجنة ام الى النار او عدو لله ام ولى فان كان ولياً لله فتحت له ابواب الجنة وشرعت له طرقها ونظر الى ما اعد الله له فيها ففرغ من كل شغل ووضع عنه كل ثقل وان كان عدو الله فتحت له ابواب النار وشرعت له طرقها ونظر الى ما اعد الله له فيها فاستقبل كل مكروه وترك كل سرور كل هذا يكون عند الموت وعنده يكون اليقين قال الله عز اسمه "الذين تتوفاهم الملائكة طيبين يقولون سلام عليكم ادخلوا الجنة بما كنتم تعملون" ويقول "الذين تتوفاهم الملائكة ظالمى انفسهم فالتقوا السلم ما كن نعمل من سوء بلى ان الله عليم بما كنتم تعملون فادخلوا ابواب جهنم خالدين فيها ولهنس مشوى المتكبرين" عباد الله ان الموت ليس منه فوت فاحذروه قبل وقوعه واعدوا له عدته فانكم طرد الموت ان اقمتم له اخذكم وان لمرتتم منه ادرككم وهو الزم لكم من ضللكم الموت - سمود بنو اصبكم والدين يطوى خلفكم فاكثروا ذكر الموت عند ما تنازعكم انفسكم اليه من الشهوات فكفى بالموت واعظا وكان رسول الله (ص) كثيراً ما يوصى بذكر الموت فيقول اكثرُوا ذكر الموت فانه هادم اللذات حائل بينكم وبين الشهوات يا عباد الله ما بعد الموت لمن لم يغفر له اشد من الموت القبر فاحذروا ضيقه وضيقه وظلمته وغريمته ان القبر يقول كل يوم انا بيت

الغربية انا بيت الثراب انا بيت الوحشة انا بيت الدود والهوام والقبر روضة
 من رياض الجنة او حفرة من حفر النار ان العبد المؤمن اذا دفن قالت
 الأرض له مرحبا اهلا قد كنت ممن احب ان تمشى على ظهري فاذا وليتك
 فستعلم كيف صنعى فتسع له مد البصر وان الكافر اذا دفن قالت له لا
 مرحبا ولا اهلا قد كنت من ابغض من يمشى على ظهري فاذا وليتك
 فستعلم كيف صنعى بك فتضمه حتى يلتقى اضلاعه وان المميشة
 الضمك التي حذر الله منها عدوه عذاب القبر انه يسلط الله على الكافر
 في قبره تسعة وتسعين تيناً فينهش لحمه ويكسرن عظمه يترددون
 عليه كذلك الى يوم يبعث لو ان تيناً منها نفخ في الأرض لم تنبت زرعاً
 ابداً اعلّموا يا عباد الله ان انفسكم الضعيفة واجسادكم القاعمة الرقيقة التي
 يكفيها السير يضعف عن هذا فان استطعتم ان تنزعوا الأجساد وانفسكم
 مما لا طاقة لكم ولا صبر لكم عليه فاعملوا بما احب الله واتركوا ما كره
 يا عباد الله ان بعد البحث ما هو اشد من القبر يوم يشيب فيه الصغير
 ويكسر فيه الكبير ويسقط فيه الجنين وتذهل كل مرضعة عما ارضعت
 ويكسر فيه الكبير ويسقط فيه الجنين وتذهل كل مرضعة عما ارضعت
 يوم عهوس ظفرياً يوم شره كان مستظيراً ان فزع ذلك اليوم يرهب
 الملائكة الذين لا ذنب لهم وترعد منه السبع الشداد والابل والأتاد
 والأرض الهاد وتنشق السماء فهي يومئذ واهية وتصير وردة كالدخان
 وتكون الجبال كغيا مهيبا بعد ما كانت صفا صلابا وينفخ في الصور
 فينزع من في السموات ومن في الأرض الا ما شاء الله فكيف من عصي
 بالسمع والبصر واللسان واليد والرجل والفرج والبطن ان لم يغفر الله لم

ويرحمه من ذلك اليوم لا يقضى ويصير الى غيره الى ناز قعرها بعيد
 وحرقها شديد وشرابها صديد وعذابها جديد ومقامها حديد لا يفتقر عذابها
 ولا يموت ساكنها دار ليس فيها رحمة ولا يستمتع لأهلها دعوة واعلموا
 عباد الله ان مع هذه رحمة الله لا تعجز عن العباد جنة عرضها السماء
 والأرض أعدت للمعتقين لا يكون معها شرأ ابدا لذاتها لاتمل ومجتمعها لا
 يتفرق سكانها قد جاورا الرحمن وقام بين ايديهم الغلمان بصحاف من
 ذهب فيها الفاكهة والريحان - ثم اعلم يا محمد بن ابي بكر اخي قد وليتك
 اعظم اجنادى فى نفسى اهل مصر فاذا وليتك ما وليتك من امر الناس فانت
 حقيق ان تخاف منه على نفسك وان تحذر منه على دينك فان استطعت ان
 لا تسخط ربك عزوجل برضا احد من خلقه فان فعل فان فى الله عزوجل
 خلفا من غيره وليس فى شيع سواه خلف منه اشتد على الظالم وخذ عليه
 ولن لأهل الخير وقربهم واجعلهم بطانتك واخوانك وانظر الى صلواتك
 كيف هى فانك امام القوم ان تتمها ولا تخفها فليس من امام يصلى بقوم
 يكون فى صلواتهم نقصان الا كان عليه ولا ينقص من صلواتهم شئ وتتمها
 وتحفظ فيها يكون لك مثل اجرهم ولا ينقص ذلك من اجرهم شيئا ثم انظر
 الى الوضوء فانه من تمام الصلوة وتمضمض ثلاث مرات واستنشق ثلاثا
 واغسل وجهك ثم يدك اليمنى ثم يدك اليسرى ثم امسح رأسك ورجليك
 فاني رأيت رسول الله (ص) يصنع ذلك واعلم ان الوضوء نصف الايمان ثم
 ارتقب الصلوة فصلها لوقتها ولا تعجل بها قبله لفراغ ولا تؤخرها عن
 لشغل فان رجلا مثل رسول الله (ص) عن اوقات الصلوة فقال رسول الله
 (ص) اتانى جبرئيل (ع) فارانى وقت الصلوة حين زالت الشمس وكانت

على حاجبه الأيمن ثم ارانى وقت العصر فكان ظل كل شئ مثله ثم صلى
 للمغرب حين غربت الشمس ثم صلى العشاء الآخرة حين غاب الشفق ثم
 صلى الصبح ففلس بها والنجوم مشتبكة فصلى لهذه الأوقات والزمن السنة
 المعروفة والعطريق الواضح ثم انظر ركوعك وسجودك فان رسول الله
 (ص) كان اتم الناس صلوة واخفهم عملا فيها واعلم ان كل شئ من عملك
 تبع لصلوتك فمن ضيع الصلوة فانه للميرها اضيع اسئل الله الذى يرئى ولا
 يرى وهو بالمعظر الأعلى ان يجعلنا واياك ممن يحب ويرضى حتى يعيننا
 واياك على شكره وذكره وحسن عبادته وادآء حقه وعلى كل شئ اختار
 لنا فى ديننا وآخرتنا واتم يا اهل مصر فليصدق قولاكم لعلمكم وسركم
 علانيتكم ولا تخالف الستمك قلوبكم واعلموا انه لا يستوى امام الهدى
 وامام الردى ووصى النبي (ص) وعدوه اننى لا اخاف عليكم مؤمنا ولا
 مشركا اما المؤمن فيمنعه الله بايمانه واما المشرك فيمحجزه الله عنكم بشركه
 لكن اخاف عليكم المنافق يقول ما تعرفون ويعمل ما تنكرون يا محمد بن ابي
 بكر اعلم ان افضل الفقه الورع فى دين الله والعمل بطاعته وانى اوصيك
 بتقوى الله فى سر امرك وعلانيتك وعلى اى حال كنت عليه الدنيا دار
 بلاء ودار فناء والآخرة دار الجزاء ودار البقاء فاعمل لما يبقى واعدل عما
 يقضى ولا تنس نصيب من الدنيا انى اوصيك بسمح من جوامع الاسلام
 تخشى الله عزوجل ولا تخشى الناس فى الله وخير القول ما صدقه العمل
 ولا نقض فى امر بقضائين مختلفين فيختلف امرك وتزيغ عن الحق واحب
 لعامة رعيتك ما تحب لنفسك واهل بيتك واكره لهم ما تكره لنفسك واهل
 بيتك فان ذلك اوجب للحجة واصح للرعية وخض الغمرات الى الحق ولا

تخف في الله لومة لائم وانصح المرء ان استشارك واجعل نفسك اسوة
لغريب المسلمين وبعيدهم جعل الله عزوجل مودتنا في الدين وجعلنا واياكم
حلية المتقين وابتلى لكم طاعتكم حتى تجعلنا واياكم بها اخوانا على سرر
مقابلين احسنوا اهل مصر موازة محمد اميركم واشتروا على طاعته تردوا
حوض نبيكم (ص) اعاننا واياكم على ما يرضيه والسلام عليكم ورحمة الله
بركاته

حصہ ہدایت نمبر 3: (بخلاف اسناد)

ابو اسحاق ہمدانی نے نقل کیا ہے کہ جب امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام
نے محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کو مصر کا والی و گورنر بتایا تو آپؑ نے محمد کو ایک تحریر کر دہ خط دیا
اور فرمایا کہ یہ میرا خط اہل مصر کے سامنے پڑھ کر سنانا اور جو کچھ میں نے اس میں تحریر کیا
ہے میری اس وصیت پر عمل کرنا۔ وہ خط یوں تھا:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

”یہ خط اللہ کے بندے امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی طرف سے
اہل مصر اور محمد بن ابی بکر کی طرف ہے۔ سلام علیکم! میں تمہارے لیے اُس اللہ کی حمد بیان
کرتا ہوں کہ جس کے علاوہ کوئی عبادت کے قابل نہیں ہے۔ اما بعد! اے لوگو! میں تمہیں
اللہ کے خوف اور اُس سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں۔ اُس چیز کے بارے میں کہ جس
کے بارے میں تم لوگوں سے سوال کیا جائے گا۔ تم اُس کی طرف جارہے ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ
خود فرماتا ہے: ہر نفس اپنے عمل کا گروید رکھا ہوا ہے (یعنی وہ اپنے آپ کو عمل کے ذریعے
ہی آتش جہنم سے بچا سکتا ہے) اور فرماتا ہے تم اپنے آپ کو خدا (یعنی اُس کی نافرمانی)
سے بچاؤ کیونکہ تم اُس کی طرف آنے والے ہو اور فرمایا: مجھے قسم ہے میرے رب کی ضرور
یہ ضرور تمہارے اعمال کے بارے میں سوال کیا جائے گا خواہ وہ عمل چھوٹا ہو یا بڑا۔ اگر وہ

ہمیں عذاب دیکھا تو ہم ظالم ہیں اور اگر وہ معاف کر دے تو وہ بہت بڑا رحم کرنے والا ہے۔ اے اللہ کے بندو! تحقیق وہ چیز جو تجھے اللہ کی رحمت اور مغفرت کے سب سے زیادہ قریب کر سکتی ہے وہ اللہ کی اطاعت ہے اور توبہ کے لیے اُس کی بارگاہ میں آسو بہانا ہے۔ تم لوگوں کے لیے تقویٰ اختیار کرنا لازم قرار دیا گیا ہے کیونکہ یہ تقویٰ ہی تمام نیکیوں کا مجموعہ ہے۔ (یعنی تمام نیکیاں اس سے ہی قبول ہوتی ہیں) تقویٰ کے علاوہ کوئی نیکی نیکی نہیں ہے اور اس تقویٰ کے ذریعے ہی انسان خیر کو پاسکتا ہے۔ اس کے بغیر دنیا و آخرت کی خیر نہیں پائی جاسکتی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”اور جب پرہیزگاروں سے پوچھا جاتا ہے کہ تمہارے رب نے کیا نازل کیا ہے تو بول اٹھتے ہیں: سب سے اچھا نازل کیا۔ جن لوگوں نے نیکی کرائی اُن کے لیے اس دنیا میں بھلائی ہی بھلائی ہے اور آخرت کا گھر تو اُن کے لیے اچھا ہی ہے“ (سورہ نحل، آیت ۳۰)

اے اللہ کے بندو! جان لو مومن وہ ہے جو تین کام کرتا ہے۔ بہر حال نیکی جو ہے (یعنی ان تین کاموں میں سے جو نیکی و خیر ہے) تحقیق اللہ اس کو دنیا میں عمل کرنے سے ثابت رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سبحانہ نے جناب ابراہیم علیہ السلام کے لیے فرمایا: ”اور ہم نے ابراہیم کو دنیا میں ہی اس کی نیکی کا بدلہ عطا کیا اور وہ آخرت میں بھی یقیناً نیک لوگوں میں سے ہوگا“ (سورہ حججہ، آیت ۲۷) پس جو اللہ کے لیے نیک عمل بھی کرتا ہے اللہ اس کو دنیا اور آخرت دونوں میں اس کا اجر عطا فرماتا ہے اور ان دونوں میں جو اہم ترین ہے اس کی وہ کفایت کرتا ہے۔ تحقیق اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے خود فرماتا ہے: اے میرے وہ بندے! جو ایمان رکھتے ہو اپنے رب ہی سے ڈرتے رہو اور اُس دنیا میں جن لوگوں نے نیکی کی اُن کے لیے ہی بھلائی ہے اور اللہ کی زمین وسیع اور کشادہ ہے اور صبر کرنے والوں کو ہی اس کا بدلہ اور بغیر حساب دیا جائے گا“ (سورہ زمر، آیت ۱۰) پس ان لوگوں کو خدا جو کچھ

وہ ان کے ساتھ مل کر پاک و پاکیزہ چیزیں کھاتے ہیں۔ جو کچھ یہ کھاتے ہیں اور جو کچھ یہ (یعنی متقین) پیتے ہیں وہ بھی ان کے ساتھ مل کر پیتے ہیں۔ اور یہ لوگ جو لباس پہنتے ہیں یہ متقین ان سے افضل پہنتے ہیں اور وہ اس میں بہترین سکونت اختیار کرتے ہیں اور سب سے بہترین ازدواج کرتے ہیں۔ وہ دنیا میں بہترین سواری پر سوار ہوتے ہیں اور دنیا والوں کے ساتھ مل کر بہت اچھی لذت حاصل کرتے ہیں اور آخرت میں وہ اللہ کے ہمسائے (یعنی اُس کی رحمت کے جوار میں) ہوتے ہیں اور جس کی وہ تمنا کرتے ہیں اللہ ان کو وہ عطا کرتا ہے اور وہ ان کی دعوت کو رد نہیں کرے گا اور ان کی کوئی چیز لذت سے کم نہیں کرے گا۔ پس اس بنا پر اے اللہ کے بندو! جو صاحب عقل ہیں وہ اس کے مشاق ہوں گے اور جو اللہ کے خوف سے ڈرتے ہوئے عمل انجام دیتے ہیں لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

اے اللہ کے بندو! اگر تم اللہ سے ڈرتے رہو گے اور اہل بیت کے بارے میں اپنے نبیؐ کی حفاظت کرو گے تو تم نے سب سے بہترین اعزاز میں اللہ کی عبادت کی ہے اور سب سے افضل ترین اعزاز میں اللہ کو یاد کیا ہے اور سب سے افضل ترین اعزاز میں اُس کا شکر ادا کیا ہے اور تم نے سب سے افضل صبر اور شکر کیا ہے اور سب سے افضل جہاد کیا ہے۔ اگرچہ تمہارا غیر (یعنی دشمن آل محمدؐ) تمہاری نسبت لمبی لمبی نمازیں ادا کرے اور تمہاری نسبت زیادہ روزے رکھے کیونکہ تم ان کی نسبت اللہ تعالیٰ سے زیادہ ڈرنے والے ہو اور اللہ کی طرف سے ولی الامر کی زیادہ نصیحت قبول کرنے والے ہو۔

اے اللہ کے بندو! موت اور اس کی سختی سے اپنے آپ کو بچاؤ کیونکہ یہ اچانک اپنے ہر عظیم کے ساتھ تمہارے سامنے آنے والی ہے اور وہ ہر عظیم خیر ہے کہ جس کے ساتھ شرف نہیں ہوگا یا شر ہے کہ جس کے ساتھ خیر نہیں ہوگا۔ پس وہ شخص جنت کے زیادہ قریب ہے جو خیر و نیکی کے اعمال کو انجام دے گا اور جہنم کے زیادہ قریب وہ شخص ہے جو شر اور برائی کو انجام دے گا کیونکہ لوگوں میں سے کوئی نہیں کہ جس کی روح اس کے بدن

دنیا میں عطا کرے گا اُس کا آخرت میں حساب نہیں لے گا اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ان لوگوں کے لیے جو نیکی کو زیادہ انجام دیتے ہیں ان کے لیے اور بھی زیادہ نیکی ہے۔ اس نیکی سے مراد جنت ہے اور زیادتی سے مراد دنیا میں زیادتی ہے۔ اور تحقیق اللہ تعالیٰ ہر نیکی کو برائی کے لیے کفارہ قرار دے گا خود اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تحقیق نیکیاں برائیوں کو ختم کر دیتی ہیں اور یہ ذکر کرنے والوں کے لیے تذکرہ ہے حتیٰ کہ جب قیامت کا دن آئے گا تو ان کے لیے ہر نیکی کا دس گنا حساب کیا جائے گا یہاں تک کہ سات سو تک اضافہ ہوگا اور اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ”تیرے رب کی طرف سے یہ عطا ہے جو کافی ہے۔“ (سورہ نبا، آیت ۳۵)

”اور جن لوگوں نے نیک کام کیے ہیں اُن کے لیے اُن کے نیک اعمال کی دوہری جزا ہے اور وہ جنت میں شغدی ہواؤں میں اطمینان سے ہوں گے“ (سورہ سبا، آیت ۴۷)

خدا تم پر رحم کرے اس میں رغبت کرو اور اللہ کے لیے اپنے اعمال کو انجام دو اور اس پر ہی اپنے آپ کو جمع رکھو۔ اے اللہ کے بندو! جان لو متعین اکٹھے رہتے ہیں اور نیکی کی طرف جلدی کرنے والے ہوتے ہیں اور موت کا انتظار کرتے ہیں اور اہل دنیا اُن کی دنیا میں شریک ہوتے ہیں لیکن اُن کی آخرت میں شریک نہیں ہوتے اور اللہ ان کے لیے مایحتاج کو قیام قرار دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ”اے رسول! ان سے سوال کرو جو زینت اور کھانے کی صاف ستھری چیزیں اپنے بندوں کے لیے پیدا کی ہیں ان کو کس نے حرام کیا ہے؟ تم خود کہہ دو کہ یہ ساری پاک و پاکیزہ چیزیں قیامت کے دن ان لوگوں کے لیے ہیں جو دنیا میں ایمان لائے تھے۔ ہم یوں ہی اپنی آیتیں سمجھ دار لوگوں کے لیے تفصیل سے بیان کرتے ہیں۔“ (سورہ اعراف، آیت ۳۲)

یہ متعین دنیا میں احسن اعزاز میں زندگی بسر کرتے ہیں اور وہ اس دنیا میں وہ چیز کھاتے ہیں جو افضل و احسن ہوتی ہے۔ پس اہل دنیا اُن کی دنیا میں شریک ہوتے ہیں اور

سے جدا ہوگی مگر یہ کہ وہ جانتا تھا کہ اس کی منزل کون سی ہے۔ کیا جنتی ہے یا جہنمی؟ کیا وہ اللہ تعالیٰ کا دشمن ہے یا اُس کا دوست؟ اگر وہ اللہ تعالیٰ کا ولی اور دوست ہوگا تو اُس کے لیے جنت کے دروازے کھول دیئے جائیں گے اور اس کے لیے جنت کی طرف جانے والے راستے واضح و آشکار ہوں گے اور اللہ تعالیٰ نے جنت میں جو کچھ اس کے لیے تیار کیا ہوگا وہ اُس کو دیکھتا ہوگا اور ہر شغل سے اس کو فارغ قرار دے گا اور ہر وزن کو اس سے اٹھا لیا جائے گا۔ اگر وہ اللہ تعالیٰ کا دشمن ہوگا تو جہنم کے سارے دروازے اُس کے لیے کھول دیئے جائیں گے اور اس کے راستے اُس کے لیے واضح و آشکار ہوں گے اور جو کچھ جہنم میں اس کے لیے تیار کیا گیا ہوگا وہ اُس کو دیکھے گا اور ہر کردہ اس کا استقبال کرے گا اور ہر خوشی اس کو چھوڑ جائے گی اور یہ سب کچھ اس کی موت کے وقت ہوگا اور اُس کے پاس یقین ہوگا۔

اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے: ”وہ لوگ کہ جن کی روحوں کو فرشتے اس حالت میں قبض کرتے ہیں کہ وہ نجاست اور کفر سے پاک ہوتے ہیں تو فرشتے ان کو نہایت بُرہان پاک انداز میں سلام علیکم کہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جو نیکیاں تم کرتے رہے ہو ان کے بدلے جنت میں داخل ہو جاؤ۔“ (سورہ نحل آیت ۳۲)

اور پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”اور یہ وہ لوگ ہیں جن کی روحوں کو فرشتے قبض کرتے ہیں تو وہ اس حالت میں ہوتے ہیں کہ انہوں نے اپنے نفسوں پر ظلم کیا ہوتا ہے اور اب وہ اطاعت پر آمادہ نظر آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم تو اپنے خیال میں کوئی برائی نہیں کرتے تو فرشتے ان کو جواب دیتے ہیں کہ کیوں نہیں۔ اللہ تعالیٰ تمہارے ساری کرتوتوں کو اچھی طرح جانتا ہے۔ اچھا اب جہنم کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ اور اس میں ہمیشہ رہنے والے ہو جاؤ اور یہ تکبر کرنے والوں کے لیے بہت بُرا ٹھکانہ ہے۔“ (سورہ نحل آیت

اے اللہ کے بندو! موت سے کوئی بھی بچ نہیں سکتا۔ اس کے آنے سے پہلے اس سے ڈرو اور اس کے لیے جو کچھ چاہیے وہ پہلے سے ہی تیار رکھو کیونکہ موت سے تمہارا سامنا ضرور ہوگا۔ اگر تم اس کے لیے آمادہ رہو گے تب بھی یہ تم کو لے لے گی اور اگر تم اس سے فرار کرو گے تب بھی یہ تم کو پالے گی۔ اور یہ موت تمہارے لیے لازم ہے۔ تم میں سے جو فرار ہونے کی کوشش کریگا تو موت تمہارے بڑے بڑوں کے لیے آمادہ ہے جو تمہارے سامنے آئے گی اور دین تمہارے پیچھے ہے۔ جب تمہارے نفس خواہشات کے ساتھ تنازع کر رہے ہوں تو اس وقت موت کو زیادہ یاد کرو اور تمہارے لیے واعظ موت ہی کافی ہے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکثر جس چیز کی وصیت فرمایا کرتے تھے وہ موت کو یاد رکھنے کے بارے میں تھی۔ وہ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ موت کو یاد رکھو کیونکہ یہ موت تمہاری ذات ختم کرنے والی ہے اور تمہارے اور خواہشات کے درمیان حائل ہونے والی ہے۔

اے اللہ کے بندو! جس بندے نے گناہ سے توبہ نہیں کی ہوگی تو موت کے بعد اس کے لیے قبر سخت ترین ہوگی۔ اس کی گلی 'خنی' تاریکی اور دشت سے اپنے آپ کو بچاؤ کیونکہ قبر ہر روز آواز دیتی ہے کہ میں دہشت کا گھر ہوں میں مٹی کا گھر ہوں میں تنہائی کا گھر ہوں میں کیزوں کا گھر ہوں میں سخت پیاس کا گھر ہوں۔ یہ قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور جہنم کے گڑحوں میں سے ایک گڑھا بھی ہے۔ تحقیق جب مومن اس میں دفن کیا جاتا ہے تو یہ قبر اس مومن سے کہتی ہے: مرحبا اہلاً وسہلاً۔ تحقیق تو ان میں سے ہے جن کو میں پسند کرتی تھی کہ وہ میرے اوپر چلیں۔ پس جب میں تجھے دیکھ رہی ہوں تو میں تیرے ساتھ برا سلوک کیسے کر سکتی ہوں؟ پس وہ تاحد نظر وسیع ہو جائے گی اور جب کافر اس میں دفن کیا جاتا ہے تو یہ قبر اس سے کہتی ہے: ”نہ تجھے مرحبا ہو اور نہ ہی تیرے لیے اہلاً وسہلاً کہوں گی۔ تو ان میں سے ہے جن کو میں پسند نہیں کرتی تھی کہ تو میری پشت پر چلے۔ پس اب جب کہ تو میرے سپرد کر دیا گیا ہے تو اب دیکھ میں تیرے

ساتھ کیا سلوک کروں گی؟ پھر وہ اس کو اپنے اندر اس طرح دبائے گی کہ اس کی ہڈیاں اور پسیاں آپس میں مل جائیں گی اور وہ جگ زعمی جی جس سے اللہ تعالیٰ ڈراتا رہا ہے۔ یہ قبر کا عذاب ہے کیونکہ کافر پر قبر میں اللہ تعالیٰ نانوے اڑدھے مسلط کر دے گا جو اس کے گوشت کو ڈسیں گے اور اس کی ہڈیاں توڑ دیں گے اور قیامت تک اس کے ساتھ بار بار یہ سلوک کریں گے۔ اگر ان اڑدھوں میں سے ایک بھی اس زمین پر ایک پھونک مار دے تو اس زمین کا سارا سبزہ جل کر راکھ ہو جائے گا۔

اے اللہ کے بندو! جان لو کہ تمہارے نفس کمزور ہیں اور تمہارے یہ جسم نفیس اور کمزور ہیں۔ ان کے لیے تو تھوڑا سی عذاب کافی ہے جو اس سے بھی کمزور ہے۔ اگر تم استطاعت رکھتے ہو تو اپنے جسموں اور نفسوں کو بچاؤ اس سے جس کی تم طاقت نہیں رکھتے اور جس پر تم صبر نہیں کر سکو گے جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہے اس پر عمل کرو اور جس کو وہ پسند نہیں کرتا اس کو ترک کر دو اور چھوڑ دو۔

اے اللہ کے بندو! قبر کے بعد جو دن سب سے زیادہ سخت ہے وہ قبروں سے اٹھائے جانے کا دن ہے اور یہ دن ہے جس دن بچے جوان ہو جائیں گے اور یہ دن جو انوں کو بوڑھا کر دے گا اور ماؤں کے حمل ساقط ہو جائیں گے۔ اس دن ہر ماں اپنے بچوں کو بھول جائے گی۔ یہ وہ دن ہوگا جس دن چہرے بکڑ جائیں گے اور چہروں پر ہوائیں اُڑ جائیں گی اور اس دن کا شر ہر طرف پھیل جائے گا۔ اس دن کی دہشت اس قدر ہوگی کہ ملائکہ (جن کا کوئی گناہ نہیں ہوگا وہ) بھی اس دن سے ڈریں گے اور اس دن ساتوں شدید ترین پہاڑ زمین میں اس کے خوف سے لرز جائیں گے اور آسمان پھٹ جائے گا۔ پس یہ وہ دن ہوگا جو بھڑکتا ہوگا اور اس دن بخارات دھماں کی مانند ہوں گے اور پہاڑ اُڑتے ہوئے بادلوں کی مانند ہوں گے۔ بعد میں دوبارہ وہ ٹھوس اور سخت ہو جائیں گے اور صور پھونکی جائے گی اور جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے وہ دہشت زدہ ہو جائے گا۔ سوائے اُن

لوگوں کے جن کو اللہ چاہے گا۔ پس جس شخص نے اُس کی تافرمانی کی ہوگی خواہ کانوں سے آنکھوں سے زبان سے ہاتھ سے پاؤں شکر یا شرمگاہ کے ذریعہ اگر اللہ نے اُس کو معاف نہ کیا اور اس پر رحم نہ فرمایا تو وہ اُس دن آگ کے اُس کتوں میں ہوگا جو بہت گہرا اور بہت گرم ہوگا اور اس میں پیتے کے لیے خون ملی بیپ ہوگی اور اس کا عذاب جدید اور اس کے درے لوہے کے ہوں گے اور اس کا عذاب کم نہیں ہوگا۔ اور اس میں رہنے والوں کو موت نہیں آئے گی اور ان پر رحم نہیں کیا جائے گا نہ ان کی پکاروں کو سنا جائے گا۔

اے اللہ کے بندو! جان لو اس کے ساتھ جنت بھی ہے کہ جس کا طول و عرض آسمانوں اور زمین کے برابر ہوگا جو متعین کے لیے بنائی گئی ہے جس میں کوئی شر یا تکلیف نہیں ہوگی اور اس کی لذت کبھی ختم نہیں ہوگی اور اس کا اجتماع کبھی جدائی میں تبدیل نہیں ہوگا اور اللہ کی رحمت کے قریب ہوں گے اور ان کے سامنے خوبصورت غلام ہوں گے اور ان کے لیے سونے کے برتن ہوں گے جن میں مختلف رنگوں و خوشبوؤں کے پھل اور پھول ہوں گے۔

اے محمد بن ابی بکر! جان لو کہ میں نے آپ کو اپنے بہت بڑے لشکر پر دلی دگور بنایا ہے جبکہ میں نے آپ کو دلی بنایا اور آپ کو لوگوں کے امور پر دلی نہیں بنایا تو اس امر خلافت کا اپنے نفس کو مستحق قرار دے اور اس سے اپنے دین کو محفوظ رکھ۔ اگر ہو سکے تو مخلوق میں سے کسی ایک کی خوشی کی خاطر خدا کی ناراضگی حاصل نہ کر۔ اور اگر تو نے ایسا کر لیا تو اللہ تعالیٰ تیرے علاوہ کسی اور کو بھی اس کا مستحق اور جانشین قرار دے گا۔ ظالم پر سخت رہو اور ان کے خلاف سختی کرو۔ اپنے قریبوں اور نیک و کار لوگوں کو اپنا دوست اور دلی قرار دو ان کو اپنے لیے راستہ اور بھائی قرار دو اور ان کی نماز کی طرف دیکھو کہ یہ کیسی ہے کیونکہ آپ ایک قوم کے امام و پیش نماز بن رہے ہیں۔ اس کو کال کرو اس میں کوئی نقص نہ ہو کیونکہ اگر کوئی شخص کسی قوم کا امام ہو اور ■ لوگ اُس کے ساتھ نماز ادا کریں اور اُن کی

نماز میں کوئی نقص ہوگا تو اس کا گناہ اُس امام پر ہوگا لیکن ان کی نمازوں میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔ ان کی نماز کو کامل کر دے گا کو خفیف نہ قرار دے کیونکہ اگر تو نے اس کو کامل یا اس کی حفاظت کی تو تمہیں ان سب کے برابر اجر و ثواب ملے گا اور ان کے اجر و ثواب میں بھی کمی نہیں ہوگی۔ پھر اپنے وضو کی طرف بھی نظر کرو۔ کیونکہ نماز کی تکمیل اور تمامیت وضو کی وجہ سے ہے۔ وضو میں تین مرتبہ کلی کر دینا مرتبہ ناک میں پانی ڈالو۔ پھر اپنا منہ دھوؤ اور اس کے بعد دائیں ہاتھ کو اور پھر بائیں ہاتھ کو دھوؤ اور پھر سر کا مسح اور پھر دونوں پاؤں کا مسح کرو کیونکہ میں نے رسول خدا کو دیکھا ہے کہ وہ ایسے ہی وضو کیا کرتے تھے اور جان لو کہ وضو ایمان کا نصف ہے۔ پھر نماز کی طرف متوجہ ہو اور نماز کو بروقت ادا کرو۔ وقت سے پہلے نماز کو جان چھڑانے کے لیے نہ پڑھو اور کسی کام کی وجہ سے نماز کو مؤخر بھی نہ کرو۔

سید الانبیاء رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک شخص نے نمازوں کے اوقات کے بارے میں سوال کیا تو رسول اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور انہوں نے مجھے نماز کے اوقات کے بارے میں یوں بیان کیا:

زوال آفتاب کے وقت کہ جب سورج دائیں آبرو پر پڑے وہ وقت نماز ظہر کا وقت ہے۔ جب ہر چیز کا سایہ اُس کی شکل ہو جائے تو وہ نماز عصر کا وقت ہے۔ نماز مغرب سورج کے غروب ہونے کے بعد پڑھو اور نماز عشاء اس وقت پڑھو کہ جب مغرب کی طرف سے سرفی ختم ہو جائے اور نماز فجر کو رات کی آخری تاریکی میں کہ جب ستارے غروب ہونے کے قریب قریب ہوں (یعنی نماز فجر کا افضل وقت ستاروں کی روشنی میں ادا کرنا ہے)۔ ان اوقات میں نماز ادا کرو اور جو معروف سنت ہے اور واضح درویشان راستہ ہے اس کو اپنے لیے لازم قرار دو۔ اپنے دُکوع اور سجود کی طرف دیکھو کیونکہ رسول خدا لوگوں کے لیے مکمل نماز ادا کیا کرتے تھے اور تو بھی نماز میں ان کے لیے امر کو خفیف قرار دے اور

جان لے کہ تیرا عمل تیری نماز کے تابع ہے۔ پس اگر تو نے نماز کو ضائع کیا تو تیرے دوسرے اعمال بھی ضائع کر دیئے جائیں گے۔

نماز کے بارے میں وہ اللہ تجھ سے سوال کرے گا جس کو تو نے نہیں دیکھا لیکن وہ تجھے دیکھتا ہے جبکہ وہ اعلیٰ مقام پر سے دیکھ رہا ہے۔ وہ ہمیں اور آپ کو ان میں سے قرار دے جن سے وہ محبت کرتا ہے تاکہ وہ اپنے شکر ادا کرنے پر آپ کی اور ہماری مدد فرمائے۔ اور اپنے ذکر کرنے، اچھی عبادت کرنے اور اس کے حق ادا کرنے میں ہماری مدد فرمائے اور ہر وہ کام جو ہمارے دین اور آخرت کے لیے بہتر ہوگا، اختیار کرنے میں ہماری مدد فرمائے۔

اے اہل مصر! تمہارا خون تمہارے فضل کی تصدیق کرے اور تمہارا ظاہر تمہارے باطن کی تصدیق کرے تمہاری زبانیں تمہارے دلوں کی مخالفت نہ کریں۔ جان لو کہ امام ہدایت اور ہادی اور امام ردی و مضد تمہارے نزدیک برابر نہیں ہونے چاہئیں۔ وصی نبی اور دشمن نبی تمہارے نزدیک مساوی اور برابر نہیں ہونے چاہئیں۔ میں مومن اور کافر سے تمہارے بارے میں نہیں ڈرتا کیونکہ مومن کو اس کے ایمان کی وجہ سے اللہ تم سے روکے گا اور کافر کو اس کے کفر کی وجہ سے تم کو دور رکھے گا۔ لیکن منافق کے بارے میں میں آپ کے بارے میں ڈرتا ہوں کیونکہ وہ وہی کچھ بیان کرے گا جس کو تم جانتے ہو۔ اور اُس سے منع کرے گا جس کا تم انکار کرتے ہو۔

اے محمد بن ابی بکر! جان لو کہ سب سے افضل فقد اللہ کے دین میں پرہیزگاری اور اُس کی اطاعت میں عمل کرتا ہے۔ میں آپ کو آپ کے ظاہری اور باطنی دونوں امور میں تقویٰ اختیار کرنے کی وصیت کرتا ہوں اور آپ کو ہر حال میں تقویٰ کی وصیت کرتا ہوں۔ یہ دنیا بلاء اور فتنہ ہونے والا گھر ہے اور آخرت جزاء اور باقی رہنے والا گھر ہے۔ جو باقی رہنے والا ہے اُس کے لیے کام کرو اور جو فنا ہونے والا ہے اس سے دوری اختیار کرو اور دنیا

میں اپنے حقے کو فراموش نہ کرو۔ میں آپ کو سات باتوں کے بارے میں وصیت کرتا ہوں۔ ان میں سے ایک جو اجماع اسلام بھی ہے: اللہ سے ڈرو اور لوگوں سے مت ڈرو سب سے بہتر قول وہ ہے جس کی عمل تصدیق کرنے کا معاملہ میں دو مختلف حکم نہ دو کہ تیرے امر کی وہ مخالفت کرے اور حق سے تجھے دور کر دے گا (یعنی عمل میں حکم کچھ اور ہو اور زبان سے حکم کچھ اور ہو تو اس کو مختلف حکم کہتے ہیں)۔ اپنی تمام رعایا کے لیے وہ چیز پسند کرو جو تم اپنے اور اپنے خاندان والوں کے لیے پسند کرتے ہو۔ اور تم اپنے اور اپنے خاندان والوں کے لیے پسند نہیں کرتے وہ عام رعایا کے لیے بھی پسند نہ کرو۔ کیونکہ یہ تیری محبت و دلیل کو زیادہ محکم و واجب قرار دے گی۔ اور رعایا کی اصلاح کرو اور حق کی طرف لوگوں کو آمادہ کرو اللہ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈرو۔ اگر کوئی آپ سے مشورہ طلب کرے تو اس کو اچھی نصیحت کرو اور تمام لمہانوں خواہ وہ قریب ہوں یا بعید ان کے لیے اپنے آپ کو ایک نمونہ قرار دو۔ اور ہماری محبت و مودت کو دین میں سے قرار دو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو متقین کا زیور قرار دے اور ان کو تمہاری اطاعت پر باقی رکھے تاکہ وہ ہمیں اور آپ کو بھائی قرار دیں جو ایک دوسرے کی خوشی کا موجب بنیں۔ اہل مصر کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہارے امیر و آقا ہیں۔ خدائے بزرگ و برتر تم سب کو ان کی اطاعت پر مہبت قدم رکھے اور اپنے نبی کے عرض پر تم سب کو وارد کرے اور جو اس کو پسند ہے اس کو انجام دینے پر ہماری اور آپ کی مدد کرے۔

وسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

اپنی ناکامی کو ظاہر نہ کرو

﴿قال أخبرني﴾ ابوبکر محمد بن عمر الجعابی ﴿قال حدثنا﴾

ابونصر محمد بن عمر النیشاپوری ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن السری ﴿قال﴾

حدیثی ﴿ای﴾ ﴿قال حدثنا﴾ حفص بن غیاث عن برد بن سنان عن مکحول
عن واثقة بن الاسقع قال قال رسول الله (ص) لا تظهر السماتة لاختك
نیعافہ ویتطیک وصلی اللہ علی سیدنا محمد النبی وآلہ وسلم تسلیماً۔

حدیث نمبر 4: (بخلاف اشار)

جناب واثقة بن الاسقع نے کہا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
اپنے بھائی پر اپنی ناکامی کو ظاہر نہ کرو تاکہ وہ عافیت میں رہے اور وہ تجھے نہ
آزمائے۔ صلی اللہ علی محمد وآلہ۔

مجلس نمبر 32

[بروز بدھ ۱۳ رمضان المبارک سال ۴۰۹ ہجری قمری]

تم سب اللہ تعالیٰ کے دین پر ہو

﴿حدثنا﴾ الشيخ الجليل المفيد ابو عبد الله محمد بن محمد بن النعمان ادام الله تأييده ﴿قال أخبرني﴾ ابو القاسم جعفر بن محمد بن قولويه ﴿قال حدثني﴾ ابي ﴿قال حدثني﴾ سعد بن عبد الله عن احمد ابن محمد بن عيسى عن يونس بن عبد الرحمن عن كليب بن معوية الأسدي قال سمعت ابا عبد الله جعفر بن محمد (ع) يقول اما والله انكم لعلی دین الله وملائكته فاعينونا علی ذلك بورع واجتهاد وعلیکم بالصلوة والعبادة علیکم بالنورع۔

حفظ نمبر 1: (بخلاف استاد)

حضرت امام جعفر الصادق علیہ السلام نے فرمایا: آگاہ ہو جاؤ خدا کی قسم تم اللہ اور اُس کے ملائکہ کے دین پر ہو۔ پس تم پر بیزگاری اور اجتہاد کے ساتھ ہماری مدد کرو۔ اور تم پر نماز اور عبادت خدا واجب ہے اور تم اپنے آپ پر بیزگاری کو لازم قرار دو۔

زوجہ نبی اکرمؐ نے آپؐ سے سوال کیا

﴿قال أخبرني﴾ ابو الحسن علی بن خالد المراءغی ﴿قال حدثنا﴾ ابو القاسم علی بن الحسن الکوفی ﴿قال حدثنا﴾ جعفر بن محمد بن مروان

﴿قال حدثنا﴾ ایی قال مسیح بن محمد ﴿قال حدثنی﴾ ابو علی بن عمرۃ الخراسانی عن اسحاق بن ابراہیم عن ابی اسحاق السبیمی قال دخلنا علی مسروق بن الأجدع فاذا عنده ضیف له لانعرفه وهما يطعمان من طعام لهما فقال الضیف كنت مع رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم بخير قلما قالها عرفنا انه كانت له صحبة مع النبی (ص) قال فجاءت بنت حنی بن اخطب الی النبی (ص) فقالت یا رسول الله انی لست کاحد نسائك قتلت الأب والأخ... فان حدث بك حدث قالی من فقال لها رسول الله (ص) الی هذا وأشار بی علی بن ابی طالب (ع) قال الا احدثکم بما حدثنی به الحرث الأعور قال قلنا بلی قال دخلت علی علی بن ابی طالب علیه السلام فقال ماجاء بك یا اعور قال قلت حیک یا امیر المؤمنین قال قلت لله فناشدنی ثلاثا ثم قال اما انه لیس عبد من عباد الله ممن امتحن الله قلبه للایمان الا وهو یجد مودتنا علی قلبه فهو یحبنا ولیس عبد من عباد الله ممن سخط الله علیه الا هو یجد بغضنا علی قلبه فهو یبغضنا فاصبح محبنا ینتظر الرحمة وكان ابواب الرحمة قد فتحت له واصبح مبغضنا علی شفا جرف مار فانهار به فی نار جهنم فیهیثا لأهل الرحمة رحمتهم وتعسا لأهل النار مثواهم۔

تہذیبہ نصیب 2: (بمختلف اسناد)

اسحاق سبیمی نے بیان کیا ہے کہ میں علی بن مسروق کے پاس گیا و اُس کے پاس ایک مہمان موجود تھا جس کو ہم نہیں جانتے تھے اور وہ دونوں کھانا کھا رہے تھے۔ اس مہمان نے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں آپ کے ساتھ تھا۔ جب اس نے یہ کہا تو ہمیں یہ معلوم ہو گیا کہ مہمان یقیناً رسول خدا کا صحابی ہے۔

پھر اُس نے کہا کہ بنت جی بن اخطب نبی اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آکر عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میں آپؐ کی ازواج میں سے ایک نہیں ہوں؟ آپؐ نے میرے باپ کو میرے بھائی کو اور میرے چچا سب کو قتل کر دیا ہے۔ اب اگر آپؐ کے ساتھ کوئی حادثہ (یعنی آپؐ کی وفات واقع ہو جائے) پیش آجائے تو پھر میں نے کس کی طرف رجوع کرنا ہے؟ پس رسول خداؐ نے اس سے فرمایا: اُس کی طرف۔ اور آپؐ نے علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی طرف اشارہ فرمایا۔

اور اُس نے کہا: کیا میں تم لوگوں کو وہ خبر سناؤں جو مجھے حرث امور نے سنائی ہے؟ ہم نے کہا: کیوں نہیں۔ اُس نے کہا: میں علی ابن ابی طالبؑ کی خدمت اللہ میں حاضر ہوا نہ آپؐ نے فرمایا: اے امور! کیوں آئے ہو؟ میں نے عرض کیا: آپؐ کی محبت مجھے آپؐ کے پاس لے کر آگئی ہے۔ اس نے کہا کہ میں نے اللہ کو گواہ قرار دے کر تین مرتبہ یہ عرض کیا: پھر آپؐ نے فرمایا: اے امور! آگاہ ہو جاؤ! اللہ کے بندوں میں سے کوئی بندہ ایسا نہیں ہے کہ جس کے دل کا اللہ تعالیٰ نے امتحان لیا ہو مگر یہ کہ اُس کے دل کے سامنے ہماری مودت کو پیش کیا گیا ہو۔ پھر: وہ ہمارے ساتھ محبت رکھتا ہوگا اور کوئی بندہ ایسا نہیں ہے جو ان میں سے ہو جن پر اللہ ناراض ہو مگر یہ کہ اللہ اُس کے دل میں ہمارے لیے بخش پیدا کر دیتا ہے اور وہ ہمارے ساتھ بخش رکھتا ہے۔ جب ہمارے ساتھ محبت کرنے والا صبح کرتا ہے تو وہ اس حالت میں ہوتا ہے کہ اللہ کی رحمت کا منتظر ہوتا ہے اور جنت کے دروازے اس کے لیے کھلے ہوتے ہیں اور ہمارے ساتھ بخش رکھنے والا اس حالت میں صبح کرتا ہے کہ وہ جہنم کے کنارے پر کھڑا ہوتا ہے اور جہنم کی آگ کے کنارے پر ہوتا ہے۔ اہل رحمت کے لیے رحمت مبارک ہو اور اہل نار کے لیے کتنا اٹھکانہ ہے۔

قیامت کے دن صرف چار سوار ہوں گے

﴿قال أخبرني﴾ ابو علی الحسن بن الفضل الرازی ﴿قال حدثنا﴾ ابو الحسن علی بن احمد بن یثمر العسکری عن محمد بن هرون الهاشمی ﴿قال حدثنا﴾ ابواسحاق ابراهیم بن مهدی الابلی ﴿قال حدثنا﴾ اسحاق بن سلیمان الهاشمی ﴿قال حدثني﴾ ابی قال حدثني هرون الرشيد ﴿قال حدثني﴾ ابی المهدی ﴿قال حدثنا﴾ المنصور ابو جعفر محمد بن علی ﴿قال حدثني﴾ ابی عن جدي علی بن عبدالله بن العباس عن عبدالله بن عباس بن عبدالمطلب قال سمعت رسول الله (ص) يقول يا ايها الناس نحن في القيمة ركبان اربعة ليس غيرنا فقال له قائل بابي انت وامی يا رسول الله من الركبان قال انا علی البراق واخي صالح علی ناقة الله التي عقرها قومه وابنتي فاطمة علی ناقتي العذباء وعلی بن ابی طالب علیه السلام علی ناقة من فوق الجنة خطامها من لؤلؤ رطب وعيناها من ياقوتتين حمروين وبطنها من زبرجد اخضر عليها قبة من لؤلؤة بيضاء يرى ظاهرها من باطنها وباطنها من ظاهرها من رحمة الله وباطنها من عفو الله اذا اقبلت زفت واذا ادبوت زفت وهو امامي علی رأسه تاج من نور يضي لأهل الجمع ذلك التاج له سمعون ركنا كل ركن يضي كالکواكب الدري فی افق السماء وببنة نواء الحمد وهو ينادي فی القيمة لا اله الا الله محمد رسول الله (ص) ولا يمر بملاء من الملائكة الا قالوا بنی مرسل ولا يمر بنی مقرب الا قال ملك مقرب فينادي مناد من بطنان العرش يا ايها الناس ليس هذا ملكا مقربا ولا نبيا مرسلا ولا حامل عرش هذا علی بن ابی طالب وتجي شيعته من بعده فينادي مناد لشيعته من اتهم فيقولون نحن العلويون

فِيَاتِهِمُ النَّدَاءُ اِيهَا الْعُلَويُّونَ اَنْتُمْ اَمْتُونَ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ مَعَ مَنْ كُنْتُمْ تَوَالُونَ -

تصديق 3: (بخلاف اسناد)

جناب عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: اے لوگو! قیامت کے دن ہم چار کے علاوہ کوئی سوار نہیں ہوگا۔ سننے والے نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہو جائیں وہ کون کون ہیں جو سوار ہوں گے؟ آپؐ نے فرمایا:

① میں ہوں جو براق پر سوار ہوں گا۔

② میرا بھائی صالح وہ اللہ کی اونٹنی پر سوار ہوگا جس کی ٹانگیں اس کی قوم نے کاٹ دی تھیں۔

③ بیٹی فاطمہ علیہا السلام ہیں وہ اُس اونٹنی پر جس کا نام غضباء ہے سوار ہوں گی۔

④ علی ابن ابی طالب علیہ السلام جنت کی اونٹنیوں میں سے ایک اونٹنی پر سوار ہوں گے جس کی گھیل لولہ کی ہوگی اور اس کی آنکھیں سرخ یا قوت کی ہوں گی اور اُس کا حکم زبرد سبز کا ہوگا اور اُس کے اوپر ایک گنبد ہوگا جو سفید ہوگا۔ اُس کے ظاہر سے باطن کو دیکھا جائے گا اور باطن سے ظاہر کو دیکھا جائے گا۔ اس کا ظاہر اللہ کی رحمت اور اس کا باطن اللہ کی بخشش کا ہوگا۔ اس کے آگے اور پیچھے کا حصہ چمک رہا ہوگا اور علی ابن ابی طالب میرے آگے آگے ہوں گے۔ ان کے سر پر نور کا تاج ہوگا جو تمام اہل محشر کے لیے چمک رہا ہوگا۔ اس تاج کے ۷۰ کونے ہوں گے اور ہر کونہ آسمان پر چمکتے ہوئے ستارے کی مانند ہوگا۔ آپؐ کے ہاتھ میں لوائے حمد کا پرچم ہوگا اور آپؐ قیامت کے دن ندا دیں گے: لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ آپؐ فرشتوں کے جس گروہ کے قریب سے گزریں گے وہ کہہ رہا ہوگا یہ نبی مرسل ہے اور جب آپؐ کسی نبی کے قریب سے گزریں گے تو وہ کہہ رہا ہوگا یہ ملک مقرب ہے۔ پھر عرش کے وسط سے منادی آواز دے گا:

اے لوگو! یہ نہ تی سر مل ہے اور نہ ہی ملک مقرب ہے اور نہ ہی کوئی حاملِ عرش ہے بلکہ یہ علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہیں اور ان کے میدان کے شیعہ آئیں گے۔ پھر منادی آواز دے گا ان کے شیعوں کے لیے تم کون ہو؟ پس وہ جواب دیں گے: ہم علوی ہیں۔ انہیں آواز آئے گی: اے علویو! تم امن میں ہو اور جن سے محبت کرتے ہو ان کے ساتھ مل کر جنت میں داخل ہو جاؤ۔

امام علی بن رضا علیہ السلام کی دعا

﴿قال أخبرني﴾ أبو الحسن أحمد بن محمد بن الحسن بن الوليد عن أبيه عن محمد بن الحسن الصفار عن أحمد بن عيسى عن الزيان بن الصلت قال سمعت الرضا علي بن موسى (ع) يدعو بكلمات نحفظها عنه فما دعوت بها في شدة الأفرج الله عني وهي اللهم انت شقتي في كل كرب وانت رجائي في كل شدة وانت لي في كل امر يفل في شقتي وعدتي كم من كرب يضعف عنه القواد وتقل فيه الحيلة وتعني فيه الامور ويخذل فيه القريب والبعيد والصديق ويشمت فيه العدو انزلته بك وشكوته اليك راغباً اليك فيه عمن سواك ففرجته وكشفته وكفيتني فانت ولي كل نعمة وصاحب كل حاجة ومتهى كل رغبة فلك الحمد كثيراً ولك المن فاضلاً بعمتك يتم الصالحات يا معروفاً بالمعروف ويا من هو بالمعروف موصوف انلني من معروفك معروفاً تغنيني به عن معروف من سواك برحمتك يا ارحم الراحمين -

تہذیبہ نمبر 4: (تخف-ناد)

ریان بن صلت نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے سنا

ہے کہ آپ ان کلمات کے ساتھ دعا کیا کرتے تھے اور ہم نے ان کلمات کو یاد کر لیا اور جب بھی کسی مشکل اور شدت کے وقت ہم نے ان کلمات کے ساتھ دعا کی تو خدا نے اُس مشکل اور شدت کو ہم سے دُور فرما دیا اور دعا کے وہ کلمات عربی میں متن کتاب میں موجود ہیں:

اللهم انت ثقتی فی کل کرب وانت رجائی فی کل شدة
وانت لی فی کل امر یُنزل بی ثقتی وعدتی کم من کرب
یضعف عنه الفؤاد وتقل فیہ الحيلة ومعنی فیہ الامور ویخذل
فیہ القریب والبعید والصديق ویشمت فیہ العدو انزلتہ بک
وشکوته الیک راغبا الیک فیہ عن سواک ففرجتہ وکشفته
وکلّیتہ فاننت ولی کل نعمة وصاحب کل حاجة ومنتہی
کل رغبة فلک الحمد کثیراً ولک المن فاضلاً بنعمتک یتم
الصالحات یا معروفاً بالمعروف ویا من هو بالمعروف
موصوف انلنی من معروفاک معروفاً تغنی بی عن معروف
من سواک برحمتک یا ارحم الراحمین -

”اے میرے اللہ! تو ہی ہر مصیبت میں میرا سہارا ہے اور ہر سختی میں
میری امید کی جگہ ہے ہر سختی جو مجھ پر آتی ہے اس میں تو ہی میرا آسرا اور
پونجی ہے۔ اور کتنی ہی مشکلیں ہیں جن سے میرا دل کمزور ہو جاتا ہے اور
تبدیلیں ناکام ہو جاتی ہیں اپنے اور بیگانے میرا ساتھ چھوڑ جاتا ہیں اور
دُشمن طعنے دیتے ہیں اور ہر کام اُدھور ادا جاتا ہے جب میں تیرے حضور
آتا ہوں تجھ سے عرض کرتا ہوں تیرے سوا دوسروں سے منہ موڑ لیتا ہوں
پس تو میری ہر مشکل کو حل کرتا ہے اور سختی دُور کرتا ہے اور میری سرپرستی

کرتا ہے۔ تو ہی ہر نعمت کا مالک ہے اور ہر حاجت میں میرا مددگار ہے اور ہر خواہش ہر رغبت کی انتہا تو ہی ہے۔ تیرے لیے حمد بہت زیادہ ہے اور تیرا خاص احسان ہے۔ اور صالحات کے ساتھ تیری نعمت تمام ہوتی ہے۔ اے جو نیکی کے ساتھ مشہور ہے۔ اے وہ ذات جو نیکی کے ساتھ معروف ہے اور تیری نیکی جو معروف و مشہور ہے وہ مجھے ملنے والی ہے اور تیری معروف نے اور نیکی نے مجھے تیرے سوا دوسرے کی نیکی و معروف سے بے نیاز کر دیا ہے۔ تیری رحمت کے ساتھ اے وہ جو سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

دو چیزیں منافق میں جمع نہیں ہو سکتیں

﴿قال أخبرني﴾ أبو الحسن علي بن خالد العراغي ﴿قال حدثني﴾ أبو القاسم علي بن الحسن عن جعفر بن محمد بن مروان عن أبيه ﴿قال حدثنا﴾ أحمد بن عيسى ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن جعفر عن أبيه جعفر ابن محمد عن أبيه (ع) قال قال رسول الله (ص) خلطان لا يجتمعان في منافق فقه في الاسلام وحسن سمع في الوجه وصلى الله على سيدنا محمد النبي وآله وسلم تسليماً -

حدیث نمبر 5: (مکلف استاد)

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: دو چیزیں منافق میں جمع نہیں ہو سکتیں۔ اسلام میں فقہ (یعنی اسلام کی حقیقی فقہ) اور اس کے چہرے پر اچھی صورت (یعنی منافق کے چہرے کی رونق اچھی اور خوبصورت نہیں ہوگی)

مجلس نمبر 33

[بروز ہفتہ ۲۱ رمضان المبارک سال ۱۴۰۹ ہجری قمری]

قیامت کا دن پچاس ہزار سال کا ہوگا

﴿حدیث﴾ الشیخ المفید ابو عبد اللہ محمد بن محمد بن النعمان اید اللہ حراستہ ﴿قال أخبرنی﴾ احمد بن محمد بن الحسن ابن الولید ﴿قال حدثنی﴾ ابی ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن الحسن الصفار عن علی بن القاشانی عن الاصبہانی عن داود بن سلیمان المنقری عن حفص بن غالب قال قال ابو عبد اللہ جعفر بن محمد علیہ السلام اذا اراد احدکم ان يستل الله شیئا الا اعطاء فلیعس من الناس کلهم ولا یکون له رجاء الا من عند الله عزوجل فاذا علم الله تعالی ذلك من قلبه لم یسأل شیئا الا اعطاء فحاسبوا انفسکم قبل ان تحاسبوا فان فی القیمة خمسین موقفا کل موقف مثل الف سنة مما تعدون ثم تلا هذه الآیة فی يوم کان مقداره خمسمائے الف سنة۔

حدیث نمبر ۱: (بخلاف استاد)

حفص بن غازیب نے حضرت امام جعفر الصادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی بندہ یہ ارادہ کرتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے کوئی سوال نہ کرے مگر یہ کہ خدا اس کو عطا کر دے پس وہ سارے لوگوں سے مایوس ہو جائے۔ جب اس بندے کے دل میں یہ چیز پیدا ہو جاتی ہے کہ سوائے خدا کے اور کسی جگہ سے امیدوار نہیں

ہے اور جب یہ عقیدہ اُس کے دل میں پیدا ہو جائے اور اللہ تعالیٰ جان لیتا ہے کہ اس کے دل میں یہ چیز راسخ ہو چکی ہے۔ پھر وہ جس چیز کا بھی خدا سے سوال کرتا ہے اللہ اس کو عطا کرتا ہے۔ پس قبل اس کے کہ تمہارا محاسبہ کیا جائے تم خود اپنے آپ کا محاسبہ کرو کیونکہ قیامت کے دن پچاس مقامات پر تم لوگوں کو کھڑا کیا جائے گا اور ہر مقام پر ایک ہزار سال کے برابر کھڑا کیا جائے گا جس کو تم شمار کرتے ہو (یعنی وہ ہزار سال دنیاوی سال شمار ہوں گے) اور پھر آپؐ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: فی یوم کان مقداره خمسین الف سنۃ کہ ”اس دن کی مقدار پچاس ہزار سال کے برابر ہوگی۔“

ایمان ■ چیزیں ہیں

﴿قال أخبرنی﴾ ابوبکر محمد بن الجعفی ﴿قال حدثنا﴾ ابو عبد اللہ الحسین بن علی المالکی ﴿قال حدثنا﴾ ابوالصلت الہروی ﴿قال حدثنا﴾ الرضا علی بن مومنی بن جعفر عن أبیہ مومنی بن جعفر عن أبیہ جعفر بن محمد عن أبیہ محمد بن الحسین زین العابدین عن أبیہ الحسین بن علی الشہید عن أبیہ امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام قال قال رسول اللہ (ص) الایمان قول مقول وعمل معمول وعرفان العقول - قال ابو الصلت فحدثت بهذا الحديث فی مجلس احمد ابن حنبل فقال لی احمد یا ابا الصلت لو قرء بهذا الاستاذ علی المجانین لا فاقوا -

تصدیق نمبر 2: (بخاری-سنن)

جناب ابوبکر محمد بن حبیبی نے بیان کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ مجھے ابو عبد اللہ الحسین بن علی مالکی نے بیان کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمارے لیے ابوالصلت نے بیان کیا ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: ہمارے لیے حضرت امام علی بن موسیٰ علیہم السلام نے بیان کیا ہے کہ

آپؐ نے فرمایا:

مجھے میرے والد موسیٰ بن جعفر علیہ السلام نے اور انہوں نے اپنے والد جعفر بن محمد علیہ السلام سے اور انہوں نے اپنے والد محمد بن علی بن زین العابدین علیہ السلام سے اور انہوں نے اپنے والد علی بن حسین علیہ السلام سے اور انہوں نے اپنے والد حسین بن علی علیہ السلام سے اور انہوں نے اپنے والد امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے اور انہوں نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان کیا آپؐ نے فرمایا:

ایمان تین چیزوں کے مجموعے کا نام ہے: قول جو بولا جائے، عمل جو کیا جائے، عرفان جو عقل سے حاصل ہو۔ ابولت فرماتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث احمد بن حنبل کی مجلس میں بیان کی تو انہوں نے مجھے کہا: ابے ابولت! اگر یہ حدیث اس سلسلہ اشاد کے ساتھ بخون پر پڑھی جائے تو وہ درست ہو جائے۔

ایمان اسلام اور ان کے ارکان کیا ہیں؟

﴿قال ألبهرونی﴾ ابو عبد اللہ محمد بن عمران المرزبانی ﴿قال﴾
 حدثنی أحمد بن سلیمان الطوسی عن الزبیر بن بکار ﴿قال حدثنی﴾
 عبد اللہ بن وهب عن السدی عن عبد خیر عن قبیصة عن جابر الأسدی
 قال قام رجل الی امیر المؤمنین علی بن ابی طالب (ع) فسأله عن الايمان
 فقام (ع) خطيباً فقال الحمد لله الذی شرع الاسلام فسهل شرايعه لمن
 ورده واعزاز كانه علی من جاء به وجعله عزاً لمن والاہ وساماً لمن دخله
 وهدي لمن ائتم به وزينة لمن تحلی به وعصمة لمن اعتصم به وحبل لمن
 تمسك به وبرهان لمن تكلم به ونوراً لمن استضاء به وشاهداً لمن خاصم
 به وفلجاً لمن حاج به وعلم لمن وعاه وحيثاً لمن رواه وحكماً لمن قضی
 به وحلماً لمن جرب ولباً لمن تدبر وقهما لمن فطن ویقیناً لمن عقل وبصيرة

لَمَنْ عَزَمَ وَآيَةً لَمَنْ تَوَسَّمْ وَعِبْرَةً لَمَنْ اتَّعَظَ وَنَجَاةً لَمَنْ صَدَّقَ وَمُودَةً مِّنَ اللَّهِ
لَمَنْ أَصْلَحَ وَزُلْفَى لَمَنْ ارْتَقَبَ وَثِقَةً لَمَنْ تَوَكَّلَ وَرَاحَةً لَمَنْ فَوَّضَ وَجَنَّةً لَمَنْ
صَبَرَ الْحَقُّ سَبِيلُهُ وَالْهُدَى صَفَتُهُ وَالْحَسَنَى مَأْثُورَتُهُ فَهُوَ الْبَلَجُ الْمُنْهَاجُ مَشْرِقُ
النَّارِ مُضِيْعُ الْمَصَابِيحِ رَفِيعُ الْقَايَةِ يَسِيرُ الْمَضَارِّ حَامِعُ الْحَلَبَةِ مُتَنَاقِسُ
السَّبَقَةِ كَرِيمُ الْفَرَسَانِ التَّصَدِيقُ مِنْهَاجُهُ وَالصَّالِحَاتُ مَنَارُهُ وَالْفَقْهُ مَصَابِيحُهُ
وَالْمَوْتُ غَايَتُهُ وَالْدُّنْيَا مَضْمَارُهُ وَالْقِيَمَةُ حُلْبَتُهُ وَالْجَنَّةُ سَبَقَتُهُ وَالنَّارُ نَقْمَتُهُ
وَالْتَّقْوَى عُدَّتُهُ وَالْمُحْسِنُونَ فَرَسَاتُهُ فَبِالْإِيْمَانِ يَسْتَدِلُّ عَلَى الصَّالِحَاتِ
وَبِالصَّالِحَاتِ يَعْمُرُ الْفَقْهُ وَبِالْفَقْهِ يَرْهَبُ الْمَوْتُ وَبِالْمَوْتُ تَخْتُمُ الدُّنْيَا بِالدُّنْيَا
تَحْوِزُ الْقِيَمَةَ وَبِالْقِيَمَةِ تَزْلِفُ الْجَنَّةَ لِلْمُتَّقِينَ وَتَبْرُزُ الْجَحِيمَ لِلْفَآوِينَ فَالْإِيْمَانُ
عَلَى أَرْبَعٍ دَعَائِمُ الصَّبْرِ وَالْيَقِيْنِ وَالْعَدْلِ وَالْجِهَادِ وَالصَّبْرِ مِنْ ذَلِكَ أَرْبَعٌ
شُعَبُ الشُّوْقِ وَالْأَشْفَاقِ وَالزَّهَادَةِ وَالتَّرَقُّبِ إِلَّا مِنْ أَشْتَقَ إِلَى الْجَنَّةِ
سَلَاعِنُ الشَّهَوَاتِ وَمِنْ أَشْفَقَ مِنَ النَّارِ رَجَعَ عَنِ الْمَحْرَمَاتِ وَمَنْ زَهَدَ فِي
الدُّنْيَا هَانَتْ عَلَيْهِ الْمَصِيبَاتُ -

حصہ ہفتم نمبر 3: (بخلاف استاد)

جناب جابر الاسدی نے روایت کی ہے کہ ایک شخص امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب
علیہ السلام کی خدمتِ اقدس میں کھڑا ہوا اور عرض کی: یا امیر المؤمنین! ایمان کیا ہے؟ آپؑ
کھڑے ہوئے اور خطاب دیتے ہوئے فرمایا:

تمام حمد ہے اُس اللہ کے لیے جس نے اسلام کو ہمارے لیے واضح کیا اور اس کی
شریعت کو اُس کے لیے آسان کیا جو اس میں وارد ہوا۔ اور اس کے ارکان کو اُس کے لیے
عزیز قرار دیا جو ان کے لیے آیا اور اُس کو اس کے لیے عزیز قرار دیا جو اس کی ولایت کو
قبول کرتے والا ہے اور سلامتی قرار دیا ہے اُس کے لیے جو اس میں داخل ہو جائے۔ اور

ہدایت قرار دیا ہے اُس کے لیے جو اس کے احکام کی اقتداء کرے اور نہایت قرار دیا اُس کے لیے جو اس کو اپنے لیے نہایت اور زیور بنائے اور عصمت اور حفاظت قرار دیا اُس کے لیے جو اس سے عصمت و حفاظت طلب کرے اور اس کو جیل (رضی) قرار دیا اُس کے لیے جو اس سے تمسک کرنا چاہے اور اس کو برہان و دلیل قرار دیا ہے اُس کے لیے جو اس کے ساتھ گفتگو کرنا چاہے اور نور قرار دیا اُس کے لیے جو اس سے روشنی طلب کرے اور شاہد و گواہ قرار دیا اُس کے لیے جو اس کے ساتھ خاصہ قرار دے اور کامیابی قرار دیا اُس کے لیے جو اس کے ساتھ احتجاج کرے اور عظم قرار دیا اُس کے لیے جو اس کو قبول کرے اور حدیث قرار دیا اُس کے لیے جو اس کو روایت کرے اور حکم قرار دیا اُس کے لیے جو اس کے ساتھ حکم کرے اور عظم قرار دیا اُس کے لیے جو تجربہ کرے اور عقل قرار دیا اُس کے لیے جو اس کے ساتھ تدبیر کرنا چاہے اور اس کو فہم قرار دیا اُس کے لیے جو اس کے ساتھ سمجھنا چاہیے۔ یقین قرار دیا اُس کے لیے جو اس کی عقل سے کام لینا چاہے اور بصیرت قرار دیا اُس کے لیے جو اس کا ارادہ و عزم کرے اور اپنی نشانی قرار دیا اُس کے لیے جو فراست سے کوئی چیز معلوم کرنا چاہے۔ اور اس کو مہرت قرار دیا اُس کے لیے جو اس سے وعظ حاصل کرنا چاہے۔ اور نجات قرار دیا اُس کے لیے جو اس کی تصدیق کرے۔ اور اس کو اللہ کی طرف سے مودت و محبت قرار دیا جو اس سے اصلاح طلب کرے۔ اور اپنا اقرب قرار دیا اُس کے لیے جو اس سے تقرب حاصل کرنا چاہے۔ اور اُس کے لیے ثقہ اور مورد وثوق قرار دیا جو توکل کرے اور جو اپنے امور کو اُس کے سپرد کر دے اُس کے لیے اس کو باعین و راحت قرار دیا ہے اور اس کو اُس کے لیے جنت قرار دیا جو اس کے ساتھ صبر کرے۔ اس کا راستہ حق ہے اور اس کی صفت ہدایت ہے اور اس کا اثر حسن ہے۔

پس (اسلام) اس کے راستے روشن ہیں اور منارے چمک رہے ہیں۔ اس کے چراغ کی کو نور منور کرتی ہے انتہائی بلند غایت والا ہے۔ تصدیق اس کا راستہ ہے اور نیک

اعمال اس کے لیے متاثر ہیں اور فقہ اس کے لیے چراغ موت اس کی غایت ہے اور دنیا اس کے گھوڑے کا میدان (یعنی دنیا میں اُسے چلے جانے ہے) قیامت اس کے لیے جائے نفع ہے اور جنت اس کے سامنے اور جہنم اس کا نقصان تقویٰ اس کی حدت ہے اور احسان کرنے والے اس کے فراست والے ایمان وہ ہے جس کے لیے نیک اعمال پر استدلال کیا جاتا ہے اور نیک اعمال فقہ کو زعمہ رکھتے ہیں اور فقہ کے ذریعے موت سے ڈرایا جاتا ہے اور موت سے دنیا کا اعتقاد ہوتا ہے۔ اور دنیا سے قیامت کی طرف تہاؤ کیا جاتا ہے اور قیامت جنت کو متعین کے قریب کرتی ہے اور جہنم کو سرکشوں کے قریب کرتی ہے۔ پس ایمان کے چار ارکان ہیں: ① صبر ② یقین ③ عمل ④ جہاد۔ اور صبر کے چار شعبے ہیں: ① شوق ② مہربانی کرنا ③ پرہیزگاری کرنا ④ تقرب۔ مگر وہ تقرب جو جنت کی طرف ہو اور شہوت سے دور ہو اور آگ سے خوف اور محرمات سے منہ پھیرنا اور جو دنیا میں پرہیزگاری کرے گا اُس پر مصیبتیں آسان ہو جائیں گی۔

بغاوت پر بہت جلدی عذاب ملتا ہے

﴿حدیثی﴾ جدی محمد بن سلمان ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن خالد عن عاصم ابن حمید عن ابی عییدہ الحذاء قال سمعت اباجعفر محمد بن علی زین العابدین (ع) يقول قال رسول اللہ (ص) ان اسرع الخیر ثوابا البر واسرع الشر عقابا البی وکفی بالمرء عییا ان یتصر من الناس ما یعمی عنه من نفسه وان یعیر الناس بما لا یستطیع ترکة وان یؤذی جلیسہ بما لا یعنیہ۔

ترجمہ نمبر 4: (تخلف استاد)

حضرت ابو جعفر محمد بن علی زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

بہت جلد جس خیر پر ثواب ملتا ہے وہ دوسروں کے ساتھ ٹکلی کرتا ہے۔ اور بہت جلد جس بدی پر عذاب نازل ہوتا ہے وہ بناوٹ و سرکشی ہے۔ انسان کے عیب دار ہونے کے لیے یہ ہی کافی ہے کہ وہ دوسروں کے عیب دیکھے جو اُس کے اپنے اعمد ہوں لیکن اُس کو نظر نہ آئیں اور لوگوں کے اُس عیب پر سرزدش کرے جس کو خود چھوڑنے کی طاقت نہ رکھتا ہو اور اپنے ساتھ بیٹھنے والے کو ایسی چیز سے اذیت دے جو اُس کے لیے بے فائدہ ہو۔

علی علیہ السلام کے لیے رسول خدا کی دعا

﴿قال حدثنا﴾ ابو حفص عمر بن محمد المعروف بابن الزيات رحمه الله ﴿قال حدثنا﴾ ابو علي محمد بن همام الاسكافى ﴿قال حدثنا﴾ ابن جعفر الحميري ﴿قال حدثنا﴾ عبد الله بن محمد بن عيسى ﴿قال حدثني﴾ ابي عن عبد الله بن المغيرة عن ابن مسكان عن عمير بن هريد عن ابي عبد الله جعفر بن محمد (ع) قال لما نزل رسول الله (ص) بطن قدديد قال لعلی بن ابي طالب (ع) يا اعلی انی سألت الله عزوجل ان یوالی بیتی و بینک ففعل و سألته ان یواخی بیتی و بینک ففعل و سألته ان یجعلک وصیی ففعل فقال رجل من القوم والله لصاع تمر فی شن بالی خیر مما سئل محمد (ص) ربہ هلا سأله ملکاً یعضده او کنزاً یستعین به علی فاقتہ فانزل الله تعالی فلعلک تارک بعض ما یوحی به الیک وضاق به صدرک ان یقولوا لولا انزل علیه کنز او جاء معه ملک انما انت نذیر والله علی کل شیء وکیل

تھا بیٹ نمبر 5: (بخلاف استاد)

حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے قالین نازل ہوا (یا گوشت) تو آپ نے

اس وقت علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے فرمایا:

اے علی! میں نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ وہ میرے اور آپ کے درمیان دوستی قرار دے۔ پس اللہ تعالیٰ نے ایسا ہی کیا۔ پھر میں نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ وہ میرے اور آپ کے درمیان مواعظ قرار دے پس اللہ تعالیٰ نے ایسا ہی کیا۔ پھر میں نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ وہ آپ کو میرا وہی قرار دے؟ پس اللہ نے ایسا ہی قرار دیا۔ قریش میں سے ایک شخص نے کہا: خدا کی قسم! کھجوروں کا ایک صاع (تین کلو) جو پرانی مشک ہو وہ بہتر ہے اس سے جو محمدؐ نے اپنے رب سے سوال کیا۔ کاش یہ اپنے رب سے کسی ملک کا سوال کرتا جو اس کی مدد کرتا یا کوئی خزانہ طلب کرتا جس سے افاقہ میں اس کی مدد ہوتی، بہتر تھا۔ پس اس وقت سورہ ہود کی آیت نمبر ۱۲ نازل ہوئی جس میں خدا نے ارشاد فرمایا:

”جو چیز تمہارے پاس وحی کے ذریعے نازل کی گئی ہے اس میں سے بعض کو سنانے کے وقت شاید تم فقط اس خیال سے چھوڑ دینے والے ہو اور تم ٹھک دل ہوتے ہو کہ مہادایہ لوگ کہہ دیں کہ ان پر خزانہ کیوں نہیں نازل ہوتا یا ان کی تصدیق کے لیے ان کے ساتھ کوئی فرشتہ کیوں نہیں آتا؟ تم تو صرف عذاب سے ڈرانے والے ہو اور خدا ہر چیز کا ذمہ دار ہے۔“

عبدالملک بن مروان کا خطبہ اور ایک مرد

﴿قال حدثنا﴾ ابو جعفر محمد بن علی بن الحسین بن بابویہ رحمہ اللہ۔ ﴿قال حدثنی﴾ محمد بن مومنی بن المتوکل ﴿قال حدثنا﴾ علی بن الحسین السعد ایادی عن احمد بن عبد اللہ البرقی عن ابیہ عن محمد ابن عمیر عن غیر واحد من اصحابہ عن ابن حمزہ الثعالی ﴿قال حدثنی﴾ من حضر عبدالملک بن مروان وهو یخطب الناس بمكة فلما صار علی موضع العظة من خطبته قام الیه رجل فقال مهلا مهلا انکم تأمرون ولا تأتمرون

وتنہون ولا تنتہون وتعظون ولا تعظون فاقعداء بسیرتکم ام طاعة لامرکم فان قلتہم اقتدوا بسیرتنا فکیف نفتدی بسیرۃ الظالمین وما الحجة فی اتباع المجرمین الذی اتخذوا مال اللہ دولا وجعلوا عباد اللہ خولا وان قلتہم اطیعوا امرنا وقبلوا نصحنہا فکیف یتصح غیرہ من یش نفسه ام کیف تحب طاعة من لم تثبت له عدالة وان قلتہم خذوا الحکمة من حیث وجدتموها واقبلوا النکظة ممن سمعتموها فلعل فینا ومن حوانصح بصوف العظات واعرف بوجوه اللغات منکم فزحزحوا عنها واطلقوا اقفالہا وخلوا سبیلہا ینتدب لها الذین شردتموہم فی البلاد ونقلتموہم عن مستقرہم الی کل وادفوا اللہ ما قلدناکم ازمة امورنا وحکمتاکم فی ابداننا اموالنا وادیاننا لتسیروا فینا بسیرۃ الجہاریین غیر اننا نصبر لاستیفاء المدۃ وبلوغ الغایۃ وتمام النکۃ ولکل قاتل منکم یوم لا یعدوہ وکتاب لا یدان یتلوہ لا یغادر صغیرۃ ولا کبیرۃ الا احصاہا "وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون" قال فقام الیہ بعض اصحاب المشایخ فقبض علیہ وكان ذلک آخر عہد تاہہ ولا ندری ما کانت حالہ ~

تہذیب لعلو 6: (مخلف اسناد)

جناب ابن حمزہ ثمالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا ہے کہ عبد الملک بن مروان جب مکہ میں آیا اور اُس نے لوگوں کے سامنے خطبہ دینا شروع کیا تو جب وہ موعظہ بیان کرنے لگا تو ایک مرد کھڑا ہوا اور اُس نے کہا:

”بس کر دیں کر دیہ وعظ رہنے دو کیونکہ تم وہ لوگ ہو جو دوسروں کو نیکی کا قہم دیتے ہو اور خود عمل نہیں کرتے۔ لوگوں کو برائی سے روکتے ہو لیکن خود برائی سے نہیں رکتے۔ دوسروں کو وعظ کرتے ہو خود اس وعظ کو قبول نہیں کرتے۔ ہم تمہارے امر کی اطاعت کریں

یا تمہاری سیرت کی اتباع کریں؟ اگر تم کہتے ہو کہ ہماری سیرت کی اتباع کرو تو ہم ظالموں کی سیرت کی کیسے اتباع کر سکتے ہیں؟ اور مجرموں کی اتباع پر کوئی دلیل بھی نہیں ہے۔ وہ مجرم جو اللہ کے مال کو اپنی دولت قرار دیں اور اللہ کے بندوں کو غلام قرار دیں اور اگر تم کہتے ہو کہ ہمارے آمر و حکم کی اطاعت کرو اور ہماری نصیحت کو قبول کرو تو جو اپنے آپ کو دھوکا دے وہ دوسروں کو کیسے نصیحت کر سکتا ہے؟ جو عادل نہ ہو اس کی اطاعت کیسے واجب ہو سکتی ہے؟ اگر تم کہتے ہو کہ حکمت حاصل کرو خواہ وہ جہاں سے بھی ملے اور وعظ کو قبول کرو خواہ وہ جس سے بھی سنو شاید ہمارے درمیان ایسے افراد بھی موجود ہوں گے جو تم سے زیادہ وعظ کر سکتے ہیں اور تم سے زیادہ لغات و حکمت کی وجوہ کو جانتے ہیں۔

پس ان سے پابندیاں بناؤ اور ان کی زبانوں پر لگے ہوئے تالے کھولو اور ان کے راستے خالی کرو اور ان کو آزاد کرو اور ان کو شہروں میں چمکے دو اور ان کو اپنے مقام سے دوسرے شہروں کی طرف جانے دو خدا کی قسم! ہم نے اپنے تمام امور میں تمہاری تقلید نہیں کی اور ہم نے اپنے بدوں پر اموال پر اور دین پر حاکم قرار نہیں دیا تا کہ تم ہمارے درمیان جبار اور ظالموں کی سیرت کو رائج کرو۔ مگر یہ کہ ہم ایک مدت کے پورے ہونے تک صبر کریں اور اس کی انتہا ہو گئی ہے۔ محنت و مشقت ختم ہو چکی ہے اور تم میں سے ہر کنبے والے کے لیے ایک دن آئے گا جو ان کے لیے ختم نہیں ہوگا۔ ایک کتاب ہوگی اس کو پڑھنا ضروری ہے۔ دھوکا دینے والا خواہ چھوٹا ہو یا بڑا اس کا اِحْصار کیا جائے گا۔ عنقریب وہ لوگ جو ظالم ہیں جان لیں گے کہ ان کو ایک ٹھکانے کی طرف پلٹ کر جانا ہے۔“

راوی بیان کرتا ہے کہ اس کے بعد بعض کاوندے کھڑے ہوئے اور اس کو قابو کر لیا اور اس کے بعد اس کے ساتھ کیا سلوک ہوا اس کا ہمیں علم نہیں کیونکہ ہم وہاں سے چلے گئے تھے۔

جناب سیدہ کورات کے وقت دفن کیا گیا

﴿قال حدثنا﴾ ابو جعفر محمد بن علی بن الحسین ﴿قال حدثنا﴾ ابی
 ﴿قال حدثنا﴾ احمد بن ادريس قال محمد بن عبد الجبار عن القاسم بن
 محمد الرازی عن علی بن النهرمان عن علی بن الحسین بن علی عن أبيه
 الحسين (ع) قال لما مرضت فاطمة بنت النبی (ص) وصت الى علی (ع)
 ان یکتم امرها ویخفی خبرها ولا یؤذن احد بعرضها ففعل ذلك وكان
 يعرضها بنفسه وتعينه علی ذلك اسماء بنت عمیس رحمها الله علی
 استسرار بذلك كما وصت به فلما حضرتها الوفاة وصت امیر المؤمنین
 (ع) ان یتولی امرها ویدفنها لیلاً ویعطی قبرها فتولی ذلك امیر المؤمنین
 (ع) ودفنها وعفی موضع قبرها فلما نفث یدہ من تراب القبرها ج به
 الحزن فارسل دموعه علی خديه وحول وجهه الى قبر رسول الله (ص)
 فقال السلام عليك یا رسول الله منی والسلام عليك من ابتک وحبيبک
 ولقرا عینک وزایرتک والباقیة فی الثری ببقعتک والمختار لیا الله سرعة
 اللحاق بك قل یا رسول الله عن صیفتک صیری وضعف عن سیدة النساء
 تجلدي الا ان لی فی التأسی بستک والحزن الذی حل بی فراقک موضع
 التعمی فلقد رسدتک فی ملحودہ قبرک بعد ان فاضت نفسك علی صدری
 وغمضتک ببیدی وتولیت امرک بنفسی نعم وفی کتاب الله انعم القبول انا
 لله وانا الیه راجعون قد استرجعت الودیعة واخذت الرهینة واختلست
 الزهراء فما اتجج الخضراء والغبراء یا رسول الله اما حزنی فسرمد واما لیلی
 فمسهد لا یبرح الحزن او یختار الله لی دارک التی انت فیها مقبیه کمدہ
 مقبیه وهم مہیج سرعان ما فرق الله بیننا والی الله اشکو ومستحبک ابتک

بتظاھر انتك على وعلى عظمها حقها فاستخيرها الحال فكم من غليل
 اعتلج في صدرها لم تجد الى بعه سبيلا وستقول ويحكم الله وهو خير
 الحاكمين سلام عليك يا رسول الله سلام مودع لاسام ولا قال فان انصرف
 فلا عن ملالة وان اقم فلا سوء ظن بما وعد الصابرين الصبر ايمن واجمل
 ولولا غلبة المستولين علينا لجعلت المقام عند قبرك لزاما وللبثت عنده
 معكوكا ولا اعولت اعوال الشكلى على جليل الرزية فبعين الله تدفن اهنتك
 سرا وتهتغم حقها قهراً ويجمع ارضها جهرأ ولم يطل العهد ولم يخل منك
 الذكر فالى الله يا رسول الله المشتكى وفيك اجمل العزاء وصلوات الله
 عليك وعليهما ورحمة الله وبركاته۔

22 مئی 7: (بخلاف استاد)

حضرت امام حسین علیہ السلام نے فرمایا کہ جب جناب فاطمہ علیہا السلام بنت نبی
 اکرمؑ بیمار ہوئیں تو آپؑ نے امیر المومنین علی علیہ السلام سے وصیت فرمائی کہ وہ ان کے
 معاملہ کو پوشیدہ رکھیں اور میری خبر مخفی رہے۔ اور کسی کو میری بیماری کی اطلاع نہ ہو۔ انہوں
 نے ایسا ہی کیا اور آپؑ خود بی بی کی حار واری کرتے اور آپؑ کے ساتھ اسماء بنت عمیس
 رحمۃ اللہ علیہا مدد کرتیں اور اس وصیت کے مطابق اس معاملہ کو پوشیدہ رکھتی رہیں۔ اور جب
 وفات کا وقت قریب آیا تو بی بی نے امیر المومنین علیہ السلام سے وصیت کی کہ وہ میرے
 غسل، کفن اور دفن کو خود انجام دیں (کیونکہ معصوم کا غسل، کفن اور دفن غیر معصوم نہیں کر سکتا)
 اور مجھے رات کو دفن کرنا اور میری قبر کا نشان مٹا دینا۔ پس امیر المومنین نے تمام امور کو خود
 انجام دیا اور بی بی کو رات کے وقت دفن کیا اور قبر کا نشان بھی مٹا دیا۔ پس جب آپؑ نے قبر
 کی مٹی سے ہاتھ صاف کر لیے تو آپؑ پر غم طاری ہو گیا اور آپؑ کی آنکھوں سے آنسو
 جاری ہو گئے۔ آپؑ نے اپنا چہرہ قبر نبیؐ کی طرف کیا اور کہا: السلام علیک یا رسول اللہ۔ اے

رسول خدا میری اور اپنی بیٹی کی طرف سے سلام قبول فرمائیں۔ جو آپ کی بیٹی آپ کی محبوبہ بیٹی آپ کی آنکھوں کی خشک آپ کی زائرہ و د زمین کے نیچے سو گئی ہے اور آپ کی قبر سے دور سو گئی ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے بہت جلدی آپ کی ملاقات کے لیے چن لیا۔ یا رسول اللہ! آپ کی جدائی نے میرے صبر کو قلیل کر دیا اور سیدۃ النساء کی وجہ سے میرا جسم کمزور ہو گیا ہے۔ مگر یہ کہ مجھے آپ کی سنت کی اتباع کرتے ہوئے صبر کرنا ہوگا اور وہ غم جو آپ کے فراق کی وجہ سے مجھے حاصل ہوا ہے اس پر میں صبر کرتا ہوں اور آپ کو قبر میں بے عیب دفن کرنے کے بعد آپ کا غم میں ہمیشہ اپنے سینے میں محسوس کرتا رہوں گا۔ میں نے اپنے ہاتھوں سے آپ کی آنکھوں کو بند کیا اور آپ کے تمام امور کو انہوں نے اپنے ہاتھوں سے انجام دیا اور اللہ کی کتاب میں جو بہترین قبول کرنے والی نصیحت ہے وہ یہ ہے کہ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ تحقیق آپ نے اپنی امانت واپس لے لی ہے اور آپ نے اپنی رخصت لے لی ہے۔ آپ نے مجھ سے زہراؓ اچانک واپس لی ہے اور ایسا غم مجھے دیا ہے کہ جس کی مثل آسمان و زمین میں کہیں نہیں ملتی۔

یا رسول اللہ! میرا غم ہمیشہ تازہ رہے گا اور میری راتیں روتے ہوئے گزریں گی۔ میرا غم کبھی ختم نہیں ہوگا یہاں تک کہ میں آپ کے اس گھر میں نہ آ جاؤں جس میں آپ مقیم ہیں (یعنی قبر میں) میرا غم سدا ہر رہے گا۔ آنکھ بھی نہیں خشک ہوگی۔ کتنی جلدی اللہ نے ہمارے درمیان جدائی ڈال دی ہے اور آپ کے بعد میرے ساتھ جو ہوا ہے میں اللہ کی بارگاہ میں اس کا شکوہ کرتا ہوں اور عنقریب آپ کی بیٹی آپ کو بتائے گی کہ آپ کے بعد آپ کی امت ہمارے خلاف کس طرح ایک دوسرے کی مدد کرتی رہی اور حق کو ضبط کرنے میں انہوں نے کیسے جھوم کیا؟

یا رسول اللہ! آپ ان سے حال دریافت کریں کہ کیسے کیسے دکھ اس کے سینے میں موجزن رہے ہیں کہ جن کو سلجھانے کے لیے کوئی راہ نہیں تھا اور عنقریب وہ آپ سے جدا ہو جائیں گی۔

کچھ کہہ دے مگی اور اللہ ہمارے بارے میں حکم کرنے والا ہے جو سب سے بہتر حکم کرنے والا ہے۔

یا رسول اللہ! میری طرف سے آپ پر سلام ہو اور اللہ تعالیٰ سلام ہو کہ ایسی سلامتی کہ جس میں نہ موت ہو نہ غم ہو۔ اگر میں منصرف ہو جاؤ (یعنی چلا جاؤں) تو یہ اکٹھا ہٹ کی وجہ سے نہیں ہے اور اگر میں کھڑا ہو جاؤں تو اس وجہ سے نہیں کہ صابریں کے لیے جو وعدہ کیا گیا ہے میں اس کے بارے میں سوئے ظن رکھتا ہوں۔ صبر امن کے لیے اور زیادہ خوبصورت ہے۔ اگر ان سرکشوں کا غلبہ نہ ہوتا تو میں آپ کی بیٹی کی قبر آپ کی قبر کے ساتھ قرار دیتا اور میں ہمیشہ وہیں پر رہتا اور وہاں بیٹھ کر اس طرح چلا کر روتا کہ جیسے اولاد والی ماں اپنی نسل کے ختم ہونے پر روتی ہے۔ میں اللہ کی مدد سے آپ کی بیٹی کو رات کی تاریکی میں چھپ کر دفن کر چکا ہوں کہ جس کے حق کو نصب کیا گیا اور جس کو میراث سے صبراً و علانیہ محروم رکھا گیا کہ اس کے بارے میں آپ کے عہد اور آپ کی سفارشات کا بھی لحاظ نہیں رکھا گیا۔

یا رسول اللہ! میں اللہ کی بارگاہ میں اس کا شکوہ کرتا ہوں اور آپ کے بارے میں زیادہ عزاداری کرنے والا ہوں۔ اللہ پر درود و سلام ہو آپ پر اور آپ کی بیٹی پر اللہ کی رحمت ہو۔

○

﴿قال حدثنا﴾ ابو جعفر محمد بن علی بن الحسین ﴿قال حدثنا﴾

محمد بن علی ما جیلویہ عن عمہ محمد بن ابی القاسم عن احمد بن محمد خالد عن ابیہ عن محمد بن سنان عن محمد بن عطیہ عن ابی عبد اللہ جعفر بن محمد (ع) قال قال رسول اللہ (ص) الموت کفارة لذنوب المؤمنین -

تحدیث نمبر 8: (تحقیق - اسناد)

حضرت جعفر الصادق علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: موت مومنین کے گناہوں کا کفارہ ہے۔

دین تیرا بھائی ہے

﴿قال أخبرني﴾ ابو الحسن علی بن محمد الکاتب ﴿قال حدثنا﴾ ابو القاسم زکریا بن یحییٰ الکیسی ﴿قال حدثني﴾ ابو القاسم داود بن القاسم الجعفری رحمہ اللہ قال سمعت الرضا علی بن موسیٰ (ع) يقول ان امیر المؤمنین صلوات اللہ علیہ قال لکیل بن زیاد فیما قال یا کمیل اخوک دینک فاحتط لدینک بما شئت والحمد للہ رب العالمین وصلى اللہ علی سیدنا محمد وآلہ وسلم تسليماً تمام الأمانی فی مجالس هذا الشهر وهو شهر رمضان سنة احدى عشر واربع مائة وحسبنا اللہ ونعم الوکیل۔

تفسیر: معبر 9: (بخلاف اسناد)

حضرت امام رضا علیہا السلام نے فرمایا: امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے جناب کمیل بن زیاد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: اے کمیل! تیرا بھائی تیرا دین ہے۔ اس کے بارے میں جتنی ممکن ہو احتیاط کرو۔

مجلس نمبر 34

[بروز ہفتہ ۶ شعبان سال ۱۴۰۹ ہجری قمری]

جو عمل قبول ہو جائے وہ قلیل نہیں ہوتا

﴿حدثنا﴾ الشيخ الجليل المفيد ابو عبد الله محمد بن محمد بن النعمان ادام الله حراسته ﴿قال أخبرنا﴾ ابو بكر عمر بن محمد الجعابي ﴿قال حدثنا﴾ ابو العباس احمد بن محمد بن سعيد بن عقدة ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن هرون بن عبد الرحمن المحجزي ﴿قال حدثنا﴾ ابى ﴿قال حدثنا﴾ عيسى بن ابى الورد عن احمد بن عبد العزيز عن ابى عبد الله جعفر بن محمد (ع) قال قال امير المؤمنين عليه السلام لا يقل مع التقوى عمل وكيف يقل ما يتقبل -

تھاویٹ نمبر 1: (بخلاف اندر)

حضرت امام جعفر الصادق علیہ السلام نے امیر المؤمنین علیہ السلام سے نقل کیا کہ آپ نے فرمایا: تقویٰ کے ساتھ عمل قلیل نہیں ہوتا، کیونکہ جو عمل قبول ہو جائے وہ قلیل نہیں ہو سکتا۔

رزق موت کی طرح تم کو ضرور ملے گا

﴿قال أخبرني﴾ ابو نصر محمد بن الحسين المقرئ ﴿قال حدثنا﴾ ابو القاسم علی بن محمد ﴿قال حدثنا﴾ ابو العباس الاحوص بن علی بن

مرداس ﴿قال حدثني﴾ محمد بن الحسن بن عيسى الرواسي ﴿قال حدثنا﴾ سماعة بن مهران عن ابي عبد الله جعفر بن محمد (ع) قال ان من اليقين الا ترضوا الناس بسخط الله عزوجل ولا تلوموهم على ما لم يؤتكم الله من فضله فان الرزق لا يسوقه حرص ولا يرده كراهية كاره ولوان احدكم فر من رزقه ادرکه كما يدركه الموت -

مصائب نعوذ 2: (بخلاف اسناد)

حضرت امام جعفر الصادق علیہ السلام نے فرمایا: یقین کی علامات میں سے یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے لوگوں کی خوشنودی طلب نہ کرو اور جو سچ تم کو خدا کے فضل سے نہ ملے اس کی وجہ سے لوگوں کو ملامت نہ کرو کیونکہ تم نے اسے رزق دیا تھا نہیں اور کراہت کرنے والے کی کراہت رزق کو روک نہیں سکتی۔ اگر تم میں سے کوئی اللہ کے تقسیم کردہ رزق سے فرار بھی کرے تب بھی وہ موت کی طرح ٹا کر رہے گا۔

اللہ کا زمین پر خلیفہ کہاں ہے؟

﴿قال أخبرني﴾ ابو جعفر محمد بن علی بن الحسین بن بابويه رحمه الله ﴿قال حدثني﴾ ابي ﴿قال حدثنا﴾ سعد بن عبد الله عن ايوب بن نوح عن صفوان بن يحيى عن ابيان بن عثمان عن ابي عبد الله جعفر بن محمد (ع) قال اذا كان يوم القيمة نادى مناد من بطنان العرش اين خليفة الله في ارضه فيقوم داود النسي (ع) فياتي النداء من عند الله عزوجل لسنا اياك اردنا وان كنت لله خليفة ثم ينادى ثانيا اين خليفة الله في ارضه فيقوم امير المؤمنين علي بن ابي طالب عليه السلام فياتي النداء من قبل الله عزوجل يا معشر الخلائق هذا علي بن ابي طالب خليفة الله في ارضه وحجته على عباده فمن تعلق بخله في دار الدنيا فيتعلق بخله في هذا اليوم

ليستضي بنوره وليتبعه في الدرجات العلى من الجنان قال فيقوم اناس قد تعلقوا بحيله في الدنيا فيتبعونه الى الجنة ثم يأتي النداء من عند الله جل جلاله الامن انتم بامام الى دارالدنيا فليتبعه الى حيث شاء ويذهب به فحينئذ يتبرء الذين اتبعوا من الذين اتبعوا ورأوا العذاب وتقطعت بهم الأسباب وقال الذين اتبعوا لو ان لنا كرة فتنبره منهم كما تبرزوا منا كذلك يريهم اعمالهم حصرات عليهم وما هم بخارجين من النار۔

تھاہیث نمبر 3: (تحریف اسناد)

حضرت امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام نے فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو عرش کے درمیان سے ایک ندا دینے والا ندا دے گا: اللہ کی زمین پر جو اللہ کا خلیفہ تھا وہ کہاں ہے؟ پس داؤد علیہ السلام کھڑے ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آواز آئے گی: اے داؤد! ہماری مراد آپ نہیں ہیں اگرچہ آپ بھی خلیفۃ اللہ تھے۔ پھر دوبارہ آواز دی جائے گی: اللہ کی زمین پر جو خلیفۃ اللہ تھے وہ کہاں ہیں؟ پس امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کھڑے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آواز آئے گی: اے میری مخلوق! یہ علی ابن ابی طالب اللہ کی زمین پر اللہ کی طرف سے خلیفہ تھے۔ بندوں پر اللہ کی رحمت تھی۔ پس جو شخص دنیا میں ان کی جیل (رشتی) سے تمسک رکھتا تھا وہ آج بھی ان کی رشتی سے تمسک حاصل کرے اور ان کے نور سے آج روشنی حاصل کرے اور جنت میں درجات عالیہ میں ان کی اتباع کرے (آپ نے فرمایا) کہ لوگوں کی ایک جماعت کھڑی ہو جائے گی جنہوں نے دنیا میں آپ کی رشتی سے تمسک رکھا ہوگا پس وہ جنت کی طرف جانے میں آپ کی اتباع کریں گے اور سارے کے سارے جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ اس کے بعد دوبارہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آواز آئے گی: ”آگاہ ہو جاؤ دنیا میں جو کوئی جس امام کی اتباع کرتا رہا ہے۔ اس امام کی اتباع کرے اور جدھر وہ امام جائے گا وہ

بھی اس کی اتباع میں چلا جائے۔ پس اس وقت جن لوگوں نے اتباع کی ہوگی وہ اُن پر تہراء کریں گے جن کی انہوں نے اتباع کی ہوگی اور وہ عذاب کو دیکھ رہے ہوں گے اور ان کے تمام اسباب نجات منقطع ہو چکے ہوں گے اور وہ اتباع کرنے والے کہیں گے کہ کاش ہمیں دنیا کی طرف لوٹا دیا جائے تو ہم ضرور تم سے تہراء اور پیروی کریں گے جیسا کہ آج تم ہم سے پیروی کر رہے ہو اور ایسے ہی اللہ ان کو ان کے اعمال دکھائے گا اور وہ ان کو حسرت سے دیکھیں گے اور یہ لوگ جہنم میں ہمیشہ رہنے والے ہوں گے۔

حضرت ابن عباسؓ کا بصرہ والوں کے لیے خطبہ

﴿قال أخبرني﴾ ابوالمظفر بن احمد البهلي ﴿قال حدثنا﴾ ابوبكر محمد بن احمد بن الشَّح ﴿قال حدثنا﴾ حنظل بن عمر الفراء ﴿قال حدثنا﴾ ابو معاذ المداد ﴿قال حدثني﴾ يونس بن عبد الوارث عن أبيه قال سمعنا ابن عباس يخطب عندنا على منبر البصرة اذ اقبل على الناس بوجه ثم قال ايها المتحيرون في دينها اما والله لو قدمتم من قدم الله واخرتم من اخر الله وجعلتم الوراثة والولاية حيث جعلها الله ما عال سهم من فراغ الله ولا عال ولي الله ولا اختلف اثنان في حكم الله فذوقوا اوبال ما فرطتم فيه بما قدمت ايديكم وسيعلم الذين ظلموا اي مقلب يقلبون -

تہہ بہہ نمبر 4: (تخلف استاد)

جناب عبدالوارث نے بیان کیا ہے کہ بصرہ کے خبر پر جناب ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں خطبہ دیا اور ہماری طرف متوجہ ہوتے ہوئے آپؓ نے فرمایا: اے وہ امت! جو اپنے دین میں حیران و پریشان رہتی ہے آگاہ ہو جاؤ خدا کی قسم! اگر تم دین میں اُس کو مقدم رکھتے جس کو خدا نے مقدم کیا ہے اور موخر رکھتے اُس کو جس کو خدا نے موخر کیا

ہے۔ اگر تم بھی وہی قرار دیتے جس جگہ اللہ نے قرار دیا تھا تو اللہ کے واجب کردہ فرائض میں سے کوئی حصہ ضائع نہ ہوتا اور نہ ہی اللہ کے ولی پر ظلم ہوتا اور حکم خدا میں کوئی دو بندے بھی اختلاف نہ کرتے (لیکن تم نے ایسا نہیں کیا) لہذا جو تم اپنے ہاتھوں سے تقریب و کوتاہی کر چکے ہو اُس کا مزہ چکھو اور عنقریب ظالم شیئ کے ان کے لیے کتنا برا ٹھکانہ ہے۔

علی علیہ السلام نے ہمیشہ سنت نبی کے تحت حکم دیا

﴿قال أخبرنا﴾ ابویکسر محمد بن عمر الجعفی ﴿قال حدثنا﴾ ابوالعباس احمد بن محمد بن سعید ﴿قال حدثنا﴾ عیید بن حمدون الرواسی ﴿قال حدثنا﴾ النعمان بن ظریف قال سمعت ابا عبد اللہ جعفر بن محمد (ع) يقول ما رأيت عليا (ع) قضی قضاء الا وجدت له اصلا في السنة قال وكان علي (ع) يقول لو اختصم الي رجلان فقضيت بينهما ثم مكثا احوالا كثيرة ثم اتيانني في ذلك الأمر لقضيت بينهما قضاء واحداً لأن القضاء لا يحول ولا يزول أبداً۔

ترجمہ: نمبر 5: (بخلاف استاد)

جناب حسن بن ظریف رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر الصادق علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا: میں نے نہیں دیکھا کہ حضرت علی علیہ السلام نے کوئی فیصلہ کیا ہو مگر یہ کہ میں نے اس کی بنیاد کو سنت نبی کے مطابق نہ پایا ہو۔ علی علیہ السلام فرمایا کرتے تھے:

”اگر میرے سامنے دو بندوں کے جھگڑے کو پیش کیا جائے اور میں ان کے درمیان فیصلہ کروں اور پھر چند سالوں بعد دونوں پھر ایسی نزاع پیش کریں تو میں پھر بھی ان کے درمیان وہی فیصلہ کروں گا۔ دونوں وقتوں کا فیصلہ ایک ہی ہوگا کیونکہ قضاء تبدیل

نہیں ہوتی اور نہ ہی وہ کبھی ضائع و زائل ہوتی ہے۔

ماں کی ناراضگی کا اثر

﴿قال أخبرني﴾ ابو نصر محمد بن الحسين النصير المقرئ ﴿قال﴾
 أخبرني ﴿ابو القاسم علي بن محمد قال علي بن الحسن﴾ ﴿قال حدثني﴾
 الحسن بن علي بن يوسف عن ابي عبد الله زكريا بن محمد المؤمن عن
 سعيد بن يسار قال سمعت ابا عبد الله جعفر بن محمد (ع) يقول ان رسول
 الله (ص) حضر شابا عند وفاته فقال له قل لا اله الا الله قال فاعتقل لسانا
 مرارا فقال عند رأسه هل لهذا ام قالت نعم انا امه قال فساخطة انت عليه
 قالت نعم ما كلمته منذست حجج قال لها ارضي عنه قالت رضى الله عنه
 يا رسول الله برضاك عنه فقال له رسول الله (ص) قل لا اله الا الله فقالها
 فقال له النبي (ص) ما ترى قال ارى رجلا اسود الوجه قبيح المنظر وسخ
 الثياب تنن الرياح قد وليني الساعة واخذ بكظمي فقال له النبي (ص) قل
 يا من ياتل اليسر ويعفو عن الكثير اقبل مني اليسر واعف عني الكثير
 انك الغفور الرحيم فقالها الشاب فقال له النبي (ص) انظر ما ترى قال ارى
 رجلا ابيض اللون حسن الوجه طيب الرائحة قد وليني وارى
 الأسود قد تولى عني فقال له فاعد فقال له ما ترى قال لست ارى الأسود
 وارى الأبيض قد وليني ثم قضى على تلك الحال۔

تصانيف شعير 6: (بخلاف است ۱)

حضرت سعید بن یزید رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر

بن محمد الصادق علیہ السلام سے سنا کہ آپؑ نے فرمایا:

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک جوان کے پاس اُس کی موت کے وقت حاضر ہوئے اور آپؐ نے اس سے فرمایا: کہو لا الہ الا اللہ لیکن اُس کی زبان میں رکاوٹ پیدا ہوگئی اور وہ یہ کلمات ادا نہ کر سکا۔ پس آپؐ نے ایک عورت سے جو اُس کے سرہانے کی طرف کھڑی تھی فرمایا: کیا تو اس جوان کی ماں ہے؟ اُس عورت نے جواب دیا: ہاں میں اس کی ماں ہوں۔ آپؐ نے پوچھا: کیا تو اس پر ناراض ہے؟ اُس نے عرض کیا: ہاں یا رسول اللہ! میں نے چھ سال سے اس کے ساتھ کوئی بات نہیں کی۔ آپؐ نے فرمایا: اس کو معاف کر دے۔ اُس عورت نے جواب دیا: اللہ اس سے راضی ہو جائے اور آپؐ کی رضا کی خاطر میں بھی اس سے راضی ہوں۔ پس رسول اللہؐ نے دوبارہ اُس جوان سے فرمایا: کہو: لا الہ الا اللہ۔ اُس نو جوان نے ان کلمات کو زبان پر جاری کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس سے فرمایا: اب بتاؤ تم کیا دیکھ رہے ہو؟ اس نے عرض کیا: میں ایک سیاہ رنگ کا چہرہ جو انتہائی ڈراؤنا ہے دیکھ رہا ہوں اور اس سے سخت بد بو آ رہی ہے اور وہ میرے قریب کھڑی ہے اور اُس نے میری گردن کو پکڑا ہوا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ کہو (اے وہ ذات! جو تھوڑا قبول کر لیتی ہے اور زیادہ کو معاف کر دیتی ہے مجھ سے تھوڑا قبول فرما اور زیادہ مجھے معاف کر دے) کیونکہ تو بہت زیادہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے) پس اُس نے یہ کلمات بھی زبان سے جاری کیے۔

اب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اب بتاؤ کیا دیکھ رہے ہو؟ اُس نے عرض کیا: اب میں ایک خوبصورت نو جوان کو دیکھ رہا ہوں جس سے اچھی خوشبو آ رہی ہے اور اچھا لباس اُس نے زیب تن کیا ہوا ہے۔ میرے قریب آ رہا ہے اور وہ سیاہ چہرے والا اب مجھ سے دور جا رہا ہے۔ آپؐ نے فرمایا: ان کلمات کو دوبارہ اپنی زبان پر جاری کرو۔ پس اُس نے اعادہ کیا تو آپؐ نے دریافت کیا: اب کیا دیکھ رہے ہو؟ اُس نے عرض کیا: اب میں اُس سیاہ چہرے والے کو نہیں دیکھ رہا اور سفید چہرے والا مجھے نظر آ رہا ہے اور وہ

میرے قریب آ رہا ہے یہی اسی حالت میں اُس کی روح پرواز کر گئی۔

اے علی! آپ میرے بعد فتنوں کے مقابلے میں جہاد کریں گے

﴿قال أخبرني﴾ ابو الحسن علی بن ہلال المہلبی ﴿قال حدثنا﴾ ابو العباس احمد بن الحسن البہزادی ﴿قال حدثنا﴾ الحسين بن عمر المقرئ عن علی بن الأزهر عن علی بن صالح المکی عن محمد بن عمر بن علی عن أبيه عن جده قال لما نزلت علی النبی: اذا جاء نصر الله والفتح قال یا علی انه قد جاء نصر الله والفتح فاذا رأیت الناس یدخلون فی دین الله افواجا فسبح بحمد ربك واستغفره انه كان توابا یا علی ان الله قد كتب علی المؤمنین الجهاد فی الفتنة التي كتب علینا فیها الجهاد قال لفتنة یشهدون ان لا اله الا الله وانی رسول الله (ص) وهم مخالفون لستی وطاعون لی دینی فعلاهم یتقاتلهم یا رسول الله وهم یشهدون ان لا اله الا الله وانك رسول الله فقال علی احداهم فی دینهم وفراقهم لأمری واستحلالهم دماء عترتی قال فقلت یا رسول الله انك وعدتني الشهادة فسل الله تعالی ان یعجلها فقال اجل قد كنت وعدتك الشهادة فكيف صبرك اذا خطبت هذه من هذا وادمی الی رأسی ولحیتی فقلت یا رسول الله اما اذا بینت لی ما بینت فلیس بموطن صبر ولكه موطن بشری وشكر فقال اجل فاعد للخصومة فانك مخاصم امتی قلت یا رسول الله ارشدنی الفلج قال اذا رأیت قومك قد عدلوا عن الهدی فی "للال مخاصم قال الهدی من الله والضلال من الشیطان یا علی ان الهدی هو اتباع امر الله دون الهوی والرأی وكأنك بقوم قد تأولوا القرآن واخذوا بالشبهات واستحلوا الخمر بالبیذ والنجس بالزکوة والسحت بالهدیة قلت یا رسول الله فهاهم اذا فعلوا

ذَٰلِكَ أَهْمُ أَهْلِ رَدَّةٍ أَمْ أَهْلِ فِتْنَةٍ قَالَ هُمُ أَهْلُ فِتْنَةٍ يَعْمَهُونَ فِيهَا إِلَى أَنْ يَدْرِكَهُمُ الْعَدْلُ فَعُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ الْعَدْلُ مَنْ أَمْ مِنْ غَيْرِنَا فَقَالَ بَلْ مَنْ بَنَى يَفْتَحُ اللَّهُ وَبَنَى يَخْتَمُ وَبَنَى الْإِثْمُ يَصْنَعُ الْقُلُوبَ بَعْدَ الشَّرْكِ وَمَنْ يُؤْلَفُ اللَّهُ بَيْنَ الْقُلُوبِ بَعْدَ الْفِتْنَةِ فَقُلْتُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي وَهَبَنَا مِنْ فَضْلِهِ -

تفسیر نمبر 7: (بخلاف اسناد)

محمد بن عمر نے اپنے والد سے اور انہوں نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ جب سورہ فتح اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ نِیْ اَکْرَمَ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوئی تو آپؐ نے جناب علیؑ علیہ السلام سے فرمایا:

اے علیؑ! تحقیق اللہ کی مدد آجیگی ہے اور فتح قریب ہے۔ تم دیکھ رہے ہو کہ لوگ جو حق اللہ کے دین میں داخل ہو رہے ہیں، تم اپنے رب کی تسبیح کرو اور اُس سے مغفرت طلب کرو، کیونکہ وہ بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا ہے۔

اے علیؑ! میرے بعد اللہ تعالیٰ نے مومنین پر فتنوں کے مقابلے میں جہاد کرنا اسی طرح واجب قرار دیا ہے جیسا کہ میرے ساتھ مشرک کے خلاف جہاد ان پر (مومنین پر) واجب قرار دیا ہے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ کون سے فتنے ہیں جن کے خلاف ہمارے اوپر جہاد کو واجب قرار دیا گیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: یہ اُن لوگوں کا فتنہ ہے جو لا الہ الا اللہ والی رسول اللہ کا کلمہ پڑھتے ہوں گے لیکن میری سنت کے مخالف ہوں گے اور میرے رب میں شب خون ماریں گے۔ یا رسول اللہ! کیا ہم اُن کے خلاف جہاد کریں گے کہ جو لا الہ الا اللہ والی رسول کی گواہی دیتے ہوں گے؟

آپؐ نے فرمایا: اُن کے خلاف جہاد اس وجہ سے ہوگا جو انہوں نے دین میں بدعات ایجاد کی ہوں گی اور میرے حکم کی مخالفت کرنے اور میرے بعد میری محترمت کے خوف کو مباح قرار دینے کی وجہ سے ان کے خلاف جہاد کریں گے۔ علیؑ علیہ السلام نے

عرض کیا: میں نے آپ کی خدمت اقدس میں عرض کیا تو آپؐ نے مجھ سے شہادت کا وعدہ کیا ہے، پس آپؐ اللہ سے اس کے جلدی ہونے کی دعا کریں۔ آپؐ نے فرمایا: اس کا وقت معین ہے۔ میں نے آپؐ سے شہادت کا وعدہ کیا ہے اور آپؐ اُس وقت تک صبر کریں جب آپؐ کا یہ اس کو نگینہ کر دے گا (آپؐ نے میرے سر اور ریش کی طرف اشارہ فرمایا) پس میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جس چیز کا آپؐ نے ارادہ کیا ہے وہ؟ کر رہے گی۔ پس یہ صبر کا مقام نہیں ہے بلکہ یہ شکر اور خوشی کا مقام ہے۔ آپؐ نے فرمایا: ہاں! پس خصوصت کے لیے آمادہ رہو کیونکہ آپؐ میری امت کے محاسن اور جھڑے میں مقابل ہیں۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپؐ نے مجھے کامیابی کی خوشخبری دی ہے۔

آپؐ نے فرمایا: اے علی! جب آپؐ اس قوم کو دیکھو کہ وہ ہدایت سے گمراہی کی طرف جارہی ہے پس اُس وقت ان سے خصوصت اختیار کرو کیونکہ ہدایت اللہ کی طرف سے ہے اور گمراہی شیطان کی طرف سے ہے۔

یا علی! ہدایت یہ ہے کہ اللہ کے حکم کی اتباع کرنا نہ کہ ہوئی و خواہش کی۔ گو یا یہ وہ قوم ہے کہ جو قرآن کی تاویل کرتے ہیں اور شبہات کو اخذ کرتے ہیں اور شراب کو ہلکا بنا کر حلال قرار دیں گے اور نجس کو زکوٰۃ سے ہٹا کر حلال کر لیں گے اور حرام کو ہدایہ بنا کر حلال قرار دیں گے۔

میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ لوگ کون ہیں؟ جب وہ ایسا کریں گے کیا وہ اہل رد ہیں یا اہل فتنہ ہیں؟

رسول اللہؐ نے فرمایا: وہ اہل فتنہ ہیں اور وہ اُن فتنوں میں حیران و پریشان ہوں گے اور وہ عدل کو پانے کی کوشش کریں گے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا عدل ہمارے پاس ہوگا یا ہمارے غیر کے پاس؟ آپؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ہم سے ابتداء کی ہے اور ہم سے ہی اختتام کرے گا اور شرک کے بعد لوگوں کے دلوں کو ہماری وجہ سے

مؤلف کیا ہے اور ہم سے ہی قہر کے بعد لوگوں کے دلوں کو اللہ دوبارہ جوڑے گا۔ پس میں نے عرض کیا: تمام تعریف اُس اللہ کے لیے ہے جس نے اپنا فضل عطا کیا ہے۔

قیامت کے دن اللہ تمام مخلوق کو ایک میدان میں جمع کرے گا

﴿قال أخيرني﴾ أبو القاسم جعفر بن محمد بن قولويه رحمه الله
 ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن الحسين بن عاصم عن المعلى بن محمد البصري عن
 محمد بن جمهور القمي ﴿قال حدثنا﴾ أبو علي الحسن بن محبوب قال
 سمعت أبا محمد الوائلي رواه عن أبي الورد قال سمعت أبا جعفر محمد
 بن علي الباقر (ع) يقول إذا كان يوم القيمة جمع الله الناس في صعيد واحد
 من الأولين والآخرين عراة حفاة فيوقفون على طريق المحشر حتى يعرفوا
 عرقاً شديداً ويشتد انقاسهم فيمكثون بذلك ما شاء الله وذلك قوله تعالى
 "فلا تسمع الاهمسا ثم ينادى مناد من تلقاء العرش أين النبی الامی قال
 فيقول الناس قد اسمعت كلا قسم باسمه قال فينادى مناد أين نبي الرحمة
 محمد بن عبد الله قال فيقوم رسول الله (ص) فيقف امام الناس كلهم حتى
 ينتهي الى حوض طوله ما بين ايله وصنعا فيقف عليهم ثم ينادى بصحايبكم
 فيقوم لهم الناس فيقف معه ثم يؤذن الناس فيمرون قال أبو جعفر (ع) فبين
 وارد وبين مصروف فاذا رأى رسول الله (ص) من يصرف عنه مه محبينا
 اهل البيت بكى وقال يارب شيعة على يارب شيعة على قال فيبعث الله
 اليه ملكا فيقول له ما يبكيك يا محمد قال وكيف لا ابكي لأناس من شيعة
 اخي على اين اين طالب عليه السلام اراهم قد صرفوا تلقاء اصحاب النار
 ومنعوا من ورود حوضي قال فيقول الله عز وجل يا محمد اني قد وهبتهم
 لك وصفحت لك عن ذنوبهم والحقتهم لك ومن كانوا يتولون من ذريتك

وجعلتهم في زمرك واوردتهم حوضك وقبلت شفاعتك فيهم واكرمك
بذلك ثم قال ابو جعفر محمد بن علي بن الحسين (ع) فكم من باك يومئذ
وباكية ينادون يا محمد اذرا وذلك فلا يبقى احد يومئذ كان يتوالانا ويحبنا
الا كان في حزبنا ومعنا وورد حوضنا -

تعبیر نمبر 8: (بخلاف اسناد)

ابودرداء رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابو جعفر محمد بن علی الباقر
علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا:

جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ تمام اولین و آخرین کو ایک وسیع و عریض میدان
میں جمع کر دے گا۔ تمام لوگ محشر کے میدان میں کھڑے ہوں گے یہاں تک کہ ہر ایک
سے بہت زیادہ پسینہ بہہ جائے گا اور ان کی سانس اُن کے لیے سخت دشوار ہوگی۔ وہ اسی
حالت میں اسی طرح کھڑے رہیں گے جب تک اللہ چاہے گا۔ اس کے بارے میں اللہ
تعالیٰ کا قول ہے: فلا تسع الا حسا (پس وہاں کوئی آواز نہیں سنے گا مگر آہستہ) پھر
عرش کے نیچے منادی ندا دے گا: نبی اُمی ہاں ہیں؟ راوی نے بیان کیا: پس لوگ کہیں گے:
ثقیقین جس کسی کا نام یہ ہوگا وہ اسی کو سنے گا۔ پھر منادی آواز دے گا: نبی الرحمۃ محمد بن
عبداللہ کہاں ہیں؟ آپؑ نے فرمایا: پھر رسول خدا کھڑے ہوں گے اور تمام لوگ اُن کے
سامنے کھڑے ہوں گے یہاں تک کہ اُن کے حوض جس کی چوڑائی ایلہ اور صنعاء کے
درمیان فاصلہ کے برابر ہوگی (یہ دو پہاڑوں کے نام ہیں) پس تمام لوگ حوض پر کھڑے
ہوں گے پھر تمام لوگوں کے حاجب (یعنی نبی اکرمؐ) کو آواز دی جائے گی۔ میں بھی لوگوں
کے ساتھ اُن کے سامنے کھڑا ہو جاؤں گا۔ پس لوگوں کو وہاں سے ہٹا دیا جائے گا۔

امام ابو جعفر الباقر علیہ السلام فرماتے ہیں: وارد اور معروف کے درمیان جب رسول
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیکھیں گے کہ وہ لوگ جن کو چٹایا جا رہا ہے ان میں اہل بیت

کے محبت بھی ہیں تو آپ گریہ کریں گے اور عرض کریں گے: اے میرے رب! علی کے شیعہ اے میرے رب! علی کے شیعہ۔ پس اس وقت ایک فرشتہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوگا اور عرض کرے گا: اے محمد! آپ کیوں رو رہے ہیں: آپ فرمائیں گے کہ بھلا میں کیوں نہ گریہ کروں؟ میں اپنے بھائی علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے شیعوں کی خاطر گریہ کر رہا ہوں اور دیکھ رہا ہوں کہ اُن کو بھی اصحاب جہنم کے ساتھ ہٹایا جا رہا ہے اور اُن کو میرے پاس حوض پر وارد نہیں ہونے دیا جا رہا۔ پس آواز قدرت آئے گی: اے محمد! میں نے علی کے شیعوں کو آپ کو بہہ کر دیا اور آپ کی خاطر میں نے اُن کے گناہوں کو معاف کر دیا اور میں نے اُن کو آپ کے ساتھ آپ کی ذریت میں سے جن کے ساتھ محبت و ولایت رکھتے ہیں اُن کے ساتھ ان کو ملحق کر دیا ہے اور ان کو میں نے آپ کے گروہ میں داخل کر دیا ہے اور آپ کے حوض پر میں نے اُن کو وارد کر دیا ہے اور اُن کے حق میں میں نے آپ کی شفاعت کو بھی قبول کر لیا ہے اور اس شرف قبولیت و شفاعت سے آپ کو عزت بخشی ہے۔ پھر امام ابو جعفر محمد بن علی الباقر علیہم السلام نے فرمایا:

کتنے زیادہ رونے والے اور رونے والیاں اُس دن آواز دیں گی: اے محمد! ہم پر بھی رحم فرما۔ پس اس کے بعد اس دن کوئی بھی ہم سے محبت کرنے اور ہماری ولایت رکھنے والا نہیں بچے گا مگر یہ کہ وہ ہماری حمایت و گروہ میں ہوگا۔ ہمارے ساتھ ہوگا اور ہمارے حوض کوثر پر وارد ہوگا۔

سب سے بہتر نسی ہیں

﴿قال أخبرني﴾ ابو القاسم جعفر بن محمد رحمه الله ﴿قال حدثنا﴾ ابو علي محمد بن ممام الاسكافی ﴿قال حدثنا﴾ عبد الله بن العلا ﴿قال حدثنا﴾ ابو سعيد الآدمی ﴿قال حدثني﴾ عمر بن عبد العزيز المعروف بزحل عن جميل بن دراج عن ابی عبد الله جعفر بن محمد (ع) قال خياركم

سمعانکم وشرارکم بخلائکم ومن صالح الأعمال البر بالاخوان والسعی فی حوائجهم وفي ذلك مرغمة للشیطان وتزحزح عن النیران ودخول الجنان یا جمیل اخبِر بهذا مرغمة لشیطان وتزحزح عن النیران ودخول الجنان یا جمیل اخبِر بهذا الحدیث غرر أصحابك قلت من غرر أصحابی قال هم البارون بالاخوان فی السر والسرقة قال اما ان صاحب الکثیر یهون علیه ذلك وقدمدح الله صاحب القلیل فقال ویثرون علی انفسهم ولو کان بهم خصاصة ومن یشح نفسه فاولئک هم الفلحون وحسنا الله ونعم الوکیل وصلى الله على سيدنا محمد النبي وآله وسلم تسليماً

تصديت نمبر 9: (بخلاف اسناد)

حضرت امام جعفر الصادق علیہ السلام نے فرمایا: تم لوگوں میں سب سے زیادہ بہتر وہ لوگ ہیں جو سچی ہیں اور تم میں سے سب سے بدتر وہ لوگ ہیں جو بخیل ہیں۔ جو لوگ اپنے بھائیوں کے ساتھ نیک سلوک کرتے ہیں اور ان کی حاجت کو پورا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ اپنے عمل سے شیطان کو ذلیل و خوار کرتے ہیں اور جہنم سے دور ہوتے ہیں اور جنت میں داخل ہونے والے ہوتے ہیں۔ اسے جمیل (راوی حدیث) اس حدیث کو اصحاب کے لیے بیان کرو۔ میں نے عرض کیا: مولاً! یہ کون لوگ ہیں؟ آپ نے فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے بھائیوں سے تنگی اور آسانی دونوں صورتوں میں تنگی کرنے والے ہیں۔ آپ نے فرمایا: آگاہ ہو جاؤ یہ زیادہ مال والوں کے لیے بہت آسان ہے جب کہ اللہ نے قلیل مال والوں کی مدحت فرمائی ہے اور یوں فرمایا: ”اگرچہ وہ خود تنگی میں ہوں اور حاجت مند ہوں پھر بھی وہ دوسروں کو اپنے نفس پر ترجیح دیتے ہیں اور جو شخص اپنے نفس کو حرص سے بچالے گا تو ایسے ہی لوگ فلاح و کامیابی پانے والے ہیں اور ہمارے لیے اللہ ہی کافی ہے اور وہ اچھا کفیل و وکیل ہے۔“

صلی اللہ علی محمد وآلہ وسلم تسليماً

مجلس نمبر 35

[روز ہفتہ ۳ رمضان سال ۱۴۰۹ ہجری قمری]

اللہ کے لیے حجت بالغہ ہے

﴿حدثنا﴾ الشيخ المفيد ابو عبد الله محمد بن محمد بن النعمان ايد الله تمكينه قال ابو القاسم جعفر بن قولويه رحمه الله ﴿قال حدثني﴾ محمد ابن عبد الله بن جعفر الحميري ﴿قال حدثني﴾ هرون بن مسلم ﴿قال حدثني﴾ مسعدة بن زياد قال سمعت جعفر بن محمد (ع) وقد سئل عن قوله تعالى فله الحجة البالغة اذا فقال كان يوم القيامة قال الله تعالى للعبد كنت عالما فان قال نعم قال له افلا عملت بما علمت وان قال كنت جاهلا قال له افلا تعلمت حتى تعميل فيخصمه فتلك الحجة البالغة لله عز وجل على خلقه

حديث صحيح 1: (تحف استاد)

جناب مسعود بن زیاد نے بیان کیا ہے کہ حضرت امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپ سے جب قول خدا فلاں الحجة البالغة کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا:

جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ بندے سے سوال کرے گا کہ کیا تو عالم تھا؟ اگر وہ جواب میں ہاں کہہ دے گا تو خدا فرمائے گا: اگر تو عالم تھا تو اپنے علم کے مطابق تو نے عمل کیوں نہیں کیا؟ اگر وہ بندہ کہے گا کہ میں جاہل تھا تو اللہ فرمائے گا: تو پھر تو نے علم

حاصل کیوں نہیں کیا تاکہ اُس کے مطابق عمل کر سکتا؟ پس وہ لا جواب ہو جائے گا۔ یہ ہی مراد ہے کہ خدا اپنی مخلوق پر رحمہ باندھے (یعنی اُس کے پاس دلیل ہوگی جس کا بندہ جواب نہیں دے سکے گا)۔

حضرت لقمانؑ کا اپنے بیٹے کو وعظ کرنا

﴿قال أخبرني﴾ أبو القاسم جعفر بن محمد بن قولويه رحمه الله
﴿قال حدثني﴾ الحسن بن محمد بن عامر عن القاسم بن محمد الاصفهاني
عن سليمان بن داؤد المنقري عن حماد بن عيسى عن أبي عبد الله جعفر بن
محمد (ع) قال كان فيما وعظ لقمان ابنه قال له يا بني اجعل في ايامك
وليا ليلك وساعاتك نصيباً لك في طلب العلم فانك تجد له تضييعاً مثل تركه
تصحيح نمبر 2: (بخلاف اسناد)

حضرت جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام نے فرمایا: حضرت لقمان علیہ السلام کو جو وصیت فرمائی اُس میں سے ایک یہ بھی تھی کہ اے میرے بیٹے! اپنے دن اور رات اور گھنٹوں اور لمحوں کے حصول میں قرار دو کیونکہ تو اس کو چل ترکہ کے جاندہ رہا ہے گا۔

میرا اور علیؑ کا ہاتھ عدالت میں مساوی ہے

﴿قال أخبرني﴾ ابو علي الحسين بن عبد الله القطان ﴿قال حدثنا﴾
ابو عمر وعثمان بن احمد المعروف بابن السماك ﴿قال حدثنا﴾ ابو بكر احمد
بن محمد بن صالح التمار ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن مسلم الرازي ﴿قال
حدثنا﴾ عبد الله بن رجا قال أخبرنا اسرائيل عن أبي اسحاق عن هبیس
ابن جنادة قال كنت جالساً عند أبي بكر فأتاه رجل فقال يا خليفة رسول الله
(ص) رسول الله (ص) وعدان يحثولي ثلاث حثيات من تمر فقال ابو بكر

ادعونی علیاً (ع) فجاءه علی فقال یابکر یا ایا الحسن ان هذا یذکر ان رسول اللہ (ص) وعدہ ان یحشوا له ثلاث حثیات من تمر فقال ابوبکر عدوها فوجدوا فی کل حثوة ستین تمرۃ فقال ابوبکر صدق رسول اللہ (ص) سمعته لیلۃ النہجرۃ ونحن خارجون من مکہ الی المدینۃ یقول یا ابا بکر کفی وکف علی (ع) فی العدل سواء۔

قصیدہ نمبر 3: (بخلاف اند)

بیکس ابن جنادہ نے بیان کیا ہے کہ میں حضرت ابوبکر کے پاس موجود تھا کہ ایک آدمی آیا اور اس نے کہا: اے خلیفہ رسول خدا نے میرے ساتھ تین حث کھجور کا وعدہ فرمایا تھا۔ حضرت ابوبکر نے کہا کہ میں علیہ السلام کو میرے پاس بلایا جائے۔ پس امیر المومنین علی علیہ السلام آئے تو حضرت ابوبکر نے عرض کیا: اے ابواسحاق! یہ بندہ دھوکا کرتا ہے کہ رسول خدا نے اس کے ساتھ تین حث (ایک پیان) کھجوروں کی فراہمی کا وعدہ کیا تھا۔ پس آپ نے اس کو تین تھیلیاں کھجوریں فراہم کر دیں۔ حضرت ابوبکر نے کہا کہ ان کو شمار کیا جائے۔ پس جب اُن کو شمار کیا گیا تو ہر ایک تھیلی میں ساٹھ کھجوریں پائی گئیں۔ حضرت ابوبکر نے کہا: رسول خدا نے سچ فرمایا تھا: ہجرت کی رات جب ہم مکہ سے مدینہ کی طرف نقل رہے تھے تو اس وقت آپ نے ساتھ لیا کہ آپ نے فرمایا: اے ابوبکر! میرا اور علی کا ہاتھ نہایت میں مساوی ہے۔

علی علیہ السلام سے محبت کرو

﴿قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ الْقَطَّانُ﴾ (قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو وَشَمَّانُ بْنُ أَحْمَدَ) ﴿قَالَ حَدَّثَنَا﴾ أَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ ﴿قَالَ حَدَّثَنَا﴾ اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدَ بْنِ بِسَامٍ عَنِ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنِ الزَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ سَعْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (ص) (مَعَاشِرَ النَّاسِ احْبِرُوا عَلِيًّا فَإِنَّ لِحْمَهُ

نحمتی ودمہ دمی لعن اللہ اقواما من امتی ضیعوا فیہ عہدی ونسوا فیہ وصیتی ما لہم عند اللہ من خلاق -

حدیث نمبر 4: (بخاری و مسلم)

ابوسعید خدری نے بیان کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! علی ابن ابی طالب سے محبت کرو کیونکہ اس کا گوشت میرا گوشت ہے اور اس کا خون میرا خون ہے۔ اللہ تعالیٰ جنت کرے میری امت کے ایسے گروہوں پر جو علی کے بارے میں میرے عہد کو خالص کریں اور اس کے بارے میں میری وصیت کو فراموش کر دیں۔ ایسے لوگوں کے لیے خدا کے پاس اجر و ثواب کا کوئی حصہ نہیں ہے۔

کوثر کیا ہے؟

﴿قال أخبرني﴾ ابو الحسن علی بن بلال المہلبی قال ابو العباس احمد بن الحسين البغدادی ﴿قال أخبرنا﴾ محمد بن اسماعیل ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن الصلت ﴿قال حدثنا﴾ ابو رزین عن عطاء عن سعید بن جبیر عن عبد اللہ بن العباس قال لما نزل عنی رسول اللہ (ص) انا اعطيتنا الکوثر قال نه علی بن ابی طالب (ع) یا رسول اللہ ما الکوثر قال نعم یا علی الکوثر نہر یجری تحت عرش اللہ عزوجل ماؤه أشد بياضا من اللبن واحلى من العسل والین من الزبد حصاة الزبرجد والياقوت والمرجان حشيشة الزعفران ترابه المسك الأذفر قواعده تحت عرش اللہ عزوجل ثم ضرب رسول اللہ (ص) یدہ علی جنب امیر المؤمنین علی علیہ السلام وقال یا علی ان هذا نہر لی و لک ولحبیبت من بعدی -

حدیث نمبر 5: (بخاری و مسلم)

جناب عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جب رسول خدا پر سورہ کوثر نازل ہوئی تو علی علیہ السلام نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ کوثر کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں یا علی! کوثر ایک نہر ہے جو عرش کے نیچے جاری ہے اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ میٹھا اور لکھن سے زیادہ حُرے دار ہے۔ اس کے سنگرے تریجہ یا قوت اور مرجان کے ہوں گے اور اس پر آگے والی گھاس زعفران کی ہوگی اور اس کی مٹی مستوری ہوگی اور مرجم عرش خدا کے نیچے ہوگا۔ پھر رسول خدا نے امیر المؤمنین علی علیہ السلام کے پہلو پر ہاتھ مارا اور فرمایا: اے علی! یہ نہر میرے لیے آپ کے لیے اور میرے بعد آپ سے محبت کرنے والوں کے لیے ہوگی۔

نبی صلی کی جماعت کا خطبہ

﴿قال أخبرني﴾ ابو الحسن علی بن محمد الکاتب ﴿قال أخبرني﴾ الحسن بن علی بن عبدالکریم الزعفرانی ﴿قال حدثنا﴾ ابواسحاق ابراہیم بن محمد الثقفی ﴿قال أخبرنا﴾ اسماعیل بن ایان ﴿قال حدثنا﴾ عمرو بن شمر قال سمعت جابر بن یزید يقول سمعت ابا جعفر محمد بن علی (ع) يقول حدثني أبي عن جدي قال لما توجه امير المؤمنين من المدينة الى الناكثين بالبصرة نزل الریذة فلما ارتحل منها لقيه عبدالله بن خليفة الطائي وقد نزل بمنزل يقال له "قديد" فقرأ به امير المؤمنين (ع) فقال له عبدالله الحمد لله الذي رد الحق الى اهله ووضعه في موضعه كره ذلك قوم او اسروا به فقد والله كرهوا محمداً (ص) ونايذوه وقاتلوه فرد الله كيدهم في نحورهم وجعل دائرة السوء عليهم و الله لنجاهدن معك في كل موطن حفظاً لرسول الله (ص) فرحب به امير المؤمنين (ع) واجلسه الى جنبه وكان له حبيباً وولياً واخذ يسأله عن الناس الى ان سأله عن أبي موسى

الأشعري فقال والله ما أنا واتقي به ولا آمن عليك أن وجد مساعداً على ذلك فقال له امير المؤمنين (ع) والله ما كان عندي مؤتمناً ولا ناصحاً ولقد كان الذين تقدموني استولوا على مودته وولوه وسلطوه بالأمر على الناس ولقد اردت عزله فسألني الأشر فيه ان اقره فأقرته على كره مني له وتحملت على صرفه من يعمه قال فهو عبدالله في هذا ونحوه إذ اقبل سواد كبير من قبل جبال على فقال امير المؤمنين (ع) انظروا ما هذا السواد فذهبت الخيل تركض فلم تلبث ان رجعت فيقبل هذه على قد جائتكم تسوق الفهم والاهل والخيل فمنهم من جاءك بهدايا وكرامته ومنهم من يريد النفوذ معك الى عدوك فقال امير المؤمنين (ع) جزى الله طيها خيراً وفضل الله المجاهدين على القاعدين اجراً عظيماً فلما انتهوا اليه سلخوا عليه ، قال عبدالله بن خليفة فسرني والله ما رأيت من جماعتهم وحسن هيئتهم وتكلموا فاتروا والله لعيني ما رأيت خطيباً ابغ من خطيبهم ، وقام عدي ابن حاتم الطائي فحمد الله واتقى عليه ثم قال اما بعد فاني كنت اسلمت على عهده رسول الله (ص) واديت الزكوة على عهده وقاتلت اهل الردة من بعده اردت بذلك ما عند الله وعلى الله ثواب من احسن واتقى وقد بلغنا ان رجلاً من اهل مكة نكثوا بيعتك وخالفوا عليك ظالمين فاتيئك لتنصره بالحق فمن بين يديك فمرنا بما احببت ثم انشاء يقول:

فمن نصرنا الله من قبل ذا كم وانت بحق جئتنا فستنصر
فكفيك دون الناس طراً بامرنا وانت به من ساير الناس اجدر
فقال امير المؤمنين (ع) جزاكم الله من حى عن الاسلام واهله خيراً
فقد اسلمتم طائعين وقتلتهم المرتدين ونويتهم نصر المسلمين - وقام سعيد

بن عبید البحری من بنی یحییٰ یحییٰ امیر المؤمنین ان من الناس من یقدر ان یجبر بلسانه عما فی قلبه ومنهم من لا یقدر ان یمین ما یجده فی نفسه بلسانه فان تکلف ذلك شق علیه وان صکت عما فی قلبه برح به الله والبرم ران والله ما کل ما فی نفسی اقدر ان اودیہ انیک بلسانی ولكن الله لاجبت علی ان امین لك والله ونی التوفیق اما انا فانی ناصح لك فی السر والعلانیة ومقاتل معك للأعداء فی كل موطن واری لك من الحق ما لم اکن اراه لمن كان قبلك ولا لأحد الیوم من اهل زمانك لفضیلتك فی الاسلام وقربتك من الرسول وثی نقارقت ایداً حتی تظفر او اموت بین یدیک فقال له امیر المؤمنین یرحمك الله فقد ادی لسانك ما یجد ضمیرك لنا ونسأل ان یرزقك انعامیة ویشیک الجنة : وتكلم بقدر منهم فما حفظت كلام غیر هذین الرجلین ثم ارتحل امیر المؤمنین (ع) واتبعه منهم ستمائة رجل حتی نزل ذا قار فتزلیا فی الف وثلاثمائة رجل -

حدیث نمبر 6: (بخلاف اسناد)

حضرت ابو جعفر محمد بن علی الباقر علیہ السلام نے فرمایا کہ میرے والد نے میرے دادا سے روایت کی ہے کہ جب حضرت امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام مدینہ سے بصرہ کے ناگین (بیعت توڑنے والے) کی طرف روانہ ہوئے تو آپؑ نے مقام ربذہ پر پڑاؤ کیا۔ جب آپؑ وہاں سے کوچ کرنے لگے تو آپؑ کے ساتھ عبداللہ بن غنیمہ الطائیؓ لں گیا اور جب آپؑ منزل قدیدہ پر رُکے تو امیر المؤمنینؑ نے وہاں پر سکون فرمایا۔ عبداللہ بن خلیفہ نے آپؑ کی خدمت میں عرض کیا: تمام حمد ہے اُس اللہ کے لیے جس نے آج حق کو اپنے اہل کی طرف چنایا ہے اور اس کو اپنے محل میں قرار دیا ہے۔ اگرچہ قوم اس کو پسند نہیں کرتی اور اس سے ناراض ہے یہی خدا کی قسم! انہوں نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی

پسند نہیں کیا تھا اور آپ کے ساتھ بھی انہوں نے دشمنی کی اور آپ کے خلاف بھی لڑے۔ پس اللہ تعالیٰ نے ان کے ٹکڑے خود ان کی طرف پٹ دیا اور برائی ان کے سردی گھومتی رہی۔ خدا کی قسم! ہر مقام پر آپ کے ساتھ مل کر سو خدا کی مخالفت کرتے ہوئے جہاد کریں گے۔ پس امیر المومنین علیہ السلام نے اسے مرحبا کہا اور اس کو اپنے پہلو میں جگہ دی اور وہ آپ کا دوست تھا اور محبت کرنے والا تھا۔ اس نے لوگوں کے بارے میں آپ سے سوال کرنا شروع کر دیا تو سوال کرتے کرتے یہودی شیعہ تک آ گیا تو اس نے کہا: خدا کی قسم! میں اس پر اعتقاد نہیں کرتا اور آپ کے بارے میں میں اس سے اتن میں نہیں ہوں۔ پس امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: خدا کی قسم! یہ میرے نزدیک بھی قابل اعتقاد نہیں ہے اور نہ ہی یہ خاص اور اپنی دوستی رکھنے والا ہے میں و لوگ جو مجھے قہر کرنے والے ہیں اور انہوں نے اس کی محبت میں میرے ساتھ ہیں وہ اس کو دوست نہ لیتے ہیں اور وہ اس کو لوگوں کے امور پر مسلط کر رہے ہیں۔ میں نے اس کو معزول کرنے کا ارادہ کیا تھا۔ اشتر نے اس کے بارے میں بدترین سوال کیے تھے۔ ان میں نے اس کو زمین دیا، وہاں تو اس کی تعین پر مجبور ہوں اور میں اس کو پسند نہیں کرتا میں اس کو اس کے بعد معزول کر دوں گا۔

راوی بیان کرتا ہے کہ آپ ابھی عبداللہ کے ساتھ جھگڑو کر رہے تھے کہ ملی کے پہاڑوں کی طرف سے ایک بہت بڑی سیاہی نمودار ہوئی۔ پس امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: دیکھو یہ سیاہی کس چیز کی ہے؟ گھڑ سوار گئے اور واپس آ کر عرض کیا: یہ بڑی دالے ہو اپنے گھوڑے اونٹ اور بھیڑ بکریاں لے کر آ رہے ہیں ان میں سے کچھ وہ ہیں جو آپ کی عزت و احترام کی خاطر ہدیہ لے کر آ رہے ہیں اور کچھ آپ کے ساتھ ہیں جو آپ کے دشمن کے خلاف جہاد کرنے کے لیے آ رہے ہیں۔ پس امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: خدا بخوانے دانوں کو جزائے خیر عطا فرمائے اور خدا نے راہ خدا میں جہاد کرنے والوں کو گھبراہ

میں بیٹھے رہنے والوں کی نسبت کئی گنا زیادہ اجر و فضیلت عطا فرمائی ہے۔ پس جب وہ سارے آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے آپؐ کی خدمت میں سلام عرض کیا۔ عبد اللہ بن خلیفہ بیان کرتا ہے کہ مجھے ان کے آنے سے خوشی ہوئی۔ میں نے کوئی جماعت نہیں دیکھی جو ان سے زیادہ ہیبت رکھتی ہو اور ان سے زیادہ اچھا کلام کر سکتی ہو۔ خدا کی قسم! انہوں نے میری آنکھوں کو ٹھنڈا کر دیا۔ میں نے کسی خطیب کو نہیں دیکھا جو ان کے خطیب سے زیادہ بیخ ہو۔

پس اس کے بعد عدی بن حاتم الطائی کھڑا ہوا اور اُس نے عرض کیا: میں اللہ کی حمد اور ثناء بیان کرتا ہوں۔ اس کے بعد اُس نے کہا کہ میں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں مسلمان ہوا تھا اور میں آپؐ کے زمانے میں زکوٰۃ بھی ادا کرتا رہا ہوں لیکن آپؐ کے جانے کے بعد اہل بدعت کی میں نے زکوٰۃ روک لی تھی اور اس سے میں نے (خدا کے نزدیک جو اجر و ثواب تھا) اُس کا ارادہ کیا تھا۔ پس ہمیں اطلاع ملی کہ اہل مکہ میں سے کچھ لوگوں نے آپؐ کی بیعت کو چھوڑ دیا ہے اور اُن خالموں نے آپؐ کے خلاف اعلان جنگ کر دیا ہے۔ ہم آپؐ کی خدمت میں آئے ہیں تاکہ ہم آپؐ کے ساتھ مل کر حق کی مدد کریں اور آپؐ کے سامنے جو آپؐ پسند کرتے ہیں اُس پر آپؐ کے حکم کی اتباع کریں۔ اس کے بعد اُس نے یہ دو اشعار پڑھے:

فَنَحْنُ نَصْرُكَ اللَّهُ مِنْ قَبْلِ ذَاكُمْ وَأَنْتَ بِحَقِّ جِسْتِنَا فَسْتَنْصِرْ

فَنَكْفِيكَ دُونَ النَّاسِ طَوْراً بِأَسْرَتِنَا وَأَنْتَ يَهْ مِنْ سَائِرِ النَّاسِ أَجْدَرُ

”پس ہم وہ ہیں جو آپؐ سے پہلے بھی اللہ تعالیٰ کی مدد کرتے رہے

ہیں آپؐ بھی حق کے ساتھ آئے ہیں۔ پس آپؐ کی بھی عنقریب مدد

کی جائے گی۔ پس ہم سب لوگوں کی نسبت آپؐ کے لیے کافی ہے

اور سب لوگوں کی نسبت آپؐ مدد کے زیادہ سزاوار ہیں۔“

ہیں امیر المومنین علی علیہ السلام نے فرمایا: خداوند تعالیٰ تم لوگوں کو تمام مسلمانوں کی طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے۔ تم اطاعت کرنے والوں نے اسلام قبول کیا اور مرتد لوگوں کو قتل کرنے والے اور تمام مسلمانوں کی مدد کرنے والے ہو۔ اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سعید بن عبید بھری کھڑا ہوا اور اُس نے عرض کیا: اے امیر المومنین! لوگوں میں سے کچھ وہ ہیں جو اپنا مافی الضمیر (یعنی دل کی بات) بیان کرنے پر قدرت رکھتے ہیں اور کچھ وہ ہیں جو اپنے دل کی بات کو بیان کرنے کی قدرت و طاقت نہیں رکھتے اور اگر ان کو اس کی تکلیف دی جائے تو ان پر یہ بہت دشوار اور گراں ہوتا ہے۔ اور اگر وہ اس کو بیان نہ کریں تو ظلم اور دکھ ان کو اذیت دیتا ہے۔

خدا کی قسم! میں اپنے دل کی ساری باتیں آپ کے سامنے بیان کرنے کی خواہش رکھتا ہوں، لیکن ہمت نہیں ہو رہی۔ میں خدا سے مدد طلب کرتا ہوں کہ وہ مجھے ہمت دے اور میں اُن باتوں کو بیان کروں کیونکہ وہی توفیق دیتے والا ہے۔ میں آپ کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میں ظاہری اور پوشیدہ دونوں طرح سے آپ سے محبت کرنے والا ہوں۔ اور ہر میدان میں آپ کے ساتھ مل کر جہاد کروں گا کیونکہ میں نے آپ سے حق پایا ہے جو میں نے آپ سے پہلے لوگوں سے نہیں پایا تھا اور نہ ہی آپ کے علاوہ آج کسی اور میں پایا جاتا ہے کیونکہ آپ کو اسلام میں فہمیت حاصل ہے اور آپ کو رسول خدا کے ساتھ قربت داری بھی حاصل ہے۔ میں آپ سے جدا نہیں ہوں گا یہاں تک کہ میری موت آجائے یا پھر کامیاب ہو کر آپ کے سامنے آؤں۔

امیر المومنین نے فرمایا: خدا آپ سے اپنی رحمت عطا فرمائے۔ آپ نے اپنے دل کی بات کو زبان سے بیان کر دیا اور میں خدا سے آپ کی بات کی سواں کہہ ہوں اور آپ کے لیے جنت کا محل کرتا ہوں۔ اس کے بعد ایک جماعت نے اس کو گواہی دی کہ یہ سب کچھ اُن کے سامنے ہو گیا۔ پھر امیر المومنین نے اس سے فرمایا: میں نے

وہاں سے کوچ فرمایا اور بی طے میں سے چھ سو سفر نے آپ کی اتباع کی۔ پھر آپ مقام ”ذات الرامہ“ پر قیام پزیر ہوئے اور وہاں سے بھی تیرہ سو سفر اور آپ کے لشکر میں شامل ہوئے۔

السابقون سے مراد کون لوگ ہیں؟

﴿قال أخبرني﴾ ابو نصر محمد بن الحسين المقرئ ﴿قال حدثنا﴾
عمر ابن محمد الوراق ﴿قال أخبرني﴾ عيسى بن العباس البجلي ﴿قال حدثنا﴾
حميد بن زياد ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن تسنيم قال: انفضل بن دكين ﴿قال﴾
حدثنا مقاتل بن سليمان عن فضالة بن مزاحم عن ابن عباس قال سألت
رسول الله (ص) عن قول الله عز وجل ”السابقون السابقون اولئك المقربون
في جنات النعيم“ فقال لي جبريل ذلك علي (ع) وشيعته هم السابقون
الي الجنة المقربون اني الله تعالى بكرمتهم -

2۔ پیش نمبر 7: (بخلاف استاد)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں سوال کیا: السابقون
انسابقون اولئك المقربون في جنات النعيم ”وہ لوگ جو بہت لے جانے والے
ہیں، وہ بہت کرنے والے ہیں وہی جنت نعيم میں مقرب ہوں گے۔“
آپ نے فرمایا: مجھے جبرائیل نے بتایا ہے کہ علی رضی اللہ عنہ السلام اور ان کے شیعہ ہیں جو
جنت کی طرف بہت کرنے والے ہیں اور خدا کے مقرب ہیں۔ اللہ ان کو کرامت عطا
فرمائے گا۔

علی کے شیعہ کی برائیاں نیکیوں میں تبدیل ہو جائیں گی

﴿قال أخبرني﴾ ابو غالب احمد بن محمد المزاری رحمہ اللہ ﴿قال﴾

أخبرني عمي أبو الحسن علي بن سليمان بن الجهم ﴿قال حدثنا﴾
 أبو عبد الله محمد بن خالد الطيالسي ﴿قال حدثنا﴾ العلاء بن رزین عن محمد
 ابن مسلم الثقفي قال سألت أبا جعفر محمد بن علي (ع) عن قول الله
 عز وجل "فأولئك يبدل الله سيئاتهم حسنات وكان الله غفوراً رحيماً" فقال
 (ع) يؤتى بالمؤمن - سب حتى يقام بموقف الحساب فيكون الله تعالى
 هو الذي يتولى حسابهم - يقطع على حسابيه أحداً من الناس فيعرفه ذنوبه
 حتى إذا أقر بسينئته قال الله عز وجل للكتبة بدلوه حسنات وأظهروها
 للناس فيقول الناس حينئذ ما كان لهذا العبد سيئة واحدة ثم يأسر الله به إلى
 الجنة فهذا تأويل الآية فهي في المحدثين من شيعة خاصة

حدیث نمبر 8: (خداوند)

جناب محمد بن مسلم ثقفي رحمہ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابو جعفر محمد
 بن علی الباقر علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں سوال کیا: فأولئك
 يبدل الله سيئاتهم حسنات وكان الله غفوراً رحيماً "پس وہ لوگ کہ جن کی
 بدیوں کو اللہ تعالیٰ نیکیوں میں تبدیل کر دے گا نیکیں وہ بخشش اور رحم کرنے والا ہے۔"
 پس آپ نے فرمایا: قیامت کے دن ایک گنہگار مومن کو لیا جائے گا اور اس کو
 حساب کے لیے کھڑا کیا جائے گا اور خود اللہ تعالیٰ اس کے حساب کو اپنے قدم لے لے گا۔
 لوگوں میں سے کسی کو اس کے حساب سے مطلع نہیں کرے گا تاکہ وہ اس کے گناہوں کو
 جان سکے پس وہ بندہ خدا کے سامنے اپنے گناہوں کا اعتراف کرے گا۔ اللہ تعالیٰ ان لکھنے
 والوں کو حکم دے گا کہ اس کی بدیوں کو نیکیوں میں تبدیل کر دو اور لوگوں کے سامنے اس کی
 نیکیوں کو ظاہر کر دو۔ اس وقت لوگ کہیں گے کہ خدا کی قسم! اس بدے کے لیے ایک بھی
 برائی و بدی نہیں ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں جانے کا حکم دے گا۔ پس یہ اس آیت

کی تاویل و تفسیر ہے جو ہمارے سناو گارشیعوں کے ساتھ خاص ہے۔

چار چیزیں جس میں ہوں گی اس کا ایمان کامل ہے

﴿قال أخبرني﴾ ابو الحسن احمد بن محمد الحسن بن الوليد رحمه الله قال حدثني ابي قال حدثنا محمد بن الحسن الصفار عن احمد بن محمد بن عيسى محمد بن عبد الجبار عن الحسن بن محبوب عن ابي ايوب الخزاز عن ابي حمزة الثمالي عن ابي جعفر محمد بن علي (ع) قال كان ابي علي بن الحسين (ع) يقول اربع من كن في كمل ايمانه ومحضت عنه ذنوبه ولقي ربه وهو عنه راض من وفي لله بما جعل على نفسه للناس وصدق لسانه مع الناس واستحى من كل قبيح عند الله وعند الناس وحسن خلقه من اهله -

تہذیب نمبر 9: (بخلاف اسناد)

جنت ابجزہ ثمالی نے حضرت ابو جعفر محمد بن علی علیہ السلام سے سنا کہ انہوں نے فرمایا: میرے والد گرامی حضرت علی بن حسین علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ جس شخص میں چار چیزیں پائی جاتی ہیں اُس کا ایمان کامل ہے اور اُس کے سارے گناہ ختم ہو جائیں گے اور وہ اپنے رب سے اس حالت میں ملاقات کرے گا کہ وہ اُس سے راضی ہوگا:

① جو شخص اُن چیزوں کو اللہ کے لیے پورا کرے جو اُس کے نفس پر قرار دی گئی

ہیں۔

② لوگوں کے ساتھ سچ بولے۔

③ وہ ہر برائی سے لوگوں اور اللہ کے نزدیک حیا کرے۔

④ اس کے لوگوں کے ساتھ اخلاق اچھے ہوں۔

مولیان کون؟

﴿قال أخبرني﴾ ابو الطیب الحسین بن محمد المحوی صاحب ابی بکر محمد بن القاسم ﴿قال أخبرني﴾ العباس بن حسین اللہمی ﴿قال حدثنا﴾ ابن حسان قبیصۃ اللہمی قال کتب علی بن حفص بن عمر الی ابی جعفر المنصور انه وجد فی خان بالمولیان یقول عبد اللہ بن محمد بن عبد اللہ بن الحسن عن علی بن ابی طالب علیہ السلام قلت لما انتہیت الی هذا الموضع وقد انقلب الدم:

عسی مشرب یصفو فیروی ظماؤه اطال صداها المنہل المتکدر
عسی بالجَنوب العادیات سکتنی وبالمستذل المستفام سینصر
عسی جابر العظم الکسیر باطفه سیرتاح للعظم الکسیر لیجبر
عسی اللہ ان لا یأس العبد انه یهون علیہ ما یجمل ویکبر
قال الشیخ وانشدنی ابو الطیب الحسین بن محمد التمار لابی بکر المرزسی-

اری عاجزاً یدعی جلید الفشه ولو کلف التقوی لکلت مضاربه
وعفا یسی عاجزاً لمغافه ولولا التقی ما اعجزته مذاهبه
واحقق مصروعاً له فی اموره یسوده اخوانه واقاربه
علی غیر حزم فی الامور ولا تقی ولا نال جزل تعد مواهبه
ولکنه قبض الاله ویسطه فلا ذا یجاربه ولا ذا یغالبه
اذا اکمل الرحمن للمرء عقله فقد کملت اخلاقه ومآربه

حدیث نمبر ۱۱۱: (بخلاف استاد)

قبیصۃ اللہمی نے بیان کیا ہے کہ علی بن حفص بن عمر نے ابو جعفر منصور کی طرف تحریر

کیا کہ اس نے مولیان میں سے ایک خائن کو چلایا ہے۔ وہ بیان کرتا ہے کہ عبداللہ ابن محمد بن عبداللہ بن حسن نے اور انہوں نے علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ میں جب اس مقام پر پہنچا کہ جہن سے جگہ کا رخ تبدیل ہوا تو اس وقت یہ اشعار پڑھے:

عسی مشرب یصفو فیروی ضناؤہ

اطال صداها المنہل المتکدر

”امید ہے جن کی پیاس یوں ہوئی ہے ان کے پانی پینے کا مکان صاف ہوگا اس کے گھاٹ کو وہ میلا و مکدر کر دے گی۔“

عسی بالجنوب العادیات سکتنی

وبالستذل المستضام سینصر

”امید ہے کہ وہ جماعت جو اذیت دیتی ہے میری سکونت سے ذلیل اور مظلوم لوگوں کی مدد ہوگی“

عسی جابر للعظم الکسیر بلطفہ

سیرتاج للعظم الکسیر فیجبر

”امید ہے کہ وہ اپنے لطف سے ٹوٹی ہوئی ہڈی کو جوڑ دے اور عنقریب ٹوٹی ہڈی کا جبران کر دے گا۔“

عسی اللہ ان لا ییأس العبد انہ

یہون علیہ ما یجلی ویکبر

”امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کو مایوس نہیں کرے گا کیونکہ یہ اس کے لیے آسان ہے کہ جو اس کی جلالت اور کبریائی کو بیان کرے۔“

شیخ نے بیان کیا ہے کہ ابو الطیب الحسین بن محمد اہتمار نے ابو بکر عریزی کے لیے یہ

اشعار پڑھے:

اری عاجزاً يدعیٰ جلیل الشیعة
 ونو کف التتوی لکلت مضاربہ
 "میں دیکھ رہا ہوں اس کو جو جزو پیادہ و خلیفہ تھا اگر تقویٰ کا تکلف
 نہ ہوتا تو اس کے لئے کے مواقع کم نہ تھے۔"

وعفا یسمیٰ عاجزاً نفاہ
 ونولا لتقی ۛ اعجزتہ مذامہ
 "اس کی پاک دامنی اس کو جز کر رہی ہے اگر تقویٰ حاصل نہ ہوتا تو
 وہ جز ہونے والا نہیں تھا۔"

واحقی مصنوعاً فی امورہ
 یسودہ احوالہ واقاربہ
 "اور حقی اپنے کاموں میں اپنے بھائیوں اور عزیز واقارب کو رسوا
 کر دیتا ہے۔"

علی علیہ حزم فی الامور ولا تقی
 ولا قال جزل تعد مواہبہ
 "جو اپنے امور میں مستحق مزاح نہیں ہوتا اور تقویٰ بھی اختیار نہیں
 کرتا اور بخشش بھی نہیں کرتا اس کے عیب نے عوار زیادہ ہوتے ہیں۔"

ولکنہ قبض الالہ وبسطہ
 فلا ذا یجاریہ ولا ذا یغالبہ
 "لیکن جس کو اللہ قبض دست کرتا ہے اور محدود رکھتا ہے پس وہ غالب
 ہوتے ہیں اور نہ ہی وہ غلبہ حاصل کرنے والے ہوتے ہیں۔"

اذا اکمل النوحین لیسر عقلہ
 فقد کلت اخلاقہ وعارہ

”جب رخصت کسی بندے کی عقل کاٹ کر دیا ہے، پس اس کے اخلاق مکمل ہو جاتے ہیں۔“

حقوق کو ضائع مت کرو

﴿قال أخبرني﴾ أبو القاسم جعفر بن محمد رحمه الله عن محمد بن همام عن عبد الله بن العلا عن الحسن بن محمد بن شعون عن حماد بن عيسى عن اسماعيل بن خالد قال سمعت جعفر بن محمد (ع) يقول جمعنا أبو جعفر (ع) فقال يابني أياكم والتعرض للحقوق وأصبروا على النوائب وإن دعاكم بعض قومكم إلى أمر ضرر عليكم أكثر من نفعه فلا تجيبوه وصلى الله على سيدنا محمد النبي وآله-

حدیث نمبر 11: (تحقیق اشاد)

اسماعیل بن خالد نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے سنا کہ آپؑ نے ہم سب کو جمع کیا اور فرمایا: اے میرے بیٹو! حقوق کو ضائع کرنے سے بچو اور مصائب پر صبر کرو۔ اگر تم کو کوئی قوم ایک ایسے امر کے لیے بلائے جس کا ضرر آپ کے لیے اُن کے نفع سے زیادہ ہو تو پھر اُس امر پر اُن کو جواب نہ دو۔ (یعنی پھر اُن کی مدد نہ کرو)۔

مجلس نمبر 36

[ہر روز ہفتہ ۱۰ رمضان المبارک سال ۱۴۱۰ ہجری قمری]

شیطان جکڑا جاتا ہے

﴿قال حدثنا﴾ ابوبکر محمد بن عمرو الجعفی ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن یحییٰ بن سلیمان الموزی ﴿قال حدثنا﴾ عبد اللہ بن محمد العشی ﴿قال حدثنا﴾ حماد بن سلمة عن ایوب عن ابی قلابہ عن ابی ہریرہ قال قال رسول اللہ (ص) هذا شهر رمضان افترض صيامه يفتح الله فيه ابواب الجنان ويصعد فيه الشيطان وفيه ليلة خير من الف شهر رمضان لمن حرمها لقد حرم يردد ذلك ثلاث مرات (ص)۔

تہذیبہ نمبر ۹: (بخلاف اندر)

حضرت ابو ہریرہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

فرمایا:

یہ ماہ رمضان ہے کہ جس کے روزے واجب قرار دیے گئے ہیں۔ اس میں جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور شیطان کو اس ماہ میں جکڑ دیا جاتا ہے اور اس ماہ میں ایک رات ہے جو ہزار راتوں سے بھی افضل ہے۔ پس جس شخص نے اس کی حرمت و عزت کا خیال رکھا اس کی حرمت و عزت کا خیال رکھا جائے گا اور آپؐ نے اس کو تین مرتبہ فرمایا۔

مصیبت کی ابتداء ہم سے ہوتی ہے

﴿قال حدثنا﴾ ابویکر محمد بن عمر الجعابی ﴿قال حدثنا﴾
 ابرالعباس احمد بن محمد بن عقدہ ﴿قال حدثنا﴾ جعفر بن عبد اللہ ﴿قال
 حدثنا﴾ سعدان بن سعید ﴿قال حدثنا﴾ سفیان بن ابراہیم الغامدی
 القاضی قال سمعت جعفر بن محمد (ص) يقول بنا ببدا البلاء ثم بكم وبنا
 ببدا الرخاء ثم بكم والذي يحلف به ليتنصر الله بكم كما انتنصر بالحجارة -
تھا بیٹھ نعبو 2: (بخلف انا)

سفیان بن ابراہیم الغامدی القاضی نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر
 بن محمد الصادق علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: مصیبت کی ابتداء ہم سے ہوتی ہے
 پھر آپؑ لوگوں تک آتی ہے۔ اور نرمی و آسانی کی ابتداء ہم سے ہوتی ہے اور پھر تم تک آتی
 ہے۔ اور جو اس کے ساتھ حلف اٹھاتا ہے اللہ ضرور یہ ضرور اُس کی مدد کرتا ہے جیسا کہ تم
 پتھر سے مدد طلب کرتے ہو۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معجزہ

﴿قال أخبرني﴾ ابوالحسن علی بن بلال المسلمی ﴿قال حدثنا﴾
 النعمان ابن احمد القاضی الواسطی ببغداد ﴿قال أخبرني﴾ ابراہیم بن
 عروہ النحوی ﴿قال حدثنا﴾ احمد بن رشید بن چشم الہلالی ﴿قال حدثنا﴾
 عمی سعید بن جشیم ﴿قال حدثنا﴾ مسلم الغلابی قال جاء اعرابی الى
 النبی (ص) قال فقال والله يا رسول الله لقد اتيناك وما لنا بغير يابط ولا غنم
 يفظ ثم انشاء يقول -

اتيناك ياخير البرية كلها لترحمنا مما لقينا من الأزل
 اتيناك والعذراء يدمى لباينا وقد شغلنا ام النصى عن الطفل

والقى بكيفية الفتى استكانة من الجوع ضعفا ما يعمرو وما يحلى
 ولا شيع مما يأكل الناس عندنا سوى المحتفل العامى والعلهز الفسل
 وليس لنا الا اليك قرارنا وابن فرار الناس الا الى الرسل
 فقال رسول (ص) لأصحابه ان هذا الأعرابي يشكو قلة المطر
 وقحطاً شديداً ثم قام يجر رداءه حتى صعد المنبر فحمد الله والى عليه
 وكان ما حذر به ان قال الحمد لله الذى علا فى السماء فكان عالها فى
 الأرض قريباً دانيا اقرب اليها من حمل الوريد ورفع يده الى السماء وقال
 اللهم اسقنا غيثاً مغيثاً مريحاً غداً قاطبنا عاجلاً غير رايث نافعنا ظمير
 ضاير تملاء به الضرع وتنبت به الزرع وتحصى به الأرض بعد موتها
 فعارد يديه الى نحره حتى احرق السحاب بالمدينة كالآ كليل والتفت
 السماء بارد افها وجاء اهل البطاح يضحون يارسول الله الفرق الفرق فقال
 رسول الله حوالينا لا علينا فانجاب السحاب عن السماء فضحك رسول الله
 (ص) وقال لله درابى طالب لو كان حيا لقرت عيناه من ينشدنا قوله لقام
 عمر بن الخطاب فقال عسى اردت يارسول الله شعرة

وما حملت من ناقة فوق رحلها ابر و اوفى ذمة من محمد
 فقال رسول الله (ص) ليس هذا من قول ابى طالب بل من قول حسان
 بن ثابت فقام على بين ابى طالب (ع) فقال كأنك اردت يارسول الله قوله:

وابيض يستسقى الغمام بوجهه ربيع اليتامى عصمة للأرامل
 يلوذ بك الهلاك من آل هاشم فهم عندى فى نعمة وفواضل
 كذبتم وبيت الله نذى محمداً ولما نطقا عن دونه وتناضل
 ونسلمه حتى نصرع حوله وتذهل عن ابتائنا والحلائل

فقال رسول الله (ص) اجل فقام رجل من بنى كنانة وقال:

لك الحمد والحمد ممن شكر سقينا بوجه النبی المطر
دعا الله خالقہ ادعوه واشخص منه اليه البصر
ولم يك الا كالنفي الرداء واسرع حتى اتانا الدر
دفاق العزال وجم البعاق اغاث به الله عليا مضر
فكان كما قاله عمه ابوطالب اذ رآه اغر
به الله يسقى صيوب الغمام فهذا العيان وذاك الخیر
فقال رسول الله (ص) يؤاك الله بكل بيت قلته بيتا في الجنة۔

حدیث نمبر 3: (متفق اسناد)

جناب مسلم غلابی نے بیان کیا ہے کہ ایک اعرابی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں آپ کی خدمت میں حاضر
ہوا ہوں۔ ہمارے لیے کوئی اونٹ نہیں رہا جس سے ہم کھیتی باڑی کر سکیں اور نہ ہی کوئی بھیڑ
بکری رہی ہے جس کو چرایا جائے۔ پھر اُس نے یہ اشعار پڑھے:

اتیناک یاخیر الہریۃ کلہا لترحمتنا مما لقینا من الأزل
”اے تمام مخلوق سے افضل! ہم آپ کے پاس آئے ہیں تاکہ آپ
ہم پر رحم کریں اور جو ہم پر وارد ہوا ہے اُس سے نجات ہمیں ملے۔“

اتیناک والعذراء یدمی لبانہا وقد شغلت ام الصبی عن الطفل
”ہم آپ کے پاس آئے ہیں کہ ہماری عورتوں کے دودھ خشک ہو گئے
ہیں اور بچوں کی ماؤں نے اپنے بچوں سے دُوری کر لی ہے۔“

والقی بکیفیۃ الفتی استکانۃ من الجوع ضعفا ما یمر و ما یحلی
”اور جوان اس طرح کی زندگی بسر کر رہے ہیں کہ بھوک نے اُن کو

کمزور کر دیا کہ چلتے پھرنے کے قابل نہیں رہے۔

ولا شيعين مما يأكل الناس عندنا سوى المحتفل العامي والعلميز الفسل
”ہمارے پاس کوئی چیز لوگوں کے کھانے کے لیے نہیں ہے سوائے
اندرون کڑوی اور کھجور کے سخت تھے۔“

وليس لنا الا اليك فراونا وابن فرار الناس الا الى الرسل
”اور ہمارے پاس آپ کے علاوہ کوئی جاننے کی جگہ نہیں اور لوگ
رسول کو چھوڑ کر کہاں جاسکتے ہیں۔“

پس سید الانبیاء رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا: یہ
اعرابی بارش کی قلت اور شدید قحط کی شکایت کر رہا ہے۔ پھر آپؐ کھڑے ہوئے کہ آپ
کی ردا زمین پر پھینچی جا رہی تھی۔ آپؐ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بجا
لائے۔ پھر آپؐ نے وہ کچھ بیان فرمایا جس سے ڈرایا جائے۔ پھر فرمایا: تمام حمد ہے اُس
ذات کے لیے جو آسمانوں میں بلند ہے اور وہ زمین پر بھی بلند ہے اور اتنا قریب ہے کہ
ہماری شہرگ سے بھی قریب تر ہے اور آپؐ نے ہاتھوں کو آسمان کی طرف بلند کیا اور عرض کیا:

اللهم اسقنا غيثا مغيثا مربيا مربعا غدا قاطبعا عاجلا غير

رایث نافعا غيو ضایر تملاء به الضرع وتثبت به الزرع

وتحيى به الأرض بعد موتها -

”اے اللہ! ہمیں اپنی رحمت والی بارش سے سیراب فرما ایسی بارش جو

ہمارے لیے باعثِ رحمت نہ ہو بلکہ باعثِ رحمت بنے اور اس سے ہمارے

حوض بڑھ جائیں اور فصلیں آگ آئیں اور مردہ زمین زندہ ہو جائے۔“

ابھی آپؐ کے ہاتھ نیچے نہیں ہوئے تھے کہ مدینہ کو بادلوں نے گھیر لیا جیسے تاجِ سر کو

گھیر لیتا ہے۔ تمام آسمان ٹھٹھا ہو گیا۔ اہل بطاح یعنی مدینہ والے آئے اور آکر عرض کیا:

یا رسول اللہ! کہیں یہ بادل ہمیں غرق نہ کر دیں۔ رسول خدا نے فرمایا کہ ہمارے لیے نہیں بلکہ یہ ہمارے اطراف والوں کے لیے ہیں، پھر آسمان پر ایک بادل آیا تو رسول خدا مسکرائے اور فرمایا: یہ ہمارے لیے ہے اور پھر آپؐ نے فرمایا کہ خدا کی قسم! اللہ میرے چچا ابوطالبؓ کو جزائے خیر دے اگر آج وہ ذمہ ہوتے تو خوش ہو جاتے۔ کوئی ہے جو ان کے اشعار آج مجھے سنائے؟

پس حضرت عمر بن خطابؓ کھڑے ہوئے اور عرض کیا: امید ہے کہ آپؐ نے جو ارادہ کیا ہے میں وہی سناؤں گا۔ پھر انھوں نے شعر پڑھا:

وما حملت من ناقة فوق رحلها
اہر و اوفی ذمة من محمد
”اور نہیں اٹھایا کسی اونٹنی نے اپنی ہلان پر جو زیادہ نیک اور ذمہ کو پورا کرنے والا ہو محمدؐ سے۔“

پس علی علیہ السلام کھڑے ہوئے اور آپؐ نے عرض کیا کہ گویا آپؐ کا ارادہ یہ اشعار سننے کا ہے۔ پھر آپؐ نے ابوطالب علیہ السلام کے اشعار کو پڑھا:

وابیض یتسقی اللعاب بوجہہ
ربیع الیتامی عصۃ للأرامل
”اور چمکتے ہوئے چہرے کا مالک! جس کے ذریعے سے یتیموں کی پرورش کرتا اور بیواؤں کا سہارا ہے۔“

یلوذ بک الہلاک من آل ہاشم
فہم عندہ فی نعمة وفواضل
”آل ہاشم کے کمزور قیدی پتہ میں ہوتے ہیں اور وہ اس کے پاس نعمت اور فضیلت والے ہیں۔“

كذبتهم وبیت اللہ نہزی محمداً

ولما نطا عین دونہ وناضل

”اللہ کے گھر کی قسم تم جھوٹ بولتے ہو۔ محمد کو اذیت دیتے ہو حالانکہ جب ہم اس کے علاوہ تیرا انداز کر تے ہیں ہم غالب ہوتے ہیں۔“

ونسلمہ حتی نصرع حوله

ونذهل عن ابناؤنا والحلائل

”اور ہم اس کو سلام کرتے ہیں یہاں تک ہم اس کے گرد گرے

ہوئے ہیں اور ہم اپنی بولا اور گھر میں رہنے والوں سے غافل ہیں۔

ان اشعار کو سننے کے بعد رسول خداؐ نے فرمایا: ہاں یہ ہی اشعار تھے۔ پس اس کے

بعد بنی کنانہ کا ایک مرد کھڑا ہوا اور اُس نے آپؐ کی شان میں یہ اشعار پڑھے:

للك الحمد والحمد ممن شکر

سقینا بوجه النبی المطر

”تیرے لیے حمد ہے اور حمد ہے اُس کے لیے جو شکر کرے، ہم بارش

طلب کرتے ہیں نبیؐ کے مہارک چہرے کے لیے۔“

دعا اللہ خالقہ دعوا

واشخص منه الیہ البصر

”اس نے اپنے خالق اور اللہ کو پکارا اور اُس کی طرف اپنی نظر کو

مشخص رکھا ہے۔“

ولم یك الا کتفی الرداء

واسرع حتی اتانا الدر

”وہ نہیں ہے مگر چادر اوڑھنے والا وہ جلدی کرتا جیسے کہ زود تیار سے آیا ہو۔“

دفاق العزال وجم البعاق

اغاث به الله عليا مضر

”وہ بہت زیادہ بخشش کرنے والا اور عطاء کے درکھوں دینے والا ہے“

اسی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ہم پر بارش نازل کرتا ہے۔“

فكان كما قاله عمه

ابوطالب اذ رآه اغر

”پس وہ ایسے ہی ہے جیسا کہ اس کے چچا ابوطالب نے فرمایا کیونکہ

وہ اس سے زیادہ عزت والا جاتا ہے۔“

به الله يستقى صيوب الغمام

فهذا العيان وذاك الخير

”اور اس کے ذریعے اللہ بارش عطا کرتا ہے پس یہ عیاں ہے اور وہ

خیر ہے۔“

پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تیرے لیے ہر شے کے

بدلے میں جنت میں ایک گھر عطا فرمائے۔

معاویہ کا بسر بن اطارۃ کو مکہ روانہ کرنا

﴿قال أخبرني﴾ ابو الحسن علی بن محمد الکاتب ﴿قال أخبرنا﴾

الحسن بن عبد الکرم الزعفرانی ﴿قال حدثنا﴾ ابواسحق ابراہیم ابن

محمد الثقفی ﴿قال حدثنا﴾ جعفر بن محمد الورق ﴿قال حدثنا﴾ عبد اللہ بن

الأرق الشیبانی ﴿قال حدثنا﴾ ابوالجفاف عن معوية بن ثعلبة قال لما

استوثق الأمر لمعوية بن أبي سفيان انفذ قسیر بسر بن اطارۃ الى الحجاز

في طلب شيعة امير المؤمنين علي بن ابي طالب (ع) وكان على مكة^١
عبيد الله بن العباس بن عبد المطلب قتلته فلم يقدر عليه فاخبر ان له ولدين
صبيين فبحث عنهما فوجدتهما فاخذهما فاخرجهما من الموضع الذي كانا
فيه ولهما ذوابتان كأنهما درتان فامر بذبحهما وبلغ امهما الخبر فكادت
نفسها تخرج ثم انشأت تقول:

ها من احسن بابني اللذين هما كالدريتين تشظى عنهما المصدف
ها من احسن بابني اللذين هما سمعى وعينى فقللى اليوم مختطف
نهبت بشراً وما صدقت ما زعموا من قولهم ومن الافك الذى اقترقوا
اضحت على ودجى طفلى مرهقة مشحودة وكذلك الظلم والسرف
من دل والهبة عبرى مفجعة على صبيين فاتا اذ مضى السلف
قال ثم اجتمع عبيد الله بن العباس من بعد ويسر بن ارحطاة عنده
معوية فقال معوية لعبيد الله اتعرف هذا الشيخ قاتل الصبيين فقال بسر نعم
انا قاتلتهما فعه فقال عبيد الله لو ان لى سيفاً قال بسر فهاك سيفى واوماء
بيده الى سيفه فزبره معوية وانتهره وقال اف لك من شيخ ما احققك تعدد
الى رجل قد قتلت ابنيه تعطيه سيف كأنك لاتعرف اكياد بنى هاشم والله
لو دفنته اليه لهدى بك وثنى بى فقال عبيد الله بلى والله كنت ابدء بك ثم
اثنى به^٢

١- الموجود فى التاريخ كان على اليمن

٢- لو كان لهذا الشيخ شهامة فضلاء عن الدين لما ترك حجة الوقت سيد شباب اهل
الجنة وعاف الجيش الذى هو امير عليه واصبح رعية لمعاوية طمعا فى الزهيد من
الدنيا وخسرت صفته-

تحدیث نمبر 4: (بخاری سنو)

معاویہ بن ثعلبہ نے بیان کیا ہے کہ جب حکومت کا معاملہ معاویہ کے لیے مضبوط ہو گیا اور اس کا حکم نافذ ہو گیا تو اُس نے سرین اطارہ کو مکہ میں علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے شیعوں کو تلاش کرنے کے لیے روانہ کیا۔ مکہ میں عبید اللہ بن عباس بن عبدالمطلب تھے۔ پس وہ اُن کی تلاش کے لیے نکلا لیکن اُس کو پانے میں کامیاب نہ ہو سکا۔ اُس کو خبر ملی کہ اُس کے دو بچے موجود ہیں۔ پس اس نے اُن کو تلاش کیا اور اُن کو پالیا۔ اس نے انھیں پکڑا اور جس جگہ پر وہ تھے وہاں سے اُن کو نکالا۔ دونوں بچے اتنے خوبصورت تھے جیسے کہ وہ دو موتی ہوں۔ اس لمحوں نے اُن دونوں کو قتل کرنے کا حکم دیا اور وہ بچے قتل ہو گئے۔ جب ان کی قتل کی خبر ان دونوں کی ماں کو ملی تو وہ اپنے گھر سے پریشان حال نکلی اور یہ اشعار اس نے پڑھے:

ہا من احسن بابنی اللذین ہما
کالدورتین تشطی عنہما الصدق
”ہائے کوئی ہے جس کو میرے دو بچوں کی خبر ہو جو دو موتیوں کی طرح
چمکتے اور حسین تھے۔“

ہا من احسن بابنی اللذین ہما
سمعی وعینی فقلی الیوم مختلف
ہائے کوئی ہے جس کو میرے دونوں بچوں کے بارے میں پتہ ہو جو
دونوں میری آنکھوں اور کانوں کی مانند ہیں اور آج میرا دل تڑپ
رہا ہے۔“

نبئت بشراً وما صدقت ما زعموا
من قولہم ومن الافک الذی اقترقوا

”مجھے کوئی بشر خبر دے جو لوگ گمان کرتے ہیں ان کو میں سچا نہیں جانتی۔ یہ ان کا قول ہے خدا کرے وہ جھوٹ ہو۔“

اضحت علی ودجی طفلی مرهنة

مشحودة وكذلك الظلم والسرف

”مجھ پر ظلم ہوا ہے اور رات کی تاریکی میں تیز دھار تلوار کے ساتھ میرے بچوں کو قتل کر دیا گیا ہے اس طرح ظلم اور زیادتی کی گئی ہے۔“

من دل والہة عبری مضجعة

علی صبیہین فاتا ■ مضی السلف

”کوئی جو بیان کرے جبکہ ان دونوں بچوں پر غم کی وجہ سے حمل ضائع ہو چکی ہے پس وہ دونوں بچے میری ساری دنیا ہیں۔“

راوی بیان کرتا ہے کہ عبید اللہ بن عباس اور بسر بن ارطاء دوبارہ معاویہ کے پاس اکٹھے ہوئے تو معاویہ نے عبید اللہ سے کہا: کیا آپ اس شیخ کو جو بچوں کا قاتل ہے جانتے ہیں؟ بسر نے کہا: ہاں میں ہی اُن دو بچوں کا قاتل ہوں! پس اب رہے دو۔ عبید اللہ بن عباس نے کہا: کاش میرے پاس تلوار ہوتی۔ بسر نے کہا کہ یہ میری تلوار موجود ہے اور اُس نے اپنی تلوار کی طرف اشارہ کیا: معاویہ نے اُس کو منع کیا اور اُسے جھڑک دی اور کہا: ٹھنک ہو تیرے لیے۔ اے شیخ! تو کتنا احمق ہے کہ تو اُس بندے کو تلوار فراہم کر رہا ہے جس کے دو بچوں کو تو نے قتل کیا ہوا ہے حالانکہ تو نہیں جانتا کہ یہ بنی ہاشم کا بہادر نوجوان ہے۔ اگر تو نے اپنی تلوار اس کے سپرد کر دی تو یہ تیری ہونیاں بھی کرے گا اور پھر میرا حساب بھی برابر کر دے گا۔ پس عبید اللہ بن عباس نے کہا: کیوں نہیں خدا کی قسم! پہلے میں تیرا حساب چکاؤں گا اور بعد میں اُس کے ساتھ معاملہ صاف کروں گا۔

علی علیہ السلام سے محبت فقط مومن رکھے گا

﴿قال حدثنا﴾ ابویکر محمد بن عمر الجعابی ﴿قال حدثنا﴾ ابو العباس احمد بن محمد بن سعید ﴿قال حدثنا﴾ جعفر بن محمد بن مروان ﴿قال حدثني﴾ ایی ﴿قال حدثنا﴾ ابراہیم بن الحکم عن المسعودی ﴿قال حدثنا﴾ الحرث بن حصيرة عن عمران بن الحصين قال كنت انا وعمر بن الخطاب جالسين عند النبي (ص) وعلى (ع) جالس الى جنبه اذ قرء رسول الله (ص) "امن يجيب المضطر ويكشف السوء ويجعلكم خلفاء الأرض اله مع الله قليلا ما تذكرو" فقال قاتنضض علي (ع) انتفاضة المصفور فقال له النبي (ص) ما شأنك تجزع فقال مالي لا اجزع والله يقول انه يجعلنا خلفاء الأرض فقال له النبي (ص) لا تجزع فوالله لا يحبك الا مؤمن ولا يبغضب الا منافق

تخصیص: نمبر 5: (بخلاف اسناد)

عمران بن حصین بیان کرتا ہے کہ میں اور حضرت عمر ابن خطاب دونوں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مقدس میں موجود تھے اور علی علیہ السلام بھی آپ کے پہلو میں بیٹھے ہوئے تھے۔ جب رسول خدا نے اس آیت کی تلاوت کی:

امن يجيب المضطر ويكشف السوء ويجعلكم خلفاء الأرض اله مع الله قليلا (سورہ نمل آیت ۶۲) ”بملا وہ کوں ہے جس کو پریشان حال پکاریں تو دعا کو قبول کرتا ہے اور مصیبت کو دور کرتا ہے اور تم لوگوں کو اس نے زمین پر اپنا نائب بنایا ہوا ہے کیا خدا کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ہے اس پر بھی تم لوگ بہت کم عبرت و نصیحت حاصل کرتے ہو۔“

راوی بیان کرتا ہے کہ اس آیت کے سننے کے بعد علی علیہ السلام اس طرح کانپے جس طرح چنیا ذبح کے بعد ترپتی ہے۔ پس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے علی! کیا بات ہے۔ آپ نے اتنا زیادہ غم کیوں کیا ہے؟

آپؐ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں اس قدر غم کیوں نہ کرو جبکہ اللہ یہ کہہ رہا ہے کہ ہم نے تم کو زمین پر نائب بنایا ہے۔

نبی اکرمؐ نے فرمایا: اے علیؑ! آپؐ پریشان نہ ہوں۔ خدا کی قسم! آپؐ سے محبت وہ رکھے گا جو مومن ہوگا اور بخش وہ رکھے گا جو منافق ہوگا۔

ہم اللہ کی مخلوق میں سب سے خیر و افضل ہیں

﴿قال حدثنا﴾ ابوہریرہ محمد بن عمر الجمالی ﴿قال حدثنی﴾ جعفر ابن محمد بن سلیمان ابو الفضل ﴿قال حدثنا﴾ داود بن رشید ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن اسحق البعلی الموصلی ابو نوفل قال سمعت جعفر بن محمد (ع) يقول نحن خیر اللہ من خلفۃ وشیعتنا خیر اللہ من امة نبینہ (ص)۔

حدیث نمبر 5: (بخاری-اسناد)

محمد بن اسحاق البعلی الموصلی ابو الفضل بیان کرتا ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر الصادق علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: ہم (یعنی اہل بیت نبیؐ) اللہ کی تمام مخلوق سے افضل و بہتر ہیں اور اللہ کے چنے ہوئے ہیں اور ہمارے شیعہ نبی اکرمؐ کی امت میں سے اللہ کے چنے ہوئے اور افضل ہیں۔

جو اللہ کی نشانی کا انکار کرے وہ بے دین ہے

﴿قال أخبرنی﴾ ابو غالب احمد بن محمد الزراری ﴿قال حدثنی﴾ عیسیٰ علی بن سلیمان قال حدثنا محمد بن خالد الطلیاسی قال حدثنی العلاء ابن رزین عن محمد بن مسلم الثقفی قال سمعت ابا جعفر محمد بن علی (ع) يقول لا دین لمن دان بطاعة من عصی اللہ ولا دین لمن دان بفریة باطل علی اللہ ولا دین لمن دان بيجود شیعی من آیات اللہ۔

حدیث نمبر 7: (بخاری اسناد)

عمر بن مسلم ثقفی نے بیان کیا ہے کہ میں نے امام محمد بن علی الباقر علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا:

جو شخص اللہ کے نافرمان کی اطاعت کرے گا وہ بے دین ہے اور جو اللہ پر جھوٹ بولنے والے فریب کار کی دین میں اطاعت کرے گا وہ بھی بے دین ہے اور جو اللہ کی نشانیں میں سے کسی نشان کا (دین میں) انکار کرے گا وہ بھی بے دین ہے۔

موت کا انتظار کرنے والا دنیا کو چھوڑ دیتا ہے

﴿قال أخبرني﴾ ابو جعفر عمر بن محمد المعروف بابن الزيات ﴿قال حدثنا﴾ علی بن مہر وہ القزوينی ﴿قال حدثنا﴾ داود بن سلیمان القاری ﴿قال حدثنا﴾ الرضا علی بن مومنی ﴿قال حدثني﴾ ابی موسیٰ بن جعفر ﴿قال حدثني﴾ ابی جعفر بن محمد ﴿قال حدثني﴾ ابی محمد بن علی ﴿قال حدثني﴾ ابی علی بن الحسین ﴿قال حدثني﴾ ابی الحسین بن علی (ع) قال قال امیر المؤمنین (ع) لو رأى العبد اجله وسرعه اليه لا يفض الأمل وترك طلب الدنيا- قال وانشدني ابو الفرج البرقي الداودي قال انشدني شيخ كان مقطعا الى الله تعالى بيت المقدس -

ومتظر للموت في كل ساعة يشيد بيتا دائما ويحصن
له حين تبلوه حقيقة موقن وافعاله افعال من ليس يوقن
عيان وانكار وكالجهل علمه بمذهبه في كل ما يتيقن

حدیث نمبر 8: (بخاری اسناد)

حضرت امام حسین علیہ السلام نے امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے

نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا:

جو شخص اپنی موت پر یقین رکھتا ہو اور اُس کی طرف جانے کے لیے جلدی کرے
(یعنی اِس کا انتظار کرے اور اسے یاد رکھے) تو وہ یسئیں امیدیں نہیں رکھتا اور وہ دنیا کی
طلب چھوڑ دیتا ہے۔

راوی بیان کرتا ہے کہ ابو القریح البرقی داودی نے چند اشعار پڑھے اور اِس نے کہا
یہ اشعار ایک شیخؒ نے بیت مقدس میں خدا سے مخاطب ہو کر پڑھے تھے:

وَمُتَظَرٌ لِّلْمَوْتِ فِي كُلِّ سَاعَةٍ

يَشِيدُ بِهَا دَانِمَا وَيُحْصِنُ

”ہر وقت موت کا انتظار کرنے والے ہمیشہ رہنے والے اور مضبوط
گھر بنا رہے ہیں۔“

لَهُ حِينَ تَبْلُوهُ حَفْظَةٌ مَّقُونٌ

وَأَفْعَالُهُ أَعْمَالٌ مِّنْ لِّسَانٍ يُّرْقَنُ

”اور جب تو اس کو آزماتا ہے تو اس یقین پر نہیں ہوتا اور اس کے
افعال بھی ایسے نہیں ہوتے۔“

عَيَانٌ وَانْكَارٌ وَكَالْجَهْلِ عِلْمُهُ

بِمَذْهَبِهِ فِي كُلِّ مَا يَشِيقُنُ

”اثبات یا انکار اور مذہب کے بارے میں اس کا علم جہل کی مانند
ہے وہ یقین پر نہیں ہے۔“

مجلس نمبر 37

[ہر روز ہفتے ۷ ارمضان المبارک سال ۱۴۱۰ ہجری قمری]

مومن نماز کو ہمیشہ ادا کرے گا

﴿قال أخبرني﴾ ابوالمظفر بن محمد البلخي الوراق ﴿قال حدثنا﴾ ابوعلی محمد بن ہمام الاسکافی الکاتب ﴿قال حدثنا﴾ عبد اللہ الحمیری ﴿قال حدثنا﴾ احمد بن محمد بن عینی ﴿قال حدثنا﴾ الحسن بن محبوب عن ابی حمزہ الثمالی عن ابی جعفر محمد بن علی الباقر (ع) قال لا يزال المؤمن فی صلوة ما کان فی ذکر اللہ عزوجل قائما کان او جالسا او مضجعا ان اللہ تعالیٰ يقول الذین یذکرون اللہ قیاما وقعودا وعلی جنوبہم ویستغفرون فی خلق السموات والأرض ربنا ما خلقت هذا باطلا سبحانه فقلنا عذاب النار -

اصیبتہ نصیب ۹: (بخلاف استاد)

جناب ابو حمزہ ثمالی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت امام ابو جعفر محمد بن علی الباقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: مومن نماز کو ہمیشہ ادا کرے گا اور اس کو ترک نہیں کرے گا خواہ وہ کھڑے ہو کر بیٹھ کر یا لیٹ کر ادا کرے وہ ضرور ادا کرے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ خود ارشاد فرماتا ہے: تحقیق اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا ہے: ”صاحب ایمان وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کو یاد رکھتے ہیں یا اللہ کا ذکر کرتے ہیں کھڑے ہو کر بیٹھ کر پہلو کے بل لیٹ کر اور وہ

آسمان و زمین کی خلقت پر غور و فکر کرتے ہیں کہ ہمارے پروردگار نے اس کو عبث و باطل خلق نہیں کیا۔ وہ منزہ و پاک ہے اور ہمیں جہنم کی آگ کے عذاب سے بچانے والا ہے۔

جب زکوٰۃ کو روک دیا تو موسیٰ مرنا شروع ہو جاتے ہیں

﴿قال أخبرني﴾ ابو القاسم جعفر بن محمد بن قولویہ رضی اللہ عنہ
 ﴿قال حدثني﴾ ابی عن سعد بن عبد اللہ عن أحمد بن محمد بن عیسیٰ عن
 الحسن بن سعید عن یاسر عن الرضا علی بن موسیٰ (ع) قال اذا کذب
 الولاة حبس المطر واذا جار السلطان هانت الدولة واذا حبست الزکوٰۃ
 ماتت المواشی۔

تفسیر نمبر 2: (بخلاف اسناد)

یارسضی اللہ عنہ نے حضرت امام علی الرضا علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپ نے
 فرمایا: جب ولی و حاکم مجھوت بولنا شروع کر دیں تو بارشیں رک جاتی ہیں اور جب بادشاہ
 جابر اور ظالم ہو جائیں تو حکومت رسوا و ذلیل ہو جاتی ہے اور جب زکوٰۃ کو روک لیا جائے تو
 موسیٰ مرنا شروع ہو جاتے ہیں۔

لوگوں کو ماں کے نام سے پکارا جائے گا

﴿قال حدثنا﴾ ابوبکر محمد بن عمر الجصاصی ﴿قال حدثني﴾ ابو عبد
 اللہ جعفر بن محمد الحسینی ﴿قال حدثنا﴾ احمد بن عبد المنعم ﴿قال
 حدثنا﴾ عمرو بن شمر عن جابر الجعفی عن ابی جعفر محمد بن علی (ع)
 عن جابر بن عبد اللہ الأنصاری قال قال رسول اللہ (ص) لعلي بن ابي طالب
 الا ابشرک الا امنحک قال بلی یا رسول اللہ (ص) قال خلقت انا وانت من
 طينة واحدة ففضلت منها فضلة فخلقت منها شيعة فاذا كان يوم القيعة

دعى الناس بامهاتهم الا شيعتك فانهم يدعون باسماء آبائهم لطيف
مولدهم -

حدیث نمبر 3: (بخلف اشار)

حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپؐ نے حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے فرمایا: اے علیؑ! کیا میں آپؐ کو خوشخبری سناؤں؟ کیوں نہ آپؐ کو کچھ عطا کروں؟ موسیٰ نے عرض کیا: کیوں نہیں یا رسول اللہ! آپؐ نے فرمایا: میں اور آپؐ ہم دونوں کو ایک ہی مٹی سے خلق کیا گیا ہے۔ پس جو مٹی چٹائی گئی اُس سے ہمارے شیعوں کو خلق کیا گیا اور جب قیامت کا دن ہوگا تو تمام لوگوں کو ان کی ماؤں کے نام سے پکارا جائے گا سوائے آپؐ کے شیعوں کے ان کو ان کے والد کے نام سے پکارا جائے گا کیونکہ صرف ان کی ولادت پاک ہے۔

امام محمد باقر علیہ السلام کی دعا

﴿قال حدثنا﴾ ابوبکر محمد بن عمر الجعفی ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن عبد اللہ بن ابی ایوب بساحل الشام ﴿قال حدثنا﴾ جعفر بن مروان المصیسی ﴿قال حدثنا﴾ خالد بن یزید القسری ﴿قال حدثنی﴾ امی الصیرفی قال سمعت ابا جعفر محمد بن علی الباقر (ع) يقول برئ الله ممن شبره منا لعن الله من لعننا احلكت الله من عادانا اللهم انك تعلم انا سبب الهدى لهم وانما يعادوننا فكن انت المتفرد بعذابهم -

حدیث نمبر 4: (بخلف اشار)

صیرفی نے بیان کیا کہ میں نے حضرت امام ابو جعفر محمد بن علی الباقر علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: اللہ بری ہے ہر اُس سے جو ہم سے برأت کرے گا اور اللہ لعنت کرے اُس پر جو ہم پر لعنت کرے۔ اے اللہ! جو ہم سے عداوت رکھتا ہے تو اس کو ہلاک

فرہ۔ اے اللہ! تو جانتا ہے کہ ہم ان کے لیے سب ہدایت ہیں اور یہ صرف ہم سے عداوت و بغض رکھتے ہیں۔ پس تو اکیلا ہی ان کے عذاب کے لیے کافی ہے۔

واقعہ نبیل اور ابرہہ بادشاہ

﴿قال حدثنا﴾ ابو الحسن علی بن بلال المہلبی ﴿قال حدثنا﴾ عبد الواحد ابن عبد اللہ بن یونس الربعی ﴿قال حدثنا﴾ الحسن بن محمد بن عامر ﴿قال حدثنا﴾ المعلى بن محمد البصری ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن جمهور العمی ﴿قال حدثنا﴾ جعفر بن بشیر ﴿قال حدثنا﴾ سلمان بن سماعۃ عن عبد اللہ بن القاسم عن عبد اللہ بن سنان عن ابی عبد اللہ جعفر بن محمد (ع) عن ابيه عن جده قال لما قصد ابرهه بن الصباح ملك الحبشة مكة لهدم البيت تسرعت الحبشة فاغاروا عليها واخذوا سرحا لعبد المطلب بن هاشم فجاء عبد المطلب الى الملك فاستأذن عليه فاذن له فہو فی قبة دیہاج علی سریر لہ فلم علیہ فردا برہۃ السلام وجعل یبظر فی وجہہ فراقہ حسنہ وجمالہ وھیئتہ فقال لہ الملوک هل کان فی ابائک هذا النور الذی ارآہ لک والجمال قال نعم ایہا الملوک کل ابائی کان لہم هذا النور والجمال والنباء فقال لہ ابرہۃ لقد فقتم الملوک فخرأ وشرفا ویحق ان تكون سید قومک ثم اجلسہ معہ علی سریرہ وقال لسايس فیہ الأعظم وكان الملك یباهی بہ منوک الأرض ایتنی بہ فجاءتہ بہ سايسہ وقد زین بكل زینۃ حسنۃ فحین قابل وجہ عبد المطلب سجدلہ ولم یسجد لملکہ واطلق اللہ لسانہ بالعربیۃ فسلم علی عبد المطلب فلما رأى الملك ذلك ارتاع له وظنہ سحرأ فقال ردوا الغیل الی مکانہ ، ثم قال لعبد المطلب فیم جئت فقد بلغنی سخاؤک وکرمک وفضلک ورأیت من هیأتک وجمالک وجلالک ما

يقتضى ان انظر فى حاجتك فسلى ما شئت وهو يرى انه يسأله فى الرجوع عن مكة فقال له عبدالمطلب ان اصحابك عدوا على سرح لى فذهبوا به فمرهم برده فتغيظ الحبشى من ذلك وقال لعبد المطلب لقد سقطت من عيني جنتى تسألنى فى سرحك وانا قد جئت لهدم شرفك وشرف قومك ومكرمتكم التى تميزون بها من كل جيل وهو البيت الذى يحج اليه من كل صقع فى الأرض فتركت مسألتى فى ذلك وسألتنى فى سرحك - فقال له عبدالمطلب لست يرب البيت الذى قصدت لهدمه وانا رب سرحى الذى اخذه اصحابك فجئت اسألك فيما اثاره وللبيت رب هو امنع له من الخلق كلهم واولى به منهم فقال الملك ردوا عليه سرحه وازحفوا الى البيت فانفضوه حجراً حجراً فانخذ عبدالمطلب سرحه وانصرف الى مكة واتبعه الملك بالليل الأعظم مع الجيش لهدم البيت فكانوا اذا حملوه على دخول الحرم اتاخ واذا تركوه رجع مهرولاً، فقال عبدالمطلب لفلانته ادعوا لى ابنى فجاؤا بالعباس فقال ليس هذا اريد لى ابنى فجاؤا بابى طالب فقال ليس هذا اريد ادعوا لى بنى فجاؤا بعبدالله ابى النسي (ص) فلما اقبل اليه قال اذهب يا بنى حتى تصعد ابا قبيس ثم اضرب ببصرك ناحية البحر فانظر اى شئ يعجى من هناك وخبرنى به قال فصعد عبدالله ابا قبيس فما لبث ان جاء طير ايايل مثل السيل والليل فسقط على ابى قبيس ثم صار الى البيت فطاف به مبعاً ثم صار الى الصفا والمروة فطاف بهما سبعا فجاء عبدالله ابى ابيه فاخبره الخبر فقال انظر يا بنى ما يكون من امرها بعده فاخبرنى به فنظرها فاذا هى قد اخذت نحو سكر الحبشة فاخبر عبدالمطلب بذلك فخرج عبدالمطلب وهو يقول يا

اهل مكة اخرجوا الى العسكر فخذوا غنائمكم قال قاتوا العسكر وهم امثال
 الخشب النخرة وليس من الطير الا وسعه ثلاثة احجار في منقاره يقتل بكل
 حصاة واحداً من القوم فلما اتوا على جميعهم انصرف الطير ولم يبق ذلك
 الوقت ولا بعده فلما ملك القوم باجمعهم جاء عبدالمطلب الى البيت فتعلق
 باستاره وقال شعراً

يا حابس الفيل بذى المفلس حبسته كأنه مكوس
 فى محبس تزهق فيه الانفس

وانصرف وهو يقول فى فرار قريش وجزعهم من الحبشة -

طارق قريش اذا رأت خميساً فظلت فرداً لا ارى انيساً
 ولا احس منهم حيساً الا اخا لى ماجداً نفيساً
 سوداً فى امله رثيساً

حصہ ہیش نمبر 5: (خاندان)

حضرت جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام نے اپنے والد سے اور انہوں نے اپنے
 دادا سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: جب جشہ بادشاہ ابرہہ بن الصباح نے مکہ پر
 چڑھائی کی تاکہ وہ کعبہ (بیت اللہ) کو گرا دے وہ مکہ کی طرف روانہ ہوا تاکہ وہ اس کو
 غارت کرے۔ پس انہوں نے عبدالمطلب بن ہاشم کے اوتوں پر قبضہ کر لیا۔ جناب
 عبدالمطلب بادشاہ کے پاس آئے اور آپ نے بادشاہ سے اذن و خون طلب کیا۔ اُس نے
 آپ کو اذن دیا۔ بادشاہ اپنے تخت پر ریشمی خیمے کے اندر بیٹھا ہوا تھا۔ آپ نے اُس کو سلام
 کیا۔ ابرہہ نے آپ کے سلام کا جواب دیا اور آپ کے چہرے کی طرف اُس نے دیکھنا
 شروع کر دیا۔ آپ کے چہرے کے حسن و جمال اور ہیبت کو دیکھنے کے بعد بادشاہ نے عرض
 کیا: کیا یہ آپ کے چہرے کا نور جو میں دیکھ رہا ہوں خاندانی ہے اور آپ کے آباؤ اجداد

سے چلا آ رہا ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں! ہمارے تمام آیاؤ اجداد سے یہ نور چلا آ رہا ہے۔ یہ نور و جمال، ہیبت ہمارے آیاؤ اجداد میں پایا جاتا تھا۔ پس امیرہ نے عرض کیا گویا آپ بادشاہوں کو فخر اور شرف میں مات دے گئے ہیں۔ آپ کے لیے سزاوارحق بنتا ہے کہ آپ قوم کے سرفار ہیں۔ پھر آپ کو اپنے ساتھ تخت پر بٹھالیا اور آپ نے اس کے ہاتھی جو بہت بڑا تھا جس کا نام سائیں تھا اور اُس کا رنگ سفید تھا اس کو مختلف انواع کے پیہرے جو اہرات کے ساتھ مزین کیا گیا تھا اور بادشاہ اس کی وجہ سے دوسرے بادشاہوں پر فخر کیا کرتا تھا۔ اُس نے کہا کہ اُس کو میرے پاس لایا جائے۔ پس وہ ہاتھی بادشاہ کے پاس لایا گیا کہ جس کو ہر ذہنت سے مزین کیا گیا تھا۔ پس جب وہ ہاتھی عبدالمطلب کے رو برو ہوا تو اُس نے آپ کو سجدہ کر دیا حالانکہ اُس نے اپنے بادشاہ کو بھی کبھی سجدہ نہیں کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اُس کو عربی زبان میں گویا کیا اور اُس نے عبدالمطلب کو سلام کیا۔ جب بادشاہ نے اس کو دیکھا تو بادشاہ اس وجہ سے ڈر گیا اور اُس نے اس کو چادو گمان کیا اور کہا کہ اس ہاتھی کو اپنے مکان پر واپس لے جاؤ۔ پھر اس نے جناب عبدالمطلب سے عرض کیا کہ آپ کیوں تشریف لائے ہیں؟ مجھے آپ کی سخاوت، کرم، فضیلت کی خبر مل چکی تھی اور میں آپ کی ہیبت و جمالت اور جلالت کو دیکھ چکا ہوں۔ میں جانتا چاہتا ہوں کہ آپ کی حاجت کیا ہے؟ آپ سوال کریں۔ اس کا گمان تھا کہ یہ مجھے مکہ سے واپس جانے کا فرمائیں گے۔ جناب عبدالمطلب نے فرمایا: تیرے فوجیوں نے میرے اونٹوں پر قبضہ کر لیا ہے اور وہ ان کو لینے آئے ہیں۔ پس اُن کو حکم دو کہ وہ میرے اونٹ واپس کر دیں۔

حبشی بادشاہ اس سے غضب ناک ہو گیا اور اُس نے عبدالمطلب سے کہا کہ آپ کی جو عزت میرے نزدیک تھی وہ ختم ہو گئی ہے کہ آپ صرف اونٹوں کی خاطر میرے پاس آئے ہیں جبکہ میں آپ کے شرف اور آپ کی قوم کے شرف کو منہدم کرنے آیا ہوں اور تمہاری جو عزت و کرامت باقی لوگوں پر ہے اُس کو ختم کرنے آیا ہوں کہ جس سے تم تمام

علاقوں میں ممتاز ہو۔ وہ گھر جس کا تم حج کرتے ہو اور زمین کے تمام حصوں سے اس کے حج کے لیے لوگ آتے ہیں۔ آپ نے اُس کے بارے میں مجھ سے سوال نہیں کیا بلکہ صرف اپنے اُفتوں کے بارے میں سوال کیا ہے۔

جناب عبدالمطلب نے فرمایا: جس گھر کو تو منہدم کرنا چاہتا ہے میں اُس کا رب اور مالک نہیں ہوں۔ میں تو اپنے اُفتوں کا مالک ہوں جن کو تیرے توفی لے کر آ گئے ہیں۔ پس میں اُس چیز کے بارے میں سوال کرنے آیا ہوں جس کا میں مالک ہوں۔ اُس گھر کا بھی ایک مالک ہے جو ساری مخلوق کو اُس سے دُور کرتا ہے اور منع کرتا ہے اور اس سے زیادہ اولویت رکھتا ہے۔ پس بادشاہ نے اپنے فوجیوں کو حکم دیا کہ ان کے اُفتوں واپس کرو اور بیت اللہ پر حملہ کرنے کے لیے تیار ہو جاؤ اور اس کے ایک ایک پتھر کو انگ کر دو۔ پس جناب عبدالمطلب نے اپنے اُفتوں کو لیا اور مکہ کی طرف روانہ ہو گئے اور آپ کے پیچھے پیچھے بادشاہ بھی اُس بڑے باقی کو لے کر لنگر کے ساتھ بیت اللہ کو گرانے کے لیے روانہ ہو گیا۔ جب وہ حرم کی حدود میں داخل ہوتا چاہتے تو وہ باقی بیٹھ جاتے اور جب باہر کی طرف واپس جانے کا ارادہ کرتے تو وہ کودتے ہوئے واپس چل پڑتے۔ اس دوران جناب عبدالمطلب نے اپنے بیٹوں سے فرمایا: میرے بیٹے کو میرے پاس بلا لیں۔ انہوں نے عباس کو آپ کے سامنے پیش کیا۔ آپ نے فرمایا: میری مراد یہ نہیں ہے میرے بیٹے کو بارؤ۔ پس ابوطالب کو بلایا گیا۔ آپ نے پھر فرمایا: میری مراد یہ نہیں ہے میرے بیٹے کو بارؤ۔ پس جناب رسول خدا کے والد عبد اللہ علیہ السلام کو آپ کے سامنے پیش کیا گیا۔ جب آپ سامنے آئے تو جناب عبدالمطلب نے فرمایا: اے میرے بیٹے! جاؤ اس پہاڑ ابو قیس پر جاؤ اور سمندر کی طرف دیکھو وہاں سے کیا چیز آ رہی ہے؟ اور وہ مجھے بتاؤ۔ راوی بیان کرتا ہے کہ جناب عبد اللہ ابو قیس پہاڑ پر گئے۔ تھوڑی دیر بعد دیکھا کہ ابابیل پرندے مثل سیلاب اور کالی رات آ رہے ہیں۔ پس وہ ابو قیس پر اترے پھر وہ کعبہ کی طرف گئے اور

اُس کا طواف کیا سات چکر لگائے۔ پھر صفا اور مردہ کے درمیان سات چکر لگا کر سعی کی۔ جناب عبداللہ نے اِس سارے واقعہ کے بارے میں اپنے والد کو خبر دی۔ پس جناب عبدالمطلب نے فرمایا: اے میرے فرزند! اِس کے بعد کیا ہوتا ہے اِس کو دیکھتے رہو اور مجھے خبر دیتے رہو۔ پس جناب عبداللہ نے اُن کی طرف دیکھنا شروع کر دیا۔ اچانک آپ نے دیکھا کہ اُنہوں نے لشکرِ حبشہ کا رُخ کیا اور اُن پر کنکریاں برسانا شروع کر دیں۔ اِس کے بارے میں جناب عبدالمطلب کو آگاہ کیا گیا۔ جناب عبدالمطلب باہر آئے اور فرمایا: اے اہل مکہ! اِس لشکر کی طرف نکلو اور اُن کے مافیہٴ نعمت کو اٹھاؤ۔ پس وہ لشکر کے پاس آئے اور اُن کو دیکھا کہ وہ پیسیدہ لکڑیوں کی مانند پڑے ہوئے تھے اور ہر پرندے کے پاس تین تین کنکریاں تھیں اور ہر کنکری سے ایک ایک فرد کو اُنہوں نے مارا۔ جب وہ سارے مر گئے تو وہ پرندے واپس چلے گئے۔ اِس سے پہلے اور اِس کے بعد کسی نے ایسا واقعہ نہیں دیکھا تھا۔ پس جب سارا لشکر ختم ہو گیا تو جناب عبدالمطلب بیت اللہ کے پاس آئے اور اِس کے پردے کو ہاتھوں میں لے کر یہ اشعار پڑھے:

يا حابيس الفيل بذى المقمس

حيثہ کانہ مکوس

”اے ہاتھیوں کو روکنے والے! اِس قوت کے ساتھ کہ تو نے ان کو گھایا ہوا یوسہ بنا دیا۔“

فی محسن تزہق فیہ الانفس

”ایک مجلس میں کہ جس میں سانس لینا مشکل ہو گیا ہے۔“

اور جب واپس پلٹے تو یوں قریش کا جشہ سے فرار کے بارے میں کہہ رہے تھے:

صاوت قریش اذا رأت حميسا

فظلت فرداً لا اری انيسا

”جب قریش والوں نے گھٹیا لشکر کو دیکھا تو فرار کر گئے۔ میں اکیلا رہ گیا۔ میں کوئی مددگار بھی نہیں پا رہا تھا۔“

ولا احسن منهم حسیسا
الا اخا لی ماجداً نفیسا
”اور میں اُن کو خیس اس لیے محسوس کر رہا تھا کہ میں ایک عمدہ مددگار پا رہا تھا۔“

مسوداً فی اہله رئیساً
”جو اپنی قوم میں بادشاہ کو رسوا کر دیتا ہے“

چار چیزیں دل کو فاسد کر دیتی ہیں

﴿قال أخبرنی﴾ ابو الحسن علی بن خالد المراحی ﴿قال حدثنا﴾ ثؤابة بن یزید ﴿قال حدثنا﴾ احمد بن علی بن المثنی عن محمد بن المثنی عن سیابة بن سوار ﴿قال حدثنی﴾ المبارک بن سعید عن خلیل الفراء عن ابی المعشر قال قال رسول اللہ (ص) اربع مفسدة للقلوب الخلوۃ بالنساء والاستماع منهن والأخذ برأیہن ومجالسة الموتی فقل لہ وما مجالسة الموتی قال مجالسة کل ضال عن الايمان وجائر فی الأحکام۔

تھذیب نمبر 6: (بخاری سنن)

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

چار چیزیں دلوں کو فاسد کرتی ہیں:

- ① عورتوں کے ساتھ تہائی ② اور ان کی باتوں کو منہ ③ اُن سے رائے حاصل کرنا ④ مردوں کی محفل۔

عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! مردوں کی محفل سے مراد کیا ہے؟

آپؐ نے فرمایا: اس سے مراد اُن لوگوں کی محفل ہے جو ایمان سے گمراہ ہو چکے ہیں اور احکامِ خدا سے دُور ہو جاتے ہیں۔

غریم اور قرض دار کو مہلت دو

﴿قَالَ حَدَّثَنَا﴾ ابویکر محمد عمر الجعابی ﴿قَالَ حَدَّثَنَا﴾ ابو العباس احمد بن محمد بن سعید ﴿قَالَ حَدَّثَنَا﴾ عبد اللہ بن جرتش ﴿قَالَ حَدَّثَنَا﴾ احمد بن برد ﴿قَالَ حَدَّثَنَا﴾ محمد بن جعفر عن اُبیہ جعفر بن محمد عن اُبیہ محمد بن علی عن اُبی لبابة بن عبد المنذر انه جاء يتقاضى ابا اليسر ديناً له فسمعه يقول قولا له ليس هو هذا فصاح ابولبابة اليسر اخرج الى فخرج اليه قال فقال ما حملك على هذا قال العسر يا ابا لبابة قال الله الله قال ابولبابة سمعت رسول الله (ص) يقول من احب ان يستظل من فور جهنم فقلنا كلنا يحب ذلك يا رسول الله فليظرو غريماً له او قليد ع المعسر۔

ترجمہ نمبر 7: (بخلاف اسو)

ابولبابہ بن عبدالمطلبؐ نے بیان کیا ہے کہ میرے والد کے پاس ایک شخص آیا جو تمہاری لڑکی اور وہ قرض کے بارے میں آسانی طلب کر رہا تھا۔ پس میں نے سنا وہ کہہ رہا تھا: اس سے کہہ دو وہ یہاں نہیں ہے۔ پس ابولبابہؓ پکارا کہ میری طرف آؤ۔ وہ میری طرف آیا۔ میں نے اُس سے کہا: آپ کو کس چیز نے ایسا کرنے پر آمادہ کیا ہے؟ اُس نے کہا کہ تنگی نے۔ جناب ابولبابہؓ نے بیان کیا کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: تم میں سے کون ہے جو جہنم کی آگ کی گرمی سے بچنا چاہتا ہے؟ ہم سب نے کہا کہ ہم سب بچنا چاہتے ہیں اے رسول خدا! آپؐ نے فرمایا: غریم و قرض دار کو مہلت دو اور اُس کو تنگی میں چھوڑ دو (یعنی اُس سے قرض طلب نہ کرو)۔

جواپے بھائی کو فائدہ دے

﴿قال أخبرني﴾ أبو حفص عمر بن محمد الزيات ﴿قال حدثنا﴾ علي
ابن سهرويه القزويني ﴿قال حدثنا﴾ داود بن سليمان القاري قال سمعت
الرضا علي بن موسى (ع) يقول من استفاد اخا في الله فقد استفاد بيتا في
الجنة قال وانشدني ابو الحسن الرجي النحوي للحجاج ابن الهميم شعراً
وان امرء قد عاش خمسين حجة
الى منهل من ورده لقريب
اذا ما خلوت الدهر يوماً فلا تقل
خلوت ولكن قل علي رقيب
اذا ما انقضى القرن الذي انت فيهم
وخلفت في قرن فانت غريب
والحمد لله وصلوته علي سيدنا محمد النبي وآله الطاهرين -

تھاہیٹ نمبر 8: (بخلاف استاد)

جناب داؤد بن سلیمان قاری نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت امام علی رضا علیہ
السلام سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا: جو شخص اپنے بھائی کو اللہ کی خوشنودی کی خاطر فائدہ
دے تو اس نے جنت کے گھر سے استفادہ کیا ہے۔

ابو الحسن رجبی نحوی نے حجاج ابن تمیم کے لیے یہ اشعار پڑھے:

وان امرء قد عاش خمسين حجة

الى منهل من ورده لقريب

”اور اگر ایک مرد پچاس سال بھی زندہ رہے جس نے اس کو حجت

پر وارد کیا ہے وہ قریب ہے

اذا ما خلوت الدهر يوما فلا تغل
 خلوت ولكن قل على رقيب
 ”جب تو زمانے سے ایک دن گزارتا ہے یہ گمان اگر کہ وہ دن گزر
 گیا، بلکہ یہ کہہ کہ وہ تیرے لیے رقیب بن گیا ہے۔“
 اذا ما انقضى القرن الذى انت فيهم
 وخلفت فى قرن فانت غريب
 ”اور جب تو اس صدق کو ختم کرتا ہے جس سے تو ہے اور تو نے اس کو
 پیچھے چھوڑا ہے پس تو مسافر ہے۔“

مجلس نمبر 38

[بروز ہفتہ ۲۳ رمضان المبارک سال ۱۴۱۰ ہجری قمری]

جو چیز تم پر سب سے زیادہ واجب ہے

﴿حدثنا﴾ الشيخ الجليل المفيد ابو عبد الله محمد بن محمد بن النعمان اصاب الله بقاءه ﴿قال حدثنا﴾ الشريف الصالح ابو محمد الحسن بن حمزة العلوي رحمه الله ﴿قال حدثنا﴾ احمد بن عبد الله ﴿قال حدثنا﴾ جدي احمد بن ابي عبد الله البرقي عن ابيه عن يعقوب بن يزيد عن ابن ابي عمير بن هشام بن سالم عن ابي عبيدة الحذاء عن ابي عبد الله جعفر بن محمد (ع) قال قال الا أخبرك باشد ما افترض الله على خلقه انصاف الناس من انفسهم ومواساة الاخوان في الله عزوجل وذكر الله على كل حال فان عرضت له طاعة لله عمل بها وان عرضت له معصية تركها۔

حصہ بیٹ نمبر 1: (تخلف استاد)

حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ کیا میں آپ کو بتاؤں کہ

تم پر سب سے زیادہ کون سی چیز واجب ہے۔ وہ چار چیزیں ہیں:

- ① لوگوں کے ساتھ اپنی طرف سے انصاف کرو۔
- ② اپنے بھائی کی مدد کرنا ہر حال میں اللہ کا ذکر کرتا
- ③ اور اگر کوئی اطاعت کا مورد سامنے آئے تو اس پر عمل کرنا۔

⑦ اور اگر کوئی مصیبت نہ فرمائی کا مورد سامنے آئے تو اس سے اجتناب کرنا۔

سب سے زیادہ بخیل کون ہے؟

﴿قال حدثنا﴾ ابویکر محمد بن عمر الجعابی ﴿قال حدثنا﴾ ابوجعفر محمد ابن صالح القاضی ﴿قال حدثنا﴾ مسروق بن المرزبان ﴿قال حدثنا﴾ حصین عن عاصم عن ابی عثمان عن ابی هريرة قال قال رسول الله (ص) ان اعجز الناس من عجز عن الدعاء وان ابخل الناس من بخل الناس۔

تحدیث نمبر 2: (بخلاف استاد)

حضرت ابو ہریرہ نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت نقل کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا:

سب سے عاجز ترین وہ شخص ہے جو دعا کرنے سے عاجز ہو اور سب لوگوں میں سے بخیل ترین وہ بندہ ہے جو لوگوں کو دعا دینے میں بخیل ہے۔

رسول خدا کا علی علیہ السلام کے حق میں دعا کرنا

﴿قال حدثنا﴾ ابویکر محمد بن عمر الجعابی ﴿قال حدثنا﴾ الحسن بن حماد بن حمزة ابو علی من اصل کتابہ ﴿قال حدثنا﴾ الحسن بن عبدالرحمن بن ابی لیلی ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن سلیمان الاصفہانی عن عبدالرحمن الاصفہانی عن عبدالرحمن بن ابی لیلی عن علی ابن طالب (ع) قال دعانی النبی (ص) وانا ارمد فتغل فی عینی وشد العمامة علی رأسی وقال اللهم اذهب عنه الحر والبرد فما وجدت بعدها حراً ولا برداً۔

تحدیث نمبر 3: (بخلاف استاد)

جناب عبدالرحمن بن ابی لیلی نے حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے نقل کیا

ہے کہ آپؐ نے فرمایا: میں خیر کے دن بیمار تھا اور میری آنکھوں میں تکلیف تھی۔ حضورؐ نے مجھے اپنے پاس بلایا اور میری آنکھوں پر اپنا لحاب دھن لگایا اور اپنا عمامہ میرے سر پر باندھا اور فرمایا: اے میرے اللہ! اذهب عنه الحر والبرد (یعنی اے میرے اللہ! اس سے سردی اور گرمی کے آثار دور فرما)۔ پس اس کے بعد میں نے کبھی سردی اور گرمی کو محسوس نہیں کیا ہے (یعنی اس کے آثار کو محسوس نہیں کرتا تھا)

اے اہل بیت! نماز، نماز!

﴿حدثنا﴾ ابویکر محمد بن عمر الجعابی رحمہ اللہ ﴿قال حدثنی﴾ احمد بن عیسیٰ بن ابی موسیٰ بالکوفة قال عبدوس بن محمد الحضرمی ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن فرات عن ابی اسحق عن الحرث عن علی بن ابی طالب (ع) قال کان رسول اللہ (ص) یأتینا کل غداة فیقول الصلوٰۃ رحمکم اللہ الصلوٰۃ انما یرید اللہ لیذهب عنکم الرجس اهل البیت ویطہرکم تطہیرا۔

شعبہ نمبر 4: (بخاری اسناد)

حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے بیان کیا کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر روز صبح کے وقت آیا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ اے اہل بیت! نماز۔ خدا تم پر رحم کرے۔ نماز اور اس کے بعد آیت تطہیر کی تلاوت کرتے: انما یرید اللہ لیذهب عنکم الرجس اهل البیت ویطہرکم تطہیرا۔

جناب اسماء بنت عقیل بن ابی طالب کے اشعار

﴿قال أخبرنی﴾ ابو عبد اللہ محمد بن عمران الموزبانی ﴿قال حدثنا﴾ احمد بن محمد ﴿قال حدثنا﴾ الحسن بن علی بن علیل الغنبری ﴿قال حدثنا﴾ عبد الکبیر بن محمد ﴿قال حدثنا﴾ علی بن سلیمان عن ابی اسلم

محمد بن فخار عن ابی ہیاچ عبداللہ بن عامر قال لما اتی نعی الحسین
 علیہ السلام الی المدینۃ خرجت اسماء یقت عقیل بن ابی طالب رضی اللہ
 عنہا فی جماعۃ من نساءہا حتی انتهت الی قبر رسول اللہ (ص) فلاذت
 بہ وشہقت عنہ ثم التفت الی المهاجرین وانصار وہی تقول -

ماذا تقولون ان قال النبی لکم یوم الحساب وصدق القول مسموع
 خذلتم عترتی او کتم غیبہا والحق عند ولی الامر مجموع
 اسلمتموہم بایدی الظالمین فما متکم لہ الیوم عند اللہ مشفوع
 ما کان عند غداۃ الطغ اذ حضروا تلك المتایا ولا علیہن مدفوع
 قال فما رأینا باکیا ولا باکیۃ اکثر ما رأینا ذلک الیوم -

تحدیث نمبر 5: (بخلف استاد)

جناب ابوہیاچ عبداللہ بن عامر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جب مدینہ منورہ میں
 حضرت امام حسین علیہ السلام کی شہادت کی خبر آئی تو اسماء بنت عقیل بن ابی طالب رضی
 اللہ عنہا اپنے گھر سے نکلیں اور آپ کے ساتھ مدینہ کی دوسری عورتیں بھی تھیں۔ آپ قبر نبی
 اکرم پر آئیں اور قبر پر گریں اور اتارویں کہ روتے روتے سسکیاں بندھ نکلیں اور پھر آپ
 مہاجرین اور انصار کی طرف متوجہ ہوئیں اور یوں اشعار پڑھے:

ماذا تقولون ان قال النبی لکم یوم الحساب وصدق القول مسموع
 ”اے لوگو! تم اُس وقت کیا جواب دو گے جب تمہارے نبی نے تم
 سے قیامت کے دن سوال کیا حالانکہ اس کا سنا قول سنا گیا ہے۔“

خذلتم عترتی او کتم غیبہا والحق عند ولی الامر مجموع
 تم نے اُس کی عترت کو رسوا کیا اور تم ہو گے غیب کے اور حق ولی
 امر کے پاس جمع شدہ ہے۔“

استتموہم بایدی الظالمین فما منکم لہ الیوم عند اللہ مشفوع
تم نے اُن کی اولاد کو ظالموں کے سپرد کر دیا۔ پھر تم آج یعنی قیامت
کے روز اُس کی شفاعت کے طلب گار ہو۔

ما کان عند غذاة الطف اذ حضروا تلك المنايا ولا عنہن مدفوع
”اور کل قیامت کے دن جب تم اُن کے سامنے حاضر کیے جاؤ گے
اور تم عذاب میں مبتلا کیے جاؤ گے اور تم سے اس عذاب کو ڈرو نہیں کیا
جائے گا۔“

راوی بیان کرتا ہے کہ میں نے اس قدر رونے والے اور رونے والیاں بھی نہیں
دیکھیں جو ان سے زیادہ رونے والے ہوں۔

رسول خدا غم حسین علیہ السلام میں

﴿قال أخبرنی﴾ ابو عبد اللہ محمد بن عمران المرزبانی ﴿قال
حدثنا﴾ احمد ابن محمد الجوهری ﴿قال حدثنا﴾ الحسن بن علی العنبری
عن عبد الکرم بن محمد ﴿قال حدثنا﴾ حمزة بن القاسم العلوی عن عبد
العظیم ابن عبد اللہ العلوی عن الحسن بن الحسين العرنی عن غیاث بن
ابراہیم عن الصادق جعفر بن محمد (ع) قال أصبحت یوما ام سلمة رحمہا
اللہ تبکی لقیل لهم مم یکنک فقال لقد قتل ابنی الحسن (ع) اللیلة وذلک
اننی ما رأیت رسول اللہ (ص) منذ قبض الا اللیلة فرأیتہ شاحبا کثیبا قالت
فقلت ما لی اراک شاحبا کثیبا قال مازلت اتلیلة احفر قبورا للحسین
واصحابہ (ع)

حدیث نمبر 6: (بخلاف شاد)

حضرت امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا:

ایک دن صبح کے وقت ام المومنین حضرت ام سلمہ رحمۃ اللہ علیہا دو رہی تھیں۔ آپ سے سوال کیا گیا کہ آپ کیوں گریہ کر رہی ہیں۔ آپ نے فرمایا: میرے بیٹے حسین علیہ السلام گزشتہ روز قتل ہو چکے ہیں اور یہ اس لیے کہ جب سے رسول خدا اس دنیا سے چلے گئے ہیں میں نے ان کو کبھی نہیں دیکھا لیکن آج رات میں نے آپ کو خواب میں دیکھا ہے کہ آپ کے چہرے کا رنگ بدلا ہوا تھا اور غم زدہ تھے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا بچہ ہے کہ میں دیکھ رہی ہوں کہ آپ کا رنگ بدلا ہوا ہے اور آپ غم زدہ ہیں۔ آپ نے فرمایا: میں گزشتہ رات حسین علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں کی قبریں کھودتا رہا ہوں۔

شام غریباں کو ہاتف غیبی کے اشعار

﴿قال أخرنی﴾ ابو حفص عمر بن محمد ﴿قال حدثنا﴾ علی بن العباس ﴿قال حدثنا﴾ عبد الکریم بن محمد ﴿قال حدثنا﴾ سلیمان بن مقبل الحارثی ﴿قال حدثنی﴾ محفوظ بن المنذر ﴿قال حدثنی﴾ شیخ من بنی تمیم کان یسکن الرابیة قال سمعت ابی یقول ما شعرنا بقتل الحسین (ع) حتی کان مساء لیلة عاشوراء فانی لجالس فی الرابیة ومعی رجل من الحو فسمعنا هاتفا یقول

والله ما جتکم حتی بصرت می	یا نطف متعفر الخدین منحورا
وحوله فتیة تدمی نحرهم	مثل المصابیح یعلون الدجی نوراً
وقد حثت قلوبی کی اصادقهم	من قبل ما ان یلاقوا الخرد الحورا
فعاقتی قدر والله بالعه	وکان امرأ قضاء الله مقدورا
کان الحسین سراجاً یمتضاء به	الله یعلم انی لم اقل زورا
صلی الاله علی جسم تضمنه	قبر الحسین حلیف الخیر مقهورا
مجاوراً لرسول الله فی غرف	واللوصی وللطیار مسرورا

فقلنا له من انت يرحمك الله قال انا وابي من جن نصيبين اردنا موازنة الحسين (ع) ومواساته بانفسنا فانصرفنا من الحج فاصبناه قتيلا
تفسیر نمبر 7: (بخلاف نمبر 6)

محفوظ بن منذر نے روایت کی ہے کہ ہجویم کے ایک بزرگ بیان کرتے ہیں: میں راہبہ میں سکونت پذیر تھا اور عاصورہ کی رات یعنی شرم غریباں کے وقت اپنے راہبہ (نیلہ) پر بیٹھا ہوا تھا اور میرے ساتھ قبیلہ بنی جن میں سے ایک مرد بھی تھا جس ہم نے ایک ہاتھ سے شہادت حسین علیہ السلام پر اشعار سنے وہ یوں کہہ رہا تھا:

والله ما جئتكم حتى بصرت بي

بالطف معفو الخدين منحورا

”خدا کی قسم جب میں تمہارے پاس آیا ہوں تو میں نے حسین کو صحرائے کربلا میں خاک و خون میں غطایا ہوئے دیکھا ہے۔“

وحوله فتية تدمي نحوهم

مثل المصابيح يعلون الدجى نورا

”حضرت کے گرد بہت سے جوان ہم نے دیکھے ہیں کہ جن کی گردنوں سے خون جاری تھا جو چراغ کی مانند چاروں طرف چمک رہا تھا۔“

وقد حششت قلوبى كى اصاذفهم من قبل ما ان يلاقوا المخرد الحورا
 ”ہم نے اپنے کو دوزیا کہ شاید ہم کو پالیں قبل اس کہ حور ان جنت ان کو اپنی آغوش میں لے لیں۔“

فعاقنى قدر والله بالفه

وكان امراً قضاء الله مقدورا

”مگر تقدیر نے نہیں چاہا اور اس پر افسوس ہے اور خدا کی تقدیر ہو کر

رہنے والی ہے۔

كان الحسين سراجا يستضاء به
 الله يعلم اني لم اقل زورا
 ”حسینؑ وہ چراغِ ہدایت ہے کہ اُس سے روشنی طلب کی جائے اللہ
 جانتا ہے کہ میں غلط نہیں کہتا۔“

صلى الاله على جسم تضمنه
 قبر الحسين خليف الخير مقبورا
 ”اللہ تعالیٰ اس جسم پر درود نازل کرے جس کو خیر حسینؑ نے اپنے اندر
 رکھا ہے جو بہت اچھی قبر کا حلیف ہے۔“

مجاورا لرسول الله في غوف
 واللوصي وللطيار مسرورا
 ”اور وہ احمد مختار نبیؐ کا جنت میں ہمسایہ ہے اور آپؐ و مہدیؑ اور طیار کی
 جنت میں خوش ہے۔“

پس ہم نے اُس سے پوچھا کہ آپ کون ہیں؟ خدا آپ پر رحم کرے تو اُس نے
 کہا کہ میں اور میرا باپ نصیبوں کے جن ہیں اور ہم امام حسینؑ علیہ السلام کی مدد و نصرت
 کے لیے آئے ہیں۔ جب ہم حج سے واپس آئے تو آپ ہمارے آنے سے پہلے شہید
 ہو چکے تھے۔

جناب زینب بنت علیؑ علیہ السلام کا خطبہ

﴿قال أخیرنی﴾ ابو عبد اللہ محمد بن عمران المرزبانی ﴿قال
 حدثنی﴾ احمد بن محمد الجوهری ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن مہران ﴿قال
 حدثنا﴾ موسیٰ بن عبد الرحمن المسروقی عن عمر بن عبد الواحد عن

إسماعيل ابن راشد عن حذلم بن مستير^١ قال قدمت الكوفة في المحرم سنة
 إحدى وستين عند منصرف علي بن الحسين (ع) بالنسوة من كربلاء
 ومعهم الأجناد يحيطون بهم وقد خرج الناس للظفر اليهم فلما أقبل بهم
 على الجمال بغير وطاء جعل نساء أهل الكوفة يهكين ويتدبن فسمعت
 علي بن الحسين عليه السلام وهو يقول بصوت ضئيل وقد نهكه العنة
 وفي عنقه الجامعة ويده مقلولة إلى عنقه إلا أن هؤلاء النسوة يهكين فمن
 قتلنا قال ورأيت زينب بنت علي (ع) ولم أر خفرة قط انطلق منها كأنها
 تفرغ عن لسان أمير المؤمنين عليه السلام قال وقد أومأت إلى الناس أن
 اسكروا فارتدت الأنفاس وسكت الأصوات فقالت الحمد لله والصلوة على
 أبي رسول الله (ص) أما بعد يا أهل الكوفة الخثر والخذل فلا رقأت العبرة
 ولا هدأت الرنة فما مثلكم إلا كالتى نفضت غزلها من بعد قوة انكاث
 تتخذون إيمانكم دخلاً بينكم الأوهل فيكم إلا الصلف النطف والصدور
 الشف خوارون في اللقاء عاجزون عن الأعداء تآكون للبيعة مضيعون
 للذمة لبس ما قدمت لكم أنفسكم إن سخط الله عليكم وفي العذاب أنتم
 خالدون اتبهكون أي والله فابكوا كثيراً واضحكوا قليلاً فلقد لزمتم بهاها
 وشارها ولن تغسلوا دنسها عنكم أبداً فبسيل خاتم الرسالة وسيد شباب
 أهل الجنة وملأ خيرتكم ومفرغ نازلتكم ومارة محبتكم ومدرجة
 حجتكم خذلتكم وله قتلتم الأساء ما تزرون ونكسنا فلقد خاب السعى وتربت
 الأيدي وخسرت الصفقة وبؤتم بغضب من الله وضربت عليكم الذلة
 والمسكنة ويلكم اتدرون أي كيد لمحمد فريته وأي دم نه سفكتكم وأي

کریمہ لہ اصبتم لقد جعتم شیئا اذا تکاد السموات یفتطرن منه وتنشق
الأرض وتخر الجبال هذا ولقد ابتہ بها خرماء شوها طلاع الأرض والسماء
افعجتہم ان قطرت السماء دما ونعذاب الآخرة اخزی فلا یستخفنکم المہل
فانہ لا یحفزہ البرار ولا یخاف علیہ قوت النار کلا ان ربک لبا المرصاد
قال ثم سکت قرأیت الناس حیارى قد رودا ایدیہم فی افواہہم ورأیت
شیخا قد ہکی حتی اخضلت لحيته وهو یقول کہولہم خیر الکہول ونسلہم
اذا عد ونسل لا یخیب ولا یخزی۔^۱

حدیث نمبر 8: (بخاری-مسند)

عذلم بن بشر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ بیان کرتا ہے: میں ۶۱ ہجری
کے ماہ محرم میں کوفہ آیا۔ جب علی بن حسین علیہ السلام کو بلا سے کوفہ آئے تو آپ کے ساتھ
لوگوں کا ایک لشکر تھا جنہوں نے آپ کے ارد گرد گھیر ڈال رکھا تھا اور لوگ آپ کو دیکھنے
کے لیے باہر آ رہے تھے جب کہ آپ اور آپ کے ساتھ مستورات وہ سب بغیر پلان کے
اؤٹوں پر سوار تھیں۔ کوفے کی عورتیں آپ پر رو رہی تھیں۔ میں نے سنا کہ علی بن حسین
علیہ السلام کمزور آواز کے ساتھ کہہ رہے تھے جب کہ آپ بیمار تھے اور آپ کی گردن میں
طوق تھا اور آپ کے ہاتھ گردن کے ساتھ بندھے ہوئے تھے۔ آگاہ ہو جاؤ! جن لوگوں
نے ہمیں قتل کیا ہے ان کی عورتیں ہم پر گریہ کر رہی ہیں۔ راوی بیان کرتا ہے کہ میں نے
زیب بنت علی علیہ السلام کو دیکھا اور میں نے ان سے زیادہ کسی باحیاء عورت کو نہیں
دیکھا اور جب وہ بی بی محیی علیہ السلام کی آواز میں بول رہی تھیں۔ آپ نے لوگوں کی
طرف خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔ پس لوگوں کے سانس رک گئے۔ ہر قسم کی آواز بند ہو گئی۔

۱۔ فی الاحتجاج بن اسحاق (ع) قال نہ یسکون بجماعۃ غیر معلۃ وفہمۃ
غیر مفہمۃ۔

بی بی نے فرمایا کہ تمام حمد ہے اُس ذات کے لیے جو تمام جہانوں کا رب ہے اور صلوات و درود میرے نانا رسول خدا پر ہوں۔

اے اہل کوفہ! تم بے وقار اور دھوکا دینے والے ہو۔ تم اعتبار کے قابل نہیں ہو اور نہ ہی تمہارا ردنا قابلِ اعتماد ہے۔ تمہاری مثال اُس یوزی عورت کی ہے جو مضبوط دھاگا بت کر کھول دیتی ہے۔ کیا تم نے اپنی قسمیں غدار کی قرار دی ہیں۔ تمہارے پاس سوائے اوچھے پن اور برائیدوں میں غلطیوں ہونے کے کیا ہے؟ تم کئیوں کی طرح حلق کرنا جانتے ہو اور ملاقات کرنے والوں کو خوار کرنے والے ہو۔ اور دشمن کے مقابلے میں عاجز ہو۔ اور بیعت کو توڑنے والے ہو اور ذمہ کو ضائع کرنے والے ہو اور کتنا اہل عقل ہے جو تم نے اپنی آخرت کے لیے انجام دیا ہے اور تم نے خدا کو ناراض کیا اور اُس کے عذاب میں ہمیشہ رہنے والے ہو۔ اب تم رو رہے ہو۔

خدا کی قسم! زیادہ روؤ اور ہنسو کم۔ تم نے ایسا ٹک دعار حاصل کر لیا ہے اس کی میل تم کبھی ختم نہیں کر سکتے، نہیں دھو سکتے۔ تم سید المرسل اور سید شباب ہل جنت کے خون کے دھبے کیسے دھو سکتے ہو؟ جو تمہاری نیکیوں کا ذخیرہ اور عطا وادی تھا اور جو تمہاری سبستوں میں جائے پناہ تھے اور راہِ ہدایت دکھانے والوں کے لیے ایک نورانی منارہ تھے اور مسیح رسول کے لیے تمہارا پیشوا و ہادی تھا۔ اُس کو تم نے قتل کر دیا ہے اور کتنا اہم نے اپنے لیے ذخیرہ کیا ہے اور تمہارے لیے بربادی اور بلاکت ہے اور تمہاری امید خراب ہو چکی ہے اور تمہاری تجارت برباد ہو جائے۔ تم غضبِ خدا میں دوچار ہو چکے ہو۔ تم پر رسوائی اور ذلت کی مار ہو۔

اے کوفہ والو! تمہارے لیے دیں ہو۔ کیا تم جانتے ہو کہ تم نے محمد کے کس جگر گوشہ کو قتل کیا ہے؟ اور اُس کا خون زمین پر جاری کر دیا ہے اور کون سی حرمت کو تم نے ضائع کیا ہے اور کون سے کریم کو تم نے قتل کیا ہے کہ قریب ہے کہ آسمان اور زمین پڑ ہو جائیں اور

زمین اور آسمان اس پر گریہ کریں۔ تم اس پر تعجب کر رہے ہو کہ آسمان اس پر خون کیوں برسا رہا ہے۔ آخرت کا عذاب تو اس سے بھی سخت ہوگا۔ جب تم کو کوئی چھڑانے والا نہیں ہوگا اور اس کی مہلت سے دھوکا نہ کھانا کیونکہ اس کو قوت ہونے کا خطرہ نہیں ہے۔ آگاہ ہو جاؤ کہ تمہارا رب تمہاری نین میں ہے۔

راہی بیان کرتا ہے آپ پھر خاموش ہو گئیں۔ میں نے دیکھا کہ لوگ پریشان تھے اور اپنی انگلیاں منہ میں دباتے تھے۔ پھر میں نے ایک بوڑھے کو دیکھا کہ وہ کھڑا رہا تھا اور اس کی داڑھی آنسوؤں سے تر تھی اور وہ کہہ رہا تھا: تمہارے بزرگ سب بزرگوں سے بہتر ہیں اور تمہاری عورتیں سب عورتوں سے افضل ہیں اور تمہاری نسل کو کوئی رسوا اور ذلیل نہیں کر سکتا۔

سب سے پہلے اشعار جو امام حسین علیہ السلام کے مرثیہ میں پڑھے گئے ﴿أخبونی﴾ ابو عبد اللہ محمد بن عمران المرزبانی ﴿قال أخبرنی﴾ محمد بن ابراہیم ﴿قال حدث﴾ عبد اللہ بن یحییٰ سعید الوراق ﴿قال حدثنی﴾ مسعود بن عمرو الجحدری ﴿قال حدثنی﴾ ابراہیم بن راحۃ قال اول شعر رثی بہ الحسین (ع) قول عقبۃ بن عمرو السہمی من بنی سہم بن عوف بن غائب -

إذا لعین قوت فی الحیاۃ وانتم	تخافون فی الدنیا فاطلم تورھا
مررت علی قبر الحسین بکریلا	ففاض علیہ من دموعی غزیرھا
فما زلت اوشیہ وأبکی لشجوة	ویسعد عینی دمعھا وزفرھا
وبکیت من بعد انحسین عصائباً	اطاقت بہ من جانبیہا قبورھا
سلام علی اهل القبور بکریلاء	وقل لھا منی سلام یرزوها

سلام بأصال العشي والضحى تؤديه نكباء الرياح ومورها
ولا برح الوفاذ زوار قبره يفوح عليهم مسكها وعبيرها
تحدیث نمبر 9: (تکذیب استاد)

جناب ابراہیم بن راحہ نے بیان کیا ہے کہ سب سے پہلے اشعار جو امام حسین علیہ
السلام کے مرعے میں پڑھے گئے وہ عقبہ بن عمرو مکی نے میرے بیٹے بہم بن عوف بن
غالب کا قول ہے:

إذا العين قرت في الحياة وانتم
تخافون في الدنيا فاطلم نورها
"اگر زندگی دنیا میں آنکھوں کو ٹھنڈک ہوا اے آل محمد! تم ستائے
جاؤ تو آنکھوں میں ٹھنڈک کے بدلے تاریکی آجاتی ہے۔"
مررت علی قبر الحسين بکربلا
ففاض عليه من دموع غزیرها
"میں قبر حسین کی طرف سے گرا تو میری آنکھوں سے اشکوں کا
سیلاب بہہ نکلا۔"

فما زلت ارضه وابکی لشجوه
ویسعد عینی دمعها وزفرها
"میں میں ہمیشہ آپ پر رشید پڑھتا رہوں گا اور روتا رہوں گا میری
آنکھ میرے آنسوؤں میں میری مدد کرے گی۔"

وبکیت من بعد الحسين عصائبها
اضافت به من جانبیها قبرها
"حسین علیہ السلام کے بعد میں اس گروہ پر گریہ کروں گا جس کی
عصائب اور جانبیں اس کے قبر پر ملتی ہیں۔"

قبریں آپ کی قبر کے ارد گرد ہیں۔“

سلام علی اهل القبور بکربلاء

وقل لها منی سلام یروزها

”میرا سلام ہو کر بلا کی اہل قبور پر اور جو ان کی زیارت کرے اس پر
میرا سلام ہو۔“

سلام بأصال العشی والضحی

تؤدیه نكباء الرياح ومورها

”میرا سلام ان پر شام و سحر اور ظہر کے وقت اور باد مخالف سے
اڑنے والی غبار پر۔“

ولا برج الوفاء زوار قبره

یفرح علیهم مسکبہ وعبیرها

”اور ہمیشہ ان پر زیارت کرنے والوں کا ان پر جھرمٹ رہے اور وہ
اس کو مشک و عنبر چھڑکتے رہیں۔“

و عمل کا امام حسین علیہ السلام کی شان میں قصیدہ

﴿قال أخبرنا أبو عبد الله محمد بن عمران المرزبانی﴾

حدثني ۞ عبد الله بن يحيى العسكري ۞ قال حدثني ۞ أحمد بن زيد بن

أحمد ۞ قال حدثني ۞ أحمد بن يحيى بن أکثم أبو عبد الله ۞ قال حدثني ۞

أبي يحيى بن القاسم الرازي قال أقدم المؤمن دعبيل بن علي الخزاعي

رحمه الله وأنت علي نفسه فلما مثل بين يديه وكنت جالساً بين يدي

المؤمن فقال له أنشدني قصيدتك الكبيرة فوجدتها دعبيل وأنكر معرفتها

فقال له أنت أنشدني عبيد كذا تستك علي نفسك فأنشده

تأسف جارتى لما رأت زورى وعدت الحلم ذنباً غير مقتدر
ترجو الصبا بعد ماشابت ذواقها وقد جرت حللاً في حلبة الكبر
أجارتى إن أشيب الرأس ألقنى ذكر المعاد وارضانى عن القدر
لو كنت أركن للدنيا وزينتها إذا بكيت على الماضين من نفر
أخنى الزمان على اهلى فصدعهم تصدع الشعب لأغى صدمة الحجر
بعض أقام وبعض قد اهتاب به داعى المنية والباقي على الأثر
أما المقيم فأنخس إن يفارقنى ولست أوبة من ولى بهتظر
أصبحت أخبر عن اهلى وعن ولى كعالم قص رؤيا بعد مذكر
لولا تشاغل عيني بالأولى سلفوا من اهل بيت رسول الله لم الر
وفى مواليك للسفزون مشغلة من ان يقيم بمقصود على اثر
كم من ذراع لهم بالطف بائة وعارض بصعيد الترب منفر
امسى الحسين وسراهم لمقتله وهم يقولون هذا سيد البشر
يامة السموة ما جازيت احمد فى حسن البلاء على التنزيل والور
خلفتهم على الأبناء حين مضى اخلافة الذنب فى انقاض ذى بنر
قال يحيى والفذنى المأمون فى حاجة اقسى وعدت اليه وقد انتهى
دعبل الى قوله.

لم يبق حى من الأحياء نعلمه من ذى يمان ولا بكر ولا مضر^١

١ - له يذكر فى الأغاني ج ٨ ص ٥٨ البيت الخامس وهو "قوما قتلتم نبيخ وكردان
سادس وهو ليداء حرب نبيخ" وأبدلها بيتين بعد قوله "أربع بطوس النخ" والبيتان
غير أن فى طوس خير لأرض كلبه وقبر شهره هذا من العبر
ما ينفع الرجس من قرب الزكى ولا على الزكى بقرب الرجس من ضرر

الا وهم شركاء في دمائهم كما تشارك ايسار على جزر
قتلا واسراً وتخويفاً ومنهبة فعل الغزاة بارض الروم والخزر
ارى امية معذورين ان قتلوا ولا ارى لبني الهعاس من عذر
قوما قتلتم على الاسلام او لهم حتى اذا استملكوا اجازوا على الكفر
ابناء حرب ومروان واسرقتهم بنومعيط ولاة الحقد والوغر
اربع بطوس على قبر الزكى بها ان كنت ترجع من دين على وطير
هيئات كل امرئ رهن بما كسبت له يدا فخذ ما شئت او فذر
قال فضوب المأمون عمامته الأرض وقال صدقت يادعبل-

قصیدہ نمبر 10: (بخلاف استاد)

ابو یحییٰ بن القاسم رازی نے بیان کیا ہے کہ مامون الرشید کے پاس دعبل بن علی
الخزاعی رحمۃ اللہ آیا اور اُس نے اپنے بارے میں ایمان طلب کی۔ جب وہ اُس کے پاس
آیا تو میں مامون کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ اُس نے ایک قصیدہ پڑھا:

تأسف جارتي لما رأيت زوري

وعدت الحلم ذنباً غير مغفور

"مجھے افسوس ہے اپنے مسرے پر جب اس نے میری کمزوری کو دیکھا

تو اس نے مجھے اس گنہ پر ضم کا وعدہ کیا جو بخشش کے قابل نہیں ہے۔"

ترجو الصبا بعد ما شابت ذوائبها

وقد جوت طلقاً في حلبة الكبر

"وہ امید رکھتا ابھی صبح کو جس وقت بچے جوان اور جوان بوڑھے

ہو جائیں گے۔"

اجارتي ان اشيب الرأس اقلنتي

ذكر العناد وارضائي عين القدر

”اے میرے ہمسائے! موت و قیامت کی یاد نے مجھے بوزھا کر دیا ہے اور میں اس کی قدر پر راضی ہوں۔“

لو كنت اركن للدنيا وزيتها
اذا بكيت على الماضين من نكر
”اگر میں اس دنیا اور اس زینت پر بھروسہ کرتا تو میں گزشتہ لوگوں پر گریہ کرتا رہتا۔“

اخنى الزمان على اهلى فصدعهم
تصدع الشعب لافى صدمة الحجر
”زمانہ اپنے اہل پر ظلم کرتا ہے پس ان کو بچھاڑ دیتا ہے جو انوں کو بچھاڑ دیتا ہے جیسے پتھر پھٹ جاتے ہیں۔“

بعض اقام وبعض قد اهاب به
داعى النية والباقي على الاثر
”بعض کمزے ہیں اور بعض پہنچ رہے ہیں اور موت کو ہلک کہہ چکے ہیں اور باقی ان کے پیچھے ہیں۔“

اما المقيم فاخشى ان يفارقنى
ولست اوبة من ولى بمستظر
”لیکن جو کمزے ہیں وہ خوف زدہ ہیں کہ مجھے جدا کر دیں گے میں ان میں سے نہیں ہوں میں ولی کا خنجر ہوں۔“

اصبحت اخير عن اهلى وعن ولدى
كحالم قص رؤيا بعد مذكر
”میں اپنے اہل اور اپنی اولاد کے لیے خیر بن جاؤں جیسے کہ اس

مے کرے کے بعد اس کی خواب نہیں دیکھی۔

لولا تشاغل عینی بالأولی سلفوا
من اهل بیت رسول الله لم اقر
”اگر میری آنکھ کو گذشتہ لوگوں میں مشغول نہ ہو کہ جو رسول خدا کے
اہل بیت میں سے ہیں تو مجھے سکون نہ ملے۔“

وفي موائيك للمغبون مشغلة
من ان يقيم بمقصود علي اثر
”اور تیرے چاہنے والوں کے غم نے ان کو مشغول کر دیا اس کی اس
کی اتباع پر قاصر ہیں۔“

کم من ذراع له بالطف بائنة
وعارض بصعيد الثوب متعفر
”اور کتنی زمین کا ذراع ہیں جو صحرا میں ان کے لیے اور مٹی کی جاز
نے ان کو خاک آلودہ کر دیا ہے۔“

امسى الحسين ومفراهم لمقتله
وهم يقولون هذا سيد البشر
”حسین علیہ السلام نے شام کی حالانکہ ان کو قتل کیا گیا اور وہ سب
جانتے تھے وہ سید البشر ہے۔“

يا امة السوء ما جازيت احمد في
حسن الهلاء على التنزيل والصور
”اے بُری امت! تم نے نبی احمد کو کتنی بُری جزا دی ہے اس کے
قرآن کے نازل ہونے اور سورتوں کے نازل ہونے پر۔“

خلفتموہ علی الأبناء حمین مضی

خلافۃ الذنب فی انقاض ذی بقر

”تم نے بر خیر میں اس کی مخالفت کی ہے جب کہ بھیڑیادہ حملہ کرتا
ہے صاحب بکری پر اس کو پچھاڑنے کے لیے۔“

یہی بیان کرتا ہے: ناموس نے مجھے کس حاجت کے لیے علم دیا اور میں کھڑا ہو گیا۔
اور چلا گیا اور جب میں واپس آیا تو وہ عمل اس شعر تک پہنچ چکا تھا:

لہ یبقی حی من الأحياء نعلہ

من ذی یمان ولا بکر ولا مضر

”زندہ لوگوں میں سے کوئی نہیں بچا اور ہم اس کو جانتے ہیں کہ
صاحب ایمان ہے لیکن وہ بنی بکر اور بنی مضر میں سے نہیں ہے۔“

الا وهم شرکاء فی دمانہم

کما تشارک ایسار علی جزر

”یہ مارے ان کے خون میں شریک ہیں جیسا کہ مار دار شریک
ہوتے کسی جانور کے ذبح کرنے میں۔“

قتلا واسراً وتخويفاً ومنہبہ

فعل الغزاة بارض الروم والخزر

”وہ شریک ہیں ان کے قتل کرنے میں: قید کرنے میں خوف و
ڈرانے میں جیسے اہل روم جنگوں میں کرتے تھے۔“

أری امیة معذورین ان قتلوا

ولا أری لبنی البعاس من عذر

”میں امیہ کو تو ان کے قتل میں معذور جانتا ہوں لیکن بنی عباس کا کوئی

عذر قابل قبول نہیں ہے۔

قوما قتلتم علی الاسلام او لہم
حتی اذا استملکوا اجازوا علی الکفر
وہ قوم ہے جنہوں نے اسلام پر ان وقت۔ یا بلکہ ان کا پہلا وہ ہے
جس نے ان پہلوں کو کفر پر گت کیا۔

ابناء حرب و مروان واسرہم
بنو معیط ولایۃ النہد والوغر
”حرب کے بیٹے اور مروان لیکن بنو معیط ان میں سے نہیں ہیں جو
کہ صاحب کیند و فہم ہیں۔“

اربع بطوس علی قبر الزکی بہا
ان کنت توابع من دین علی وطر
”میں طوس میں اس قبر زکی پر توقف کروں گا اگر تم توقف کرنے دو
اور یہ میری دینی حاجت ہے۔“

ہیہات کل امری رہن بما کسبت
لہ یداء فخذ ما شئت او فذر
زور ہو جاؤ ہر مرد اپنے عمل کا مرہون منت ہے جو اس نے کیا ہے وہ
اس سے خواہ رسوا ہو جائے یا عزت دار۔

راوی بیان کرتا ہے کہ مامون نے اپنا عمامہ زمین پر گرا دیا اور کہا: اے دلیل! تو
نے سچ کہا ہے۔

میرا تعلق دنیا اور آخرت میں قائم ہے

﴿قال أخبرنی﴾ جعفر بن محمد رحمہ اللہ ﴿قال حدثنی﴾ جعفر بن

محمد بن مسعود عن أبيه عن النضر العباسي ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن حاتم ﴿قال حدثني﴾ محمد بن معاذ ﴿قال حدثني﴾ زكريا بن عدي ﴿قال حدثنا﴾ عبيد بن عمرو عن عبد الله بن محمد بن عقيل عن حمزة بن أبي سعيد الخدري عن أبيه قال سمعت رسول الله (ص) يقول على المنبر ما بال أقوام يقولون إن رحم رسول الله لا ينفذ يوم القيمة بلى والله إن رحمى لموصولة في الدنيا والآخرة وإنى أياها أناس فرطكم على الحوض يوم القيمة فإذا جئتم قال الرجل يا رسول الله أيا فلان بن فلان فاقول أما النسب فقد عرفته لكنكم أخذتم بعدي ذات الشعلل واردة تم على اعتقابكم القهقري-

حصہ بیٹ نمبر ۹۹: (بخلاف اسناد)

جناب حمزہ بن ابوسعید خدری نے اپنے والد سے بیان کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ آپؐ نے منبر پر فرمایا: تم لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ تم کہتے ہو کہ میرے ساتھ رشتہ داری اور تعلق قیامت کے دن کوئی فائدہ نہیں دے گا! حالانکہ خدا کی قسم! میرے ساتھ تعلق اور رشتہ داری دنیا اور آخرت دونوں میں قائم رہے گا۔

اے لوگو! جب تم حوض کوثر پر وارد ہو گے تو میں تم کو وہاں سے ہٹا دوں گا اور ایک مرد کہہ دے گا: یا رسول اللہ! میں فلانی بن فلاں ہوں۔ پس میں اس سے کہوں گا کہ میں تمہارے نسب کو جانتا ہوں لیکن تم نے میرے بعد ذات الشمال کی اتباع کر لی تھی اور تم میرے بعد اٹلے پاؤں واپس لوٹ گئے تھے۔

اے جہنم یہ تیرا ہے اور یہ میرا ہے

﴿حدثني﴾ ابو المظفر بن محمد الوراق ﴿قال حدثنا﴾ ابو علي محمد

ابن همام ﴿قال حدثنا﴾ ابو سعيد الحسن بن زكريا البصري ﴿قال حدثنا﴾

عمر بن الخطاب (قال حدثنا) ابو محمد الترمسی عن النضر بن سويد عن عبد الله بن مسكان عن ابی بصیر عن ابی جعفر محمد الباقر (ع) قال قال رسول الله (ص) كيف بك يا علي اذا وقفت على شفير جهنم وقد مد الصراط وقيل للناس جوزوا وقلت لجهنم هذا لي وهذا لك فقال علي (ع) يا رسول الله ومن اولئك قال اولئك شيعتك معك حيث كنت

حدیث نمبر 12: (بخاری)

جناب ابوبصیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

یا علی: اس وقت آپ کی محسوس کریں گے کہ جب جہنم کے کنارے پر آپ کھڑے ہوں گے اور نیل صراط لگایا گیا ہوگا اور لوگوں سے کہا جائے گا کہ اس سے گزرو تو آپ جہنم سے کہہ رہے ہوں گے کہ یہ تیرا ہے اور یہ میرا ہے۔ علی علیہ السلام نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ لوگ کون ہوں گے؟ آپ نے فرمایا: وہ آپ کے شیعہ ہوں گے اور جہاں آپ ہوں گے وہاں وہ ہوں گے۔

بھائیوں کی ملاقات

(حدیثی) الشریف الصالح ابو محمد الحسن بن حمزة رحمہ اللہ قال حدثني ابو الحسن علي بن الفضل (قال حدثني) ابو تراب عبيد الله بن موسى قال حدثني ابو القاسم عبد العظيم بن عبد الله الحسنی رحمہ اللہ قال سمعت ابا جعفر محمد بن علي بن موسى (ع) يقول ملاقات الاخوان منشرة وتلقح للعقل وان كان نزرأ قليلا وصلى الله على سيدنا محمد النبي وآله الطاهرين وسلم -

نصاب نمبر 13: (تخف اسار)

جناب ابوالقاسم عبدالعظیم بن عبداللہ الحسینی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ میں نے حضرت امام ابوجعفر محمد بن علی بن موسیٰ علیہم السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: بھائیوں سے ملاقات زندگی میں اضافہ اور عقل کو زیادہ کرتی ہے اگرچہ یہ بہت کم و قلیل ہی کیوں نہ

ہو۔



مجلس نمبر 39

[ہر روز ہفتہ ۱۴ رمضان المبارک سال ۱۴۱۱ ہجری قمری]

دنیا کے تمام لوگوں سے ناامیدی ظاہر کرو

﴿قال أخبرني﴾ أحمد بن محمد بن الحسن بن الوليد رحمه الله
 ﴿قال حدثني﴾ أبي ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن الحسن الصفار ﴿قال حدثنا﴾
 علي ابن محمد القاشاني عن الاصفهاني عن المتقري عن حفص بن غياث
 القاضي قال سمعت ابا عبد الله جعفر بن محمد عليه السلام يقول اذا اراد
 احدهم الايسأل الله تعالى شيئا الا اعطاء الله فليبتس من الناس كلهم ولا
 يكون لكم رجاء الا من عند الله عز وجل فانه اذا علم الله تعالى ذلك من قلبه
 لم يسأله شيئا الا اعطاء فحاسبوا انفسكم قبل ان تحاسبوا فان امكنة
 القيمة خمسون موقفا كل موقف مقام الف سنة ثم تلا هذه الآية (في يوم كان
 قدره خمسين الف سنة)

تہذیب نمبر 1: (تخلف استاد)

جناب حفص بن غیاث القاضی نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ
 السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا:

اگر تم میں سے کوئی بندہ یہ چاہتا ہے کہ وہ ایسا ہو جائے کہ جو بھی خدا سے سوال
 کرے وہ اُس کو عطا کر دے تو پھر تمام لوگوں سے ناامید ہو جاؤ اور خدا کے علاوہ کسی اور

سے ہمید نہ رکھو اور جب اللہ تعالیٰ جان لیتا ہے کہ تمہارے دل میں اُس کے علاوہ کسی اور کی امید و آرزو نہیں ہے تو اُس وقت تم جس چیز کا اُس سے سوال کرتے ہو تو وہ تمہیں عطا کرتا ہے پس اپنے آپ کا محاسبہ کرو قبل اس کے کہ تمہارا محاسبہ کیا جائے کیونکہ قیامت کے دن پچاس مقام پر تم کو کھڑا کیا جائے گا اور ہر مقام پر ایک ہزار سال تک تمہیں کھڑا ہونا پڑے گا۔ پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت کی: ”قیامت کا دن پچاس ہزار سال کا ہوگا۔“

عبداللہ بن عباسؓ کی اپنے بیٹے کو وصیت

﴿قال أخبرني﴾ ابو الحسن علی بن محمد حبیش الکاتب عن الحسن ابن علی الزعفرانی عن ابی اسحق ابراہیم بن محمد الثقفی عن حبیب ابن نصر عن احمد بن بشیر بن سلیمان عن هشام بن محمد عن ابيه محمد ابن السائب عن ابراهيم بن محمد اليماني عن عكرمة قال سمعت عبد الله ابن عباس يقول لابنه علي بن عبد الله ليكن كنزك الذي تذرّه الخلم كن به اشد اغتباطاً منك بكنز الذهب الأحمر فاني مودعك كلاماً ان انت وعيتّه اجتمع لك نه خير امر الدنيا والآخرة لا تكن ممن يرجو الآخرة بغير عمل ويؤخر التوبة لطول الأمل ويقول في الدنيا قول الزاهدين ويعمل فيها عمل الراغبين ان اعطى منها لم يشبع وان مع منها لم يقطع يعجز عن شكر ما اوتى وينبغي الزيادة فيما بقي ويأمر بما لا يأتي يحب الصالحين ولا يعمل عملهم ويبغض الجاهلين وهو احدثهم ويقول لم اعمل فاتعنى لا اجلس فاتمنى وهو يمتنى المغفرة وقد دأب في المعصية قد عمر ما يتذكر فيه من تذكر يقول فيما ذهب لو كنت عملت ونصبت كان ذخراً لي ويعصى ربه عز اسمه فيما بقي غير مكترث ان سقم ندم على العمل وان صح امن واغتر واخر العمل معجب بفضله ما غر في وقائط اذا ابتلى ان

رغب اشر وان بسط له هلك تغلبه نفسه على ما يظن ولا يغلبها ما يستيقن
لا يثق من الرزق بما قد ضمن له ولا يقع بما قسم له لم يرغب قبل ان
ينصب ولا ينصب فيما يرغب ان امتغى بطروان افتقر قنط فهو يبتغى
الزيادة وان لم يشبع ويضيق من نفسه ما هو اكره يكره الموت لاسائته ولا
يدع الاسائة في حيوته ان عرضت شهوته واقع الخليفة ثم تمنى التوبة
وان عرض له عمل الآخرة دافع يبلغ في الرغبة حين يسأل ويقصر في العمل
حين يعمل فهو بالطول مدل وفي العمل مقل يبادر في الدنيا يعيا بمرض فاذا
افاق واقع الخطايا ولم يعوض يخشى الموت ولا يخاف الفوت يخاف على
غيره باقل من ذنبه ويرجو لنفسه يدون عمله وهو على الناس طاعن ولنفسه
مدامن يرى الأمانة مارضى ويرى الخيانة ان سخط ان عوفى ظن انه قد
تاب وان ابتلى طمع في العافية وعادلا يبيت قائما ولا يصبح صائما وهمه
الغذاء ويمس ونيته العشاء وهو مفطر يتعوذ بالله من فوقه ولا ينجو بالعود
منه من هو دونه يهلك في بغضه اذا ابغض ولا يقصر في حبه اذا احب
يغضب من اليسير ويعصى على الكثير فهو يطاع ويعصى والله المستعان

تحدیث نمبر 2: (بخلاف استاد)

جناب عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے عبداللہ ابن عباس سے سنا
کہ انہوں نے اپنے جیے علی بن عبداللہ کو میت فرماتے ہوئے کہا اے جیے! علم کو اپنے
لیے سب سے بڑا خزانہ قرار دو اور اپنے آپ کو سرخ سونے سے زیادہ اُس کے ساتھ
خوشحال قرار دو۔ میں تجھے ایک کلام امانت دے رہا ہوں اگر تو نے اس کو محفوظ رکھا تو اُس
سے فائدہ حاصل کرے گا اور یہ تیرے لیے دنیا و آخرت میں اچھی ہے۔ اے فرزند ارجمند!
بغیر عمل کے آخرت میں اچھال کی امید نہ رکھو اور لمبی آرزوؤں کی وجہ سے توبہ کو مؤخر نہ کرو

اور دنیا میں زاہدین و اولیٰ باتیں اور ان میں راجب لوگوں والا عمل نہ کرو۔ اگر تم کو ساری دنیا دے دی جائے تو اُس سے سیر نہ ہو۔ اور اگر تم کو اس سے روک دیا جائے تو قانع نہ ہو۔ جو تم کو اس سے ملے اس کے شکر کرنے سے عاجز نہ ہو جاؤ۔ اور جو باقی ہے اس کی زیادتی کی خواہش نہ کرو اور ۱۱ تجھے نہ ملے اس کے بارے میں اسر نہ لو۔ ایسا نہ ہو کہ نیک لوگوں سے محبت کرو اور ان کے اعمال کو انجام نہ دو اور جاہلیین سے بچنے کرتے رہو جب تم خود ان میں سے ہو۔ پھر انہوں نے فرمایا: جو عمل مجھے تمکا دے وہ میں نہیں کرتا (یعنی مہانہ روی کرتا چاہیے)۔ اور میں اس کے ساتھ نہیں بیٹھتا جو یہ چاہتا ہو کہ تو اس کی مغفرت کی خواہش کرے اور وہ نافرمانی کی کوشش کرے اور اپنی زندگی میں ذکر اور تذکر کو لازم قرار دو جو تجھ سے چلا جائے اس کے بارے میں یہ نہ کہو کہ اگر میں اس کو انجام دیتا اور اس کو پالیتا تو یہ میرے لیے ذخیرہ ہوتا۔ اپنے رب کی بے پردائی میں نافرمانی نہ کرو۔ اگر بیمار ہو جاؤ تو اپنے عمل پر پشیمانی کرو اور اگر سالم رہو تو اپنے آپ کو امن اور عافیت نہ رہو۔ اور جو عمل تجھے تعجب میں ڈال دے اس کو مؤخر رکھو جو تجھے معاف کر دیے گئے ہیں ایسے نہ ہو جاؤ اور جب کسی مصیبت میں مبتلا ہو جاتا ہے تو پھر وہ ناامید ہو جاتا ہے اور قانع ہوتا ہے تو سب سے زیادہ شریر ہو جاتا ہے اور اگر اس کو کھلا آزاد چھوڑ دیا جائے تو پھر وہ ہلاک ہو جاتا ہے اور اپنے نفس پر گمان و ظن کو غائب کرتا ہے اور جو یقین آور ہو اس کو غالب نہیں ہونے دیتا اور رزق میں سے اس کے مقدر میں قرار دیا ہے اس پر بھروسہ نہیں کرتا اور جو خدائے اُس کی قسمت میں قرار دیا ہے اس پر وہ قانع نہیں ہوتا۔ اور جب تک اس کو صبر نہ کیا جائے اُس وقت تک اس میں رغبت نہیں رکھتا۔ اور جس میں رغبت رکھتا ہے اُس کو حاصل کرنے کی کوشش نہیں کرتا۔ اگر مستغنی ہو جائے تو لپک جاتا ہے اور اگر محتاج رہے تو قناعت کرتا ہے۔ پس وہ زیادتی کو طلب کرتا ہے اگرچہ وہ سیر نہیں ہوتا۔ اور جو اس کو ناپسند ہو اُس کو ضائع کر دیتا ہے اور اپنی نافرمانیوں کی وجہ سے موت کو ناپسند کرتا ہے اور اپنی زندگی میں نافرمانی

چھوڑنے کو تیار نہیں ہے۔ اگر اس کو شہوت یعنی خواہش نفس عارض ہو جائے تو خطا کر دیتا ہے۔ پھر وہ توبہ کی تمنا کرتا ہے اور اگر اس کے سامنے آخرت کا کوئی عمل ہو جائے تو اس کو ترک کر دیتا ہے۔ اور جب سوال کرتا ہے تو انتخابی رغبت ظاہر کرتا ہے اور جب عمل کرتا ہے تو اس وقت سستی ظاہر کرتا ہے۔ وہ لمبی آرزو رکھتا ہے لیکن عمل قلیل کرتا ہے۔ دنیا میں جلدی کرتا ہے اور جب مریض ہوتا ہے تو عیب نکالتا ہے اور جب صحت مند ہو جائے تو خطا کرتا ہے اور وہ اس روٹ کو ترک نہیں کرتا۔ وہ موت سے ڈرتا ہے اور فوت ہونے سے نہیں ڈرتا۔ یعنی ضائع ہونے سے نہیں ڈرتا۔ دوسروں کے چھوٹے گناہ سے بھی ڈرتا ہے اور خود بغیر عمل کے امید رکھتا ہے۔ لوگوں کو برائی کے طعنے دیتا ہے لیکن اپنے نفس میں وہ برائی پر ہنسی رہتا ہے۔ جب راضی ہو تو امانت کا خیال رکھتا ہے اور جب ناراض ہو تو خیانت کرتا ہے۔ اگر عفت میں ہو تو گمان کرتا ہے کہ وہ توبہ کرنے والا ہے۔ اور اگر وہ کسی بیماری میں مبتلا ہو جائے تو پھر وہ عافیت کا طمع کرتا ہے۔ وہ لوگ ہیں جو اس حال میں کہ راتوں کو قیام نہیں کرتے اور دنوں کو روزہ نہیں رکھتے اور اس کی رغبت دن رات کھانا ہے، عشاء کی نیت کرتا ہے۔ وہ اظہار کرنے والا ہوتا ہے اور اپنے سے بڑے کے ذریعے اللہ سے پناہ طلب کرتا ہے۔ اور چھوٹے کے بر عمل پر اللہ کی پناہ پر بھی اس کو نجات نہیں دیتا۔ جب بغض و غضب کرتا ہے تو اس وقت ہلاک ہوتا ہے اور جب وہ محبت کرتا ہے تو محبت میں کمی نہیں کرتا۔ کم ملے تو غضب ناک ہوتا ہے اور زیادہ پر نافرمانی کرتا ہے۔ پس وہ اطاعت چاہتا ہے لیکن نافرمانی کرتا ہے۔ اللہ دکر نے والا ہے۔

جنت کی نشانیاں آل محمد میں سے آئمہ ہیں

﴿قال حدثني﴾ ابو محمد بن عمر الجمالی ﴿قال حدثني﴾ محمد بن محمد ابن سليمان الباغندي ﴿قال حدثنا﴾ هرون بن حاتم ﴿قال حدثنا﴾ اسماعيل بن توبة ومصعب بن سلام عن أبي اسحاق عن ربيعة السعدي

قال اتيت حذيفة بن اليمان رحمه الله فقلت له حدثني بما سمعت من رسول الله (ص) او رأيته لاعمل به قال فقال لي عليك بالقرآن فقلت له قد قرأت القرآن وانما جئتك لتحدثني بما لم اراه ولم اسمعه اللهم اني اشهدك على حذيفة اني اتيتك ليحدثني بما لم اراه ولم اسمعه من رسول الله (ص) وانه قد منعني وكتمني فقال حذيفة يا هذا قد بلغت في الشدة ثم خذها قصيرة من طوليلة وجامعة لكل امرئ ان آية الجنة في هذه الأمة لنبيه (ص) انه لياكل الطعام ويمشي في الأسواق فقلت له بين لي آية الجنة في هذه الأمة اتبعها وبين آية النار فاتقيا فقال لي والذي نفسي بيده ان آية الجنة والهدايا اليها الى يوم القيمة وأئمة الحق لآل محمد (ع) وان آية النار وأئمة الكفر والدعاء اليها الى النار الى يوم القيمة لغيرهم -

حديث شعب 3: (بخلاف انار)

ربيع السعدی نے بیان کیا ہے کہ میں حذیفہ یمانی کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے اُس سے کہا کہ جو کچھ آپ نے رسول خدا سے سنا ہے وہ مجھے بیان کریں تاکہ میں اُس پر عمل کر سکوں۔ اُس نے مجھ سے کہا: اپنے آپ پر قرآن نازل قرار دو۔ میں نے اُس سے عرض کیا کہ میں نے قرآن کی تلاوت کی ہے اور کرتا ہوں۔ میں آپ کے پاس اس لیے آیا ہوں تاکہ آپ میرے لیے وہ کچھ بیان کریں جو اس نے نہیں دیکھا اور نہ سنا ہے (یعنی حدیث رسول)۔ اے اللہ! میں آپ کو گواہ قرار دیتا ہوں کہ میں حذیفہ کے پاس آیا ہوں اور اس سے کہا ہے کہ مجھے وہ چیز بیان کر جس کو میں نے نہیں دیکھا اور نہ میں نے سنا ہے (یعنی حدیث و عمل)۔ رسول خدا نے بیان کیے لیکن وہ مجھے اس سے محروم کر رہا ہے اور چھپا رہا ہے۔ پھر حذیفہ یمانی نے کہا: اے فلاں! تو انتہا کو پہنچ چکا ہے تو اب سن اور اس کو اخذ کر لے۔ یہ ایک طویل حدیث میں سے چھوٹا سا جز ہے لیکن تیرے امر کے لیے جامع

ہے۔ اس امتِ نبیؐ میں جنت کی نشانی کہ جو کھانا بھی کھاتے ہیں اور بازاروں میں بھی جاتے ہیں، پس میں نے اُس سے عرض کیا: میرے لیے واضح طور پر بیان کریں کہ اس امت میں جنت کی نشانی کون ہے تاکہ میں اُس کی اتباع کروں اور جہنم کی نشانی کون سی ہے تاکہ میں اُس سے دوری اختیار کروں۔ پس اُس نے مجھے فرمایا کہ مجھے قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اس وقت دنیا کی نشانیاں اور قیامت تک جنت کی طرف ہدایت کرنے والے آلِ محمدؐ میں سے آخرہ ہوئی برحق ہیں اور جہنم کی نشانیاں اور کفر کے امام اور قیامت تک جہنم کی طرف بلانے والے ان کے (یعنی آلِ محمدؐ کے) غیر ہیں یعنی ان کے دشمن ہیں۔

ہر کوئی ہمارے محبت سے محبت کرتا ہے تو وہ ہمارے ساتھ محبت کرتا ہے

﴿قال أخبرني﴾ ابو الحسن علی بن خالد المراءغی رحمہ اللہ ﴿قال حدثنا﴾ القاسم بن محمد الذیل ﴿قال حدثنا﴾ اسماعیل بن محمد المزنی ﴿قال حدثنا﴾ عثمان بن سعید ﴿قال حدثنا﴾ ابو الحسن التمیمی عن سیرۃ بن زیاد عن الحکم بن عتبه عن حبش بن المعتمر قال دخلت علی امیر المؤمنین علی امیر المؤمنین علی بن ابی طالب (ع) فقلت السلام علیک یا امیر المؤمنین ورحمة اللہ کیف امسیت قال امسیت محیا لمحبتنا مبغضا لمبغضنا وامسى محبنا مفتبها برحمة من اللہ کان یتظروها وامسى عدونا یرمس بشیابہ علی شفا جرف ہار فکان ذلک الشفا قد انہار بہ فی نار جہنم وکان ابواب الجنة قد فتحت لأهلها فہینا لأهل الرحمة برحمتهم والتعس لأهل النار والنار لهم یا حیث من سرہ ان یطم اصحب لنا ام مبغض فلیمتحن قلبہ فان کان یحب وینا فلیس بمبغض لنا وان کان یمبغض ولینا فلیس بمحب لنا ان اللہ تعالیٰ اخذ میثاقا لمحبتنا بمودتنا فکتب فی الذکر اسم

مبغضنا نحن النجباء وافرأطنا الأنبياء۔

حادیث نمبر 4: (بخاری اسناد)

”جش بن معتمر بیان کرتا ہے کہ میں حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: السلام علیک یا امیر المومنین رحمۃ اللہ۔ آپ نے شام کیسے کی ہے؟ آپ نے فرمایا کہ میں نے شام اس حالت میں کی ہے کہ اپنے محبت کے ساتھ محبت کرتا ہوں اور اپنے دشمن کے ساتھ بغض رکھتا ہوں اور میں نے شام اس حالت میں کی ہے کہ میں اپنے محبت کرنے والوں کے لیے رحمت خدا کی امید رکھتا ہوں اور میں نے شام کی اس حالت میں کہ اپنے دشمن کو جہنم کے گڑھے کے کنارے پر دیکھ رہا ہوں۔ اور وہ گڑھا ایسا ہے کہ جس میں جہنم کی آگ بھڑک رہی ہے اور جنت کے دروازے اس کے اہل کے لیے کھولے گئے ہیں۔ پس اہل رحمت کو مبارک ہو اور ان کے لیے رحمت ہے اور اہل جہنم کو آگ نصیب ہو اور یہ ان کے لیے ہی ہے۔

اے جش! جو یہ چاہتا ہے کہ وہ مظلوم کرے کیا وہ ہمارا محبت ہے یا دشمن؟ پس وہ اپنے دل کا امتحان لے۔ اگر وہ ہمارے دوست سے محبت کرتا ہے تو ہمارے ساتھ دشمنی نہیں رکھتا۔ اور اگر وہ ہمارے دوست سے بغض رکھتا ہے تو ہمارے ساتھ محبت نہیں رکھتا۔ پس اللہ تعالیٰ نے ہمارے محبت کرنے والوں سے ہماری مودت کا عہد لیا ہوا ہے اور دشمنوں سے ہمارے دشمنوں کے نام لکھ دیے ہیں۔ ہم نجیب ہیں اور نبیوں کے علاوہ ہم سے بڑھ کر کوئی نہیں ہے۔

بنی تمیم کے ایک مرد کی بیان کردہ روایت

﴿قال أخبرني﴾ ابویکر محمد بن عمر الجعفی ﴿قال حدثنا﴾ ابو العباس احمد بن محمد بن معید الہمدانی ﴿قال حدثنا﴾ ابوعوانہ موسیٰ ابن یوسف بن اسد ﴿قال حدثني﴾ عبدالسلام بن عاصم ﴿قال حدثنا﴾

اسحق بن اسماعیل بن حیوہ ﴿قال حدثنا﴾ عمرو بن ابی قیس عن
میسرة ابن حبیب عن المنہال بن عمرو ﴿قال أخبرنی﴾ رجل من بنی تمیم
قال کنا مع امیر المؤمنین علی بن ابی طالب (ع) بذی قار ونحن نری انا
سنختطف فی یومنا فسمعتہ یقول واللہ لتظهرن علی هذه الفرقة ولتقتلن
هذین الرجلین یعنی طلحہ والزبیر ولستبیحن عسکرهما قال التمیمی
فاتیت عبد اللہ بن عباس فقلت له اما ترى الی ابن عمک وما یقول فقال
لا تعجل حتی تنتظر ما یکون فلما کان من امر البصرة ما کان اتیتہ فقلت لا
اری ابن عمک الا صدق فی مقالہ فقال ویحک انا کنا نتحدث اصحاب
محمد (ص) ان النبی (ص) عہد الیہ ثمانین عہداً لم یعہد شیئ منها الی
احد غیرہ فلعل هذا مما عہد الیہ -

حدیث نمبر 5: (بخلاف استاد)

منہال بن عمرو بیان کرتا ہے کہ جو تمیم کے ایک مروئے بیان کیا کہ ہم امیر المؤمنین
علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے ساتھ مقام ذی قار میں تھے اور ہم دیکھ رہے تھے کہ ہم
آج ان سے (یعنی دشمن کے لشکر سے) چھین لیں گے۔ پس میں نے سنا کہ وہ کہہ رہا ہے:
خدا کی قسم! ہم اس گروہ پر ضرور غالب ہوں گے اور ہم ان دونوں کو (یعنی طلحہ اور زبیر)
ضرور قتل کر دیں گے اور ان دونوں کے لشکر کو نیست و نابود کر دیں گے۔ تمہی بیان کرتا ہے
کہ میں عبد اللہ بن عباس کے پاس آیا اور میں نے عرض کیا: کیا آپ نے دیکھا ہے کہ آپ
کے چچا کا بیٹا کیا کہہ رہا ہے؟ اُس نے کہا: جلدی نہ کرو جو کچھ وہ کہہ رہا ہے اُس کے ہونے
کا انتظار کرو۔ جب ہم بصرہ کے معاملہ (یعنی جنگِ جمل) سے فارغ ہوئے تو میں نے پھر
جناب عبد اللہ سے کہا: میں نے آپ کے چچا کے بیٹے کو اپنے قول میں سچا نہیں پایا۔ اُس
نے کہا: ویل وافسوس ہے تیرے لیے کہ ہم اصحابِ محمدؐ سب بیان کرتے ہیں یعنی عقیدہ

رکھتے ہیں کہ نبی اکرمؐ نے ان سے اسی عہد لیے ہیں اور ان کے غیر سے ان میں سے ایک بھی عہد نہیں لیا گیا اور شاید یہ بھی ان میں سے ایک ہو۔

امام اور نبی کا اعطاء میں ہاتھ برابر ہوتا ہے

﴿قال أخبرني﴾ ابو جعفر محمد بن علی بن الحسین بن موسیٰ بن بابویہ القمی رحمہ اللہ ﴿قال حدثني﴾ ابی ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن ابی القاسم عن احمد بن ابی عبد اللہ البرقی عن ابیہ ﴿قال حدثني﴾ من سمع حنان ابن سدير قال سمعت ابی سدير الصوفي يقول رأيت رسول الله (ص) فيما يرى النائم وبين يديه طبق مغطى بمنديل فدنوت منه وسلمت عليه فرد علي السلام ثم كشف المنديل عن الطبق فاذا فيه رطب فجعل يأكل منه فدنوت منه فقلت يا رسول الله ناولني رطبة فناولني واحدة فآكلتها ثم قلت يا رسول الله ناولني أخرى فناولني رطبة فآكلتها وجعلت كلما أكلت واحدة سألت أخرى حتى أعطاني ثمانی رطبات فآكلتها ثم طلبت منه أخرى فقال لي حسبك قال فانتبهت من منامي فلما كان من الغد دخلت علي الصادق جعفر بن محمد (ع) وبين يديه طبق مغطى بمنديل كأنه الذي رأيته في المنام بين يدي النبي (ص) فسلمت عليه فرد علي السلام ثم كشف عن الطبق فاذا فيه رطب فجعل يأكل منه فصبرت لذلك وقلت جعلت فداك ناولني رطبة ولتي فآكلتها وطلبت أخرى حتى طلبت ثمان رطبات ثم طلبت منه أخرى فقال لي لو زادك جدی رسول الله (ص) لزدناك فاخبرته الخبر فتبسم تبسم عارف بما كان -

حنان بن سدير نے بیان کیا ہے کہ میں نے ابوسدیر صرقي سے سنا ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے خواب میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ ایک طبق کھجوروں کا جس پر رومال ڈالا ہوا تھا آپ کے سامنے موجود ہے۔ میں آپ کے قریب گیا اور سلام عرض کیا: آپ نے میرے سلام کا جواب دیا۔ میں اور قریب ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! ایک کھجور عطا فرمائیں۔ پس آپ نے مجھے ایک کھجور دے دی اور میں نے اُس کو کھالیا۔

پھر عرض کیا: ایک اور عطا فرمائیں تو آپ نے ایک اور عطا کر دی۔ اس طرح ایک ایک کر کے آپ نے مجھے آٹھ کھجوریں عطا فرمائیں اور میں نے وہ کھائیں۔ پھر جب میں نے اور طلب کی تو آپ نے فرمایا کہ بس اتنا ہی کافی ہیں۔ پس جب میں نیند سے بیدار ہوا اور جب اگلی صبح ہوئی تو میں امام صادق جعفر بن محمد علیہ السلام کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ میں نے ایک طبق کھجوروں کا آپ کے سامنے اسی طرح دیکھا جیسا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے دیکھا تھا۔ اُس پر رومال ڈالا ہوا تھا۔ میں نے سلام عرض کیا اور آپ نے میرے سلام کا جواب دیا۔ پھر آپ نے اس طبق سے رومال اٹھایا۔ اُس میں تازہ کھجوریں تھیں۔ پس آپ نے اُن میں سے کھاتی شروع کیں تو میں نے تعجب کیا اور عرض کیا:

میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں آپ مجھے بھی عطا فرمائیں گے۔ آپ نے ایک کھجور عطا کی۔ میں نے وہ کھائی دوسری طلب کی تو آپ نے ایک اور عطا کی۔ اس طرح ایک ایک کر کے آٹھ کھجوریں آپ نے عطا فرمائیں اور میں نے وہ کھائیں۔ پس اس کے بعد جب دوبارہ طلب کی تو آپ نے فرمایا: اگر میرے نانا رسول خدا نے تجھے اس سے زیادہ دی ہوئی تو میں بھی اس سے زیادہ دیتا۔ پس میں نے آپ کو خواب سنایا تو آپ اس طرح مسکرائے جیسے جانے والا مسکراتا ہے۔

کریم وراثتِ علم ہے

﴿قال حدثنا﴾ ابوبکر محمد بن عمر الجعفی ﴿قال حدثني﴾ الشيخ الصالح عبد الله بن محمد بن عبد الله بن ياسين قال سمعت العبد الصالح علي بن محمد بن علي الرض (ع) يسر من رأى يذكر عن آية (ع) قال قال امير المؤمنين (ع) العلم وراثه كريمة والآداب حلل حسان والفكره مرآة صافية والاعتذار منذر ناصح وكفى بك ادبا لنفسك تذكرك ما كرهته من غيرك وصلى الله على سيدنا محمد والنبي وآله الطاهرين -

حديث نمبر 7: (بخلاف استاد)

ابوبکر محمد بن عمر جعفی نے بیان کیا ہے کہ مجھے شیخ الصالح عبد اللہ بن محمد بن عبد اللہ بن یاسین نے بیان کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد الصالح علی بن محمد بن علی الرضا علیہ السلام سے اور انہوں نے اپنے آباؤ اجداد کے ذریعے سے روایت کی ہے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا:

کریم وراثتِ علم ہے اور آداب خوبصورت زیور ہیں اور فکر انسان کو عبادت کی طرف مائل کرتی ہے اور غرر طلب کرنا ڈرنا اور نصیحت کرنے والا اور تیرے لیے ادب اتنا ہی کافی ہے کہ جو چیز تجھے غیر میں بری محسوس ہو اسے یاد رکھو یعنی اس کو ترک کرو اور انجام نہ دو۔

مجلس نمبر 40

[بروز بدھ ۲۳ رمضان المبارک سال ۱۴۱۱ ہجری قمری]

ابن آدمؒ تجھ سے سوال کیے جائیں گے اُن کے جواب تیار کرو

﴿قال أخبرني﴾ ابو الحسن احمد بن محمد بن الحسن بن الوليد القمي رحمه الله ﴿قال حدثني﴾ ابی عن سعد بن عبد الله عن احمد بن محمد بن عيسى عن الحسن بن محبوب بن ابی حمزة الثمالی قال کان علی بن الحسين (ع) يقول ابی آدم لا تزال بخیر ما کان لك واعظ من نفسك وما كانت المحاسبة من همك وما کان الخوف لك شعراً والحزن دثاراً ابی آدم انك ميت ومهوث بین یدی الله عزوجل ومسؤل فاعد جواباً -

تحدیث نمبر ۱: (بخلاف اسناد)

حضرت ابو حمزہ ثمالی نے بیان کیا ہے کہ حضرت امام علی زین العابدین علیہ السلام

فرماتے تھے:

اے فرزند آدم! جب تک تیرا اپنا نفس تیرے لیے واعظ نہیں بن جاتا اور اپنا محاسبہ نہیں کرتا اور خوفِ خدا تیرا شعار نہ بن جائے اور حزن و غم آخرت تیرا طریقہ نہ بن جائے اُس وقت تک تو خیر حاصل نہیں کر سکتا۔ اے فرزند آدم! تو نے مرنا ہے اور خدا کے سامنے پیش ہونا ہے اور تجھ سے سوالات کیے جائیں گے پس اُن کے جواب تیار کرلو۔

اپنے بھائی کی عزت کی حفاظت کرو

﴿قال أخبرني﴾ ابو الحسن احمد بن محمد الجرجاني ﴿قال حدثنا﴾ اسحق بن عبدوس ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن عبد الله بن سليمان الحضرمي ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن اسماعيل الأحمر ﴿قال حدثنا﴾ المحاربي عن ابن أبي ليلى عن المحكم بن عيينه عن ابن أبي الدرداء عن أبيه قال قال رجل في عرض رجل عند النبي (ص) فرد رجل من القوم عليه فقال رسول الله (ص) من رد عن عرض أخيه كان له حجابا من النار -

تصانيف نمبر 2: (بخلف استاد)

ابودرداء نے بیان کیا ہے کہ ایک مرد رسولؐ کے سامنے اپنے بھائی کی بکب عزت کرنا چاہتا تھا اور اسی کی قوم کے ایک مرد نے اُس کا دفاع کیا۔ اس پر رسولؐ خدا نے فرمایا: جو شخص اپنے بھائی کی عزت کا دفاع کرے گا اللہ تعالیٰ اُس کے اور آگ کے درمیان (یعنی جہنم کی آگ) پردہ قرار دے گا یعنی آگ کو اُس پر حرام قرار دے گا۔

ہمارے راز کو پوشیدہ رکھنا راہِ خدا میں جہاد ہے

﴿قال أخبرني﴾ ابو القاسم جعفر بن محمد بن قولويه رحمه الله عن أبيه عن سعد بن عبد الله عن احمد بن أبي عبد الله البرقي ﴿قال حدثنا﴾ سليمان بن سلمة الكندي عن محمد بن غزوان وعيسى بن أبي منصور عن ابان بن تغلب عن أبي عبد الله جعفر بن محمد (ع) قال نفس المفهوم بظلمنا تسبيح وهم لنا عبادة وكمنا سرنا جهاد في سبيل الله ثم قال ابو عبد الله (ع) يخب ان يكتب هذا الحديث -

تصانيف نمبر 3: (بخلف استاد)

حضرت جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام نے فرمایا: وہ سانس جو ہمارے غم اور ہماری

مظلومیت میں لی جائے۔ تسبیح خدا ہے اور اس میں بے یمن ہونا عبادت خدا ہے اور ہمارے راز کو پوشیدہ رکھنا راہ خدا میں جہاد ہے۔

قیامت کے دن جس سے تم محبت کرو گے اُس کے ساتھ ہو گے

﴿قال ألبهونی﴾ ابو بکر محمد بن عمر الجعابی ﴿قال حدثنا﴾ احمد ابن محمد بن سعید ﴿قال حدثنا﴾ ابو عوانة عن موسى بن يوسف ابن يوسف القطان ﴿قال حدثنا﴾ احمد بن يحيى الأودی ﴿قال حدثنا﴾ اسماعیل بن ابان ﴿قال حدثنا﴾ علی بن هاشم بن البرید عن أبيه عن عبد الرزاق بن قيس الرجبی قال كنت جالسا مع علی بن ابی طالب علیه السلام علی باب القصر حثی الجأته الشمس الی حایط القصر فوثب لیدخل فقام رجل من همدان فتعلق بثوبه فقال یا امیر المؤمنین حدثنی حدیثا جامعاً ینفعنی اللہ به قال او لم یکن فی حدیث کثیر قال بلی ولكن حدثنی حدیثا جامعاً قال حدثنی خلیلی رسول اللہ (ص) انی ارد انا وشیعتی الحوض روآء مرویین مبیضة وجوههم ویرد عدونا ظماء مطمئن مسودة وجوههم خذها الیک قصیرة من طویلة انت مع من احببت ولك ما اکتسبت ارسلنی یا اخا همدان ثم دخل القصر -

تفسیر نمبر 4: (بخاری سنن)

عبد الرزاق بن قیس رجبی نے بیان کیا ہے کہ امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام محل خلافت کے دروازے پر بیٹھے تھے اور دھوپ محل کی دیوار پر پڑ رہی تھی۔ آپؑ کھڑے ہوئے تاکہ محل میں داخل ہوں۔ ایک ہمدان کا مرد کھڑا ہوا اور اُس نے آپؑ کے کپڑے کو تھام لیا اور عرض کیا: اے امیر المؤمنین! مجھے ایک حدیث بیان کریں جو جامع اور مختصر ہو تاکہ اللہ تعالیٰ اُس کو میرے لیے مفید قرار دے۔ آپؑ نے فرمایا: کیا ایک سے

زیادہ نہ ہوں؟ اُس نے عرض کیا: کیوں نہیں؟ لیکن میں ایک جامع حدیث چاہتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا: میرے آقاؑ، مولا اور خلیل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں اور میرے شیعہ حوض کوثر پر وارد ہوں گے ہمارے چہرے روشن اور سفید ہوں گے اور ہمارے دشمن سیاہ چہرے والے اور غم زدہ ہوں گے۔ اس چھوٹی سی کو بیڑی میں سے اخذ کرو تو اس کے ساتھ ہوگا کہ جس کے ساتھ تو محبت کرے گا اور جو تو کسب کرے گا وہ عن تیرے لیے ہے۔ پس اب مجھے چھوڑ دو۔ اے بھائی بھائی! پھر آپؐ کل کے اندر داخل ہو گئے۔

ایسے غنی کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے

﴿قال أخبرني﴾ أبو الحسن علي بن محمد الكاتب ﴿قال أخبرني﴾ الحسن بن علي الزعفراني عن ابراهيم بن محمد الثقفي عن يوسف بن كليب عن معوية بن هشام عن الصباح بن يحيى المقتري عن الحرث ابن حضيرة قال حدثني جماعة من اصحاب امير المؤمنين (ع) انه قال يوما ادعوا لي غنيا وباهلة وحياء آخر قد سماهم فليأخذوا عطاياهم فوالذي فلق الحبة وبرء النسمة مالهم في الاسلام نصيب واني شاهد ومتولي عند الحوض وعند المقام المحمود انهم اعداء لي في الدنيا والآخرة ولاخذن غنيا اخذة يفرط باهلة ولان ثبت قدمي لاردن قبائل الي قبائل ولا بهرجن ستين قبيلة مالها في الاسلام نصيب -

تھاہیث نصبو 5: (بخلف-اسناد)

حرث بن حضیرہ نے بیان کیا کہ ایک دن امیر المؤمنین علی علیہ السلام نے اپنے اصحاب کی ایک جماعت سے فرمایا: میرے پاس اُن غنیوں کو بلاؤ اور اُن کے اہل کو بھی بلاؤ اور دوسرے زندہ لوگوں کو بلاؤ کہ جو ان سے عطایات اور ہدایات کو وصول کرنے کی خاطر ان کی خوشامد کرتے ہیں۔ مجھے قسم ہے اُس ذات کی جو دانے کو شکافتہ کرتی ہے اور اس

سے پودا نکالتی ہے ایسے لوگوں کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں ہے اور جب میں حوض کوثر پر کھڑا ہوں گا اور مقام محمود پر قافز ہوں گا تو میں اُس وقت گواہی دوں گا کہ یہ لوگ دنیا و آخرت میں میرے دشمن ہیں۔ میں ایسے غیوں کو ضرور اخذ کروں گا جو اپنے اہل کے ساتھ کوتاہی کرتے ہیں۔ اگر میرے دونوں قدم ثابت رہے تو میں ان کو اپنے قبائل کی طرف ضرور پلٹاؤں گا اور میں ایسے ساٹھ قبیلوں کا حق خون رائیگاں کروں گا۔ ان لوگوں کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں ہے۔

امام حسینؑ کے غم میں رونے کی فضیلت

﴿قال أخبرني﴾ ابو عمرو عثمان بن احمد الدقاق اجازہ ﴿قال أخبرنا﴾ جعفر بن محمد بن مالك ﴿قال حدثنا﴾ احمد بن يحيى الاودى ﴿قال حدثنا﴾ مخول بن ابراهيم عن الربيع بن المنذر عن أبيه عن الحسين ابن علي (ع) قال ما من عبد قطرت عينا قطرة او دمعت عينا فبينا دمة الابواء الله بها في الجنة حقا قال احمد بن يحيى الاودى فرأيت الحسين ابن علي (ع) في المنام قلت حدثني مخول عن ابراهيم عن الربيع بن المنذر عن أبيه عنك انك قلت ما من عبد قطرت عينا فبينا قطرة او دمعت فبينا دمة الابواء الله بها في الجنة حقا قال نعم قلت سقط الاسناد بيني وبينك -

تہذیب نمبر 6: (بخلاف اسناد)

حضرت امام حسین علیہ السلام نے فرمایا: ہر وہ بندہ جس کی آنکھوں میں آنسوؤں کا ایک قطرہ ہمارے غم میں جاری ہو جائے اللہ تعالیٰ اُس کو ایک قطرے کے بدلے ایک سال تک جنت میں آباد رکھے گا۔ احمد بن یحییٰ اودبی نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت امام حسین علیہ السلام کو خواب میں دیکھا اور آپ سے عرض کیا: اے مولاً! آپ سے مردی ہے

في الذاهبين الأولين من القرون لنا بصائر
لما رأيت موارد الموت ليس لها مصادر
ورأيت قومي نحوها يمتضى الأصاغر والأكابر
لا يرجع الماضي اليك ولا من الماضيين ظاهر
أيقنت انى لامعا لمة حيث صار القوم صائر

فقال رسول الله (ص) يرحم الله قيس بن ساعدة انى لا رجوا ان
يأتى يوم القيمة امة واحدة فقال رجل من القوم يا رسول الله لقد رأيت من
قس عجبا قال وما الذى رأيت قال بينما انا يوما بجبل فى ناحيتنا يقال له
سمعان فى يوم قافض شديد الحر اذا انا بقس بن ساعدة فى ظل شجرة
وعندها عين ماء واذا حوله سباع كثيرة وقد وردت حتى تشرب من الماء
واذا زار سبع منها على صاحبه ضربه بيده وقال كف حتى يشرب الذى
ورد قبلك فلما رأيته وما حوله من السباع هالتي ذلك ودخلني رعب شديد
فقال لي لا بأس عليك لا تخف انشاء الله واذا انا بقهرين بينهما مسجد فلما
انست به قلت ما هذان القهران قال قهر اخوين كان يعبدان الله فى هذا
الموضع مئى لماتتا فدفنتهما فى هذا الموضع واتخذت ما بينهما مسجدا اعبد
الله فيه حتى الحق بهما ثم ذكر اياهما وفعالهما فبكى ثم قال:

خليلي ها طال ما قدر قدما اجد كما لا تقضيان كراكما
ألم تعلماني بسمعان مفرد وما لي بها ممن حبيت سواكما
اقبما على قهركما لست بارحا طوال الثيالي او يحيب صداكما
ابكيكما طول الحياء وما الذى يرد على ذى عولة ان بكاءكما
كأنكما والموت اقرب خاية بروحي فى قهرى كما قد اتاكما
فلوجللت نفس لنفس وقاية لجدت بقمسى ان اكون فداكما

تہذیب نمبر 7: (بخلاف استاد)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ایاد کا ایک وفد آیا۔ آپؐ نے فرمایا:

قیس بن ساعدہ کیا کر رہے ہیں؟ گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ عکاظ بازار میں وہ اونٹ پر سوار ہیں اور کتنی میٹھی گفتگو کر رہے ہیں۔ میرے پاس کوئی نہیں جو اس کو یاد کر کے آئے۔ اس کی قوم کا ایک مرد کھڑا ہوا اور اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے یاد ہے کہ وہ کیا کہتا ہے۔ عکاظ بازار میں وہ کہہ رہا تھا کہ اے لوگو! سنو! سمجھو اور اس کو یاد کرو۔ جو زندہ ہے وہ مر جائے گا اور جو مرے گا وہ دوبارہ زندہ ہو کر آئے گا۔ وہ آئے گا اس طرح کہ رات کی تاریکی ہوگی۔ مجھے قسم ہے آسمان کی جو برجوں والا ہے دریا جو بہہ رہے ہیں ستارے جو چمک رہے ہیں بارش نباتات آباد اور امہات جانا اور آنا روشنی و ظلمت نیکی بدی لباس رہائش سواری کھانا عینا آسمان میں تمہارے لیے خیر ہے اسی میں تمہارے لیے جہت ہے اور مجھے کیا ہو گیا ہے کہ میں لوگوں کو دیکھ رہا ہوں۔ لوگ چاہ رہے ہیں اور واپس لوٹنے والے نہیں۔ وہ اس مقام کو پسند کر چکے ہیں۔ وہ نہیں جانتے کہ انہوں نے اس کو چھوڑنا ہے یا اس میں رہنا ہے۔ یہ لوگ سوئے ہوئے ہیں۔ پس قیس بن ساعدہ قسم اٹھاتا ہے کہ نیکی کی اس دنیا میں کوئی گناہ نہیں کرتا اور زمین پر اللہ کے دین سے زیادہ اللہ کو کوئی چیز پسند نہیں ہے۔ زمانہ گزر رہا ہے اور تم اس کو ضرور درک کر دو گے۔ طوبیٰ ہے اس شخص کے لیے جو اس دین کو پالے اور اس کی اتباع کرے اور وہیل ہے اس شخص کے لیے جو اس کو پائے اور اس کی اتباع نہ کرے اور اس سے چھا ہو جائے۔ پھر اس نے یہ اشعار فرمائے:

فی الذامین الأولین

من القرون لنا بصائر

”گزرے ہوئے لوگوں میں ہمارے لیے جہتوں کا سامان ہے۔“

لما رأيت موارد الموت ليس لها مصادر
 ”میں نے موت کے گھاٹ دیکھے ہیں جن سے نکلنے کا کوئی راستہ
 نہیں ہے۔“

ورأيت ا قومي نحوها
 بعض الأصاغر والأكابر
 ”میں نے اپنی قوم کے ہر چھوٹے بڑے کو اس کی طرف بڑھتے
 ہوئے دیکھا۔“

ليقت اني لاسحا
 لة حيث صار القوم صائر
 ”تو مجھے یقین ہو گیا کہ مجھے بھی لازمی طور پر وہاں ہی جانا ہے جہاں
 میری قوم جا رہی ہے۔“

لا يرجع الماضي اليك
 ولا من الماضيين غابر
 ”کوئی جانے والا ہے کہ اس کوٹ کر میں آئے گا اور گذشتہ لوگوں
 میں سے کوئی بھی آ نہیں سکتا۔“

پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں امید کرتا ہوں کہ سب قیامت
 کے دن ایسا آسمان ہوا کہ تو سب قومیں سے تپ مروا، سو گیا اور اس نے کہا کہ وہاں
 اللہ میں سے نہیں آسکتا۔
 آپ کے فرمان کی تعمیل کرتے ہوئے میں نے اپنے اس کہنے کو سنا تھا کہ
 اللہ کے فضل سے یہ ساری باتیں اللہ کے رسول کے ذہن میں تھیں

قیس بن ساعدۃ کے ساتھ تھا۔ ہم ایک درخت کے سائے میں بیٹھے ہوئے تھے اور اُس کے پاس پانی کا ایک چشمہ تھا اور گرد و بہت زیادہ درندے تھے جو اس چشمہ کے پانی سے سیراب رہے تھے۔ جب انھوں نے درندے کو دیکھا تو آپ نے اس کو ہاتھ مارا اور کہا: اسے روکا جو تیرے سے پہلے ہیں پہلے اُن کو پانی سے سیراب ہونے دو۔ پس جب میں نے اُسے دیکھا کہ اُس کے ارد گرد درندے ہیں تو اُس نے مجھے دیکھا کہ میں سخت رعب و مصیبت میں گمراہ ہوا ہوں۔ اُس نے کہا: اے! کوئی حرج نہیں ہے تم نہ ڈرو اور اچانک دو قبروں کے درمیان مسجد تھی۔ پس جب مجھے اُن سے اُس ہو گیا۔ میں نے کہا: یہ تو یہاں کی ہیں؟ قیس نے کہا: یہ میرے دو بھائیوں کی قبریں ہیں۔ وہ دونوں اس جگہ نہ۔۔۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے تھے۔

پس یہ دونوں مر گئے لہذا ان دونوں کو اس مقام پر دفن کر دیا۔ اور میں نے ان دونوں کی قبروں کے درمیان مسجد بنا دی ہے اور اب میں اس مقام پر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہوں یہاں تک کہ میں اُن کے ساتھ ملحق ہو جاؤں۔ پھر میں نے ان کے درمیان میں اور ان کے کاموں کو ذکر کرنا شروع کر دیا اور پھر دعا شروع کر دی۔

خَلِيلِي هَبَا طَال مَا قَدَرْتُ

اَجِدُ كَمَا لَا تَقْضِي كَرَامَتَا

”اے میرے دونوں ساتھیہ! تم میرے سبب بھی چائی

گئے ہو کہ اگر تم اس کو قسم بھی کرنا چاہو تو نہیں رہتے۔

اَلَمْ تَعْلَمَا اَنِّي سَابِقُ مَدَا

وَمَا لِيْ بِهَا مَعْنٍ حَسْبُ مَا كُنَا

”کیا تم نہیں جانتے کہ میں معاشی سے پہلے رہا ہوں۔

ہو گیا ہے کہ میں تم دونوں کے علاوہ کسی اور سے بہتر نہیں تھا۔

اقیمہ علی قبریکما لست ہارحہ
طوال اللہالی او یجیب صداکما
”میں تم دونوں کی قبروں پر کھڑا ہوں اور میرے لیے اسی لمبی رات کا
گزارتا مشکل ہے یا کہ میں تمہاری آواز کا جواب دوں (یعنی مجھے
بھی موت آ جائے)۔“

اہیکیکما طول الحیاۃ وما الذی
یرد علی ذی عولۃ ان یمکاکما
”میں پوری زندگی تم دونوں کو روکتا ہوں اور اگر میں دونوں کو روکتا
ہوں تو جو مجھ پر عیال کی ذمہ داری ہے اس کا کیا کروں؟“
کانکما والموت اقرب غایۃ
ہو وحی فی قبری کما قد اتاکما
”گویا تم دونوں اور موت بہت زیادہ میرے قریب ہے کہ گویا میری
روح قبر میں تمہارے پاس آنے والی ہے۔“

فلوجعلت نفس لنفس وقایۃ
لجدت بنفسی ان اکون بحداکما
”ہاں اگر میں ایک نفس کو دوسرے نفس کا بدلہ قرار دے سکتا ہوتا تو
میں ضرور اپنے نفس کو تم دونوں پر فدا کر دیتا۔“

حسد کی بیماری

﴿قال أخرنی﴾ ابو نصر محمد بن الحسین النضر ﴿قال حدثنا﴾
علی بن احمد بن سیابۃ قال حدثنا عمر بن عبد الجبار ﴿قال حدثنا﴾ ابن
﴿قال حدثنا﴾ علی بن جعفر بن محمد عن أبیہ عن جندہ (ع) قال قال رسول

اللہ (ص) ذات یوم لاصحابہ الا انه قد دب الیکم داء الامم من قبلکم وهو
الحسد لیس بخالق الشعر لکنه خالق الدین ویجی منه ان یکف الانسان
یده ویخزن لسانه ولا یکون ذا غمز علی اخیه المؤمن وصلی اللہ علی
سیدنا محمد النبی وآلہ الطاہرین وسلم تسلیماً۔

حَدِیثِ نَبَوِیَّہ: (بخفف اسناد)

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ایک صحابی سے فرمایا: تمہاری
طرف گزشتہ امتوں کی بیماری آہستہ آہستہ آرہی ہے اور وہ حسد ہے اور یہ بالوں کو نہیں
موڑتا بلکہ دین کو برباد کرتا ہے۔ وہ شخص اس سے نجات حاصل کر سکتا ہے جو انسان اپنے
ہاتھ کو روک سکے اور اپنی زبان کو کنٹرول میں رکھے اور اپنے مومن بھائی کو اذیت نہ دے۔



مجلس نمبر 41

[ہمدرد ہفتہ ۲۰ رمضان المبارک سال ۱۴۰۱ ہجری قمری]

خواہشات کی اتباع حق سے دور کر دیتی ہے

﴿قال أخبرني﴾ ابویکر محمد بن عمر الجعفی ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن الولید ﴿قال حدثنا﴾ عنبر بن ﴿قال حدثنا﴾ شعبۃ عن سلمۃ بن کہیل عن ابی الطفیل عن مر بن واثلۃ الکثانی رحمہ اللہ قال سمعت امیر المؤمنین (ع) يقول ان اخوف ما اخاف علیکم طول الأمل واتباع الهوى فاما طول الأمل فيفنى الآخرة واما اتباع الهوى فيصد عن اتحق الاوان الدنيا قد تولت مدبرة والآخرة قد اقبلت مقبلة وكل واحدة منهما بنون فكونوا من ابناء الآخرة ولا تكونوا من ابناء الدنيا فان اليوم عدل ولا حساب والآخرة حساب ولا عدل -

11: باب نمبر ۹: (مختصر)

حضرت امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام فرماتے ہیں: میں تمہارے بارے میں ایسی ہی امیدوں اور خواہشات کی اتباع سے ڈرتا ہوں۔ ایسی آرزوئیں تو فریب دہن دیتی ہیں اور انوارِ حق سے دور کر دیتی ہیں۔ اگر تم اپنے آپ کو تمہارے پیچھے رہنے اور فریب دہن سے بچنے کے لیے خود دنیا کے پیچھے نہ بھاگو کیونکہ تم تو اس دنیا کے مالک نہیں ہو سکتے۔

دن ہے اُس دن عمل نہیں ہوگا۔

نبی اکرم کا خطبہ

﴿قال أخبرني﴾ ابو بکر محمد بن عمر الجماعی ﴿قال حدثنا﴾ ابو محمد بن عبد اللہ بن محمد بن سعید بن زیاد بن کثانة المقری من کتابہ ﴿قال حدثنا﴾ احمد بن عیسیٰ بن الحسن الجرمی ﴿قال حدثنا﴾ نصر ابن حماد ﴿قال حدثنا﴾ عمرو بن شمر عن جابر الجعفی عن ابی جعفر محمد بن علی الباقر (ع) عن جابر بن عبد اللہ الأنصاری قال قال رسول اللہ (ص) ان جبرئیل (ع) نزل علی وقال ان اللہ یأمرک ان تقوم بتفضیل علی بن ابی طالب (ع) خطیباً علی اصحابک لیبلغوا من بعدهم ذلک عنک ویأمر جمیع الملائکة ان تسمع ما تذکرہ واللہ یوحی الیک یا محمد ان من خالف فی امرہ فله النار ومن اطاعک فله الجنة فأمر النبی (ص) منادیاً فتادی بالصلوة جامعة فاجتمع الناس وخرج حتی علی المنبر فكان اول ما تکلم به اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم ، ثم قال ایها الناس انا البشیر النذیر وانا النبی الا انی مبلغکم عن اللہ جل اسمہ فی امر رجل لجمہ لجمی ودمہ دمی وهو عیبة العلم وهو الذی انتجبه اللہ من هذه الامة واصطفاه وهداه وتولاه وخلقتی وایاه وفضلتی بالرسالة وفضله بالتبلیغ عنی وجعلنی مدينة العلم وجعله الباب وجعلنی خازن العلم والمقتبس منه الأحکام وخصه بالوصية وابان امره وخوف من عداوته وازلف مثواه وغفر لشیعته وامر جمیع الناس بطاعته وانه عزوجل یقول من عاداه عادائی ومن والاه والائی ومن اذاہ اذائی ومن ابغضه ابغضی ومن احبه احبنی ومن اراده ارادنی ومن کاده کادنی ومن نصره نصرنی یا ایها الناس اسمعوا لما امرکم به

واطيعوه فاني اخوفكم عباد الله يوم تجد كل نفس ما عملت من خير محضراً ومن عملت من سوء تود لو ان بينها وبينه امدا بعيداً ويحذركم الله نفسه“ ثم اخذ بيد امير المؤمنين (ع) فقال معاشر الناس هذا مولى المؤمنين وحجة الله على الخلق اجمعين والمجاهد للكافرين ، اللهم اني قد بلغت وهم عبادك وانت القادر على صلاحهم فاصلحهم برحمتك يا ارحم الراحمين استغفر الله تعالى ولكم ثم نزل فاتاه جبرئيل (ع) فقال يا محمد ان الله عزوجل يقرتك السلام ويقول لك جزاك الله عن تليفك خيراً فقد بلغت رسالات ربك ونصت لامتك وارضيت المؤمنين وارغمت الكافرين يا محمد ان ابن عمك مبتلى به يا محمد قل في كل لوتحتك الحمد لله رب العالمين وسيعلم الذين ظلموا اى مطلب يقتلبون -

تعبیر نمبر 2: (بخلاف اسناد)

حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری نے روایت بیان کی ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور کہا: حقیق اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا ہے کہ اپنے اصحاب کے سامنے علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی فضیلت پر مشتمل خطبہ دیں تاکہ وہ آپ کے بعد آپ سے اس کو دوسروں تک پہنچائیں اور اللہ تعالیٰ نے تمام ملائکہ کو حکم دیا ہے کہ جو آپ فرمائیں اس کو امت کریں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف وحی فرمائی ہے: اے محمد! جو شخص آپ کے اس حکم میں آپ کی اطاعت کرے گا اس کے لیے جہنم کو لازم قرار دیا گیا ہے اور جو شخص آپ کی اطاعت کرے گا اس کے لیے جنت واجب قرار دی گئی ہے۔ پس رسول خدا نے منہی کو حکم دیا ہے کہ تمام اصحاب کو نماز باجماعت کی ندا دے۔ پس اس نے ندا دی اور تمام اصحاب نماز باجماعت کے لیے جمع ہو گئے۔ پس آپ

باہر تشریف لائے اور منبر پر تشریف فرما ہوئے اور اس سے پہلی جو آپ نے کلام کی وہ یوں تھی:

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم - پھر فرمایا: اے لوگو! میں بشارت دے رہا ہوں اور ڈرانے والا ہوں اور میں نبی ہوں۔ آگاہ ہو جاؤ کہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک ایسے شخص کے بارے میں تمہارے سامنے تبلیغ کرنے والا ہوں جس کا گوشت میرا گوشت ہے جس کا خون میرا خون ہے وہ علم کا خزانہ ہے اور وہ مرد ایسا ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اس امت میں سے چن لیا ہے اور اُس کو برگزیدہ بنایا ہے اور اس کی ہدایت فرمائی ہے اور اس کے لیے ولایت قرار دی ہے۔ مجھے اور اُس کو ایک مٹی سے خلق فرمایا ہے۔ اور مجھے رسالت کے ساتھ فضیلت عطا فرمائی ہے اور اس کو میری طرف سے تبلیغ کی فضیلت عطا فرمائی ہے۔ اور مجھے علم کا شہر اور اُس کو اس کا دروازہ قرار دیا ہے اور مجھے علم کا خزانہ قرار دیا ہے اور احکام کو اس سے لیا جائے گا۔ اور اُس کو میرا وصی قرار دیا ہے اور اس کے امر کو ظاہر کیا ہے اور اس کی دشمنی سے اس نے ڈرایا ہے اور اس کے ٹھکانے کو قریب کیا ہے۔ اور اس کے شیعہ کو بخش دیا ہے اور تمام لوگوں کو حکم دیا ہے کہ اس کی اطاعت کریں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: جس نے اس سے دشمنی کی اس نے مجھ سے دشمنی کی اور جس نے اُس سے دوستی کی اُس نے میرے ساتھ دوستی کی اور جس نے اس کو لذیت دی اُس نے مجھے لذیت دی اور جس نے اس سے بخش رکھا اُس نے مجھ سے بخش رکھا اور جس نے اس سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے اس کا ارادہ کیا اس نے میرا ارادہ کیا اور جس نے اُسے ذلیل کرنے کی کوشش کی اُس نے مجھے ذلیل کرنے کی کوشش کی۔ اور جس نے اُس کی مدد کی اس نے میری مدد کی۔

اے لوگو! جب تم کو وہ حکم دے تو اُس کی اطاعت کرو۔ پس میں تم کو اس دن سے ڈراتا ہوں جس دن ہر کوئی اپنے کیے ہوئے کو اپنے سامنے پائے گا خواہ وہ خیر ہو یا شر۔ اور

جس نے شر کو انجام دیا ہو گا وہ خواہش کرے گا کاش اس کے اور میرے درمیان بہت زیادہ فاصلہ ہو جائے۔ تم اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ سے ڈراؤ۔ پھر آپ نے امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا:

اے لوگو! یہ مومنین کا موٹا ہے اور اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوق پر رحمت ہے اور کافروں کے ساتھ جہاد کرنے والا ہے۔ اے میرے اللہ! میں نے حیرے حکم کی تبلیغ کر دی ہے اور یہ حیرے بندے ہیں تو ان کی اصلاح پر قادر ہے۔ اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے اپنی رحمت کے صدقہ میں ان کی اصلاح فرما اور میں اپنے لیے اور تمہارے لیے اللہ تعالیٰ کی بخشش کو طلب کرتا ہوں۔ پھر اس کے بعد خود جبرائیل نازل ہوا اور کہا: اے محمد! اللہ تعالیٰ آپ کو سلام کہہ رہا ہے اور فرماتا ہے: اللہ تعالیٰ تجھے خیر کی تبلیغ پر تیرے لیے اچھی جزا دے گا۔ پس آپ نے اپنے رب کی رسالت کی تبلیغ کر دی ہے اور اپنی امت کو نصیحت بھی فرما دی ہے اور آپ نے مومنین کو خوش کر دیا ہے اور کافروں کو ذلیل کر دیا ہے۔ اے محمد! تحقیق آپ کے چچا کے فرزند کا اس سے امتحان لیا جائے گا۔ اے محمد! اپنے تمام اوقات میں الحمد للہ رب العالمین کو زبان پر جاری رکھو۔ سيعلم الذين ظلموا اى منقلب ينقلبون۔

محمد بن حنفیہ کا خطبہ

﴿قال أخبرني﴾ ابو عبد اللہ محمد بن عمران المرزبانى ﴿قال حدثنا﴾ ابو الحسن علی بن عبد الرحیم السجستانی عن أبيه عن الحسن بن ابراهيم عن عبد الله بن عاصم عن محمد بشير قال لما سیر ابن الزبير ابن عباس الى الطایف كتب اليه محمد بن الحنفية رحمه الله اما بعد فقد بلغنى ان ابن الكاهلية سيرك الى الطایف فرفع الله جل اسمه لك بذلك ذكراً وعظم لك اجراً وحط به عنك وزرى يا ابن عم انما يبغى الصالحون وانما تهذى النكرامة للابرار ولو لم تزجر الا فيما تحب اذا قل اجرك قال الله

عز وجل وعسى ان تكرهوا شيئا وهو خير لكم“ وهذا ما لست اشك انه خير لك عند بارتك عظم الله لك الصبر على الهوى والشكر في النعماء انه على شئ قدير فما وصل الكتاب الى ابن عباس اجاب عنه فقال اتاني كتابك تعزيني فيه على تسييوي وتسال ربك جل اسمه ان يرفع لي به ذكراً وهو تعالى قادر على تضعيف الأجر والعائدة بالفضل والزيادة بالاحسان اما احب ان الذي ركب مني ابن الزبير كان ركه مني اعداء خلق الله لي احتساباً وذلك في حسناتي ولما ارجو ان اثال به رضوان ربي يا اخي ان الدنيا تولت الاخفاء وقد اظلت فاعمل صالحاً تجزه صالحاً جعلنا الله واياك ممن يخافه بالغيب و يعمل لرضوانه في السر والعلانية انه على كل شئ قدير -

تھریڈ نمبر 3: (بجذبات)

محمد بشیر نے بیان کیا ہے کہ جب ابن زبیر ابن عباس کو طائف کی طرف اپنے ساتھ لے گیا تو محمد بن حنفیہ رحمۃ اللہ علیہ نے ابن عباس کو مخاطب کر دیا:

ابا عبد! مجھے خبر ملی ہے کہ کاہلہ کا فرزند آپ کو طائف کی طرف لے گیا ہے پس اللہ تعالیٰ اُس کے ذریعے آپ کے ذکر کو بلند کرے اور آپ کے اجر کو زیادہ کرے اور آپ کے گناہوں کا بوجھ کم کرے۔

اے میرے چچا کے فرزند! یہ یاد رکھیں کہ نیک لوگوں کا امتحان لیا جاتا ہے اور نیک لوگوں کو کرامت کا ہدیہ عطا کیا جاتا ہے اور آپ کو اجر نہیں دیا جائے گا مگر اس کے ساتھ جن کے ساتھ آپ محبت کرتے ہیں اور جب آپ کا اجر کم ہو جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: بسا اوقات تم لوگ ایسی چیز کو ناپسند کرتے ہو جو تمہارے لیے بہتر ہوتی ہے۔ اور میں اس میں شک نہیں کرتا ہوں۔ یہ تیرے رب کے نزدیک تیرے لیے بہتر ہے اور مصیبت پر مہر

کرنے سے اللہ تعالیٰ آپ کے اجر کو زیادہ فرمائے اور اپنی نعمتوں پر شکر ادا کرنے کی ہمت عطا فرمائے کیونکہ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ جب یہ خط ابن عباسؓ کو موصول ہوا تو آپ نے اس خط کا جواب یوں تحریر کیا:

آپ کا تحریر کردہ خط مجھے مل گیا ہے اور آپ نے اس میں میرے سفر کو منسوب کیا ہے اور میرے لیے دعا کی ہے کہ میرے ذکر کو اللہ تعالیٰ بلند کرے اور وہ خدا اجر کو دینا بھی کرنے پر قادر ہے۔ اور اس کا فضل اور زیادتی اس کے احسان کے ساتھ ہے۔ بہر حال یہ جو میں پسند کرتا ہوں کہ اللہ زبیر کے ساتھ سفر کرنا میرے لیے ایسے ہی ہے جیسے اللہ تعالیٰ کی دوسری مخلوق کے ساتھ سفر کرتا ہے اور یہ میری نیکیوں کی وجہ سے ہے اور میں اُمید کرتا ہوں کہ میں اپنے رب کی رضوان کو پاؤں۔

اے میرے بھائی! یہ دنیا و آخرت کی مددگار ہے حالانکہ تو بھٹل رہا ہے۔ پس نیک عمل انجام دو تاکہ تم کو نیک جزا دی جائے اور اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو ان میں سے ثواب کرے جو غیب سے ڈرنے والے ہیں اور ظاہری اور پوشیدہ طور پر اس کی رضایت کے لیے عمل کرتے ہیں۔ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

امام حسنؑ کا ظاہری حکومت کے بعد پہلا خطبہ

﴿قال ابو القاسم﴾ اسماعیل بن محمد الانباری الکاتب ﴿قال﴾ حدثنا ابو عبد الله ابراهيم بن محمد الازدی ﴿قال حدثنا﴾ شعيب بن ايوب ﴿قال حدثنا﴾ معوية بن هشام عن سفيان عن هشام بن حسان قال سمعت ابا محمد الحسن بن علي (ع) يخطب الناس بعد البيعة له بالامر فقال نحن حزب الله الغالبون وعشرة رسوله الأقربون وأهل بيته الطيبون الطاهرون واحد الثقلين اللذين خلفهما رسول الله (ص) في أمته والتالي كتاب الله فيه تفصيل كل شيء لا يأتيه الباطل من بين يديه ولا من خلفه

فالمعول علينا في تفسيره لا تظن تأويله بل يتيقن حقايقه فاطيعونا فان طاعتنا مفروضة اذ كانت بطاعة الله عزوجل ورسوله مقروية قال الله عزوجل "يا ايها الذين آمنوا اطيعوا الله واطيعوا الرسول واولى الامر منكم فان تنازعتم في شئ فمن شئ فرددوه الى الله والرسول ولو ردوه الى الرسول والى اولى الامر منهم لعلمه الذين يستنبطونه منهم" واحذركم الاصغاء لهتاف الشيطان فانه لكم عو مبين فتكونوا كاوليائه الذين قال لهم لا غالب لكم اليوم من الناس واني جار لكم فلما ترائت الفتنان نكص على عقبيه وقال اني بري منكم اني اري مالا ترون فتلقون الى الرماح وذراوا الى السيوف جزرا وللعمد خطما وللسهام غرضا ثم لا ينفع نفسا ايمانها لم تكن آمنت من قبل او كسبت في ايمانها خيرا-

تہذیب نمبر 4: (بخلاف اسناد)

جناب ہشام بن حسان نے بیان کیا ہے کہ میں نے سنا کہ امام ابو محمد الحسن بن علی علیہ السلام نے اپنی بیعت کے بعد جو لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا:

ہم اللہ تعالیٰ کی وہ جماعت ہیں جو غالب رہتی ہے۔ ہم رسول خدا کی وہ عترت ہیں جو اُس کے سب سے زیادہ قریب ہیں۔ ہم اہل بیت طیب اور طاہر ہیں اور عقلمین میں سے ایک ہیں۔ وہ عقلمین جو رسول اعظم اپنی امت میں چھوڑ کر گئے تھے پیچھے چھوڑے جانے والی ایک اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے جس میں ہر چیز کی تفصیل بیان کی گئی ہے۔ وہ کتاب ہے کہ جس کے سامنے سے اور نہ پیچھے سے باطل آسکتا ہے۔ پس ہمارے ذمہ اس کی تفسیر ہے۔ اُس کی تاویل میں گمان کا رومند نہیں ہے بلکہ اس کے لیے یقین اور حق و حقیقت ضروری ہے۔ پس ہماری اطاعت کرؤ کیونکہ ہماری اطاعت خدا کی طرف سے واجب قرار دی گئی ہے۔ کیونکہ اطاعت خدا و رسول کے ساتھ ہماری اطاعت کو ملایا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ

مجلس نمبر 42

[بروز ہفتہ ۲۷ رمضان المبارک سال ۱۴۱۱ ہجری قمری]

اللہ کے فرائض کو پورا کرو تا کہ تم متقی بن سکو

﴿حدثنا﴾ الشيخ الجليل المفيد ابو عبد الله محمد بن محمد بن النعمان ايد الله تمكينه ﴿قال أخبرني﴾ المظفر بن محمد البلخي ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن همام ابو علي ﴿قال حدثنا﴾ حميد بن زياد ﴿قال حدثنا﴾ ابراهيم بن عبيد الله بن حيان ﴿قال حدثنا﴾ الربيع بن سليمان عن اسماعيل بن مسلم الكوني عن الصادق جعفر بن محمد عن أبيه عن جده (ع) قال سمعت رسول الله (ص) يقول اعمل بفرائض الله تكن من اتقى الناس وارضى بقسم الله تكن من اغنى الناس وكف عن محارم الله تكن اورع الناس واحسن مجاورة من جاورك تكن مؤمنا واحسن مصاحبة من صاحبك تكن مسلما -

تفسیر نمبر 1: (خلف اند)

حضرت امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام نے اپنے آباؤ اجداد کے ذریعے سے رسول خدا سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کے فرائض پر عمل کرو تا کہ تم سب سے زیادہ متقی بن سکو اور اللہ تعالیٰ کی تقسیم پر راضی ہو جاؤ تا کہ تم سب سے زیادہ غنی ہو سکو اور اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں میں

سے ہاتھ کو روکا تاکہ تم سب سے زیادہ پرہیزگار بن سکو اور اپنے ہمسائے کے ساتھ اچھی
ہمسائیگی اختیار کرو تاکہ تم مومن بن سکو اور اپنے ساتھی سے اچھی صحبت اختیار کرو تاکہ تم
مسلمان بن سکو۔

رسول خدا پر گریہ

﴿قال أخبرني﴾ ابو عبد اللہ محمد بن عمران العزبانی قال حدثني
احمد ابن محمد الجوهری ﴿قال حدثنا﴾ الحسن بن علیل بن العززی ﴿قال
حدثنا﴾ عبد الکرم بن محمد بن علی ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن مضر عن زیاد
بن المنذر ﴿قال حدثنا﴾ شرحبیل عن ام الفضل بن العیاض قالت لما نزل
رسول اللہ (ص) فی مرضه الذی توفي فيه افاق افاقه ونحن نبکی حوله
فقال ما الذی یبکیکم قلنا یا رسول اللہ نبکی لغير خصله نبکی لفراقک ایانا
ولا نقطاع خبر السماء عنا ونبکی للامه من بعدک فقال (ع) اما انکم
المقهورون والمستضعفون من بعدی -

قصیدہ نمبر 2: (بحرف استاد)

جناب ام الفضل بنت عباس فرماتی ہیں کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اپنی مرض الموت میں عالم فشی میں تھے اور ہم سب آپ کے ارد گرد رو رہے تھے۔ جب
آپ کو افاقہ ہوا تو آپ نے فرمایا: تم لوگ کیوں رو رہے ہو؟ ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ!
ہم کسی وجہ کے بغیر نہیں رو رہے ہیں اس لیے رو رہے ہیں کہ آپ سے جدا ہو رہے ہیں اور آپ
کے جانے کے بعد آسمان کی خبریں (یعنی وحی) ہم سے منقطع ہو جائے گی اور ہم آپ کے
بعد آپ کی امت کے لیے رو رہے ہیں۔ پس آپ نے فرمایا: آگاہ ہو جاؤ کہ میرے بعد تم
لوگوں پر قہر و ظلم کیا جائے گا اور تم کو کمزور کر دیا جائے گا۔

امیر المؤمنین کی شہادت پر لوگوں کا گریہ کرنا

﴿قال أخبرنا﴾ ابوبکر محمد بن عمر الجعفی ﴿قال حدثنا﴾ ابو العباس احمد بن محمد بن سعید الهمدانی ﴿قال حدثنا﴾ ابو عوانة موسى ابن يوسف الطار الكوفی ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن سليمان المقرئ الكندی عن عبد الصمد بن علی النوفلی عن ابی اسحق السیسی عن الأصم بن نباتة العبدي قال لما ضرب ابن ملجم امیر المؤمنین علی بن ابی طالب (ع) عدونا علیه نفر من اصحابنا نا والحرث وسويد بن غفلة وجماعة معنا فقعنا علی الباب فسمعتا البكاء فبكينا فخرج الينا الحسن ابن علی (ع) فقال يقول لكم امیر المؤمنین (ع) انصرفوا الی منازلکم فانصرف القوم غیري واشتد البكاء من منزله فبکیت فخرج الحسن (ع) فقال ألم اقل لكم انصرفوا فقلت لا والله یا ابن رسول الله (ص) ماتنا یعنی نفسی ولا تحملنی رجلی ان انصرف حتی اری امیر المؤمنین (ع) قال فلبثت فدخل ولم یلبث ان خرج فقال لی ادخل فدخلت علی امیر المؤمنین فاذا هو مستند معصوب الرأس بعمامة صفراء قد لزف واصفر وجهه ما ادري وجهه اصفر او العمامة فاکبته علیه فقبلته وبکیت فقال لی لاتبک یا اصغ فانها والله الجنة فقلت له جعلت فداک انی اعلم والله انک تصیر الی الجنة وانما ابکی لفقدانی ایاک یا امیر المؤمنین جعلت فداک حدثنی بحديث سمعته من رسول الله (ص) فانی ارانی لا اسمع منك حديثا بعد یومی هذا ابدأ فقال نعم یا اصغ دعانی رسول الله (ص) یوما فقال لی یا علی انطلق حتی تأتي مسجدی ثم تصعد علی منبری ثم تدعوا الناس فنحمد الله عزوجل وتثنی علیه وتصلی علی صلوة کثیرة ثم تقول ایها الناس انی

رسول اللہ (ص) الیکم هو یقول لکم الا ان لعنة الله ولعنة ملائکته المقربین
وانبیائہ المرسلین ولعنتی علی من اتبعی الی غیر ایمیہ او ادعی الی غیر
موالیہ او ظلم اجیراً اجرہ فاتیت مسجدہ (ص) وصعدت المنبر فلما رأتی
قریش ومن کان فی المسجد اقبلوا نحوی فحمدت اللہ واشیت علیہ
وصلیت علی رسول اللہ (ص) صلوة کثیرہ ثم قلت ایہا الناس انی رسول
اللہ (ص) الیکم وهو یقول لکم الا ان لعنة الله ملائکته المقربین وانبیائہ
المرسلین ولعنتی علی من اتبعی الی غیر ایمیہ او ادعی الی غیر موالیہ او
ظلم اجیراً اجرہ فلم یتکلم احد من القوم الا عمر بن الخطاب فانه قال قد
ابغضت یا ابا الحسن ولكنک جئت بكلام غیر مفسر فقد ابلیغ رسول اللہ
(ص) فاخبرته الخبر فقال ارجع الی مسجدی حتی تصعد منبری فاحمد اللہ
واثن علیہ وصل علی ثم قال ایہا الناس ما کنا لنعیشکم بشی الا عندنا تأویلہ
وتفسیرہ الا وانی انا ابوکم الا وانی انا مولاکم الا وانی انا اجیرکم -

تحدیث نبوی 3: (بخاری سنن)

جناب اصغ بن ہاشم العبیدی نے بیان کیا ہے کہ جب ابن ملجم ملعون نے
امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو ضرب لگائی تو ہمارے بعض ساتھی اس کی طرف
دوڑے۔ میں حرث سوید بن غفلہ اور ہمارے ساتھ ایک جماعت تھی ہم سب آپ کے
دروازے پر بیٹھے ہوئے تھے۔ جب ہم نے رونے کی آوازیں سنیں تو ہم نے بھی رونا
شروع کر دیا۔ امام الحسن بن علی علیہ السلام ہمارے پاس آئے اور فرمایا: امیر المومنین علیہ
السلام نے تم لوگوں کے لیے فرمایا ہے کہ تم سب لوگ اپنے اپنے گھروں کو چلے جاؤ۔ میں
آپ کے اس فرمان کے بعد (سوائے میرے ساری قوم چلی گئی اور دوبارہ شدید کڑیہ ہوا
تو) میں نے بھی رونا شروع کر دیا۔ پس دوبارہ امام الحسن باہر تشریف لائے اور فرمایا: کیا میں

نے تم لوگوں سے نہیں کہا کہ تم سب یہاں سے چلے جاؤ۔ میں نے عرض کی: خدا کی قسم! اے فرزندِ رسول! میرا نفس میری اتباع نہیں کرتا یعنی مجھ میں ہمت نہیں اور میرے قدم نہیں اٹھتے کہ میں واپس چلا جاؤں! جب تک میں امیر المومنین کو دیکھ نہ لوں۔ امام حسنؑ نے فرمایا: ٹھہرؤ پس آپ دوبارہ اندر چلے گئے۔ کچھ دیر کے بعد آپ دوبارہ تشریف لائے اور مجھے فرمایا: اندر آ جاؤ! میں امیر المومنین کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے دیکھا کہ آپ ”تک لگا کر بیٹھے ہوئے ہیں اور آپ کے سراقہس کو پہلے عمامے کے ساتھ باندھا ہوا ہے۔ خون کے بہہ جانے کی وجہ سے آپ کا چہرہ پیلا ہو چکا تھا۔ خدا کی قسم! مجھے نہیں معلوم ہو رہا تھا کہ آپ کے چہرے کا رنگ پیلا ہے یا آپ کے عمامے کا۔ پس میں آپ پر گر پڑا اور آپ کا بوسہ لیا اور رونا شروع کر دیا۔ آپ نے فرمایا: اے اصغ! کیوں رورہے ہو؟ کیونکہ میں تو جنت میں جا رہا ہوں۔ میں نے عرض کیا: میں آپ پر قربان ہو جاؤں میں جانتا ہوں کہ آپ جنت کی طرف جارہے ہیں! لیکن میں اس لیے رورہا ہوں کہ آپ ہم سے جدا ہو رہے ہیں۔

اے امیر المومنین! میں آپ پر قربان ہو جاؤں رسول خدا کی کوئی حدیث مجھے بیان کریں جو آپ نے رسول خدا سے سنی ہو کیونکہ میں دیکھ رہا ہوں کہ اس کے بعد دوبارہ آپ سے حدیث نہیں سن سکوں گا۔ آپ نے فرمایا: ہاں اے اصغ! ایسے ہی ہے۔ آپ نے فرمایا: رسول خدا نے ایک دن مجھے بلایا اور فرمایا: اے علی! میری مسجد میں جاؤ اور پھر میرے منبر پر چلے جاؤ پھر لوگوں کو بلاؤ۔ پھر لوگوں کے سامنے خدا کی حمد و ثناء بیان کر دو۔ مجھ پر بہت زیادہ درود و سلام کے بعد لوگوں کو میری طرف سے کہہ دو۔ اے لوگو! میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں جو تمہاری طرف مبعوث کیا گیا ہوں آگاہ ہو جاؤ! حقیق اللہ تعالیٰ کی لعنت اُس کے تمام مقرب ملائکہ کی لعنت تمام اہلبیاء اور تمام مرسلین کی لعنت اور میری طرف سے بھی لعنت ہو! اس شخص پر جو اپنے آپ کو اپنے باپ کے علاوہ کسی دوسرے کی طرف منسوب

کرے۔ اور اپنے مولا کے علاوہ کسی دوسرے کا کہلوائے اور اپنے اجیر پر ظلم کرے۔ آپؐ نے فرمایا: میں آپؐ کی مسجد میں گیا اور آپؐ کے منبر پر بیٹھ گیا۔ وہ قریش کے لوگ جو مسجد میں موجود تھے وہ میری طرف متوجہ ہوئے پس میں نے اُن کے سامنے خدا کی حمد و ثنا کی اور رسولؐ خدا پر بہت زیادہ درود و سلام پڑھا۔ پھر میں نے کہا: اے لوگو! میں رسولؐ خدا کی طرف سے تمہارے پاس آیا ہوں اور وہ تمہارے لیے فرما رہے ہیں کہ آگاہ ہو جاؤ کہ اللہ تعالیٰ کی لعنت تمام مقرب ملائکہ کی لعنت تمام انبیاء و مرسلین کی لعنت اور میری لعنت اس شخص پر جو اپنے آپ کو اپنے باپ کے علاوہ کسی دوسرے کی طرف منسوب کرے اور وہ اپنے مولا کے علاوہ کسی دوسرے کا دعویٰ کرے (یعنی دوسرے کا کہلوائے) اور اجیر پر اُس کی اجرت کے بارے میں ظلم کرے۔

پس پوری قوم میں سے حضرت عمر بن خطاب کے علاوہ کوئی نہ بولا۔ اُس نے کہا: اے ابوالحسن! آپؐ نے تبلیغ کروئی لیکن آپؐ نے ایسی خبر دی ہے جو واضح نہیں ہے پس میں نے رسولؐ خدا کی خدمت میں اُن کی بات کو پہنچایا۔ آپؐ نے فرمایا: میری مسجد کی طرف دوبارہ جاؤ اور میرے منبر پر دوبارہ بیٹھو۔ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرو اور مجھ پر صلوٰۃ و سلام پڑھو اور لوگوں کو بتاؤ کہ اے لوگو! جو میں تمہارے لیے خبر لایا ہوں اُس کی تاویل اور تفسیر میرے پاس ہے۔ آگاہ ہو جاؤ کہ میں تمہارا باپ ہوں اور میں تمہارا مولا ہوں اور میں تمہارا اجیر ہوں۔

اسلام کے ارکان پانچ ہیں

﴿قال أخبرني﴾ أبو القاسم جعفر بن محمد بن قولويه رحمه الله
﴿قال حدثني﴾ أبي عن سعد بن عبد الله عن أحمد بن محمد بن عيسى عن
الحسن ابن محبوب عن أبي حمزة الثمالي عن أبي جعفر محمد بن علي

الباقر (ع) قال بنى الاسلام على خمسة دعائم اقام الصلوة وابتاء الزكوة
وصوم شهر رمضان وحج البيت الحرام والولاية لنا اهل البيت -

حدیث نمبر 4: (بخلاف اسناد)

حضرت امام ابو جعفر محمد بن علی الباقر علیہ السلام نے فرمایا: اسلام کی بنیاد پانچ
ستونوں پر رکھی گئی ہے:

- ① نماز ادا کرنا۔
- ② زکوٰۃ ادا کرنا۔
- ③ ماہ رمضان کے روزے رکھنا۔
- ④ بیت اللہ کا حج کرنا۔
- ⑤ اور ہم اہل بیت کی ولایت کا اقرار کرنا۔

قیامت کے دن چار چیزوں کے بارے میں سوال کیا جائے گا

﴿بهذا الاسناد﴾ قال قال رسول الله (ص) لا يزول قدم عهد يوم
القيامة من بين يدي الله عز وجل حتى يسأله عن اربع خصال عمرك فيما
النيته وجسدك فيما ابلية وما لك من امين اكتبته وامين وضعته وعن
حبنا اهل البيت فقال رجل من القوم وما علامة حبكم يا رسول الله فقال
محبته هذا ووضع يده على رأس علي بن ابي طالب (ع) -

حدیث نمبر 5: (بخلاف اسناد)

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن جو بندہ بھی
بارگاہِ خدا میں پیش ہوگا اس سے چار چیزوں کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ زندگی کے
بارے میں کہ یہ کس چیز میں تو نے فناء کر دی ہے۔ اس جسم کے بارے میں کہ اس کو تو نے

کن امور میں معروف رکھا ہے۔ تیرے مال کے بارے میں تو نے اس کو کہاں سے کسب کیا یعنی کمایا ہے اور کہاں خرچ کیا ہے۔ اور ہم اہل بیت کی محبت کے بارے میں۔ ایک بندے نے عرض کیا: اے رسول خدا! آپ کی محبت کی نشانی کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ اس کی محبت میری محبت کی نشانی ہے۔ آپؐ نے علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے سر پر ہاتھ رکھا۔

حضرت سلمان فارسیؓ نے فرمایا

﴿قال أخبرني﴾ ابوالمحسن علی بن خالد المراءى ﴿قال حدثنا﴾ القاسم بن محمد الدلالة ﴿قال حدثنا﴾ اسماعیل بن محمد المرنی ﴿قال حدثنا﴾ ابن سعید ﴿قال حدثنا﴾ علی بن غواب عن مومنی بن قیس الحضرمی عن سلمة بن كهيل عن عیاض بن عیاض عن أبيه قال مر علی بن ابی طالب (ع) بملاء فیهم سلمان رحمه الله فقال لهم سلمان قوموا فخذوا بحجزه هذا فوالله لا یخبرکم بسر نبیکم (من) غیره -

اصحہ نمبر 5: (بخلف اسناد)

ابو عیاض نے بیان کیا ہے کہ امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام ایک گردہ کے قریب سے گزرے جن میں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی موجود تھا۔ پس سلمانؓ نے ان کو مخاطب کر کے فرمایا: اے لوگو! اٹھو اور اس شخص کا دامن تھام لو۔ خدا کی قسم! اس کے علاوہ تم کو رسول خدا کے اسرار کے بارے میں (یعنی خاص رازوں کے بارے میں) کوئی نہیں بتا سکتا۔

○

﴿قال أخبرني﴾ المظفر بن محمد البلهی ﴿قال حدثنا﴾ ابوعلی

محمد ابن ہمام الاسکافی (ع) قال أخبرنی ابو جعفر احمد بن مابدار عن منصور ابن العباس القصبانی حدثهم عن الحسن بن علی الخزاز عن علی بن عقبہ عن سالم بن ابی حفص قال لما هلك ابو جعفر محمد بن علی الباقر (ع) قلت لأصحابی انتظرونی حتی ادخل علی ابن عبد اللہ جعفر بن محمد (ع) فاعزیه فدخلت علیہ فمزیتہ ثم قلت انا لله وانا الیہ راجعون ذهب والله من كان يقول قال رسول الله (ص) فلا يسأل عمن بينہ وبين رسول الله (ص) لا والله لا يرى مثله ابداً قال فسكت ابو عبد الله (ع) ساعة ثم قال قال الله عزوجل ان من يتصدق بشق تمرۃ فیہا کما یرى احدکم فلوہ حتی اجعلہا له مثل احد فخرجت الی اصحابی فقلت ما رأیت اعجب من هذا کنا نستعظم قول ابی جعفر (ع) قال رسول الله (ص) بلا واسطۃ فقال لی ابو عبد الله (ع) قال الله عزوجل بلا واسطۃ۔

تحدیث نمبر 7: (بخلاف اخبار)

سالم بن ابی حفص نے بیان کیا ہے کہ جب ابو جعفر محمد بن علی الباقر علیہ السلام کی وفات ہوئی۔ میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ تم میرا انتظار کرو یہاں تک کہ میں ابو عبد اللہ جعفر بن محمد امام صادق علیہ السلام کی خدمت میں جاتا ہوں تاکہ ان کو تعزیت کروں۔ پس میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو تعزیت پیش کی۔ پھر میں نے کہا: انا لله وانا الیہ راجعون!

خدا کی قسم! جو یہ کیا کرتا تھا کہ رسول خدا نے فرمایا: وہ ہم سے چلا گیا اور اس کے اور رسول خدا کے درمیان کوئی بھی بلا واسطہ بات کرنے والا نہیں رہا۔ خدا کی قسم! میں نے اس کی مثل کسی کو نہیں دیکھا۔ پس ابو عبد اللہ کچھ دیر خاموش رہے۔ پھر آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جو شخص نصف کھجور کا اس دنیا میں صدقہ دے گا جیسا کہ تم میں سے کوئی دیکھ

رہا ہوں۔ پس میں اس کے لیے بھی اُحد کے برابر اجر عطا کروں گا۔ پس میں اپنے ساتھیوں کے پاس آیا۔ میں نے کہا: میں نے اس سے بھی عجیب تر چیز دیکھی ہے اور ہم الا جعفر کے قول کو عظیم قرار دیتے تھے کہ وہ رسول خدا سے بلا واسطہ حدیث ذکر کرتے ہیں کہ پس اس نے کہا کہ میرے لیے ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا سے بلا واسطہ نقل کر دیا ہے۔ یہ اس سے بھی زیادہ عجیب تر ہے۔

چار چیزوں کے بغیر ایمان کامل نہیں ہوتا

﴿قال اظہرنی﴾ ابو القاسم جعفر بن محمد بن قولویہ رحمہ اللہ عن
ابیہ عن سعد بن عبد اللہ عن احمد بن محمد بن عیسیٰ عن علی بن الحکم
عن ابی سعید القماط عن الفضل بن عمر الجعفی قال سمعت ابا عبد اللہ
جعفر ابن محمد (ع) یقول لا یکمل ایمان حتی کون فیہ اربع خصال یحسن
خلقه ویسخر نفسه ویمسک الفضل من قوله ویخرج الفضل من ماله
والحمد لله رب العالمین وظلی الله علی سیدنا محمد النبی (ص) وآله
الطاهرین وسلم تسلیماً -

قد وقع الفراغ من نسخ مجالس الشيخ المفید ضحیٰ یوم الاربعاء
السابع من شهر رمضان من سنة الالف والثلاثمائة والواحد والخمسين
هجریة علی ید الفقیر الی رحمة ربه الغنی عبد الرزاق بن السید محمد بن
السید عباس بن السید حسن الموسوی نسبا المقرمی لقبا وكان ذلك فی
التجف الأشرف سنة ۱۳۵۱ء

حصہ نمبر 8: (تذکرہ استاد)

فضل بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے امام ابو عبد اللہ جعفر صادق علیہ

السلام سے سنا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: کسی بندے کا ایمان مکمل نہیں ہو سکتا جب تک اس میں چار خصلتیں نہ پائی جائیں:

① حسن اخلاق۔

② اپنے نفس سے سخاوت کرنا یعنی سخاوت کرنا۔

③ اور اپنے قول میں فضل قرار دینا یعنی سچ بولنا۔

④ اور اپنے مال سے فضل نکلان یعنی زکوٰۃ ادا کرنا۔

•••

افراس سوره القدره کے تمام مرصعین

۱) فتح صدوق	۱۳) سید حسین عباس مرصع	۱۵) تکیہ سلطان حسین
۲) علامہ علی	۱۴) تکیہ سید محضر علی رضوی	۱۶) سید حسن رضی
۳) علامہ ناصر حسین	۱۵) سید کلام حسین زیدی	۱۷) تکیہ سید اختر عباس
۴) علامہ سید علی گلی	۱۶) سید احمد زہرہ	۱۸) سید محفل
۵) تکیہ سید عابد علی رضوی	۱۷) سید رفیعہ سلطان	۱۹) سید مظہر حسین
۶) تکیہ سید امیر علی رضوی	۱۸) سید نجم الحسن	۲۰) سید اسد حسین نقوی
۷) تکیہ سید رضا احمد	۱۹) سید مبارک رضا	۲۱) نظام علی الدین
۸) تکیہ سید علی حیدر رضوی	۲۰) سید حفیظت حیدر نقوی	۲۲) سید ناصر علی زیدی
۹) تکیہ سید سید حسن	۲۱) تکیہ مرزا احمد ہاشم	۲۳) سید ذریعہ حیدر زیدی
۱۰) تکیہ سید مرادان حسین جعفری	۲۲) سید اقر علی رضوی	۲۴) مراد شاہ
۱۱) تکیہ سید رحیم	۲۳) تکیہ سید اسد حسین	۲۵) غور شیر تکیہ
۱۲) تکیہ مرزا ابو حنیف علی	۲۴) سید عرفان حیدر رضوی	